جواهر اولیاء

حکیم فقیر سید محبوب علی شاہ بخاری دھلوی

معدن تعلیمات سادات

فیضان غوثیہ

دعوت حق

وصل حق

تلاوت وجود

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
ناشران و تاجران کتب

جواھر اولیاء

حکیم فقیر سیدؒ محبوب علی شاہ بخاری دھلوی

معدنِ عملیاتِ سادات

فیضانِ غوثیہ

دعوتِ حق

وصلِ حق

تلاوتِ وجود

سیل پوائنٹ

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

ناشران وتاجران کتب

یااللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب مستطاب

جواہر اولیاءؒ

من تالیفات

حکیم فقیر سید محبوب علی شاہ بخاری دہلوی

قادریہؒ غوثیہؒ یانوا

مکتبہ دانیال لاہور

سیل پوائنٹ:
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز اردو بازار لاہور

Ph:7660736 E.MAIL:Mdaneyal@hotmail.com

دانیال

محمد ابوبکر صدیق
نے
ندیم یونس پرنٹرز لاہور
سے چھپوا کر
مکتبہ دانیال لاہور
سے شائع کی

مکتبۂ دانیال

ملک جلال دین ہسپتال بلڈنگ
چوک اردو بازار لاہور

غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

Ph042-7660736 Mob:0333-4276640

email:maktabahdaneyal@hotmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وضاحت:

جملہ یارانِ طریقت کا پیہم اصرار ہے کہ چند رسائل تصوف نایاب جو اس فقیر کی تالیفات ہیں کو یکجا طبع کرایا جائے اس لئے درج ذیل پانچ کتب کو یکجا طبع کروایا جا رہا ہے اور اس کا نام **جواہر اولیاء** رکھا ہے۔ مشمولہ رسائل یہ ہیں۔

(۱) فیضانِ غوثیہ
(۲) دعوتِ حق
(۳) وصلِ حق
(۴) تلاوت الوجود
(۵) معدن عملیاتِ سادات

فقط
فقیر سید محبوب علی شاہ دہلوی
قادریہ غوثیہ بانوا

فہرست

یا اللہ جل جلالہ   بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۝   یارسول اللہ ﷺ

فیضانِ غوثیہ

من تالیفات

فقیر سید محبوب علی شاہ عرف پیر نور اللہ شاہ بخاری دہلویؒ

قادریہ غوثیہ بانوا

انجمن فیضان غوثیہ پپلی پہاڑ روڈ، دیپالپور ضلع اوکاڑہ

ختم شدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ یا سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔

اے برادر علم تصوف کی تعلیمات جو آنخضرت ﷺ سے جاری ہوئیں اور سلسلہ قادریہ غوثیہ میں رائج ہوئیں اور جناب غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کا فیضان ہیں۔ سلسلہ وار حضرت سید محمد معصوم علی شاہ عرف صل علیٰ شاہ قادریہ غوثیہ بانوا (المدفون بھڑوچ گجرات بھارت) تک پہنچیں اور آپؒ سے اس فقیر راقم کے مرشد برحق حضرت سید محمود علی شاہ عرف قل ھو اللہ شاہ قادریہ غوثیہ بانوا (المدفون بھڑوچ گجرات) کو تعلیم و تلقین ہوئے اور آپؒ سے اس درویش بے خویش فقیر سید محبوب علی شاہ عرف نور اللہ شاہ بخاری قادریہ غوثیہ بانوا کو تلقین و تعلیم ہوئے ان کا ایک عکس کامل اس رسالہ مختصرہ میں درج کیا ہے۔

یاد باد یہ رسالہ منبر شریعت ہے۔ نردبان طریقت ہے۔ قنطرہ حقیقت ہے اور کمند معرفت ہے۔ یہ قاصد ہے کہ معبود کی خبر دیتا ہے موجود کو بتاتا ہے مقصود کو لاتا ہے۔ مطلوب کو ملاتا ہے۔ محبوب کا وصل کراتا ہے۔ اس فرمان سے اپنی

...ت کھلتی ہے۔ خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ من عرف والا راز کھلتا ہے۔

جو اس پر عمل کرے گا بے شک اپنے مقصود اصلی کو پہنچے گا۔ مگر یہ نصیحت ہے کہ جو صاحب بے علم۔ کم حوصلہ اور کوچہ فقر و فنا سے بے بہرہ ہوں یا علم تصوف سے منکر ہوں وہ اس صحیفہ مقدس کو جو اسرار سے معمور ہے کو احتیاط سے دیکھے ورنہ دین و دنیا سے ہاتھ دھو کر زندقہ و الحاد کے گڑھے میں جا گرے گا اور سوائے دنیا و آخرت کے خسارے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اور جو شخص صاحب علم بلند حوصلہ اور الفقر فخری و الفقر منی کے راز سے آگاہ اور اس پر دل و جان سے فدا اور عبدیت کی شان میں ثابت قدم اور شریعت کے لباس سے آراستہ و پیراستہ ہے وہ اگر اس رازوں کے خزانے معرفت کے گنج اور فیض کے چشمے کو بنظر غائر اور تفکر سے ملاحظہ فرمائے گا تو یقین واثق ہے کہ بالضرور الانسان مرأت الرحمان کے انوار سے منور ہو کر شرک و طغیان کی خندق سے باہر نکل آئے گا اور توحید کے اوج سعادت پر متمکن ہوگا۔

اور اس میدان کے شاہسواروں سے استدعا ہے کہ اگر اس کج مج زبان بنبہ دہان ناقص کلام سے کچھ سہو واقع ہو تو والعافین عن الناس کے تحت

معاف فرمائیں اور اللہ سے استدعا ہے کہ وہ اس راقم پر راحم ہو اور جملہ خطیات معاف اور خطرات سے مامون رکھے۔

والحمد الله رب العالمين وعلى الله فليتوكل المتوكلون وعلى الله قصد السبيل وفوق كل ذى علم عليم فالله خير حافظا وهوا الرحم الرحمين۔

﴿تصوف﴾

تصوف: متصف ہونا اخلاق الٰہیہ کے ساتھ۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اَلتَّصَوُّفُ هُوَ تَصْحِيْحُ الْخَيَالِ۔ یعنی تصوف اپنے قلب کو کدورات وخیالات غیر اللہ سے پاک کرنے کا نام ہے۔

تصوف وہ علم ہے جس میں بذریعہ ہدایتِ نور نبوت و تعلیم سرور کائنات ﷺ، حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسرارِ علمی لدّنی اور وصل الی اللہ کے طریقے اور جملہ لوازماتِ سلوک طریقت کے اصول اور حقیقت و معرفت کے رموز بیان کیے جاتے ہیں۔

غرض وغایت اس علم کی انسان کامل بننا اور اخلاق اللہ سے متخلق ہونا اور اوصاف اللہ سے متصف ہونا ہے۔

واضح رہے کہ قرآنِ پاک، حدیث شریف، صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے کلام میں صراحتاً بھی اور اشارتاً بھی اس حقیقی علم یعنی تصوف کے اصول ورموز بہ کثرت موجود ہیں اور خیر القرون میں اس کی تعلیم و تلقین بہت کثرت سے تھی مگر اس وقت تک تصوف اور صوفی جیسے لقب مشہور نہ تھے بلکہ ان ہر سہ قرون میں صحابی تابعین اور تبع تابعین سے بہتر کوئی خطاب نہیں تھا۔

بقولے لفظ صوفی صُوف سے ماخوذ ہے۔ زمانہ سابق میں اہل باطن انکساری کی غایت سے صوف کا لباس پہنتے تھے اور لفظ صوف کے معنی لغت میں پشم گوسفند کے ہیں اور تصوف اسی سے ماخوذ ہے اور مجاز اُصوفیاء کرام کے اعمال وافعال ومعارف کو تصوف کہتے ہیں۔

یا یہ کہ تصوف صوف سے ماخوذ ہے یعنی صوف بمعنی یکسو ہونا اور روگردانی کرنا۔ پس جب کہ ماسوی اللہ سے یکسوئی و روگردانی اختیار کرتے ہیں لہٰذا ان کے افعال، اعمال اور معارف کو تصوف کہتے ہیں۔

اور صوفی لغت میں مخلص کے معنی میں بھی آیا ہے یعنی وہ سب کے سب مخلص ہوا کرتے ہیں اور خالص ہوا کرتے ہیں غیر اللہ سے پاک ماسوی اللہ سے بے باک۔

بعض کہتے ہیں کہ صوفی صُوفہ سے منسوب ہے کہ وہ ایک قوم اہل تجرد اور بنی نضر سے تھی جو ایام جہالت میں خانہ کعبہ اور خلق اللہ کی خدمت محض اللہ واسطے پر کیا کرتے تھے۔

بعض کا مقولہ ہے صوفی صفہ سے منسوب ہے یہ مسجد نبوی میں ایک چبوترہ تھا اور اصحاب صفہ ان فقراء مہاجرین کو کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آ گئے تھے اور صفہ ان کی رہائش کے لیے مختص

تھا اس وجہ سے وہ اصحابِ صفہ کہلاتے تھے کیونکہ مدینہ منورہ میں ان کی رہائش کے لیے اور جگہ مقرر نہ تھی۔ مسجد کے صفہ میں دن رات بسر کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے جمال سے استفادہ حاصل کرنا ان کا مدعاء دلی تھا وہ حضور ﷺ کی صورت دیکھ کر جیتے تھے۔ ان میں سے جو جو باہوش تھے وہ جنگل سے لکڑیاں لاتے اور بیچ کر کھجوریں وغیرہ خریدتے اور بقدر غذاء ضروری سب کو تقسیم کر دیتے تھے۔ اصحاب صفہ حضور اکرم ﷺ سے انواع واقسام کے علوم حاصل کرتے تھے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر ۷۰ اہل صفہ کو دیکھا کہ وہ ایک چادر سے نماز پڑھتے تھے اور رسول اکرم ﷺ نے ان کو یہ بشارت سنادی تھی کہ تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے۔

معتبر روایات سے ثابت ہے کہ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر حق تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے اس وقت آپ علیہ السلام جبہ صوف، سراویل صوف اور صوف کی کملی پہنے ہوئے تھے۔

بعض کہتے ہیں کہ صوفیہ اس پرانے خرقہ سے عبارت ہے جو از کار رفتہ یعنی بے کار ہو گیا ہو۔ لہٰذا صوفی اپنے نفس کی شکستگی کی وجہ سے ان کو جوڑ کر ستر پوشی کرتے تھے اور اسی پر قناعت کرتے تھے۔ صوف پوشی اختیار کرنے سے ان حضرات کے یہ معنی نہ تھے کہ ان کو کوئی خاص لباس قرار دیں تاکہ پہچانے

جائیں بلکہ ایسا لباس پہننے سے ان کی اصل غرض یہ تھی کہ نفس کشی اور دنیا کی زینت ترک ہو جائے بلکہ صوف کے ساتھ ہی مقید نہ رہے جو کچھ میسر ہو اس سے ستر پوشی کر لی۔

اہل حق کی اصطلاح میں صوفی ہے وہ جس نے منجملہ اوصافِ باطنی کے اپنے خیال کو صحیح اور دل کو غیر حق سے صاف کیا۔ قلب کو خواہشِ نفسانی سے پاک کیا اور اعیانِ ثابتہ یعنی مراتب ستہ کے حقائق کو جانا۔ بعد تحصیلِ علوم دین کے بجا آوری اوامر میں مصروف اور اجتناب نواہی میں مشغول رہا۔

صوفی اس کو کہتے ہیں جس کا قلب مصفّٰی، زبان سچی چشم پرنم دل خدا کی محبت سے لبریز ہو۔ نبی اکرم ﷺ سے صحیح رابطہ ہو وعدہ کا سچا۔ عفو خلائق شعار ہو۔ سب بندگانِ خدا سے محبت رکھے۔ کبر عجب نخوت حسد، حُبّ دنیا وغیرہ بری خصلتوں کو ترک کر دے۔ خود بین نہ ہو۔ دوسروں کی نسب بدگمان نہ ہو، بخیل نہ ہو، خلق اللہ کا فائدہ مدنظر رکھے، ضعیفوں کی مدد کرے اپنے چھوٹوں پر شفقت کرے، راحت پر شکر، مصیبت میں صبر اور نفس پر جبر کرے۔

صوفی وہ ہے جو اپنی ہستی کو ذاتِ مطلق کی ہستی میں محو کر دے اور اس قدر مستغرق ہو جائے کہ اپنی ہستی اور معشوق کی ہستی کی مطلق خبر نہ رہے۔ لہٰذا اس حالت میں ادب و آداب کا لحاظ بھی باقی نہیں رہتا جیسے حضرت سلطان

الانبیاء ﷺ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے اسی حالت میں دریافت فرمایا تھا۔ مَنْ اَنْتَ عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ۔ اے عائشہ تم کون عائشہ ہو۔ جواب دیا بنت صدیق پھر آپ ﷺ نے پوچھا مَن الصدیق۔ جواب دیا صھر و محمد (ﷺ) پھر حضرت نے فرمایا مَن محمد (ﷺ)۔ پس حضرت صدیقہ نے خیال کیا کہ آنحضرت ﷺ اس وقت اس عالم میں نہیں پس خاموش رہیں۔

علماءِ باطن ارشاد فرماتے ہیں اگر آپ پھر عرض کرتیں کہ محمد رسول اللہ (ﷺ) تو حضور ﷺ فرماتے مَن اللہ۔

صحابہ و تابعین کے دور میں بھی یہ علم حقائق سے ثابت ہے۔ علومِ طریقت اور رموزِ حقیقت صحابہ کرام کے زمانہ میں محقق تھے۔ اگر چہ اس دور میں کوئی صوفی نہیں کہلاتا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام میں سے بعض نبی کریم ﷺ کے اس علم باطن کی ترویج میں لگے رہتے اور بعض شریعت کی خدمت ادا کرتے اور جہاد وغیرہ کی تیاریوں میں کوشاں رہتے۔ بعض سلطان الانبیاء ﷺ کے باطنی علم کے مراتب تعلیم دیتے تھے۔ یہ خدمات خلفاء راشدین سے لی جاتی تھیں۔ خصوصاً مولائے کائنات حضرت علی حذیفہ بن الیمان، سلمان فارسی، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، ابو ہریرہ، انس بن مالک۔

وغیرہم رضی اللہ عنھم دوسرے قرن یعنی تابعین کے زمانہ میں بھی علم باطن کی وافر سعی فرماتے تھے جیسے امام زین العابدین، امام باقر، محمد بن حنیفہ، کمیل بن زیاد اور حسن بصری وغیرھم رضی اللہ عنھم۔

قرنِ ثالث میں حامیانِ علم باطن میں سے امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، ائمہ اہل بیت، سفیان ثوری، مالک بن دینار، محمد بن سماک، حبیب عجمی، شیبان راعی اور داؤد طائی وغیرھم رضی اللہ عنھم۔ ان کے بعد علوم باطنی کی بایزید بسطامی۔ ابو محمد سہیل تستری۔ حارث بن اسد محاسی۔ بشر حافی۔ ابو حفص حداد، سلیمان دارانی۔ سری سقطی۔ جنید بغدادی۔ شیخ شبلی اور سب سے بڑھ کر حضرت سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب ربانی محبوب سبحانی غوث صمدانی رضی اللہ عنھم تھے۔ جنہوں نے تعلیم باطن و توحید میں بلیغ کوشش فرمائی۔

قرن اول آنحضرت ﷺ کی محبت کافی تھی اس زمانہ میں صحابہ کے لقب سے کوئی اور لقب بہتر نہ تھا اس کے بعد قرن ثانی میں تابعین سے اور کوئی اشرف لقب نہ تھا۔ قرن ثالث میں علیٰ ہذا تبع تابعین کے لقب سے کوئی افضل لقب نہ تھا۔ ان کے بعد فرقہ ہائے مختلفہ ظہور میں آئے اور انواع واقسام کی بدعتیں شروع ہوئیں۔ ہر ہر فریق نے زہد کی نئی صورتیں اختیار کیں۔ جہلاء

میں اکثر طالبِ جاہِ دنیا پیدا ہوئے اس وقت جو لوگ اہل سنت والجماعت کے خواص تھے وہ اپنے دلوں کو غفلت اور بدعت سے نگاہ رکھتے تھے اور حفظِ انفاس حق تعالیٰ کے ساتھ رکھتے تھے۔ یعنی ان کا کوئی سانس خدا کی یاد سے خالی نہ ہوتا تھا وہ صوفی فقیر اور درویش کے نام سے مشہور ہوئے اور انہی اہل تصوف کے بارے میں رسالت پناہ ﷺ نے فرمایا مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰهِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ یعنی

ہر کہ خواہد کہ نشیند با خدا
او نشیند در حضور اولیاء

(ترجمہ) جو کوئی اللہ کے ساتھ مجلس کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ اہلِ تصوف کے ساتھ بیٹھے۔

پیرومرشد کی ضرورت اور پہچان

کائنات کی وسعت اس کے عوالم کا شمار۔ اس کے اندر مقیم ارواح کا حساب۔ اس کے نظام کا حال اور اس کے مالک وحکمران کی شان وشوکت۔ حشمت و عظمت کا بیان سنتے ہی ہر سمجھ دار انسان کے ہوش اُڑ جاتے ہیں وہ سوچتا ہے ہیں! میں کیا اور میری بساط کیا؟ کل کائنات کے مقابلہ میں یہ نظام شمسی ایک تل کے دانہ سے بھی کم حیثیت رکھتا ہے اور نظام شمسی کے تمام عوالم کے مقابلہ میں یہ زمین ایک رائی کے دانہ سے بھی چھوٹی ہے اور روئے زمین پر جتنے ذی روح آباد ہیں ان کے مقابلہ ءشمار میں انسان مٹھی بھر بھی نہیں ہیں پھر ان حقیر انسانوں میں سے میں صرف ایک ہوں۔ کل پانچ فٹ سات انچ لمبا۔ گوشت پوست استخوان کے قالب میں مقید طعام وکلام کا طالب بول و براز ہر وقت پیٹ میں بھرے پھرتا۔ زمین سے بندھا ہوا۔ کرہ ء ہوا سے دبا ہوا۔ قوانین قدرت کا پابند۔ خواہشات کا غلام۔ بے بال وپر کا پرندہ۔ محض آنکھ ناک کان وغیرہ کی قوتوں کی امداد یعنی ان تین ناپوں کے اندر محدود عقل کے بوتے پر کیا کر سکتا ہے۔ میں کیا اور میری بساط کیا؟ یعنی چادر اوڑھ مجھ کو تو چپ چاپ ایک گوشہ میں لیٹ جانا چاہیے۔ اپنا پہچاننا، باطن کی سیر، روح کا دیدار، سچی نجات، لازوال سرور اور خوشی، لاثانی زندگی یہ ایسی باتیں ہیں جن کا ذکر کرنا

میرے لیے چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ ذاتِ باری کے مقابلہ میں۔ نہیں نہیں: کسی عالم کے والی کے مقابلہ میں نہیں نہیں حتیٰ کہ آفتاب ومہتاب تک کے مقابلہ میں میری حیثیت ایک مچھر یا پسو سے زیادہ نہیں ہے۔

مجھے کبھی ان قید خانوں میں رکھنے والی قوتوں پر فتح حاصل نہیں ہو سکتی۔ مجھے کبھی آنکھ ناک کان وغیرہ کی حد سے باہر کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ میں تو قید میں پیدا ہوا۔ قید میں پلا بڑھا اور قید ہی میں مروں گا۔

لیکن تصوف ایسے پژمردہ دل اور افسردہ خاطر و پریشان حال انسان کو مژدہ جانفزاء اور نوید مسرت دیتا ہے کہ اے نادان! تو ایسا بے حیثیت اور بد نصیب نہیں ہے۔ اول تو اپنی حقیقت سن لے پھر کوئی رائے قائم کرنا تو اسی ذات مطلق کے جوہر کا ایک ذرہ ہے جس کی صفات وآفرینش کا حال سن کر تو اس قدر مایوس ہو گیا ہے۔ تیری قدرت تیری قابلیت اور تیری بزرگی بھی بے پایاں ہے۔ اگرچہ تیرا جسم محدود ہے۔ گوشت پوست و استخوان تیرا لباس ہے۔ مگر تو ان سب سے علیحدہ ایک جوہر ہے تو نہ زمین سے بندھا ہوا ہے نہ کرہ ء ہوا سے دبا ہوا ہے۔ خواہشات کا غلام تیرا نفس ہے۔ بے بال وپر کا جانور تیری روح یعنی جیو آتما ہے تو در حقیقت روحانیت مجسم ہے۔ سرودِ عشق مسرور ہے۔ تیری قدرت لامتناہی ہے۔ تیرا علم لامتناہی ہے۔ آفتاب و

مہتاب تو کیا کل مادی کائنات کی تیرے سامنے کیا حقیقت ہے کیا حیثیت ہے۔ ارے تو تو اس ذاتِ باری کی ایک شعاع ہے جو اوصاف آفتاب کے وہی ایک شعاع کے۔ ابھی تجھ کو اپنی اصلی ہیئت کی خبر نہیں۔ بادشاہ کا بیٹا چمار کے ہاں پرورش پا کر اور شیر بکریوں کا دودھ ہی پی کر اپنی اصل اور حقیقت بھول گیا۔ اُٹھ آنکھ کان ناک کو چھوڑ، بند کر دے اور چشم باطن کھول اپنی طاقت اور اپنے جد امجد خلیفۃ اللہ کی طاقت کا جلوہ دیکھ اور رسول اکرم ﷺ کا دامن پکڑ کے قدم بڑھائے جا اور اپنے اصل وطن پہنچ کر اپنی آبائی بزرگی کا لطف حاصل کر۔

یہ خوشی کی خبر سنتے ہی ہر فہیم و عقیل انسان کارواں رواں حرکت میں آ جاتا ہے۔ اس کا دل یکدم شگوفہ کی مانند شگفتہ ہو جاتا ہے اور کچھ تامل کے بعد اس کے دل سے آواز نکلتی ہے کیا میں اپنی طاقت سے اندرونی آنکھ کھول سکتا ہوں کیا میں اپنے بوتے سے قدم آگے بڑھا سکتا ہوں۔ کیا میں اپنی طاقت سے آنکھ ناک کان بند رکھ سکتا ہوں۔

علمائے ظاہری کی طرف سے تو ان واضح سوالوں کا دو لفظی جواب ہے یعنی ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔

لیکن علماءِ باطن کی نوید سنو اور صبر سے سنو اسی میں تمہاری بہبودی

مضمر ہے۔ اس کے سمجھ لینے سے تمہارے دل کے سب وسوسے دور ہو جائیں گے اور تمہاری سمجھ میں آ جائے گا کہ آئندہ کیا کرنا چاہیے اور اس پر عمل کرنے سے تم بہت جلد اپنی حقیقت کو پہچان کر شاہراہِ حقیقت پر گامزن نظر آؤ گے۔ لو سنو!

دیکھو جب انسان دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو کیا اپنے لیے کوئی بندوبست کر کے آتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ سب انتظام قدرت ہی کی طرف سے ہوتے ہیں۔ ماں باپ کے دل میں بچہ کی خواہش و محبت قدرت ہی پیدا کرتی ہے۔ بچہ کی پرورش کے لیے ماں کے خون کو قدرت ہی دودھ بناتی ہے۔ بچہ کے چلنے پھرنے کھیلنے کودنے کے لیے زمین۔ سانس لینے کے لیے ہوا۔ دیکھنے بھالنے کے لیے روشنی کا بندوبست بھی قدرت ہی کرتی ہے۔ ماں باپ تو دو فرشتے ہیں جو قدرت کی جانب سے اس غرض سے مقرر ہیں کہ بچہ کو پیدا کریں۔ پالیں بڑھائیں اور انسان بنائیں۔ یہ سب سہولتیں اور امدادیں پا کر یہی بچہ انسان بنتا ہے۔ اگر قدرت کی طرف سے ایسا مکمل انتظام نہ ہو تو اول تو بچے اس دنیا میں قدم ہی نہ رکھنے پائیں اور اگر کوئی بچہ قدم رکھ بھی لے تو وہ بھوکا رہ کر یا کسی بیماری کے جراثیم کا شکار ہو کر یا کسی درندہ کا نوالہ بن کر ملک عدم کی واپسی کا سفر اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے اور اگر بالفرض کوئی بچہ

ان حوادث سے زندہ بچ بھی جائے تو بلا قدرت کے سامان روشنی آگ ہوا پانی مٹی لکڑی لوہے وغیرہ کو استعمال میں لائے بغیر زندگی کا کیا لطف اُٹھائے گا۔

پس واضح ہو کہ پروردگارِ عالم نے جیسے عالم ارواح کے اس زمین پر جسم انسانی اختیار کرنے اور اس سے مستفیض ہونے کے لیے اپنی قدرت سے سب ضروری سامان مہیا فرمائے ہیں ایسے ہی ان کے دوسرے عالم میں رسائی اور انسانی جسم سے بہتر جسم حاصل کرنے کے لیے بھی اسباب بہم پہنچائے ہیں۔ چونکہ اس دنیا میں مادہ کا غلبہ ہے اس لیے اس کی طرف سے یہ انتظام ہے کہ وقتاً فوقتاً دنیا میں اس قسم کی ارواح کی آمد ہوتی ہے جو معمولی ارواح کے مقابلہ میں بہت زیادہ روحانی ہوتی ہیں جن پر مادہ کا غلبہ نہ آسکے ایسی ارواح دنیا میں تشریف فرما ہو کر انسانوں کی توجہ دنیا کی بے ثباتی اور بے حیثیتی کی طرف مبذول کراتی ہیں اور انہیں درجاتِ علوی حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہیں جو لوگ ان کے کلام اور تلقین پر یقین کرتے ہیں وہ انہیں جسم انسانی کے اندر پوشیدہ قوتوں کے راز اور ان کے بیدار کرنے کی ترکیب بتلا کر مناسب تعلیم دیتی ہیں۔ جیسے ماں بچہ کو چٹکی بجا کر توجہ قائم کرنا، ہاتھ پکڑ کر اُٹھنا، بیٹھا اور چلنا پھرنا سکھاتی ہے اور جیسے ماں باپ بچہ کو تربیت دے کر

اسے ایک دن اپنا سا انسان بنا لیتے ہیں۔ ایسی ہی وہ روحانی بچوں کو اپنی روحانی مدد سے باطن میں توجہ قائم کرنا، چلنا پھرنا، چڑھنا اُترنا سکھاتے ہیں اور اسے تربیت دے کر ایک دن اپنے سا انسان بنا لیتے ہیں۔ ایسے ہی وہ ان روحانی بچوں کو ایک دن اپنی طرح ہر قسم کی قیدوں سے آزاد پوری طرح بیدار اور ازلی وطن میں واپسی کے قابل بنا کر روحانیت کی اعلیٰ منزل پر پہنچاتے ہیں۔ یہی ارواح رسول، نبی، پیغمبر، اولیاء، صوفیاء، درویش اور پیر و فقیر کے ناموں سے موسوم ہیں۔ یہ ارواح وہ مقدس ارواح ہیں جو قدرت کی جانب سے دنیا میں مقیم ہیں اور مستحق ارواح کو سنبھالنے انہیں علوی عوالم میں پہنچانے اور ایک اولی روحانی صورت رونما ہونے پر ذاتِ باری کے حضور باریاب کرانے کے لیے مامور ہوتے ہیں۔

اس زمانہ میں چونکہ علم و فن کا بہت زور ہے اور اس کی مدد سے انسان نے بہت سی قدرت کی طاقتوں مثلاً آگ اور بجلی کو قابو میں کر لیا ہے اس لیے اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ فقراء اور اولیاء کی روحانی رسائی اور علوی مقامات کی نسبت جو کچھ بیان کیا جاتا ہے سب لغو ہے۔ کیونکہ یہ اولیاء لوگ نہ تو اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے نہ حکام فرنگی سے ان کو ان کی ولایت کی اسناد حاصل تھیں نہ علوم متداولہ سے آشنا تھے۔

عوام اور جاہل علماء کے نزدیک اگر طاقت ہے تو سائنس ہے اگر تحصیل کے قابل کوئی علم ہے تو سائنس ہے اور لطف یہ ہے کہ اولیاء کے پیرو کاروں نے کچھ جوشِ عقیدت سے اور کچھ نافہمی سے ان کے متعلق ایسی دوراز عقل کرامتیں مشہور کر رکھی ہیں جن کا نقص پکڑ لینا آجکل کے تعلیم یافتہ اصحاب کے لیے ایک معمولی بات ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ دن بدن پیشواؤں سے لوگوں کا عقیدہ کم ہو رہا ہے اور فقراء و اولیاء اور علم روحانی دنیا میں بدنام ہیں اس کے علاوہ خود غرضوں اور سیاہ دلوں نے بزرگانِ دین کا ظاہری لباس اور رویہ اختیار کر کے ایسا طوفانِ بدتمیزی برپا کر رکھا ہے کہ سچے مذہب کے عاشقوں کے لیے خالق کونین کا نام تک زبان سے نکالنا دشوار ہو رہا ہے نیز اکثر لوگ دیگر ممالک کے علماء کی ایسی تصانیف پڑھ کر جن میں دراصل دینِ عیسوی کی بگاڑی ہوئی تعلیم پر حرف گیری کی گئی ہے۔ مذہب اور خدا ہی سے متنفر ہو رہے ہیں انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ ان علماء ظاہری کا اعتراض مذہب کے متعلق۔ اس خاص تعلیم کی بنا پر ہے جو انہوں نے اپنے ملک میں پادری صاحبان کے توسط سے حاصل کی ہے اور یہ کہ پادریوں کی غلط سلط باتوں کے لیے حضرت مسیح وخدا کو ذمہ دار گردانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے۔

اس لیے تصوف ہر شوقین کو اور متلاشی حق کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ

بزرگانِ دین کی سوانح عمریوں اور واعظانِ مذہب کے ظاہری لباس کو زیادہ اہمیت نہ دیں اور اپنے دھیان اور توجہ کو پیشواؤں کی ذاتی تلقین اور ان کی رفتار و گفتار کی جانب رکھیں۔

یاد رہے کہ ہر مذہب میں دو قسم کی باتیں ہیں۔ (۱) ضروری (۲) غیر ضروری

ضروری باتوں کے متعلق بزرگانِ دین کی تلقین یکساں ہے یعنی ان سب باتوں کو اہمیت دیتے ہیں البتہ غیر ضروری باتوں کی نسبت ان کی تلقینات میں اختلاف ہے اور اس اختلاف کا ہونا ایک قدرتی امر ہے وجہ یہ ہے کہ ہر ایک بزرگ اپنے وقت میں کچھ ایسی باتیں رائج کرتا ہے جو زمانہ اور ملک کی ضروریات سے متعلق ہوتی ہیں اور ان کا مذہب یعنی روحانی تلقین سے براہِ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

مثلاً روزہ رکھنا تندرستی اور ذکر فکر کے وقت موزونی طبیعت کے لیے ایک نہایت مفید عمل ہے اور مسلمان آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے زیر اثر روزہ کے پابند ہیں کیونکہ روزہ ان پر فرض ہے اور چونکہ عرب میں کھجور کا پھل عام ہوتا ہے اس لیے اس ملک میں روزہ افطار کرنے کے لیے کھجور کا استعمال مروج ہوا۔ لیکن اگر کسی ایسے ملک کے باشندے جہاں کھجور دستیاب نہیں

ہوتی اس بات پر زور دیں کہ روزہ رکھنا صرف تب ہی درست ہوگا جب اس کے افطار کے لیے کھجور استعمال کی جائے۔تو مذہب کی ایک بہت غیر ضروری بات کو غیر ضروری اہمیت دینا ہے۔

اس لیئے متلاشی کو چاہیئے کہ ضروری وغیر ضروری باتوں میں تمیز کرے اور بزرگانِ دین کے اپنے کلام میں فرمائی ہوئی باتوں پر غور کرے۔ان کی اور انکی تعلیم کی نسبت رائے قائم کرے۔

متلاشی کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ وہ کسی رہنما کی پہچان کیونکر کر سکتا ہے۔دنیا میں ہزاروں گندم نما جوفروش فقیر اور ولی کہلاتے ہیں اور سادہ لوحوں کو اپنے دام میں پھنسا کر پریشان کرتے ہیں۔متلاشی سچے اور جھوٹے رہنماؤں میں تمیز کیونکر کرے۔

لیکن اس مشکل کا حل اتنا دشوار نہیں جتنا کہ خیال کیا جاتا ہے۔متلاشی یاد رکھے کہ ریا کار رہنما ہمیشہ دنیا کا حریص ہوتا ہے۔فقراء کا روپ اس نے دنیاوی غرض کے لیئے دھار رکھا ہے اور سچا رہنماء ہمیشہ اپنے مالک کے عشق میں محو اور دنیا سے بے نیاز رہتا ہے۔اور رہنمائی کے فرائض محض اپنے محبوب کی خدمت کے طور کرتا ہے۔اسلیئے اگر متلاشی اپنے مقصد یعنی تلاشِ حق پر جما رہے گا تو اس کی صحبت چند ہی دنوں میں ریا کار کیلیئے وبالِ

جان ہو جائے گی۔برخلاف اسکے سچا رہبر اس کے عشق اور درد کی زیادہ سے زیادہ قدر کرے گا۔

طالب کو اتنا خیال رکھنا چاہیئے کہ رہبر کی تلاش میں جلد بازی سے کام نہ لے کیونکہ بسا اوقات فُقراء اپنی روش میں دو ایک ایسی باتیں رکھ لیتے ہیں جسے دیکھ کر دنیا دار گھبرا جائیں اور ان کی صحبت سے دور رہیں۔متلاشی کے لیئے مناسب ہوگا جہاں کہیں رہنما کی موجودگی کی اطلاع پائے نہایت ذوق وشوق سے دل کا پیالہ دنیاوی خواہشات کی آلائش سے پاک کر کے حاضر ہو اور ہفتہ عشرہ ان کی صحبت میں رہے اور دیکھے کہ اس کے پیالہ میں کیا چیز داخل ہوئی ہے۔اگر ان کی صحبت کے اثر کا نتیجہ دنیا سے نفرت اور اپنے مالک کے دیدار کی تڑپ میں ترقی ہو تو یقین لائے کہ کسی صاحبِ کمال سے ملاقات ہوئی ہے اور اگر نتیجہ برعکس ہو تو دامن جھاڑ کر اپنے گھر واپس جائے۔

شروع میں متلاشی کے لیے یہ پہچانیں کافی ہیں۔رہنما کی اصلی اور پوری پہچان رفتہ رفتہ ہی آتی ہے۔کیونکہ جیسے کسی ماہر علم کی قابلیت کا اندازہ لگانے کے لیے اپنے اندر اس علم کی کسی قدر مہارت لازم ہے ایسے ہی فقراء اور اولیاء کی اعلیٰ روحانیت کا اندازہ لگانے کے لے بھی اپنے اندر کسی قدر روحانی بیداری ضروری ہے۔ابتدائی آزمائش کے بعد متلاشی کو چاہیے کہ ایک

سعادت مند فرزند کی طرح ان کی خدمت میں مصروف ہو جائے۔ گوشِ ہوش سے ان کے کلام سنے اور وقت نکال کر ان پر غور کرے اور جب وہ مہربان ہو کر اسم اعظم یا کلمہ کے ذکر کی تعلیم سے بہرہ اندوز فرمائیں تو دل و جان سے اسے قبول کرلے اور اس کی برکات سے مستفیض ہو۔ اس کی برکت سے دن بدن اس کی اندرونی صفائی ہوتی جائے گی اور وقتاً فوقتاً رہنما کی اعلیٰ روحانیت اور فضل و کرم کے اندرونی تجربات حاصل ہو کر اسے مذہب کی دشوار گزار گھاٹیوں پر چڑھنے کی ہمت ہو جائے گی اور کچھ عرصہ کے بعد ہر قسم کے وسوسے اور فکر ہٹ کر اسے دنیا سے بے نیازی حاصل ہو جائے گی۔ رہنما کے قدموں میں سچی محبت پیدا ہو کر ہر قسم کے دنیاوی تعلقات سے نجات اور ذاتِ باری سے زیادہ سے زیادہ نزدیکی حاصل ہوتی جائے گی۔ اک دن آئے گا کہ اسے اپنی ذات اور رہنما کی ذات اور ذاتِ مطلق کی ذات ایک نظر آئے گی اور یہ وہ دن ہوگا جب اسے اصلی رہنما کی پوری پہچان ہو جائے گی اور یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب وہ رہنما کے سامنے مردہ بدست زندہ ہو جائے گا۔

علم کا خلاصہ

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ حضرتِ خواجہ محمد شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور خلیفہ ہیں اور انہوں نے آپ کی خدمت میں بہت عرصہ گزارا۔ ایک روز جناب خواجہ صاحب نے دریافت فرمایا۔ اے حاتم۔ کتنے عرصے سے تم میری محبت و صحبت اور خدمت میں سرگرم ہو اور مجھ سے تعلیم اور تلقین پا رہے ہو۔ عرض کیا کہ حضور! تیس سال سے۔ استفسار فرمایا کہ پھر اس عرصے میں کیا کچھ حاصل کیا اور کیا کچھ فائدہ اُٹھایا۔ حاتمؒ نے عرض کیا کہ حضور آٹھ فائدے حاصل کیے۔ خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اتنے عرصے میں صرف آٹھ فائدے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّ اِلَیْہِ رٰاجِعُوْنَ ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری عمر رائیگاں گئی۔

حضرت حاتمؒ نے عرض کیا کہ یا شیخ میں جھوٹ بولنے سے طبعاً نفرت کرتا ہوں فی الواقع میں صرف آٹھ مسائل ہی حاصل کر سکا۔

حضرت شفیقؒ نے فرمایا کہ اچھا بھلا وہ کون سے آٹھ مسائل ہیں ذرا میں بھی تو سنوں۔ حضرت حاتمؒ نے عرض کیا کہ حضور!

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ

میں نے خلقت کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہر ایک شخص نے کسی

نہ کسی کو اپنا محبوب و معشوق قرار دے رکھا ہے وہ محبوب اور معشوق اس قسم کے ہیں کہ بعض موت تک ساتھ رہتے ہیں بعض مرنے کے بعد تک بعض لب گور تک اس کے بعد کوئی بھی ساتھ نہیں جاتا۔ کوئی ایسا نہیں کہ انسان کے ساتھ قبر میں جاوے اور وہاں اس کا غم خوار اور چراغ ہو۔ قیامت کی منزلیں طے کرائے۔ مجھے معلوم ہوا کہ ان صفات سے متصف صرف اعمالِ صالحہ ہیں سو میں نے انہیں اپنا محبوب بنایا اور انہیں اپنے لیے حجت اختیار کیا تاکہ قبر میں بھی میری غمخواری کریں اور میرے لیے چراغ ہوں اور ہر ایک منزل میں میرے ساتھ رہیں اور مجھے چھوڑ نہ جائیں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ

جب میں نے لوگوں کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سب کے سب حرص و ہوا کے پیرو بنے ہوئے ہیں اور نفس کے کہنے پر چلتے ہیں پھر میں نے اس آیت پر غور کیا۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ (پ۳۰،۴ع) یعنی جس نے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نفس کو خواہشات سے روکا اس کا ٹھکانا بہشت ہے تو یقین ہو گیا کہ قرآن شریف سچا ہے۔ اس لیے میں نفس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گیا اور اسے مجاہدہ کی کٹھائی پر

رکھ دیا۔ اس کی ایک آرزو بھی پوری نہ کی۔ صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے مجھے آرام حاصل ہوتا رہا۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ:-

جب میں نے لوگوں کے حالات کا مشاہدہ غور سے کیا تو دیکھا کہ ہر شخص دنیا کے لیے کوشش کرتا ہے رنج و مصیبت برداشت کرتا ہے تب کہیں دنیاوی حکام سے کچھ حاصل کرتا ہے اور پھر اس پر بڑا خوش و خرم رہتا ہے۔ بعد ازاں میں نے اس آیت پر غور کیا۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ (پ۱۴ع۱۹)

یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جانے والا ہے اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ باقی رہنے والا ہے تو جو کچھ میں نے جمع کیا تھا سب راہِ خدا میں صرف کر دیا اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ تاکہ بارگاہِ الٰہی میں باقی رہے اور آخرت میں میرا توشہ اور بدرقہ بنے۔

چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ:-

جب میں نے خلقت کے حالات کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے آدمی کی عزت و شرف اور بزرگی کثرت اقوام کو سمجھ رکھا ہے کہ مال و اولاد پر عزت کا انحصار ہے اور اس کو مایہ فخر خیال کرتے ہیں بعد

ازاں میں نے اس آیت کریمہ پر خیال کیا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے بڑھ کر وہی معزز سمجھا جائے گا جو سب سے زیادہ متقی ہوگا۔ تو معلوم ہوا کہ بس یہی ٹھیک اور حق ہے اور جو کچھ لوگوں نے خیال کر رکھا ہے وہ سراسر غلط ہے سو میں نے تقویٰ اختیار کیا تا کہ میں بھی بارگاہِ الٰہی کا مکرم بن جاؤں۔

پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ:۔

میں نے جب لوگوں کے حالات کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کو محض حسد کی وجہ سے برائی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور حسد بھی مال۔ مرتبے اور علم کا کرتے ہیں۔ پھر میں نے اس آیت پر غور کیا۔

قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ (پ۲۵ع۹)

یعنی ہمنے ان میں دنیاوی زندگی کے لیے روزی وغیرہ تقسیم کی۔ پس جب ازل سے ان کے حصے میں یہ چیز آ چکی ہے اور کسی کا اختیار نہیں تو پھر حسد بے فائدہ ہے تب میں نے حسد کرنا چھوڑ دیا اور ہر ایک سے صلح اختیار کی۔

چھٹا مسئلہ یہ ہے کہ:

جب میں نے دنیا کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپس میں لوگ دشمنی رکھتے ہیں اور کسی خاص کام کے لے ایک دوسرے سے لاگ بازی

کرتے ہیں پھر میں نے اس آیت کو غور سے دیکھا اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (پ۸ع۹) شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ تو مجھے معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بالکل سچا ہے۔ شیطان واقعی ہمارا دشمن ہے اور شیطان کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ تب سے میں شیطان کو اپنا دشمن جانتا ہوں نہ اس کی پیروی کرتا ہوں نہ فرمانبرداری۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام بجالاتا ہوں اور اسی کی بزرگی کرتا ہوں اور ٹھیک بھی یہی ہے۔ چنانچہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (پ۲۳ع۳) اے بنی آدمی کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی پیروی و پرستش نہ کرنا۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اگر تم میری عبادت کرو تو یہ سیدھی راہ ہے۔

ساتواں مسئلہ یہ ہے کہ:۔

جب میں نے خلقت کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہر شخص اپنی روزی و معاش کے لیے سرتوڑ کوشش کرتا ہے اور اسی وجہ سے حرام و شبہ میں پڑتا ہے اور اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے پھر میں نے اس آیت کو غور سے دیکھا:۔

وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ

رِزْقُهَا (پ۱۲ع۱) روئے زمین پر کوئی ایسا حیوان نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے نہ ہو۔ تو سمجھ گیا کہ اس کا فرمان حق ہے۔ میں بھی ایک حیوان ہوں تب سے میں اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مشغول ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری روزی وہ بالضرور پہنچائے گا کیونکہ اس بات کا وہ خود ضامن ہے۔

آٹھواں مسئلہ یہ ہے کہ:۔

جب میں نے خلق خدا کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی چیز پر بھروسہ ہے بعض کو سونے چاندی پر بعض کو ملک و مال پر۔ پھر میں نے اس آیت کو غور سے دیکھا۔ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ، (پ۸ع۱۷) جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہوتا ہے تب سے میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا وہ مجھے کافی ہے اور میرا عمدہ وکیل ہے۔

خواجہ محمد شفیق بن ابراھیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اے حاتم اللہ تعالیٰ تمہیں ان باتوں پر عمل کی توفیق دے میں نے توریت، انجیل، زبور، فرقان اور جملہ صحف و کتب سماوی پر غور کیا تو ان کتابوں سے یہی آٹھ باتیں حاصل ہوئیں جو ان پر عمل کرتا ہے گو اس نے ان سب کتابوں پر عمل کیا۔

اللہ کے عارفوں کے اس واقعہ حقیقی سے یہ درس حاصل ہوتا ہے کہ

زیادہ علم کی ضرورت نہیں بلکہ زیادہ عمل کی ضرورت ہے۔ فقط

اے یار۔ عرشِ الٰہی کی چار سیڑھیاں ہیں جو نہایت بلند اور دشوار گزار ہیں۔ اول شریعت۔ دوم طریقت۔ سوم حقیقت۔ چہارم معرفت۔ جو پہلی سیڑھی یعنی شریعت سے لغزش کھا کر گر گیا تو قعرِ جہنم میں پہنچے گا اس کے محافظ اور طریق موصل الی المطلوب کے راہ نما علماءِ دین متین ہیں جو باعمل و بااخلاق ہوں اور باقی تین سیڑھیوں کا محافظ پیر کامل ہے جو طالب صادق کو اس خطرناک پل سے بحفاظت تمام سلامت سے لے جا کر عرفان کے عرشِ بریں پر پہنچا دیتا ہے اور اسی پیر کامل اور صوفی صادق اور فقیر برحق کی شان میں وارد ہے۔ الحدیث۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔

اور حضرت شیخ ضیاء الدین سہروری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ علم بے عمل عقیم ہے اور عمل بے علم سقیم ہے۔

اے برادر۔ یہ بات دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ہے کہ سب سے افضل اور برتر ذات اللہ باری تعالیٰ عز اسمہ کی ہے تو جس علم سے اس ذات کا عرفان ہو وہ علم اور اس کا عالم باقی تمام علموں اور عالموں سے افضل ہو گا اور وہ علم علمِ معرفت ذاتِ الٰہی ہے۔ جس کو تصوف و فقر کہتے ہیں اور اس کے

عالم کو عارف وفقیر وصوفی کہتے ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے علم معرفت اور عارف کی فضیلت بیان فرمائی ہے کہ فَضِيلَةُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ۔ یعنی عالم کی برتری عابد پر ایسی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کی ادنیٰ امتی پر۔

نیز سب علوم ظاہری ہیں جن میں علمِ دین بھی شامل ہے اور صرف معرفت ہی علم باطن ہے اور باطن کو ظاہر پر تقدم ذاتی ہے ذاتِ الٰہی باطن سے ظاہر میں جلوہ گر ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم معرفت فضیلت میں سب علوم سے اول درجہ پر ہے اور علم دین یعنی شریعت دوم درجہ پر اور باقی علوم اور علماء کی فضیلت اسی میزان کے ذریعہ درجہ بدرجہ ملوم ہوسکتی ہے یعنی جو علم زیادہ قرب الٰہی پیدا کرتا ہے وہ اتنا ہی افضل ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ اگر خدا اپنے دائیں ہاتھ میں علم اور بائیں ہاتھ میں تلاشِ علم رکھ کر مجھے آزادی دے کہ دونوں میں سے جس کو چاہے پسند کروں تو میں بلا جھجک فوراً تلاش علم کے لیے درخواست کروں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود حضور ﷺ کو علم کی زیادتی کی دعا کا ارشاد فرمایا وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا۝

اور یاد باد کہ آدمی اسی وقت تک عالم ہے جب تک وہ طالب علم ہے اور اس وقت وہ جاہل ہے جب طلبِ علم کو خیر باد کہہ دے کیونکہ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ یعنی ہر علم والے کے اوپر ایک زیادہ علم والا ہے۔ وارد ہوا ہے۔

تعلیم توحید

واضح ہو کہ توحید کے چند نکتے اور ہدایت کے چند رموز و اسرار رسالت مآب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہمارے سلسلہ کے بزرگوں کو بطور فیض روحانی حاصل ہوئے ہیں اور ان سے سلسلہ وار حضرت محمود علی شاہ عرف قل اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (المدفون بھڑونچ ریاست گجرات بھارت) کو تلقین ہوئے جو اس راقم کے قبلہ وکعبہ اور پیر و مرشد ہیں اور آپ سے اس فقیر سید محبوب علی شاہ بخاری قادریہ غوثیہ بانوا کو تلقین ہوئے اور ان پر ہمارا کلی اعتماد اور پورا اعتقاد ہے۔ انہیں گوش ہوش سے سنو اور قلب میں جگہ دے کر عمل کی کوشش کرو۔

کلمہ طیبہ کی حقیقت

ایک روز کا واقعہ ہے کہ آنحضرت ﷺ صحابہ رضی اللہ عنھم کی جماعت میں تشریف فرما تھے اور ایک سائل نے آنحضرت ﷺ سے امور توحید کے بارے میں سوال کیے جن کے جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے سائل مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ لَا یَقُوْلُ اللّٰہُ وَمَنْ یَقُوْلُ اللّٰہ مَا عَرَفَ اللّٰہُ ۔ یعنی جس شخص کو معرفت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے اس کو منہ سے اللہ اللہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی اور جو منہ سے اللہ اللہ کہتا ہے تو سمجھ لو کہ ابھی اسے معرفت الٰہی نصیب نہیں ہوئی۔

سائل نے عرض کیا کہ حضور یہ کیسی معرفت ہے کہ بندہ اپنے مالک کا نام ہی نہ لے اور اس کی یاد کو ترک کر بیٹھے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ارشادِ خداوندی ہے کہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی جہاں کہیں تم ہو وہیں خدا تعالیٰ تمہارے ہمراہ ہے پس اے سائل جو شخص ہر وقت ہمراہ ہو اور کسی وقت نظر سے اوجھل نہ ہو اس کا یاد کرنا کیونکر ضروری ہے۔

سائل نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہمراہ کہاں ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ بندہ کے دل میں۔

سائل نے عرض کیا کہ بندے کا دل کہاں ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قالبِ انسان میں لیکن یاد رہے کہ دل دو قسم کا ہوتا ہے ایک دل مجازی اور دوسرا دل حقیقی۔ اے سائل حقیقی دل وہ ہے جو نہ داہنی جانب ہے نہ بائیں جانب نہ اوپر کی طرف ہے نہ نیچے کی طرف نہ دور ہے نہ نزدیک لیکن اس حقیقی دل کی شناخت کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ محض ان مقربانِ الٰہی کا حصہ ہے جو حضورِ الٰہی میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں کیونکہ مومن کامل درحقیقت عرش ہی ہوتا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنُ عَرْشِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

حدیثِ دل اگر گویم بصد دفتر نمی گنجد
کمالِ وصفِ دل ہرگز بہ بحر و بر نمی گنجد

بیا اے طالب صادق بحال خویش خوش بنگر
کہ او در عالمے آمد کہ پائے سر نمی گنجد

صاحبِ دل کا یہ مرتبہ ہے۔

دل چوں جنبد می جنباند عرش را
عرش را دل فرش سازد زیرِ پاء
تو نمیدانی کہ صاحبِ دل عظیم
عرش را عزت بود از دلِ سلیم

اور یہ قرب و حضوری سوائے صحبت مرشدِ کامل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کامل لوگ اور طالبان سوال و جواب نہیں کیا کرتے بلکہ وہ خاموش اور باادب رہتے ہیں۔

چنانچہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا قَلْبُ الْمُؤْمِنُ حَاضِرَۃٌ مِنْ ذِکْرِ الْخَفِیِّ فَصُوَ اِیّ اِنَّ مَقَامِ ذِکْرِ الْخَفِیِّ فَھُوَ مَیِّتٌ یعنی مومن کے دل میں ذکر خفی ہر وقت موجود رہتا ہے۔ لہٰذا اسے حیات جاودانی حاصل ہوتی ہے اور مسلم زبانی کا دل خفی ذکر سے چونکہ غافل ہوتا ہے اس لیے درحقیقت مردہ شمار ہوتا ہے۔

دل کہ از اسرارِ خدا غافل است
دل نباید گفت کو مشتے گل است

پھر سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مومن اور مسلم میں کیا فرق ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن عارف الٰہی ہوتا ہے اور عارف میں یہ وصف ہوتا ہے کہ وہ خاموشی اور غمگینی کی حالت میں رہتا ہے اور مسلم زاہد اور خشک ہوتا ہے۔

اس کے بعد جناب سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ لَیْسَ

الْمُؤْمِنُوْنَ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ وَيَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی مومن وہ نہیں جو مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور زبانی طور پر لا الہ الا اللہ کہتے ہیں۔ اے سائل ایسے کلمہ گو کوچہ حقیقت سے بے بہرہ اور بے خبر ہیں۔ یہ مومن نہیں ہیں بلکہ منافق ہیں کیونکہ زبان سے تو کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتے ہیں لیکن کلمہ کے اصل معنی سے ناواقف ہیں۔ انہیں خاک بھی پتہ نہیں ہے کہ کلمہ سے اصل مقصود کیا چیز ہے۔ یعنی لا الہ الا اللہ تو کہہ لیتے ہیں لیکن ان کو کیا خبر کہ نیست سے کیا مراد ہے اور ہست سے کیا۔ ایسا شکی طور پر کلمہ کہنا شرک ہے اور شرک وشک عین کفر ہے۔ ایسے کلمہ گو کافر کہلاتے ہیں کیونکہ انہیں یہ نہیں معلوم کہ کلمہ میں کس کی نفی مراد ہے اور کس کا اثبات۔

سائل نے عرض کی کہ پھر کلمہ طیبہ کا اصل مقصد کیا ہے۔

جناب سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ کے معنی یہ ہیں کہ سوائے ذات واحدہ لاشریک کے دنیا میں کوئی موجود نہیں ہے اور محمد ﷺ مظہر خدا ہیں۔

پس طالبِ الٰہی کو چاہیے کہ اپنے دل میں غیر اللہ کا خیال تک بھی نہ آنے دے اور ذاتِ خداوندی کو ہی ہر جگہ موجود سمجھے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر دیکھو خداوند تعالیٰ کا ظہور ہے۔

تجلی تیری ذات کی سو بسو ہے۔
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

اے سائل۔ جب سالک اپنی تمام صفات کو معدوم سمجھے اور صرف ذات الٰہی کو ہی موجود سمجھے اس وقت وہ سالک مرتبہ کمال کو پہنچ جاتا ہے اس مرتبے میں سالک کی حالت حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّه، فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهُ وَقُطِعَ اَرْجُلُه، کا صحیح مصداق بن جاتی ہے۔ یعنی جس شخص کو اپنے رب کی معرفت حاصل ہوگئی وہ گونگا اور لنگڑا ہوگیا۔

اسم اللہ ذوق بخشید باوصال
بے زباں گوید سخن بس قیل و قال

مطلب یہ ہے کہ عارفِ کامل پر سکوت وسکون کی حالت طاری ہو جاتی ہے کیونکہ آہ وزاری اور حرکاتِ اضطرابی اسی وقت تک دامنگیر رہتے ہیں جب تک کہ مطلوب کا وصال حاصل نہیں ہوتا۔ جب طالب کو مطلوب مل جائے تو لازمی امر ہے کہ جو آہ وفغاں اور حرکاتِ مضطربانہ طلب کی حالت میں اسے دامنگیر رہتے تھے۔ ان سب کا سلسلہ ختم ہوکر ان کی حالت دگرگون ہو جائے

اور بجائے آہ و بکا اور قلق و اضطراب کے اسے نہایت دلجمعی اور سکوت و سکون حاصل ہو جائے جبھی تو عارفِ کامل صحیح معنوں میں شہنشاہ ہو جاتا ہے اسے بجز ذاتِ خداوندی کے نہ کسی سے اُمید ہوتی ہے نہ کسی کا ڈر۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ارشادِ باری ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی اولیاء اللہ کو نہ کسی کا خوف ہوتا ہے نہ کسی کا غم۔

عارف کامل کی حالت یادِ الٰہی سے بھی گزر جاتی ہے۔ اے سائل یقین جانو کہ جب تک سالک غیر اللہ کا وجود تک بھی اپنے دل سے نہ نکال دے تب تک ایک قدم بھی منزلِ عرفان کی راہ پر نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی عارف کامل بن سکتا ہے کیونکہ یاد بھی ایک قسم کی دوئی ہے اور دوئی عارفوں کے نزدیک عین کفر ہے یہ ہے کلمہ طیب کی حقیقت۔

اہلِ فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہے
لوحِ مزار پر مری چھاتی پہ سنگ ہے
فارغ ہو بیٹھ فکر سے دونوں جہاں کی
خطرہ جو ہے سو آئینہ دل پہ زنگ ہے

جب تک اس حقیقت تک نہ پہنچے اس وقت تک طالب سچا موحد نہیں بن سکتا اور اپنے دعوائے موحدیت میں سراسر جھوٹا ہے۔

نماز کی حقیقت

نماز حقیقی کے متعلق حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اے سائل: لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ یعنی نماز حقیقی سے مومن کامل اور عارف الٰہی کو حضوری دائمی حاصل ہوتی ہے۔

نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز دو قسم کی ہوتی ہے ایک نماز علماء و فقہاء ظاہری اور زاہدانِ خشک کی جو صرف قول و فعل تک ہی محدود ہوتی ہے اور اس سے وصالِ الٰہی حاصل نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس کی رسائی بھی عالم ملکوت نفسانی تک محدود رہتی ہے۔

دوسری نماز انبیاء، اولیاء اور خلفاء کی ہے جو حضورِ قلب سے ادا کی جاتی ہے۔ اس کا ثمرہ وصالِ الٰہی ہے اور اس کی رسائی عالم جبروت رحمانی تک ہوتی ہے۔

اے سائل۔ نماز حقیقی دراصل یہی رحمانی نماز ہے ورنہ نماز جو عوام الناس ظاہری طور پر بلا حضورِ قلب ادا کرتے ہیں۔ یہ نماز نفسانی ہے رحمانی نہیں ہے۔ نبی الرحمت ﷺ کا ارشاد ہے کہ مَنْ صَلّٰى صَلٰوۃً مَلْوِيَّةً فِي الْمَسْجِدِ وَزَيَّنَ الْبَدَنَ وَالْعِمَامَةَ فِيْ نَاظِرِ الْخَلَائِقِ وَمَا كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنْ

عِجزِ فَهُوَ مَحجُوبٌ وَّلَا صَلوٰۃَ وَلَا وِصَالَ۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ علماء ظاہر پرست اور صوفیانِ ریا کار خوب جبہ و دستار باندھ کر ظاہری شان و شوکت اور ٹھاٹھ بنا کر محض ریا کاری کی نماز پڑھتے ہیں ان کے نفس مغروری اور خود پسندی کی قعرِ مذلت میں گرے ہوئے ہوتے ہیں ان کی نماز کیا حقیقت رکھتی ہے کیونکہ یہ لوگ نفس کے بندے ہیں اور نفسانی آدمی دراصل شیطان بقالبِ انسان ہوتا ہے اور شیطان بالاتفاق کافر اور گمراہ ہے۔

پس نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ ایسے لوگ درحقیقت گمراہ اور کافر ہیں انہیں چاہیے کہ مرشدِ کامل کی صحبت میں رہ کر اپنے دل کو غرور نفسانیت کے خس و خاشاک سے پاک و صاف کریں اور معرفتِ الٰہی سے معمور اور آباد بنائیں تاکہ وہ صحیح معنوں میں انسان بن جائیں اور گمراہی سے نکل کر راہِ راست پر آجائیں۔

جب ہی ان کی نماز حقیقی نماز ہوگی اور یہی نماز بارگاہِ الٰہی میں قبولیت کے قابل ہوگی اور خوش قسمتی سے ایسا حقیقی نمازی ہزاروں لاکھوں میں سے ایک آدھ بھی مل جائے تو اس کی خدمت و محبت اکسیر احمر سے بدرجہا بہتر ہے۔

یہ گمراہ دراصل بت پرست ہیں اور پھر تعجب ہے کہ یہ اپنی بت پرستی پر نازاں بھی ہیں اور وہ لوگ بھی عجیب کور باطن اور نادان ہیں جو ایسے

ریاکاروں کو نمازی شمار کرتے ہیں ایسی بے حقیقت نماز سے کیا فائدہ۔ حدیثِ قدسی ہے اَلْاَنْبِیَآءُ وَالْاَوْلِیَاءُ یُصَلُّوْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ دَائِمُوْنَ ۔ یعنی انبیاء اور اولیاء ہمیشہ حضورِ قلب سے نماز پڑھتے ہیں یعنی نمازِ حقیقی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے صَلٰوۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْاَوْلِیَآءِ حَبْسُ الْحَوَاسِ وَمَدَدُ الْاَنْفَاسِ ۔ یعنی انبیاء اور اولیاء کی نماز درحقیقت وہ نماز ہوتی ہے کہ جب وہ نماز ہوتی ہے کہ جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں بلکہ ہر وقت حواسِ خمسہ غیر اللہ سے بند ہو جاتے ہیں اور ان کا ایک ایک سانس یادِ الٰہی میں گزرتا ہے وہ اپنے ایک ایک سانس کا خیال و شمار رکھتے ہیں کہ کہیں غفلت میں نہ گزر جائے۔ یہی لوگ دراصل نمازی ہیں۔

اے سائل: نمازِ حقیقی رحمانی ہے۔ اسی نماز سے پروردگار عالم کا وصال ہوتا ہے۔

اے سائل: انبیاء و اولیاء ہمیشہ ذکرِ خفی میں رہتے ہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے۔ ذِکْرُ اللِّسَانِ لَقْلَقَةٌ وَذِکْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَةٌ وَذِکْرُ الرُّوْحِ مُشَاهِدَةٌ وَذِکْرُ الْخَفِیِّ ذَا الْمَا ۔ یعنی زبانی ذکر گویا لقلقہ ہے اور دلی ذکر ایک قسم کا وسوسہ ہے اور

روحانی ذکر مشاہدہ الٰہی کا موجب ہے اور ذکر خفی ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔

اے سائل: ذکرِ خفی اور نماز حقیقی ترکِ وجود ہے اور عابدوں کی نماز سجدہ اور سجود پر مبنی ہوتی ہے۔

نمازِ زاہداں سجدہ سجود است

نمازِ عاشقاں ترک وجود است

یعنی اللہ عزوجل کے سوا کسی کو موجود نہ سمجھنا۔ غیر اللہ کا وجود دل سے بالکل نکال دینا۔

روزہ کی حقیقت

اے سائل! روزہ کی حقیقی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو تمام دینی و دنیوی خواہشات سے بند رکھے۔ کیونکہ خواہشات دینی مثلاً خواہش بہشت و حور وغیرہ۔ عبد اور معبود کے درمیان حجاب یعنی رکاوٹ ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے بندہ اپنے معبود حقیقی کا وصال حاصل نہیں کر سکتا اور خواہشات دنیوی (مثلاً خواہش جاہ و مال، خواہش نفسانی وغیرہ) تو سراسر شرک ہے۔

غیر اللہ کی طرف فکر و خیال کرنا۔ قیامت کا خوف، بہشت کی ہوس اور آخرت کا فکر یہ سب روزہ حقیقی کو توڑنے والی چیزیں ہیں۔ روزہ حقیقی تب درست رہ سکتا ہے جبکہ انسان خدا کے سوا ہر چیز کو اپنے دل سے فراموش کر

دے یعنی غیر اللہ کا اسے مطلق علم نہ رہے اور ہر قسم کی اُمیدیں اور ہر طرح کا خوف اپنے دل سے نکال ڈالے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ رَغْبَتُ عَمَّا دُوْنَ اللّٰہِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کا دیدار مجھے مطلوب نہیں ہے۔ روزہ حقیقی کا افطار صرف دیدارِ الٰہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ صُوْمُوْا بِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا بِرُؤْيَتِهٖ۔ اے سائل روزہ حقیقی کی ابتداء بھی دیدار الٰہی سے ہوتی ہے اور انتہاءِ بھی دیدار الٰہی پر ہوگی۔

اُے سائل۔ روزہ حقیقی کی ابتداء اور انتہاء بخوبی ذہن نشین کر لینی چاہیے یعنی جاننا چاہیے کہ روزہ حقیقی کس چیز سے رکھا جاتا ہے اور کس چیز پر افطار کیا جاتا ہے۔

سو واضح ہو کہ روزہ حقیقی کی ابتداء یہ ہے کہ انسان بتدریج معرفت الٰہی حاصل کر لے اور اس کی انتہا یعنی افطار یہ ہے کہ قیامت میں اسے دیدارِ الٰہی نصیب ہو۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ۔ یعنی روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری دیدار الٰہی کے وقت۔

اے سائل۔ عوام کے روزے میں پہلے روزہ ہے اور آخر میں افطار۔ لیکن حقیقی

روزے میں اوّل افطار ہے اور آخر میں روزہ ہے دیکھو مجذوب سالک جو کہ خدارسیدہ ہیں وہ ہمیشہ صائم یعنی روزہ دار رہتے ہیں کسی وقت بھی ان کا افطار نہیں ہوتا کیونکہ روزہ حقیقی کے لیے افطار شرط نہیں۔ لیکن افطار کے لیے روزہ شرط ہے یعنی واصلانِ الٰہی کے لیے یہ شرط نہیں کہ کبھی روزہ رکھو اور افطار کرو وہ ہمیشہ ہی روزہ دار رہتے ہیں۔

اے سائل۔ تمام لوگ روزہ رکھتے ہیں جن میں کھانے پینے اور جماع سے اجتناب کرنا پڑتا ہے یہ حقیقی روزہ نہیں بلکہ یہ روزہ مجازی ہے۔ فنا کے یہ معنی ہیں کہ اسرار الٰہی ان کو حاصل نہیں ہوئے وہ زینت ظاہری میں مبتلا ہیں اور حقیقت سے بے بہرہ۔ لیکن اس مجازی روزے میں غیر اللہ کا ترک نہیں ہوتا اور تمام خطرات نفسانی اور انسانی اس میں حائل ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے روزے داروں کے قول و فعل سب غیر اللہ ہیں۔ ایسا روزہ یعنی مجازی ہرگز ہرگز حقیقی اور رحمانی نہیں ہوسکتا۔ اس ظاہری اور مجازی روزہ سے بجز اس کے اور کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ کہ انسان روزہ رکھ کر ناداروں اور مفلسوں کی بھوک اور پیاس کا احساس کرسکے اور غریبوں اور مسکینوں کی امداد کرسکے۔ اس کیسوا اس ظاہری روزے سے اور کیا فائدہ متصور ہوسکتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد فیض بنیاد ہے کہ مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ لَا

دِیْنَ لَہٗ، وَمَنْ لَا دِیْنَ لَہٗ، لَا عِرْفَانَ لَہٗ، وَمَنْ لَا عِرْفَانَ لَہٗ، لَا حِزْبَ لَہٗ، وَمَنْ لَا حِزْبَ لَہٗ، لَا اُنْسَ لَہٗ، وَمَنْ لَا اُنْسَ لَہٗ، لَا مَوْلٰی لَہٗ، یعنی بے مرشد بے دین ہوتا ہے اور بے دین معرفت الٰہی سے بے بہرہ ہوتا ہے اور جو معرفت الٰہی سے کورا ہو اس کا کسی صحیح جماعت (جماعتِ فقراء) سے تعلق نہیں ہوتا اور جس کا کسی جماعت سے تعلق نہ ہو اس کا کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا اور جس کا کوئی مونس و غمخوار نہ ہو اس کا کوئی دوست یار (مولیٰ) نہیں ہوتا۔

حدیث قدسی ہے اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ۔ یعنی میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں ان کے مرتبے کو میں ہی جانتا ہوں اور کوئی نہیں جان سکتا۔

اے سائل۔ سالکانِ غیر مجذوب، بجز صحبت مرشدِ کامل کے معرفت الٰہی حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی اصطلاحِ باطنی کے بغیر عالم جبروت تک ان کی رسائی ہوسکتی ہے وہ عالم ناسوت و ملکوت میں ہی بھٹکتے رہتے ہیں یہ لوگ شہوت پرست اور طالب شہرت ہیں۔

اے سائل۔ جو علماء و فقہا اور سالکین غیر مجذوب ہیں اور وہ کسی مرشد

کامل کے فیضِ صحبت سے مستفیض نہیں ہوئے۔ وہ جذبہ اسرار الٰہی سے بالکل بے خبر ہیں۔ یہ لوگ دینوی زیب وزینت اور شہوت انسانی کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں گو وہ جبہ و دستار اور صوفیاءِ کبار کے جامہ میں ملبوس ہوتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کی اندرونی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ حرص وہواء دینوی اور خواہشاتِ نفسانی میں گرفتار ہوتے ہیں۔

ان کا مقصود اس جامہ فقیری سے خدا پرستی نہیں ہوتا بلکہ وہ سراسر طالبِ جاہ و مال ہوتے ہیں ان کا کلمہ اور نماز روزہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔

جو شخص محقق سالکوں کے زمرے میں داخل ہو جائے اور معرفت الٰہی میں پایہ کمال تک پہنچ جائے اس پر فرض و لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی ہستی اور خودی کو یکسر مٹا دے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے
کہ دانہ خاک میں ملکر گلِ گلزار ہوتا ہے

جو لوگ اپنی خودی کو نہیں مٹاتے خواہ وہ صوفیانہ جامہ میں ملبوس ہوں لیکن وہ منزلِ عرفان میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ انسان معرفت الٰہی کی منزل تک صرف اسی وقت پہنچ سکتا ہے جب کہ وہ اپنی خودی اور ہستی کو یکسر فراموش کر دے اور محض ذاتِ الٰہی ہی ہر دم اس کا مطلوب ہو۔

زکوٰۃ کی حقیقت

اے سائل۔ سنو از روئے شریعت دو سو دینار میں سے پانچ دینار زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اور اہل طریقت کے نزدیک سو دینار میں سے پانچ دینار اپنے پاس رکھنے چاہئیں۔ باقی سب کے سب مدّ زکوٰۃ میں صرف کر دینے لازم ہیں لیکن یاد رہے۔ زکوٰۃ آزاد پر فرض ہے غلام پر فرض نہیں ہے۔ جب تک بندہ بندگی نفس سے نجات نہ پالے اس وقت تک آزادوں کے زمرے میں داخل نہیں ہو سکتا اور جب آزاد ہی نہ ہوا تو اس پر زکوٰۃ کیونکر فرض ہو سکتی ہے۔

بندہ نفس کو سب سے پہلے بندگی نفس سے آزادی حاصل کرنی چاہیے تاکہ وہ زکوٰۃ حقیقی ادا کرنے کے قابل بن جائے۔

نیز زکوٰۃ عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ دیوانہ و نابالغ پر فرض نہیں ہے پس جس شخص پر غفلت و نفسانیت کا دیو سوار ہو اور وہ ہمہ تن نفس و شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو۔ عارفانِ الٰہی کے نزدیک وہ عاقل و بالغ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ایک نابالغ شیر خوار بچے کی مانند ہے اور اہل معرفت کے نزدیک وہ کالعدم سمجھا جاتا ہے اس پر زکوٰۃ حقیقی کیونکر فرض ہو سکتی ہے پس سب سے پہلے یہ لازم ہے کہ بندہ نفس نفسانیت کی بے شعوری سے نجات حاصل کرے تاکہ وہ معرفت الٰہی کی آزادی اور عقل سے سرفراز ہو کر حقیقی زکوٰۃ ادا کرنے کے

قابل بن جائے۔

زکوٰۃ ظاہری جو شرعاً مال دنیوی پر فرض ہوتی ہے اس میں محض یہ حکمت ہے کہ امیر لوگ زکوٰۃ کے بہانے سے غریبوں اور مفلسوں کی مدد کر سکیں اور غرباء اپنے خورد و نوش کا انتظام سہولت و آسانی سے کر سکیں۔

اے سائل! گنج حقیقی کی بجز عرفانِ الٰہی کے کسی کو خبر نہیں ہے۔ گنج حقیقی دراصل سِرّ ربوبیت ہے اور عارفین کے دل اس سِرّ ربوبیت کے گنجینے ہوتے ہیں ان عرفاء پر فرض ہے کہ وہ اپنے گنجینہ حقیقی میں سے اسرار الٰہی کی زکوٰۃ گمراہوں اور ناداروں کو عطا فرمائیں اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کی راہنمائی فرماویں۔ کیونکہ مستحق کو اس کا حق دینا عین زکوٰۃ ہے۔

حج کی حقیقت

اے سائل! یقین جانو کہ خانہ کعبہ انسان کا دل ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ قَلْبُ الْاِنْسَانِ بَيْتُ الرَّحْمٰنِ۔ یعنی انسان کا دل دراصل خانہ کعبہ ہے بلکہ فرمان مصطفوی ﷺ ہے کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ یعنی مومن کا دل عرشِ الٰہی ہے پس کعبہ دل کا حج کرنا چاہیے۔

طوافِ کعبہ دل کن اگر دلے داری
دلے است کعبہ اعظم تو گل چہ پنداری
زعرش و کرسی و لوح و قلم فزوں باشد
دلے خراب کہ اورا نہ ہیچ شماری

قلب از نورِ وحدت گشت پیدا
نہ از مادر پدر باشد ہویدا
نہ از بادو نہ آتش آب و خاکی
قلب نوریست قدرت شد از پاکی

لہٰذا دل کعبہ سے افضل ہے اور اسی کا حج کرو کیونکہ

دل بدست آورد کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

سائل نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کعبہ دل کا حج کس طرح کرنا چاہیے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا وجود بمنزلہ ایک چار دیواری کے ہے اگر اس چار دیواری میں سے شک و وہم غیر اللہ کا پردہ دور کر دیا جائے تو دل کے صحن میں خدا کی ذات کا جلوہ نظر آئے گا حج کعبہ کا یہی

مقصد ہے۔

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بتاں

بیت المقدس است مکن جائے دیگراں

نیز ایسا حقیقی حج کرنے سے یہ بھی مقصود ہے کہ انسان خودی و ہستی کو اس طرح مٹادے کہ ہستی کا ذرہ بھر بھی باقی نہ رہے حتی کہ ظاہر و باطن یکساں پاکیزہ ہو جائے اور دل صفاتِ الٰہی سے متصف ہو جائے۔

سائل نے عرض کیا کہ یا حضور ﷺ اپنی ہستی کو فنا کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ محبوب حقیقی یعنی خدا تعالیٰ پر عاشق ہونے سے جو شخص عاشق الٰہی ہو گیا وہ ذاتِ حق کا مظہر ہو گیا۔

پھر سائل نے سوال کیا کہ حضرت دل کو خانہ خدا اور عرش الٰہی کیوں قرار دیا جاتا ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے جواب دیا کہ ارشاد باری ہے وَفِی اَنۡفُسِکُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگو! میں تمہارے اندر ہی ہوں پھر تم مجھے کیوں نہیں دیکھتے۔

اے سائل! رہنے کی جگہ کو گھر کہتے ہیں چونکہ خدا تعالیٰ دل میں رہتا ہے لہٰذا خانہ خدا اور عرشِ الٰہی قرار دیا۔

پھر سائل نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس خاک کے پتلے میں بولنے والا، سننے والا، جاننے والا اور دیکھنے والا کون ہے اور کیسا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہی خدا بولنے والا ہے وہی سننے والا ہے اور وہی دیکھنے والا ہے۔ سائل پرسید یا رسول اللہ ﷺ ذاتِ خاص حضرت چہ باشد

پیغمبر خدا ﷺ فرمود اَنَا اَحۡمَدُ بِلَا مِیۡمِ۔

سائل نے پوچھا کہ حضرت کعبہ دل کا حج کون ادا کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ خود ذاتِ خداوندی یعنی جب بندگی نفس کا پردہ دور کر دیتا ہے اور عبد و معبود کے درمیان کوئی پردہ باقی نہیں رہتا تو وہ صفاتِ الٰہی سے متصف ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں ذاتِ الٰہی کی سمائی ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا بندے کے دل میں سمانا ہی کعبہ دل کا حج (حج حقیقی) ہے۔

سائل نے پھر سوال کیا کہ حضور ﷺ جب سب کچھ اسی ذاتِ مقدس کا ظہور ہے تو پھر یہ رہنمائی کس کو اور کیونکر ہے۔

حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ وہ خود ہی رہنما ہے اور خود ہی اپنی ہی رہنمائی کرتا ہے۔

سائل نے عرض کیا کہ حضور ﷺ پھر یہ گونا گوں نقش ونگار کیوں ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہنمائی کی مثال سوداگری کی سی ہے کہ جس چیز کا کوئی گاہک ہو۔ سوداگر اس کو وہی چیز دیتا ہے۔ گیہوں کے خریدار کو جو ہرگز نہیں دیئے جاتے اور نہ ہی جو کے خریدار کو گیہوں دیئے جاتے ہیں۔

اے سائل! پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے اطباء یعنی جس طرح طبیب مریض کی طبیعت اور مرض کے موافق دوا دیتا ہے اور اسی موافق طبع دوا سے اس مریض کو شفا حاصل ہوتی ہے اسی طرح پیغمبر بھی روحانی بیماروں کو انکی باطنی استعداد اور روحانی مرض کے موافق دواء معرفت عطا فرماتے ہیں جس کی بدولت مریضِ روحانی شفائے کلی پاکر عارفِ الٰہی بن جاتا ہے۔

اے سائل۔ سالکانِ طریقت چار گروہوں میں منقسم ہیں اور چار گروہوں میں بلحاظ مراتب واستعداد باطنی زمین وآسمان کا فرق ہے۔

پہلا گروہ عوام العام ہے۔ یہ عام مسلمانوں کا ہے۔ یہ لوگ اربابِ ظاہر کہلاتے ہیں اور راہِ شریعت پر چلنے والے ہیں اور عشق الٰہی کی چار سیڑھیوں میں سے پہلی سیڑھی پر اہل شرع گامزن ہوتے ہیں لیکن اگر اسی

سیڑھی پر رہیں۔ معرفت کی اگلی سیڑھیوں پر چلنے کی کوشش نہ کریں حتی کہ ان کی عمر ختم ہو جائے تو یہ لوگ دین و دنیا سے محروم اور ظاہر پرست ہو کر مرجاتے ہیں یہ گروہ اہلِ شریعت کہلاتا ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

دوسرا گروہ عوام الخاص کا ہے۔ ان لوگوں میں دونوں پہلے پائے جاتے ہیں۔ عوام کا بھی اور خاص کا بھی۔ یہ گروہ روحانیت کی طرف متوجہ تو ہوتا ہے لیکن چونکہ رموزِ باطنی سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ کبھی دنیا کے کے طالب ہوتے ہیں کبھی دین کے طالب۔ لہٰذا ان کی باطنی آنکھیں نورِ باطنی سے پورے طور پر منور نہیں ہوتیں۔ اس گروہ کو اہلِ طریقت کہتے ہیں۔

تیسرا گروہ خواص کا ہے یہ اہلِ حقیقت کہلاتے ہیں۔

چوتھا گروہ۔ یہ خاص الخاص کا گروہ ہے انہیں اہل معرفت بولتے ہیں۔

اے سائل! ہدایت ورہنمائی طالب کی استعداد اور جنس کے موافق ہوا کرتی ہے۔ یہ اسرار الٰہی کی نعمت عظمٰی نااہل عوام الناس کو نہیں دی جاتی کیونکہ ان کو ایسی نعمت دے دینا اس نعمت کی ناقدر شناسی ہے۔ نیز چونکہ وہ

اس نعمت کے متحمل نہیں ہوسکتے۔لہٰذا ان کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

پھر سائل نے سوال کیا کہ ذاتِ رحمان کیا ہے اور دیگر اشیاء کیا۔

حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام اشیاء مظہر الٰہی ہیں۔در حقیقت سب ایک ہی ہیں۔ظہور کی صفات مختلف ہیں۔جیسا کہ مطلب ایک ہوتا ہے اور اس کو مختلف عبارتوں سے ادا کیا جاتا ہے۔اسی طرح ذات صرف ایک ہی ہے لیکن اس کے مظاہر مختلف ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے۔اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر احاطہ ہے۔یہ احاطہ ایسا ہے جیسا ملزوم کا اپنے لازم کو یا موصوف کا اپنی صفات کو ہوتا ہے یہ احاطہ ایسا احاطہ نہیں ہے جیسا ظرف کا اپنے مظروف کو یا کل کا اپنے جزو کو ہوتا ہے کیونکہ ذاتِ اُو تعالیٰ اس سے نہایت ارفع و اعلیٰ و بالاترین ہے اور انسان کو دیگر تمام مخلوقات پر شرف اور بزرگی حاصل ہے۔اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ یعنی اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔

سائل نے عرض کیا کہ یا حضرت ﷺ جب انسان اشرف المخلوقات ٹھہرا تو پھر اس میں خاص و عام اور کافر و مسلمان ہونے کا کیا باعث ہے۔

فرمایا آپ ﷺ نے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

عَلٰی بَعْضٍ۔یعنی ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

پھر ارشاد ہے کہ کل نفس ذائقة الموت۔یعنی ہر شخص موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔موت دراصل اس حدیث کی مصداق ہونی چاہیے کہ اَلْمَوْتُ جَسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلٰی الْحَبِیْبِ یعنی موت ایک پل ہے جس کو طالب مولیٰ عبور کر کے واصل الٰہی ہو جاتا ہے۔

اے سائل پنج بنائے اسلام کی حقیقت جو مومنیت کا درجہ ہے اور مفصل بیان کر دیا ہے۔فی الحال تمہارے لیے کافی ہے جب تو اس سے آگے انتہاء کمال کی طرف بڑھنا چاہے گا تو جمع صفات و اسرار خود تمہارے اندر موجود ہیں کیونکہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔فقط

اے برادر اور قابلِ احترام قاری۔یہ نکات پوشیدہ اور راز مخفی تھے جو حضور سرور کائنات ﷺ نے اپنے خلفاء یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائے تھے لکھ دیئے ہیں۔ہمیں اُمید واثق ہے کہ تم ان نکات پر اعتبار و اقرار کرو گے۔ہمیں کج فہم علماء ظاہری سے کچھ سروکار نہیں۔ان کا علاج اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے کیونکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے۔لا تَتَحَرَّكَ

ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی چیز حرکت نہیں کرسکتی۔

تیرے حکم بن برگ جنبش نہ کھائے
ہل کر جا سے کہیں ذرہ نہ جائے۔

حکم اوہدے بن ککھ نہ ہلداواہ قدرت داوالی
جیا جون نگاہ اوہدی وچ ہر پتر ہر ڈالی
آپ مکانوں خالی اس تھیں کوئی مکان نہ خالی
ہر ویلے ہر چیز محمد رکھ دا نت سنبھالی

یہی ہر مسلمان کا اعتقاد ہے اور اسی پر ایمان ہے

اے برادر۔ جملہ فقراء برحق وصوفیاء صادق اور اولیاء عظام نے اپنی عمریں مراقبہ وحدت الوجود میں صرف کر دیں اور یہی صحیح راستہ ہے۔ اللہ ہم کو اور آپ کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

تصفیہ قلب

جملہ صوفیاء کرام۔ اولیا عظام اور فقیرانِ بانوا قادریہ غوثیہ کا تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کا طریقہ یہ ہے کہ شہوت وغضب حسد بخل کبر کینہ عجب ریا اور بغض وغیرہ سے دل کو خالی کر کے علم حلم سخاوت تواضع ذلت نفس رضاو تسلیم وغیرہ اور کم کھانا کم سونا کم بولنا اور کم ملنا اور تنہا پسندی جیسے اوصافِ حمیدہ اپنے اندر پیدا کر کے مرشد کی محبت اور اتباع کو لازم پکڑ لے۔ دن کو روزہ رکھے رات کو نماز پڑھے یا لذا بالکل ترک کر کے بھوکا رہ کر مجاہدہ وریاضت کے خلوت میں داخل ہو کر اسم اعظم اللہ اللہ کو زبانِ قلب سے کہے اور زبان کو ساکت رکھے اور فکر کرے کہ میں نہیں ہوں جو کچھ ہے وہی ہے اور جو کچھ دیکھتا ہوں یا پاتا ہوں یہی میرا مقصود ہے۔ اور کل حواس گم کر کے ذکر میں متوجہ رہے یہاں تک کہ اس کے نفس کا وجود باقی نہ رہے اور سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھے: اسی طرح اگر سات روز کرو گے تو اس وقت طالب کے سامنے ایک دریچہ کھل جائے گا اور اس میں سے وہ باتیں دیکھے گا جو خواب میں دکھائی دیتی ہیں اور ارواحِ انبیاء و ملائکہ اور عمدہ عمدہ صورتیں اس کے سامنے آئیں گی۔

اگر چودہ روز اسی طرح کرو گے تو عجائباتِ ملکوت منکشف ہوں گے۔

اگر اٹھائیس روز کرو گے تو آثار قدرت ظاہر ہوں گے اگر پورے چالیس روز کرو گے تو اسرار صمدانیہ و کرامات تم سے ظاہر ہوں گے اور موجوداتِ عالم میں تصرف کرو گے اور بحکم جاء الحق و زھق الباطل ۔ آواز انا انت سنائی دے گی اور جو کچھ کمالات محسوسہ اور معقولات دیکھے گا وہ حق تعالیٰ کے اسماء وصفات کے دیکھے گا۔

پس پھر تو اہل مشاہدہ سے ہوگا جیسے ابتداء یعنی اول میں اہل مکاشفہ سے تھا پھر تو اس سے آگے چل کر دیکھے گا کہ تیری ذات سب کو محیط کیے ہوئے ہیں اور سب کچھ تجھ میں منقش ہے پس تو اس کا آئینہ ہو گا۔ اور پہلے حق تعالیٰ کا مشاہدہ دوسروں مین کرتا تھا اب اپنے آپ میں دیکھے گا۔ پس جو کچھ اس میں دیکھے گا وہ کمال و جمال حق سبحانہ تعالیٰ کا دیکھے گا پھر آگے چل کر اپنے وجود کو مٹا دے پس جو کچھ جانے گا اور دیکھے گا وہ حق تعالیٰ کو جانے گا اور دیکھے گا پس وہی شاہد اور وہی مشہور ہے۔

تو ہرگز باقی نہ رہے گا کمال بس یہی ہے
جا اسی میں گم ہو جا وصال بس یہی ہے

یہ راستہ تمام راستوں سے سے قریب تر ہے۔ جناب قبلہ و کعبہ پیر و مرشد قل ھو اللہ شاہ بھرونچی قادریہ غوثیہ بانوا کے احقر طالب و مرید فقیر سید محبوب علی بن

عثمان بخاری قادریہ غوثیہ بانوا نے اسرارِ سلوک ظاہر کر دیئے اور راستہ واضح کر دیا اس کو تم خوب سمجھ لو۔

در طریقہ غوثیہ محرومی نیست
ہمہ شیرانِ جہاں وابستہ سلسلہ غوثیہ اند

فضیلتِ خاموشی

السکوت تاج المومنین	خاموشی مومنوں کا تاج ہے
السکوت مفتاح العبادۃ	خاموشی عبادت کی کنجی ہے
السکوت من رحمۃ اللہ تعالیٰ	خاموش اللہ کی رحمت سے ہے
السکوت حصار من الشیطان	خاموشی شیطان سے حصار ہے
السکوت سنۃ الانبیاء	خاموشی انبیاء کی سنت ہے
السکوت نجات من الناس	خاموشی لوگوں کے شر سے بچاتی ہے
السکوت قرب الرب	خاموشی خدا کی قربت ہے
السکوت غرق فی التوحید والنور	خاموشی توحید اور نور میں غوطہ کا نام ہے

خاموشی ایسی چیز ہے جو طالب کو ہمیشہ حضوری اور مشاہدہ میں رکھتی ہے اور مقام لاہوت میں پہنچاتی ہے۔ اصل خاموشی یہ ہے کہ جسم سے جان کو جدا کر کے اسے لامکان میں غرق کر دے۔ جو خاموشی اس کے خلاف ہے وہ مکر و فریب ہے اور مخلوق کو متوجہ کرنے کے لیے ہے۔

﴿تلاوت الوجود﴾

واضح ہو کہ جسم انسانی میں سات چیزیں موجود ہیں۔

نمبر۱: علامتِ خاک

اس کا مقام تلی ہے اس مقام کا سردار جبریل علیہ السلام ہے۔ علامت اس کی گوشت پوست واستخوان۔ عروق بال ناخن اور جھلی ہے۔

نمبر۲: علامتِ باد

مقام اس کا شش یعنی پھیپھڑہ ہے۔ سردار اس کا اسرافیل ہے۔ سننا۔ کانپنا اور موت وگرمی کے وقت پھولنا۔ انگڑائی۔ ڈکار۔ ہوائے شکم یعنی گوز کا سرزد ہونا اس سے متعلق ہے۔

نمبر۳: علامتِ آتش: مقام اس کا زہرہ یعنی پتا ہے اس مقام کا سردار عزرائیل ہے کھانا۔ پینا۔ سونا۔ کاہلی۔ سستی۔ ملولی اور ہاتھ پاؤں کے کھینچنے کا اس سے تعلق ہے۔

نمبر۴: علامتِ آب۔ مقام اس کا جگر واستخوان ہے۔ اس مقام کا سردار میکائیل ہے اس سے پیشاب۔ براز۔ خون۔ آب منی۔ آب دہن آب چشم یعنی آنسو یا ہمیشہ آنکھوں سے پانی بہنے کا مرض۔ کانوں کا پانی یعنی چرک گوش وغیرہ کا اس سے تعلق ہے۔

نمبر۵: علامتِ روح۔ اس کو روح طبعی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ناف سے تعلق رکھتی ہے اور لوگوں میں غذا پہنچاتی ہے۔ کھانے سے قوت پاتی ہے۔ (۱) الف جسمانی کھانا اور لذت آرام حاصل کرنا۔ اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ دیکھنا۔ جستجو کرنا۔ اس کے سبب سے ہوتا ہے۔ اس کا عین الیقین سے مشاہدہ کرنے والا ولی اللہ ہو جاتا ہے یعنی نزدیکی خدا حاصل ہوتا ہے لیکن استمداد شیخ کی اشد ضرورت ہے۔

نمبر۶: علامتِ نور۔ اس کو روح حیوانی کہتے ہیں۔ اس کا مقام دل میں ہے اس میں ترقی کی خواہش پائی جاتی ہے اور سب اعضاء کو زندہ کرتی ہے اسے خیال، فکر، تصور، وہم، خوف، سرور اور غم کا تعلق ہے۔ اس کے مشاہدہ سے طالب واصل حق ہوتا ہو۔ بلکہ کوشش کرنے سے عین حق ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

چشم دل چوں باز شد معشوق را در خویش دید

نمبر۷: علامتِ ذات: اسے روح انسانی کہتے ہیں۔ اس کا مقام مغز سر یعنی اُمّ الدماغ ہے۔ جس کو اصطلاح صوفیہ میں اخفیٰ الاخفیٰ سے تعبیر کرتے ہیں۔ کہنا، سننا، سونگھنا، دیکھنا، عقل، تمیز، لذت زبان کا اسے تعلق ہے۔ جو اسرار مغز میں ایسے ہی دل میں بھی ہیں جیسے کہ اللہ و محمد ﷺ دونوں ایک ہیں ویسے ہی مغز و

دل ایک ہیں۔ مغز یعنی مقام اخفیٰ الاخفیٰ مقام ذات ہے۔ دل مقام محمد ﷺ ہے۔ سوائے ان کے ایک اور چیز بھی بدن میں پائی جاتی ہے جس کا نام نفس امارہ ہے مگر وہ جنسیت نہیں رکھتا۔ درحقیقت آگ جو اربعہ عناصر سے ہے۔ اسی نے نفس امارہ کا خطاب پایا۔ اس کو خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آدمی کے بدن میں داخل کیا ہے اگر اسے داخل نہ کرتا تو خواہشات یعنی کھانے پینے کی خواہش یعنی بھوک و پیاس وغیرہ نہیں ہوتیں تو خواہش شہوانی بھی نہیں ہوتی۔ پس پیدائش انسانی کی غرض مفقود ہو جاتی ہے۔ اس لیے جسم انسانی میں آگ کا داخل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اکثر جاہل فقراء اپنے عضو تناسل کو لوہے کے چھلوں سے جکڑ کر بیکار کر دیتے ہیں یا اور ذرائع سے معطل کر دیتے ہیں۔ وہ کسی طرح واصل حق ہونے کے مستحق نہیں کیونکہ نامرد کبھی ولی اللہ نہیں ہو سکتا لیکن قوت شہوانی کو ایسا مغلوب کرے کہ ناجائز صرف نہ ہو اور جائز صرف میں بھی احتیاط شرط ہے اور اس کے مغلوب کرنے کی تدابیر میں کوشش کرے یعنی ذکر فکر اور مراقبہ میں محویت بڑھائے تا کہ اس مشغولیت سے شہوت کی قوت اس طرف مصروف ہو جائے چنانچہ ذکر خفی تمام عبادات سے بقول حدیث نبوی ﷺ افضل ہے۔

اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الذِّکْرُ الْخَفِیّ۔ پس اس کی برکت سے انسان

خواہشات نفسانی پر غلبہ پا سکتا ہے اور اُسے اپنے قابو میں کر سکتا ہے۔ ذکر خفی کی حقیقی لذت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب سالک کے تمام عضو عضو اور رونگٹے رونگٹے سے اللہ اللہ سنائی دیتا ہے۔

گویا عاشق سر سے لے کر پیر کے انگوٹھے تک مجسم ذکر اللہ ہو جاتا ہے اس مقام کے درویش کی بابت مولانا علیہ الرحمۃ کا یہ مقولہ صادق آتا ہے۔

کے گوید کہ عاشق بے نماز است
وجود عاشقاں کلی نماز است

نمازِ زاہداں سجدہ سجود است
نماز عاشقاں ترکِ وجود است

رموزِ توحید

رموز اول

چاروں منزلوں میں پہلی منزل شریعت ہے جس کے لغوی معنی شروع کرنا۔ یعنی حق کی طرف رجوع کرنا کے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ الاسلام علی خمسۃ الاشیاء یعنی اسلام پانچ چیزوں پر منقسم ہے۔ اسلام کے یہ پانچ ارکان ہیں۔ اول کلمہ طیبہ زبان سے کہنا اور دل سے تصدیق کرنا۔ صحیح معنوں میں پیرومرشد ہی طالبان صادق کو دل سے کلمہ کی تصدیق کراتے ہیں یعنی ذکر کے ذریعے سے۔ دوم۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرنا۔ سوم روزہ رکھنا۔ چہارم زکوٰۃ دینا۔ پنجم حج کو جانا۔ جو ان ارکان کو بجالائے وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ سنو کلمہ طیب لا اِلٰہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رسولُ اللہ ۔ جو طالب صادق ہوتا ہے اس پر لا اِلٰہ الا اللہ کی اصلیت اور ماہیت کا انکشاف ہوتا ہے۔

پس جو سالک اس مقام پر پہنچ جاتا ہے اس کو فانی فی اللہ اور باقی باللہ کہتے ہیں۔ دوم نماز ادا کرنے میں ریا کاری نہ چاہیے کیونکہ نماز ادا کرنا فرض عین ہے اور درحقیقت نماز دل و جان سے گزارنا ہی فرض عین ہے۔ اگر ریا کے ساتھ نماز گزاری جائے گی تو کفر عین کہلائے گی۔ کیونکہ صاف طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بحضورِ القلب ۔ یعنی بغیر حضورِ

قلب کے نماز نہیں ہوتی۔ نماز کو اس طرح پڑھے کہ واعبد ربک حتی یاتِک الیقین یعنی اپنے رب کی یہاں تک عبادت کر کہ تجھ کو یقین ہو جائے یعنی کھلی آنکھوں سے اللّٰہ نُور السموت والارض کی تجلی نظر آنے لگے۔

بس اس وقت صحیح معنوں میں مصلی اور مومن کہلا سکتا ہے۔ سوم روزہ رکھنا۔ جاننا چاہیے کہ روزہ کے معنی راز رکھنے کے ہیں۔ یعنی راز کے ساتھ منہ کو اس قدر باندھے کہ زبان سے کچھ ظاہر نہ ہونا چاہیے۔ بس روزہ رکھنا فرض ہے۔ چہارم زکوٰۃ دینے میں جاننا چاہیے کہ زکوٰۃ دینا فرض عین ہے اس ہستی کو زکوٰۃ میں دینا فرض ہے جس کسی نے آپ کو کھویا یا خدا کو پایا۔ یا جس کسی نے اپنے آپ کو کھویا خدا کو پایا اور جس کسی نے اپنے آپ کو نہ دیکھا اُس نے خدا کو دیکھا جو عارف اس مقام کی سیر کرتا ہے اس کو صحیح معنوں میں زکوٰۃ کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ پنجم۔ حج کے جانے میں جاننا چاہیے کہ حج کا جانا فرض ہے یعنی سالک کو اپنی ہستی سے سفر کرنا فرض ہے۔ بس صوفیہ کی اصلاح اسی کا نام حج ہے۔ کیونکہ بظاہر حج کے جانے میں بغیر اس علم کے خود نمائی ہے اور جہاں خود نمائی ہے جدائی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حج رفتن تماشائے جہاں است۔

نمبر۲: رموز دوم

طریقت کے بیان میں ۔ جاننا چاہیے کہ طریقت کے اصطلاحی معنی تلاوتِ الوجود یعنی اپنے بطون میں سفر کرنے کے ہیں اور اپنے نفس کو سہو کرنے کے ہیں اور طریقت کے لغوی معنی راہ چلنا یعنی اپنے باطن کی سیر کرنا ہے اور اس طریقہ سے حقیقتاً اپنے باطن میں خدا کو پانا۔ نہ کہ آسمان زمین میں جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ میں وارد ہے۔ اَلْقُلُوبُ بَیْتُ اللہ۔ یعنی دل اللہ کا گھر ہے۔ جس نے گھر کو پایا اس نے گھر والے کو پایا۔ بس جس نے گھر والے کو پایا۔ اس نے اپنے آپ کو پہچانا۔ لہٰذا جس نے اپنے آپ کو پہچانا اُس نے خدا کو پہچانا اور جس نے خدا کو پہچانا بس اُس نے کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً کے صحیح معنے سمجھے۔

نمبر۳: رموز سوم

حقیقت کے بیان میں حقیقت کے لغوی معنی حق ہونے کے ہیں اور حق کی طرف اضافت کرنے کے ہیں۔

نمبر۴: رموز چہارم:

معرفت۔ اسم ظرف ہے اور اس کے معنی پہچاننے کے ہیں کیسی پہچان یعنی ہر شے سے ذات مطلق کو پہچاننا اور اسی ذات میں ظہور کونین کو جاننا۔ اس کو

معرفت کہتے ہیں۔

نمبر۵: رموز پنجم۔

عشق۔ اس دنیا میں صرف تین ہی چیزیں ہیں ان کے علاوہ سب ناچیز ہیں۔ یعنی عشق عاشق اور معشوق۔ یہی ظہور ہے، ظاہر مخلوق۔ باطن خالقِ پس خالق و مخلوق دونوں ایک ذات ہیں۔ چنانچہ احد کے (ا) سے عشق مراد ہے۔ (ح) سے عاشق اور (د) سے معشوق۔ (ا)(ح)(د) کے مجموعہ کا نام احد ہے یعنی ایک ہوا۔ لہٰذا عشق۔ عاشق۔ معشوق یہ ہر سہ ایک ذات ہوئے۔ عشق کے تین حروف ہیں۔ (ع) سے عقل وعلم کی نفی مراد ہے۔ (ش) سے شکوک و شبہات کی نفی مراد ہے اور (ق) سے نتیجہ قرب الٰہی مراد ہے۔ آخر عشق ہی محبوب رہا۔ یعنی موج یعنی عشق ہی عشق ہے اور کچھ نہیں۔ دراصل جب ذات نے اپنے چہرے کے جمال کی تجلیاں مظاہر میں دیکھنی چاہیں۔ ان کا اظہار آئینہ کے نظر آنا دشوار تھا۔ لہٰذا عالم اور آدم کو اپنا آئینہ بنایا۔ اور اس طرح صفت عاشق اور معشوق کا ظہور ہوا۔ عشق کیا ہے عاشق کون ہے۔ معشوق کسے کہتے ہیں۔ سنو عاشق سے مراد ذات محض ہے۔ عشق سے اعیانِ ثابتہ کا وجود اور معشوق سے وجودِ اضافی ہے۔

جب سلطانِ عشق نے چاہا کہ اپنے چہرہ کے جمال سے پردہ اُٹھائے اپنے

تمام صفات ظاہر فرمائے اور اپنے ساتھ آپ ہی عشق بازی کرے نہ کسی غیر کے۔ جس کے بعد نورِ ذات میں سے نصف میں جوش آیا۔ اور کثیف ہو کر آگ بن گیا۔ جب آتش میں کثافت پیدا ہوئی تو وہ پانی بن گئی۔ جب پانی میں کثافت پیدا ہوئی تو وہ ایک غلیظ کف پیا ہو گیا جس سے خاک ظاہر ہوئی اور خاک سے مظاہر پیدا ہوئے اور بقیہ نصف نور مظاہر کی ذات میں داخل ہو گیا۔

نمبر۶: رموز ششم

حضرت کلیم اللہ جہان آبادی سواء السبیل میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مخاطب اور مکلّف ارواح ہیں نا کہ جسم۔ کیونکہ جب موت آتی ہے اجسام ہیچ ہو جاتے ہیں اجسام آلاتِ ترقی ہیں متصرف روح ہی ہے جسم متصرف فیہ ہے پس انسان وہ شے ہے جو لفظ میں سے اشارہ کرتا ہے۔ جب روح بدن کے متعلق ہوتی ہے تو یہی حیات ہے اور جب بدن سے سلب ہو جاتی ہے تو اسی کو ممات کہتے ہیں اور جو بزرگی معتبر ہے وہ روح کی بزرگی ہے اور صفات بھی اسی کی ہیں۔ روح لطیف ہے اور جسم کثیف ہے جن لوگوں کے اندر لطافت و کثافت میں سے کثافت غالب آتی ہے وہ ارزل اور احقر ہیں اور جن میں لطافت غالب آتی ہے وہ اشرف و اعلیٰ کا لقب پاتے ہیں اور جو اوسط درجے کے لوگ

اب وہ مجاہدات سے ترقی پا کر اشرف ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کی ذات میں الٰہی صفت پائی جاتی ہے۔ مجاہدہ اللہ کی طرف توجہ کرنے کو کہتے ہیں پھر اس کے در پر ہمیشہ حاضری رہتی ہے۔ یہ کام قلب کا ہے نفس کا نہیں ہے کیونکہ نفس کا قیام صرف جسمانی توجہ ہے اور قلب دو طرح سے ہدایت پاتا ہے یعنی بآیاتِ الانفسیہ و آفاقیہ اور وہ ازلی ابدی واحد ہے۔ وجود اس کا باالذات ہے وجود میں وہ غیر کا محتاج نہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ ایسی ذات جو صفاتِ مذکورہ سے متصف ہو وجود ہی میں متحقق ہوگی۔ پس جزاء وسزاء کی مکلّف روح ہوگی نہ کہ جسم۔

نمبر۷ رموز ہفتم: جو شخص اللہ سے جدائی سمجھتا ہے وہ علم حق سے محروم ہے اور جو کوئی جدائی سے محروم نہیں اس کے بھید سے محروم ہے۔

نمبر۸ رموز ہشتم: خدا غیر نہیں ہے اور جو اسے غیر سمجھتا ہے وہ مشرک ہے۔

نمبر۹ رموز نہم: جو کوئی سر رکھتا ہے سرّ توحید سے محروم ہے۔

نمبر۱۰ رموز دہم: جو کہ محجوب ہے خدا سے دور ہے اور جو کہ محجوب نہیں ہے سرِ اصل سے دور ہے۔

نمبر۱۱ رموز یازدہم: جو کہ بے خدا ہے غافل ہے اور جو خدا بنتا ہے جاہل ہے۔

نمبر۱۲: رموز دواز دھم: جو کہ اثبات پر ثابت ہے کافر ہے اور جب تک اثبات نہ کرے ایمان کی لذت سے محروم ہے۔

نمبر۱۳: رموز سیز دھم: ہوت (احدیث) ھاھوت (وحدت) لاھوت (واحدیت) جبروت (عالم ارواح) ملکوت (عالم مثال) ناسوت (عالم شہادت) یہ ہیں مراتب ستہ اور محققین صوفیاء کا ارشاد ہے کہ ذاتِ مطلق کو ہوت کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں جو معدوم الاشارات ہے۔

ھاھوت ذات بحت کو ھاھوت کہتے ہیں جو مرتبہ شہود اجمالی کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے۔ اس مقام پر نہ اپنی خبر رہتی ہے نہ خبر کی حس باقی رہتی ہے نہ ہمہ کا نشان نظر آتا ہے نہ اوست کی ضرورت۔ اس کی حقیقت جاننے کو نہ لفظ کام دیتا ہے نہ کوئی فہم۔

لاھوت کے معنی یعنی نہیں ہے وہ سوائے تیرے اس مقام کی سیر مذکورہ ہردو مقام کے تحت ہے۔ لہٰذا اس طرح شروع ہونی چاہیے۔ جسم الانسان و نفسه و قلبه و روحه و سمعه و بصره و يده و رجله و كل ذالك اظهرت له بنفس لا هو الا انا و لا انا غيره یعنی انسان کا جسم۔ اس کا دل۔ اس کی روح۔ اس کے کان اس کی آنکھ اس کے ہاتھ اور پاؤں اس کی ہر شے ظاہر کی میں نے

اس کے واسطے اپنی ذات کے ساتھ اسے کسی نے پیدا نہیں کیا۔ مگر میں نے میں اس کا غیر نہیں اور نہ وہ میرا غیر ہے۔ (حدیث قدسی) پس اسی مقام پر پہنچ کر اکر قرب کی صحیح لذت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی انی انا للّٰہ لا الہ الا انا (ترجمہ) تحقیق میں ہی اللہ ہوں نہیں کوئی معبود بجز میرے۔ اس مقام پر اپنی حقیقت اور تعین کا صرف حس باقی رہتا ہے۔ ورنہ ذاتِ الوہیت کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

جبروت یعنی مشاہدہ ذات اس مقام پر فرماتے ہیں۔ مَا رَایت شیئا الا رایتُ اللّٰہِ فِیْہِ (ترجمہ) نہیں دیکھا میں کسی شے کو لیکن دیکھا اللہ کو اس میں۔

یہ درجہ ملکوت کا باطن ہے اس مرتبہ میں وجود کی پوری شناخت ہوتی ہے اور ناسوت و ملکوت کے درجے اس عرفان کے تحت ہیں۔

ملکوت یعنی پاک وصاف ہونا۔ ماسوی اللہ سے اس مقام کا ذکر ھو ھو ولاھو الا ھُوَ ہے۔ یہ عالمِ ناسوت کے قریب و متصل ہے۔ اس مرتبہ میں انسان اپنی حمد و ذکر کا بطون مشاہدہ کرتا ہے اور یہ ملکوت ناسوت کا باطن ہے۔

ناسوت۔ عالم اجسام کو ناسوت کہتے ہیں۔ جو کچھ موجود ہے اور نظر کو

محسوس ہوسکتا ہے اور اس عالم ظاہر کی زبان و اصطلاح میں جو کچھ کہا جائے اسے ناسوت کہتے ہیں۔

نہ جاننے کو ناسوت۔ جاننے کو ملکوت۔ دیکھنے کو جبروت کہتے ہیں۔

نہ ہونے کو ھاھوت۔ نہ ہونے کا خیال گم ہو جانے کو ہوت یا ہویت کہتے ہیں۔ اور سنئے لاہوت میں کچھ نہ ہونا جبروت میں دیکھنا ملکوت میں سننا اور ناسوت میں عالم محسوسات کا نظر آنا۔ پھر سنئے اور سمجھئے ناسوت خواب کی مانند ہے۔ ملکوت بیداری کی مانند ہے۔ جبروت مشاہدہ ذات اور اس کے پہچاننے کو کہتے ہیں۔ لاہوت میں خود ذات ہو جاتا ہے اور ھاھوت میں اپنے آپ اور یار دونوں سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

نمبر ۱۴: رموز چہاردم۔ جو اپنے آپ کو خدا جانے کافر ہے اور جب تک آپ کو خدا نہ جانے گا کفر کی حد سے باہر نہ ہوگا۔

نمبر ۱۵: رموز پانزدھم۔ جو راہ سے گمراہ ہے ہرگز مقام پر نہیں پہنچتا اور جب تک گمراہ نہ ہو رستہ شناس اور مقام پر نہیں پہنچتا۔

نمبر ۱۶: رموز شانزدھم۔ جو کہ حضور جانے مطلق دور ہے اور جب تک دور نہ ہو حضور نہ ہو۔

نمبر ۱۷: رموز ہفتدہم۔ جو خدا تعالیٰ کو اپنے اندر جانے مشرک ہے اور اگر باہر

جانے مردود ہے۔

نمبر ۱۸: رموز ہشتدہم۔ جو کسی سے مراد رکھے نامراد ہے اور جب تک نامراد نہ ہو با مراد نہ ہو۔

نمبر ۱۹: رموز نوزدھم۔ جو آپ میں سے گیا کفر کیا اور جو آپ میں آیا مشرک ہوا۔

نمبر ۲۰: رموز بستم۔ جب تک بینا بنا میں نابینا تھا اور جب نابینا ہوا تو بینا ہوا۔

نمبر ۲۱: رموز بست و یکم۔ جو شخص انا الحق کی خانقاہ میں بیٹھا اس کے لیے ادعائے نامرادی سنت ہے۔

نمبر ۲۲: رموز بست و دوم شرک کی تین اقسام ہیں شرک جلی۔ شرک خفی۔ شرک اخفی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شرکِ جلی ہے۔ اِلاَّ شرک خفی ہے اور اللہ شرکِ اخفی ہے۔ جلی شرک ناسوتی ہے خفی شرک ملکوتی ہے۔ اخفی شرک جبروتی ہے۔ موحد حقیقی تو لاہوت میں ہوتا ہے۔

نمبر ۲۳: رموز بست و سوم۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا من عرف اللہ لا یقول اللہ (ترجمہ) جو اللہ کو پہچان جاتا ہے وہ منہ سے اللہ نہیں کہتا۔

(بقولے) مالا جپوں نہ کر جپوں مکھ سے کہوں نہ رام

رام ہمارا ہم کو جپے ہم کریں بسرام

نمبر۲۴: رموز بست و چہارم۔ قرآن شریف میں ارشادِ ربانی ہے قل الروح من امر ربی (ترجمہ) فرمادیجئے یہ روح تو میرے اللہ کا حکم ہے۔ مفسرین نے اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے روحانیت کے آفتاب کو جب اہل یہود نے نصف النہار پر دیکھا تو باہم مشورہ کر کے یہ رائے قائم کی کہ محمد ﷺ کو یقیناً روحانیت کا کوئی خاص علم حاصل ہے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ آپ صادق ہیں کسی شخص نے اس وقت تک آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کوئی جھوٹا لفظ نہیں سنا۔ لہٰذا ایک شخص جائے اور آپ ﷺ سے دریافت کرے کہ روح کیا ہے تو یقیناً کبھی جھوٹ نہ بولیں گے۔ لہٰذا اس کافر نے آنحضرت ﷺ سے یہ سوال کیا کہ روح کیا ہے۔ پس جواب دینے سے قبل یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی یعنی اس کافر سے کہہ دو کہ روح خدا کا حکم ہے۔ کفار سے علم روح کا پردہ رکھا گیا ہے کیونکہ ان کی روحانیت جسمانی کثافت اور کفر کی ظلمت سے حد سے زیادہ دبی ہوئی تھی۔ مگر آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کو یہ تعلیم فرماتے تھے۔ اَلرُّوحُ ھُوَ اللّٰہُ یعنی روح اللہ ہے اور حضراتِ صوفیاء وفقراء کے ہاں روح قلب نفس متفق علیہ اسم ذات مانے جاتے ہیں۔

نمبر۲۵۔ رموز بست و پنجم۔ شریعت حقیقت کا آستان ہے بے شریعت کے

حقیقت تک پہنچنا بہتان ہے۔ شریعت کے لیے استاد چاہیے حقیقت کے لیے درخت کے لیے پانی چاہیے۔ طفل کے لیے شیر مگر یار اہل ہے تو کام سہل ہے۔

نمبر۲۶: رموز بست و ششم اگر بقا چاہتے ہو فنا میں ہے۔

نمبر۲۷: رموز بست و ہفتم۔ اسرار معرفت فاش کرنا دیوانگی ہے۔

نمبر۲۸: رموز بست و ہشتم۔ نا اُمیدی کفر ہے۔

نمبر۲۹: رموز بست و نہم پیش (آگے) چلنا جاہ طلبی ہے۔ پیچھے چلنا ابوالعجبی ہے اور برابر چلنا بے ادبی ہے۔

نمبر۳۰: رموز سی ام۔ اپنے آپ سے مشغول ہونا سردی ہے اور از خود رفتن مردی ہے۔

نمبر۳۱: رموز سی و یکم تمام آفتوں کی کنجی زبان ہے۔

نمبر۳۲: رموز سی دوم توبہ تمام گناہوں کی دوا ہے۔

نمبر۳۳: روز سی وسوم۔ جوئندہ گوائندہ ہے اور پائندہ خاموش۔ خاموش خود فراموش ہے۔ خود فراموش دوست سے باہوش ہے اور دوست سے بے ہوش ہر ایک سے باہوش ہے۔

نمبر۳۴: روزم سی چہارم۔ ایسے دکھائی دو جیسے ہو اور ایسے رہو جیسے دکھائی دیتے

ہو۔

نمبر ۳۵: رموز سی و پنجم معرفت حق ایک دریاء بے کرانہ ہے اور جانِ آدمی اس کا خزانہ ہے اس جگہ نہ شناخت ہے نہ عرش ہے۔ نہ کرسی ہے سب کچھ تو بتا دیا اب کیا پوچھتا ہے۔

نمبر ۳۶: رموز سی و ششم عشق مردم خوار ہے اور بے عشق آدمی خوار ہے۔ عشق نہ نام رکھتا ہے نہ ننگ نہ صلح چاہتا ہے نہ جنگ۔

نمبر ۳۷: رموز سی و ہفتم: بہشت عارفوں کے نزدیک خوار ہے۔ بندہ حق کے لیے بہشت بے کار ہے اگر دستِ عارف حور عین کو چھو جائے تو اس کی معرفت کی طہارت ٹوٹ جاتی ہے۔

نمبر ۳۸: رموز سی و ہشتم۔ زاہد بہشت کا مزدور ہے لیکن جمال تو صرف اسی کا جمال ہے باقی سب ہیچ ہے۔ مزدور بہشت پر نازاں ہے اور عارف دوست پر نازاں ہے۔ میں صوفی کا کیا حال کہوں صوفی تو عین آں ہے۔ مزدور بہشت پر مغرور ہے اور صوفی در مشاہدہ نور ہے۔

نمبر ۳۶: رموز سی و نہم۔ از خود رفتن اور بے خود شدن ہی مردانگی ہے باقی سب دیوانگی ہے اگر ہوا پر اُڑا مکھی ہے اگر پانی پر چلا تنکا ہے۔ دل کو قابو کرتا کہ مرد بنے۔

نمبر ۴۰: رموز چہلم۔ اصل محبت دل ہے اور باقی آب و گل ہے۔ مبتدی کی گفتار زبان سے ہے منتہی کی نہ گفتار ہے نہ بیان۔

نمبر ۴۱: رموز چہل و یکم۔ ایک شراب کا مست ہے اور ایک ساقی کا مست ہے ایک لالی ہے اور ایک باقی ہے۔

کیفیت توحید

توحید کا لفظ کچھ ایسا عام ہے کہ عوام کا تکیہ کلام ہے اور یہی مسئلہ کچھ ایسا دقیق اور مشکل ہے جس کی تحقیق میں خواص کی عقل حیران ہے۔

توحید کے لفظی معنی شئے واحد ہونے پر حکم کرنے کے ہیں اور شے واحد ہونے کا علم بھی توحید کہا جا سکتا ہے۔

حضراتِ صوفیہ کرام نے اس لفظ توحید کی طرح طرح سے وضاحت اور تقسیم کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ذاتِ مطلق نے واحدیت اور موجودیت کے باعث وجود نام پایا ہے' ، عالمیت و معلومات کی قید میں مقید ہو کر علیم کہلاتی ہے۔ ظاہریت اور مظہریت کے قید کے باعث نور ہوئی اور شاہدیت اور مشہودیت میں مقید ہو کر مشہود کہلائی۔ ایک عارف اسی مقام پر متحیر ہو کر کہتا ہے۔

ایک کہوں تو ہے نہیں دو جا کہوں تو کار
جیسا تھا ویسا رہا کہت کبیر بچار

پس ذات صرف لاتعین ہے۔ جو تمام مظاہر میں ظاہر ہے اور شیونات کے نام سے تعبیر کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس مرتبہ میں ذات کو وجود مطلق کہتے ہیں جو شش جہت کی قید سے باہر ہے۔

توحید کی مثال ایسی ہے جیسے تخم بویا گیا۔ یعنی لاہوت اس سے درخت پیدا ہوا یعنی جبروت اس سے شاخیں پتے پھول اور پھل پیدا ہوئے۔ اسی مثال طور پر سمجھو لو کہ تخم سے مراد لاہوت ہے۔ درخت شاخوں پتوں سے مراد جبروت ہے۔ پھولوں سے مراد مقام ملکوت ہے اور پھل سے مراد مقام [illegible] ہے۔

اور جیسا کہ تخم اول تھا اسی جنس اور اسی شکل وصورت کے پھل پیدا ہوئے [illegible] ایک گیہوں بویا گیا اس سے درخت پیدا ہوئے۔ اس میں بالیں اگیں اور ہر بال میں بہت سے گیہوں پھلے اور یہ گیہوں اسی گیہوں کی شکل و صورت اور رنگ کے پیدا ہوئے جس شکل وصورت کا پہلا تخم بویا گیا تھا۔

آئینہ خانہ میں یکتائی کا دعویٰ نہ رہا
نظر آنے لگے لاکھوں تیری صورت والے

پس اس نے خود بخود ظہور کیا اور اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ یہی وہ موقع ہے جہاں واللہ علی کل شئی محیط کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اور انی انا اللہ لا الہ الا انا کہنا درست ہو جاتا ہے۔ پس جب تخم کی ماہیت معلوم ہو چکی تو یہی توحید ہے۔

اور جناب سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام بھی مرآت العارفین میں

ارشاد فرماتے ہیں کہ (ترجمہ) کل اشیاء ذاتِ مقدس میں اسی طرح درج تھیں جس طرح تخم میں درخت مندرج رہتا ہے۔

اس موقع پر نہ ازل ہے نہ ابد ہے نہ عبد ہے نہ رب۔

اور مقصد یہ ہے کہ جمیع صفاتِ نزول سے عروج کی طرف پھریں اور اپنے اصلی مقام پر پہنچیں جیسا کہ الآن کما کان مشہور ہے۔

پس ظاہر ہے کہ مجاہدہ و ریاضت و مشقت سے ناسوت کے مقام سے ملکوت کے مقام میں پہنچے جو تزکیہ نفس کہلاتا ہے جیسے کہ غسل نماز روزہ اور اس کے مانند عمل ہے اور باطنی عبادات سے مقام ملکوت سے جبروت میں پہنچتے ہیں جس سے مذموم صفات ختم اور محمود صفات پیدا ہو کر تصفیہ دل ہوتا ہے اور صفاتِ مذمومہ سوائی ذکر کے کسی طرح دل سے ختم نہیں ہو سکتیں۔

علی ہذا ماسوی اللہ کے یعنی مال و جاہ بیوی بچوں کی محبت وغیرہ کی رو گردانی کرنے سے تجلیہ روح کا عبادت سے حاصل ہوتا ہے۔ عارف کے لیے اظہار کرامت ندامت ہے اور حجاب عظیم ہے۔ جب تک اپنی روح کو سب چیزوں کی محبت سے پاک نہ کرو گے اس وقت تک ہرگز خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتے۔ جیسے کہ قرآن شریف پارہ چہارم کی اول آیت ہے کہ اللہ راہ میں اپنی سب سے پیاری چیز خرچ کرو تب ہی اس کی رضا مندی حاصل ہو

گی۔

پس جب تجلیہ روح حاصل ہو جائے گا۔ تب تجلیات حق سے مستفید ہو گا۔ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بارہ سال تک میں نے لوہار کا کام کیا ہے اور بارہ سال تک آئینہ درست کیا ہے اور بارہ سال تک اسے صیقل کیا ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے اپنے چہرہ کا جمال دیکھا۔ اخفی کے ذریعے لاہوت میں پہنچا۔ یہاں میں نے قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی کہہ دو سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ کو کامل طور پر دیکھا اور حکایتِ رجوع کی ہدایت بھی معلوم کی اور بَدَاءَ مِنْہُ وَیَعُوْدُ اِلَیْہِ کے معنی ابھی مجھے یہیں معلوم ہوئے یعنی اسی سے شروع ہوا اور اس کی طرف لوٹ گیا۔ اس مقام پر دوئی جاتی رہی جب دوئی جاتی رہی تو بندگی و خدائی بھی جاتی رہی اور جب بندگی و خدائی جاتی رہی آزادی حاصل ہو گی۔ آزاد خدا ہو گیا۔

جب دوئی جاتی رہی تو وحدت باقی رہی جب تک بندہ اور خدا اور بندگی و خدائی رہے گی ہرگز وحدت حاصل نہ ہو گی۔ البتہ جب بندہ اپنی بندگی سے نکل جاتا ہے تو خدائی پیدا ہو جاتی ہے اور خدائی کی بھی نفی کر دیتا ہے تو وحدت مسلم ہو جاتی ہے اور احدیت کے مقام پر پہنچ کر احد ہو جاتا ہی۔ عارف کے لیے ضرور

ہے کہ واحد ہی رہے بلکہ احد ہو رہے۔ جو اپنے آپ کو خدا نہ سمجھے مشرک ہے کیونکہ خدا کے وجود کا بھی قائل ہے اور اپنے وجود کا بھی قائل ہے۔ لہٰذا اسی کو شرکِ عظیم کہتے ہیں پس ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک نہ کہ موحد۔

عشق۔ معشوق اور عاشق ہر سہ مقام میں ایک ہیں۔

کے بود ما را از ما جدا ماندہ
من و تو رفتہ و خدا ماندہ

کام سے بیکار۔ مراد سے نامراد۔ اُمید سے نا اُمید۔ خود سے بے خود۔ ان حالات پر درویشی موقوف ہے اور ان دو باتوں کے عمل سے درویش ہو سکتا ہے۔ نمبر ۱ توکل۔ نمبر ۲ تسلیم۔

توحید کی دو اقسام ہیں علمی اور عملی۔ علمی توحید تو عام ہے جیسے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کہنا۔ اور عملی توحید خاص ہے وہ ایسی نہیں ہے جس کا ہر شخص ادراک کر سکے اس کا ادراک وہی کر سکتا ہے جو اپنی خودی سے گزر گیا ہو یا اپنے آپ میں پیوست ہو گیا ہو۔ حتیٰ کہ اس کے حرکات و سکنات بھی اختیاری نہ رہے ہوں۔ یعنی اپنی خودی سے کامل طور پر نکل گیا ہو۔ اگر ایک ذرہ بھی اس کی ہستی باقی ہو گی تو بھی لاکھوں شرک اس کے ذمہ عائد ہوں گے۔

اگر طالب کو توحید حاصل ہو جاتی ہے تو وہ کچھ نہیں بول سکتا اور نہ کچھ سوال کر سکتا ہے کیونکہ توحید میں خود واحد ہے دوئی کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ سوال و جواب میں لاکھوں وجود پیدا ہوتے ہیں۔ سائل مشرک۔ مجیب ملحد۔ دانندہ کافر۔ انجان مبتدی و جاہل ہے۔ پھر بھلا توحید میں کیونکر گفت و شنید ہو سکتی ہے۔ اس محل میں گفت و شنید کرنے والا خود توحید کی تردید کرتا ہے۔ صرف اس قدر سمجھنا چاہیے کہ جب سلطانِ عشق نے چاہا کہ اپنے چہرہ کے جمال سے پردہ اٹھائے اور اپنی تمامی صفات ظاہر کرے اور اپنے ساتھ آپ عشق کرے نہ کسی غیر کے ساتھ پس اس ذات نے صفات کو پیدا کر کے مختلف اسماء میں ظہور فرمایا اور اسی طرح اپنے چہرے کے جمال کی تجلیات ظاہر میں دیکھنا چاہے جو بغیر آئینہ کے نہیں دکھائی دے سکتی تھیں۔ پس آدم اور عالم کو اپنا آئینہ بنایا۔

آپ اپنے دیکھنے واسطے
ہم کو آئینہ بنایا یار نے

﴿الف وبائے فقراء﴾

﴿الف﴾

الف احمد میں چھپا تھا جبکہ شوق سے نکلا باہر
حرف حرف میں کثرت گر ہے آپ ہوا تب ظاہر

الف ذاتی پیدا ہوا اپنے دیکھنے کو اور لذتوں کے واسطے جب الف ذاتی سے آفتاب حقیقت کا چمکا تب الف ذاتی کے سایہ سے الف صفاتی پیدا ہوا اور الف احمدی کو الف ذاتی کہتے ہیں کس واسطے کہ آپ ﷺ بادشاہ ہوئے۔ حقیقت میں بادشاہت قائم اسی ذات پاک سے ہے اب پیر و فقیر اور جس کو شوق و ذوق ہو معلوم کرے۔

الف احد میں مخفی تھا سو باہر شوقوں آیا
حرف حرف میں روپ بدل کر میم کا گھنگھٹ پایا

حدیث قدسی: كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرِفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔

حدیث۔ اَنَا اَحْمَدُ بِلاَ مِيْم اَنَا عَرَبٌ بِلاَ عَيْنٍ اَنَا فَوْقَ الْعَرْشِ وَفِي السَّمَآءِ اَحْمَدُ فِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ وَفِي التَّحْتَ الثَّرٰى مَحْمُوْدٌ۔

﴿باء﴾

ب بدی دوئی سب دور کرو تم رشتہ حق سے باندھو
ب بقا اور ہو تم رب سے مل۔ پھر عیش وخوشی سے نانڈو۔
ب باندھو رشتہ روز ازل سوں عشق و محبت گل میں
ان کو حق کا پریم پیارا عاشق ہوتے پل میں

حدیث: لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ

حدیث: وَالسَّعِيْدُ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ وَالشَّقِيُّ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ۔

آیت: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ۔

قول: جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ

﴿تا﴾

ت تعالی اللہ کی تم راہ چلو جب ہوں گے حق کے پیارے
دو اپنی خواہش دور کرو تم اس نفس کمین سے سارے

حدیث: وَانْهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى

حدیث: فِي سَبِيْلِ اللهِ اَمَانٌ۔

ت تعلیم جن کو اپنی دیتا ان کا شوق بدھارا
من عرف کر حق کو پاوے عارف عاشق سارا۔

آیت۔ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَیُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ

حدیث: مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔

قول: مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْعِجْزِ وَالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْقُدْرَۃِ وَالْبَقَاءِ۔

ثاء

ث ثابت ہو کر رہنا ہر دم بندہ حق کے قائم
ث ثناء کرو تم شوق دلی سے یہی امر ہے دائم

حدیث: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنُ

حدیث: یُصَلُّوْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ دَائِمُوْنَ۔

ث ثانی اس کا کوئی نہیں ہے ایک وہی ہے رزاق
رحم کرم ہے سب پر اس کا دو جگ کا ہے خلاق

آیت: لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

جیم

ج۔ جہالت فانی دھو کر تم خودی کو ساری توڑو

ج۔ جمال جب حق کا دیکھو یہی ہے بے شک جانو

حدیث: کُلُّ جَمِیْلٍ مِنْ جَمَالِ اللّٰہِ۔

ج۔ جان جمال تو یہ سب اس کا جو کچھ تجھ کو دکھتا
اول آخر ظاہر باطن کیا خالی کیا بستا

آیت: ھُوَ الْاَوَّلُ ھُوَ الْاٰخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام واحدنیت ہے۔

حاء

ح۔ حق میں تم کیونکر جانا صادق محکم دل کو
ح۔ حقیقت سب کی پانا یہی ہے لازم تم کو

حدیث: اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ۔

ح۔ حق کو سمجھو جو کچھ دیکھو مطلق اس کو کہتے ہیں
واصل حق سے قایم دایم گھل مل کر یوں رہتے ہیں۔

آیت: وھو علی کل شئی محیط

حدیث: لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ۔

﴿خاء﴾

خ خرابی دور کرو تم نفس لعین کی اول
خ خیر میں رہنا مدام حق سے یہی شغل ہے افضل

حدیث: حُبُّ الدُّنْیَا رَاسِ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

آیت: وَاذْکُرُوا اللہَ ذِکْراً کَثِیْرًا۔

خ۔ خیر خبر یوں ان سے پانا جن کو پیر کیا ہے
پنج گنج کے در خزانہ جن کے ہاتھ دیا ہے

حدیث: مَنْ لَاشَیْخَ لَہٗ شَیْخُہٗ شَیْطَان۔

نکتہ: پنج گنج سے مراد ذکرِ حق ہے۔

﴿دال﴾

د دین کو اپنے ثبوت کر کے رہو اسی پر ثابت
د دل میں پھر رکھ الفت اس کی قدم رکھنا ثابت

آیت: توبو الی اللہ توبۃ نصوحا۔

آیت: وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

د دیکھ دلیل جو حق نے تجھ پر قائم حجت بھیجا۔

یاں اندھا سو واں اندھا رویت تحفہ لیجا۔

آیت: مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا

آیت: اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖ اَهْدٰی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

قول۔ جا کو درشن ات ہے وا کو درش اُت
جا کو درشن ات ناہیں وا کو ات نہ اُت

﴿ذال﴾

ذ ذکر تم نفس کا چھوڑو خدا واسطے یارو
ذ ذکر کو حق کے دوڑو خودی فکر سے مارو

آیت: واذکر ربک اذا نسیت

ذ ذکر کرنا ہر یکدم پر ذکر فکر میں رہنا
شاہد مشہود دل کر رہتے واصل انکو کہنا

آیت: الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

﴿راء﴾

ر رحمت کو دفع کرو تم نت رضا میں جینا بے شک

ررحمت پانا مدام حق سے رحم میں رہنا بے شک

آیت: اُرۡجِعِیۡ اِلٰی رَبِّکَ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّہ

آیت: لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ

رراضی رہنا حق اپنے پر صابر ہو کر شاکر

خیر شر سب اس سے جانو نہیں تو ہوتا کافر

حدیث قدسی: یَآ اِبۡنَ آدَمَ اَنۡفَاسُکَ کَاَنۡبِیَآءِ فَکُلِّ نَفۡسٍ یَخۡرُجُ بِغَیۡرِ ذِکۡرِیۡ فَقَدۡلَتَ اَلۡفَ نَبِیِّ الۡمُرۡسَلِ وَهَدَمَ الۡکَعۡبَۃَ سَبۡعِیۡنَ مَرَّۃً۔

﴿زاء﴾

ززبردست جوری نفس عدو ہے دشمن

ززینت پاکر اس کو مارو ہوکے تب امن

قولہ تعالیٰ۔ اَعۡدٰی عَدُوَّکَ نَفۡسِکَ الَّتِیۡ بَیۡنَ جَنۡبَیۡکَ

حدیث: قَتۡلُ الۡمُوۡذِیۡ قَبۡلَ الۡاِیۡذَاءِ۔

ززینت تیری بندگی طاعت حسب شرع محمد

فرض کیا ہے حق نے تجھ پر بولے آپ مُمَجِّد۔

حدیث: والقدر خَیۡرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

﴿سین﴾

س سودسر سے روشن کرنا کالک دھو کر ساری

س سعادت سعید ہو کر کرنا حق سے یاری

حدیث: صَیۡقَلُ الۡقَلۡبِ ذِکۡرُ اللّٰہِ۔

س سلوک کی راہ دکھاتے ہیں جوان کو کہتے ہیں فقیر

چاروں منزل طے کراتے ہیں جوان کو کہتے ہیں فقیر

آیت: وَمَا یَعۡلَمُ تَاوِیۡلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرَّاسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ۔

﴿شین﴾

ش شکر کرنا تے اوپر شاکر ہر دم ہونا

ش شہید ہو راہ حق پر شاہد ہو کر رہنا

آیت: وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنَ

آیت: شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔

ش شرف شہادت چاروں تن سے بوجھے

[illegible] ہمت کی مفت نہیں سر دے سر بوجھے

حدیث:مُوتُو قبلَ اَنْ تمُوتُوا

نکتہ: خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیرے وجود چار ہیں لہٰذا تجھے بار بار شہید ہونا چاہیے۔ شہادت مبداء۔ شہادت وجداء۔ شہادت عداء شہادت شہداء۔

صاد

ص صبوری نہ تم کرنا طلب میں گر ہو محکم

ص صحیح راہ حق کی چلنا صبح ومساء ہر دم

حدیث:اُطلِبُوا العِلمَ لَو کَانُوا بِالصِّینِ۔

حدیث:اَلطُّرُقُ اِلی اللہِ بعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلاَئِقِ۔

ص صابر رہنا جورو جفا پر تسلیم ہو کر دائم

عاشق صابران کو کہتے ہیں عہد الست پر قائم

حدیث:اَلصَّبرُ مِفْتَاحُ الفَرحتِ

ضاد

ض ضرر تم نفس کو دینا حکم ہے تم کو ایسا

ض ضیاء تم دل کو کرنا شمس وقمر جیسا

حدیث قدسی۔ اقتلوا انفسکم بسیوف المجاھدات

حدیث: القلب عرش اللہ

[illegible] دیتے رہنا نفس سوزی کو ہر دم

[illegible] کوشش کرنا تو کیا اس کا غم

آیت: ونہی النَّفسَ عنِ الْھَوٰی

طاء

ط طلب کرنا خالق کی ڈھونڈھ رہو ہر دم

ط طمع سب کی چھوڑو رہو ہمیشہ بے غم

حدیث: طالبُ الْمَوْلٰی مُذَکّرٌ۔

آیت: قُلِ اللہ ثُمَّ ذَرْھُمْ

ط طالب جب تو صادق ہووے تب تو مطلب پاوے۔

صادق کو راحت کہتے ہیں کاذب کھویا جاوے

حدیث: الصِّدقُ یُنْجِی وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ۔

ظاء

ظ ظلم مت کرو کسی پر سب میں حق کو دیکھو

ظ ظہور یہ ظاہر حق ہے اس کو خوب ہی پرکھو

حدیث۔ مَارَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللہِ فِیْہِ۔

آیت: اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

ظ ظلم جفا تم اس پر کرنا جس پر آیا حد

دشمن نفس امارہ تیرا اس کو کرنا رد

حدیث: اَلنَّفْسُ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔

آیت: لَا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ۔

عین

ع عدل کرو تم ہمیشہ نفس لعین ہے نابود

ع عجائب کام کرو وہ جس میں حق ہو خوشنود

آیت: وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی۔

حدیث: وَابْتَغُوْا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ۔

ع۔ عین عنایت حق نے کیا تجھ پر دین نبی ﷺ کا

چاروں راہ پر چل کر جانا جو ہے امر ربی کا

حدیث: اَلشَّرِیْعَتُ كَالْاَرْضِ وَالطَّرِیْقَةُ كَالشَّجَرِ وَالْحَقِیْقَةُ كَالصدف وَالمعرفت كَالدُّرِ مَنْ اَرَادَ الدُّرَّ رَكِبَ السَّفِیْنَةِ ثُمَّ اشرع وَمن ترک هذا الترکیب لم یصل الدُّرّ۔

غین

غ غریبی الٰہی لینا اپنے اوپر غربت

غ [illegible] کرم کر دو جگ میں ہو حرمت

حدیث: اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ۔

حدیث: مَنْ لَهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْكُلُّ۔

غ غالب [illegible] رہنا دائم چڑھ کر پیارے تازی

[illegible] ان کو کہتے غازی

آیت: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔

فاء

ف فنا [illegible] دو جگ کو اور اپنے آپ کو اس میں

ف فاقے پر ہوں راضی ہو کر خوشی سے رہنا سب میں

آیت: كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ۔

حدیث: مِعْرَاجُ الْفَقِیْرِ فِیْ لَیْلَةِ الْفَاقَةِ۔

ف فاقہ لینا اپنے تن پر دنیا فناء میں اول

[illegible] فاقے کرتے نبی ہمارے مرسل ﷺ

حدیث: قَیدُ الْمَاءِ شَدِیْدٌ مِنْ قَیدِ الْحَدِیْدِ۔

حدیث: اَلدُّنیا سَاعةٌ لَیسَ فِیْهَا رَاحةٌ فَجعَلَهَا طَاعَةً۔

﴿قاف﴾

ق قناعت قدم ہے اول محکم اس کو را کھو

ق قلندر بعد از ہو کر مدام حق کو جھانکو

حدیث: القناعة کَنزٌ لَا یَفنِی اَبداً

آیت: فَاَیْنَما تَوَلُّوْ فَثَمَّ وَجهُ اللّٰهِ۔

ق قرب قناعت بڑا خزانہ جن کو حق نے دیا

دو جگ کو نہ خاطر میں لاتے جن کو مالک کیا

حدیث: اَلْقِنَاعَة کَنزاً لَا یَفْنِنِی اَبَداً۔

﴿کاف﴾

ک کبر نار کھنا کسی پر گر ہو رب کے عاشق

ک کرامت عظمت یہ ہے رہنا دل سے صادق

حدیث: اَلصِّدقُ لَطِیفٌ۔

آیت: اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلاِنْسَانِ عَدُوٌّ۔

ک [illegible] دیکھو چاند جو نیم کا

ال [illegible] اس کو دیکھو کھول گھونگھٹ میم کا

حدیث: [illegible] رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ فِی لَیْلَةِ الْبَدرِ۔

قول علی علیہ السلام۔ عَرَفْتُ رَبِّی بِرَبِّی رَاَیْتُ رَبِّی [illegible]

﴿لام﴾

ل الف یہ عالم سب ہے کہو نہ بد کوئی اس کو

ل لطافت دل میں رکھو کرو نہ رد کوئی اس کو

حدیث: تخلقو بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ۔

آیت: اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ۔

ل للہ اسی کا ہے میرا اور نہیں کوئی دوسرا

میرے اس کے درمیان کہتے عشق مشاط تیسرا۔

حدیث: اَلْعِشْقُ حِجَابٌ بَیْنَ الْعَاشِقِ وَ الْمَعْشُوْقِ۔

کلام: حضرت گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس عالم یعنی عالم عشق کو تین بتاتے ہیں یعنی عاشق۔ عشق: معشوق مثلاً دریا۔ موج۔ کف۔ درحقیقت

یہ تینوں دریا ہیں۔

﴿میم﴾

م منی نہ کرو کسی سے کہا خدا کا مانو

م محمد ﷺ ظاہر دیکھو اس کو خوب پہچانو

حدیث: وَجَاھِدُوْ فِیْ سَبیلہ حق جھادہ

حدیث: انا من نور اللہ و کل شئی من نوری

م مرتبہ عالی درجہ وہ سو قرب مقام

لاھوت ٹھان کر کر واصل رہیں مدام

حدیث: فنا فی اللہ بقاباللہ۔

﴿نون﴾

ن نہی نہ رکھنا دل میں امر میں رہنا راضی

ن نورانی تن من کرنا بدی کرو سب ماضی

آیت: رضی اللہ عنھم ورضو عنہ

آیت: اللہ ولی الذین آمنو یخرجھم من الظلماتِ الی النور۔

ن نورانی نور نبی کا کل شے جس سو بار

ہوئیں کیوں ہے نور نبی کا اس کو دیکھ بچار

حدیث: ان من نور اللہ و کل شئی من نوری۔

﴿واؤ﴾

و والی جب تم ہو گے دونوں جہاں کے مالک

و ولی حق کے تم بیشک ناہر وہو گے ھالک

حدیث: طالب المولیٰ مالک

حدیث: طالب الدنیا ھالک

و ورد ولایت جاری چشمہ بولے شاہ ولایت

ہوا و ہوس سے دل کو دھونا تب تو پائے ہدایت

حدیث: السعی منی والا تمام من اللہ۔

حدیث: من اراد الدنیا فلہ الدنیا۔ من اراد العقبیٰ فلہ العقبیٰ۔ من اراد المولیٰ۔ من لہ المولیٰ فلہ الکل۔

﴿ھا﴾

ھ ہے ہدایت اس سے جانو جس کو کہتے رہبر

ھ ہادی کو ایسا مانو ہزار دل سے انور

حدیث: الرفیق ثم الطریق

آیت: وَابْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ۔

ہر دم ہدایت اپنی پر کیوں تقصیر سے لاتا

فعل مختاری لینا تجھ پر تو تو حق کو جاتا

آیت: من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ۔

نکتہ: اعتراف قصور کرنا مختار فعل ہونے کی دلیل ہے۔ جو لازمی وضروری ہے۔ کیونکہ ابوالبشیر حضرت آدم علیہ السلام نے جناب باری سے عذر اور تفسیر فرمای جس سے مختار فعل ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا الخ

﴿لام الف﴾

لا لام الف کا کہوں خلاصہ دل سے سن اے کامل

لا لام جسم سمجھ الف یہ دم ہے اس پر رہنا عامل

آیت: وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ۔

آیت: تَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ اَنْفُسَکُمْ۔

لا لام الف مل کر ایک ہوا ہے کیونکہ کھولا جاوے

اور اس پہ کرم کرے تو راز رمز وہ پاوے

حدیث: الانسان سرّی وَاَنَا سِرُّہٗ۔

﴿یاء﴾

یا ہادی رہنا حق کی یارو نام نہ کھوتا بیچا

[illegible] رب پہ رکھنا بات یہی بجا

آیت: یسبح اللیل والنهار

آیت: یثبت اللہ لذین آمنوا بالقول الثابت۔

[illegible] سے ہے معظم تب یہ پایا خطاب

جیسا جس کا قال اچھے کا ویسا تس کا حال

آیت: قالُوْا اَبَشَرٌ یَهْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا۔

حدیث: مَنْ اَنْکَرَ الْمَهْدِیْ فَقَدْ کَفَرَ۔

﴿والسلام﴾

سلام سجدہ کروڑ دل سے کرو جمال اللہ کو

ہو کر بے فکر تم دو جگ میں رہو ہر سو

آیت: واذ قلنا للملئکة اسجدو لآدم فسجدوٓ الّا ابلیس

حق نے ان پر بھیجا تو بھی بھیج مدام

حق کا پیارا نبی محمد بھیجو درود سلام

اللّٰھم صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الاُمِیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ

﴿سوال وجواب فقیرانہ﴾

نمبر۱سوال: آدمی کے تن میں مصحف کس جگہ ہے اور مومن، مسلمان، کافر اور مسافر کون ہے۔

جواب: سر مصحف ہے دل مومن ہے، زبان مسلمان ہے، نفس کافر ہے اور روح مسافر ہے۔

نمبر۲سوال: ایک کلمہ کافی تھا پانچ کلمے کس واسطے؟

جواب: کلمہ طیب واسطے صفائی دل۔ کلمہ شہادت واسطے صفائی زبان۔ کلمہ تمجید واسطے صفائی سینہ۔ کلمہ توحید واسطے صفائی روح۔ کلمہ رد کفر واسطے صفائی ایمان۔

نمبر۳سوال: چھ پھلوں کا بیان کیا ہے۔

جواب: اے طالب دل کے کان سے سن اور یاد رکھ کہ فرمایا خالق نے کہ اس نے تمام آسمان و زمین چھ روز میں پیدا کیے اور ان کی وضع ہمارے میں ہے۔ اول ذات۔ دوم نور۔ سوم سرّ۔ چہارم روح۔ پنجم دل اور ششم نفس۔ سن اے طالب ذات سے نور پیدا ہوا نور سے سر اور سر سے روح پیدا ہوئی روح سے دل پیدا ہوا۔ دل سے نفس پیدا ہوا۔

نمبر۴سوال: چھ دیدار اور چھتیس پا کنڈ کیا ہیں؟

جواب: اے طالب یاد رکھ۔ اول دیدار نفس دوم دیدار دل۔ سوم دیدار روح۔ چہارم دیدار ستر۔ پنجم دیدار نور۔ ششم دیدار ذات۔

سن اے طالب نفس کو پہچاننا اور نفس سے دل تک رسائی کرنا چند روز میں دل کو جلا دیکر اس میں روح دیکھنا اور روح سے سِرّ کو پانا اور سر سے نور کو پانا اور اس نور میں تمام ذات کی نشاندہی ہے۔

چنانچہ مصری میں مٹاس پھول میں باس۔ دودھ میں دہی۔ دہی میں مسکہ مسکہ میں روغن اسی طرح درجہ بدرجہ۔ اگر ثابت قدم رہے تو منزل مقصود کو پہنچے گا اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

نمبر۵سوال: تن میں کتنی روح ہیں؟

جواب: تین قسم کی روح ہے اول روح۔ امینی جو قبر میں آدمی کے ہمراہ رہتی ہے۔ دوم روح مسافر۔ جب آدمی سوتا ہے تب

وہ باہر ہوتی ہے اور سیر کرتی ہے۔ تیسری روح مقیمی جو موت کے وقت باہر آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے سات طبق آسمان و زمین کو پیدا کیا اور خاک سے نباتات کو پیدا کیا۔ یعنی جمادات سے نباتات کو اور نباتات سے حیوانات کو افضل پیدا کیا اور ظاہر کیا اور حیوانات کی نسبت انسان کو کامل تر پیدا کیا اور اس کو چار قسم کی روح عطاء فرمائی اول روح جمادی دوم روح نباتی سوم روح حیوانی چہارم روح انسانی۔ اسی طرح سے روح کو پیدا کر کے پانی سے اس کو تازگی بخشی اور روح قدسی اس کے بیچ داخل ہے اور بیچ اس کے روح صورتِ حیوانی ہے اور نباتی نفس ہے اور روحِ انسانی عقل ہے اور قالب مانند شیشہ کے ہے اور روحِ انسانی مانند روغن کے ہے۔ صفائی سے صفائی اور لطافت سے لطافت پاتی ہے۔ دیکھتی اور جانتی ہے جیسا کہ نور انوارِ الٰہی سے پیوست ہے اسی وجہ سے مقامِ جبروت میں نشستہ ہے۔

نمبر۶سوال: نور کی شناخت کیا ہے؟

جواب: اول پہچان وجود کی چاہیے دوسری پہچان موجود کی چاہیے تیسری پہچاننا دم کا جو اندر آتا اور باہر آتا ہے۔

نمبر۷سوال: جو دم اندر جاتا ہے کیا کہتا ہے اور جو باہر آتا ہے کیا کہتا ہے؟

جواب: دونوں اسی کو پکارتے ہیں جو دم ہے آدم صفی اللہ ہے اسی طرح دم بالائے روح سوار ہے۔ سالک اس دم کو جانتے ہیں اور اس فعل کے ماہر ہیں جو کوئی اس دم کی کیفیت نہیں جانتا اس کی مثال چارپائے کی ہے اور جس نے خود کو فراموش کیا خدا کو فراموش کیا جبؒ تک خود فراموش نہ ہو خداشناس نہیں۔

نمبر۸سوال: تن میں من عرف کا مقام کون سا ہے؟

جواب: اول مغز دوم سینہ سوم ناف اور چہارم کمر۔

نمبر۹سوال: تن میں یہ چار مقام کس عظم سے رہتے ہیں؟

جواب: وہ مغز میں خدا ہو کر رہتا ہے۔ سینہ میں محمد ﷺ ہو کر رہتا ہے ناف میں بندہ ہو کر رہتا ہے اور کمر میں بچھی ہو کر رہتا ہے۔

نمبر۱۰سوال: ان چاروں کا مقام کیا ہے؟

جواب: ایک اللہ ہزار نام۔ پیر پیغمبر اولیاء انبیاء غوث قطب من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔

نمبر۱۱سوال: ہر لفظ کی تشریح کیا ہے؟

جواب: کمر میں جا کر من عرف ہوتا ہے ناف میں جا کر فقد عرف ہوتا ہے سینہ میں جا کر نفس ہوتا ہے اور مغز میں جا کر رب ہوتا ہے۔

نمبر۱۲سوال: تن میں شریعت طریقت حقیقت معرفت کیا ہے؟

جواب: پوست شریعت ہے۔ گوشت طریقت ہے۔ استخوان حقیقت ہے اور گودا معرفت ہے۔

نمبر۱۳سوال: باطن میں یہ چاروں کیا ہیں؟

جواب: باطن میں شریعت استخوان ہے اور طریقت آب ہے اور حقیقت پسینہ ہے اور معرفت لہو ہے۔

نمبر۱۴سوال: تن میں چار پیر چودہ خانوادے کیا ہیں؟

جواب: اول پیر روح دوم پیر پھیپھڑا سوم پیر پتا چہارم پیر کلیجہ ہے۔ اول خانوادہ مغز ہے۔ دوم آنکھیں سوم کان چہارم ناک

پنجم منہ ششم حلقوم ہفتم شہ رگ، ہشتم کمر، نہم دونوں گھٹنے، دہم ناف، یازدہم پنڈلیاں، دوازدہم ران، سیزدھم ٹخنے، چہارم دم خانوادہ قدم ہے۔

نمبر۱۵سوال: روح کہاں ہے؟

جواب: پسلی میں۔

نمبر۱۶سوال: عقل کہاں ہے؟

جواب: پتے میں۔

نمبر۱۷سوال: فہم کہاں ہے؟

جواب: کلیجے میں۔

نمبر۱۸سوال: تن میں چودہ طبق اور عرش و کرسی ولوح وقلم کونسی جگہ ہے۔

جواب: اول طبق آسمان مغز، دوم آسمان آنکھیں، سوم آسمان کان، چہارم آسمان حلقوم، پنجم آسمان شہ رگ، ششم آسمان دو گردے، ہفتم آسمان دل ہے، اول طبق زمین تارک، دوم زمین پشت، سوم زمین شکم، چہارم زمین ناف و کمر، پنجم زمین ران، ششم زمین پنڈلیاں، ہفتم زمین قدم، دم عرش، روح کرسی، عقل لوح اور فہم قلم ہے۔

نمبر۱۹سوال: چلتے وقت روح دم قدم عقل کس جگہ قائم ہوتی ہے؟

جواب: دم قدم میں، روح ناف میں، عقل دم میں قائم ہوتی ہے۔ فہم مغز میں قائم ہوتی ہے۔

نمبر۲۰سوال: یہ جو من عرف کہتے ہیں کیا ہے؟

جواب: دم کا گھوڑا، روح کی زین، عقل کی چابی اور فہم کا سوار۔

نمبر۲۱سوال: یہ کیا ہوا واضح کردو خدارا؟

جواب: من عرف دم نفسہ عقل فقد عرف روح اور فہم رب کو کہتے ہیں۔

نمبر۲۲سوال: تن میں کتنے قبلے ہیں؟

جواب: چار قبلے۔ اول شریعت، دوم طریقت، سوم حقیقت، چہارم معرفت۔

نمبر۲۳سوال: چاروں قبلے کس طرف؟

جواب: قبلہ شریعت جنوب، طریقت شمال، حقیقت مشرق اور قبلہ معرفت مغرب ہے۔

نمبر۲۴سوال: تن میں اندھیرا اور اجالا کیا ہے؟

جواب: اندھیرا اللہ اور اجالا ابلیس۔ من الظلمات الی النور۔۔۔ الی

الظلمات۔

نمبر۲۵سوال: تن میں چار کتابیں کیا ہیں؟

جواب: اول کتاب مقام ناسوت دوم ملکوت سوم جبروت چہارم لاہوت۔

نمبر۲۶سوال: یہ چاروں کسے کہتے ہیں؟

جواب: ناسوت جسم ہے ملکوت پسلی ہے، جبروت پتہ اور لاہوت کلیجہ ہے۔

نمبر۲۷سوال: چار کتابیں کسے کسے عنایت ہوئیں۔

جواب: اول کتاب ناسوت جبریل علیہ السلام کو دوم کتاب ملکوت اسرافیل علیہ السلام کو سوم کتاب جبروت میکائیل علیہ السلام کو اور چہارم کتاب لاہوت عزرائیل علیہ السلام کو عنایت ہوئی۔

نمبر۲۸سوال: تن میں سات دریا کہاں ہیں؟

جواب: اول دریا مغز میں فہم ہے۔ دوم دریا پتے میں قناعت ہے۔ سوم دریا شہ رگ میں صبر ہے۔ چہارم دریا جگر میں کفایت ہے۔ پنجم دریا پسلی میں سخاوت ہے ششم دریا دل میں علم ہے۔ ہفتم دریا ناف میں بنیاد آدم ہے۔

نمبر۲۹سوال: تن میں نیکی کیا ہے؟ ایمان اور تکبری کیا ہے؟

جواب: نیکی ایمان کی ماں اور تکبری بدی کی ماں ہے اور ایمان شمس ہے اور تکبری قمر ہے اور ایمان اُجالا ہے تکبری اندھیرا ہے۔

نمبر۳۰سوال: ایمان و تکبری کس ہاتھ میں ہے؟

جواب: ایمان ابلیس کے ہاتھ میں اور تکبری اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

نمبر۳۱سوال: تن میں موت و حیات خدا و ابلیس کہاں رہتے ہیں؟

جواب: موت مغز میں اور حیات کمر میں رہتی ہے موت میں خدا رہتا ہے اور حیات میں ابلیس رہتا ہے۔ موتو قبل ان تموتوا۔

نمبر۳۲سوال: تن میں تیری دو بوٹ کی کہتے ہیں سو کیا ہے؟

جواب: زبان۔

نمبر۳۳سوال: زبان۔ اوپر کا لب اور نیچے کا لب کیا بولتا ہے؟

جواب: اوپر کا لب لا الٰہ۔ نیچے کا لب الا اللہ اور زبان محمد ﷺ بولتی ہے اور تمام ذات رسول اللہ بولتے ہیں۔

نمبر۳۴سوال: تن میں بارہ ہاتھ کی ہڈی کہتے ہیں وہ کہاں ہے؟

جواب: مغز کو ناپتے ہیں سوسوا ہاتھ کا سلوف اور پونے گیارہ ہاتھ کا مغز ہے۔

نمبر۳۵سوال: جو یہ بھید جانتا ہے کیا کہلاتا ہے جونہیں جانتا وہ کیا؟

جواب: جو جانے سوانسان جو نہ جانے سو حیوانِ مطلق۔

نمبر۳۶سوال: دیدار کا دروازہ کونسا ہے؟

جواب: دونوں آنکھیں، مگر لازم ہے کہ دونوں آنکھوں سے جو نور منور روشن ہوا سوا سے دیکھنا۔

نمبر۳۷سوال: وجود کتنے ہیں؟

جواب: سمجھ لے اے عارف کہ اول وجود واحد۔ دوم ممکن الوجود سوم ممتنع الوجود چہارم عارف الوجود پنجم واجب الوجود ہے۔

واجب الوجود کہنا۔ ممکن الوجود بھرنا۔ ممتنع الوجود دیکھنا۔ عارف الوجود بوجھنا۔ اور واحد الوجود بے خود رہنا ہے۔ ناسوت کا مقام عقل۔ ملکوت کا وجود۔ جبروت کا دل لاہوت کا مقام نظر اور ہاہوت کا مقام ذات ہے۔

نمبر۳۸سوال: علم الیقین کس کو کہتے ہیں؟

جواب: علم الیقین علم یقینی ہے۔ مرشدِ کامل سے حاصل ہوتا ہے جو سب شکوک کو کھو کر شبہات کو دھو کر درجہ یقین پر پہنچاتا ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلعِلْمُ الْیَقِیْنُ وَهُوَ عِلْمٌ يُعرَفُ بِهَا الاَحْوَالُ الْبَدَنِ كُلّهَا بِالْیَقِیْنِ بِحُضُورِ الْمُرْشِدِ الْکَامِلِ وَهٰذَا مَرْتَبَةُ الْمَرَّةِ الْمُبْتَدِی۔

نمبر۳۹سوال: عین الیقین کیا ہے؟

جواب: علم شہود کو کہتے ہیں۔

نمبر۴۰سوال: حق الیقین کیا ہے؟

جواب: علم ذاتی ہے جو تحریر و تقریر سے باہر ہے اگر پیر زندہ دل ملے تو کام چلے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

نمبر۴۱سوال: تن کیا ہے تن کتنے ہیں کیسے ہیں؟

جواب: اے فقیر جان اور خوب بوجھ کہ جو تیرے خاکی تن میں دوسرا ایک تن روحانی ہے اس کی صورت تیری ظاہر کی صورت سی ہے لیکن اس تن کو مرنا اور فنا ہونا نہیں ہے۔ وہ تن گلاؤ تو گلتا

نہیں۔ توڑو تو ٹوٹتا نہیں۔ کاٹو تو کٹتا نہیں۔ جلاؤ تو جلتا نہیں۔ ڈبوؤ تو ڈوبتا نہیں۔ اصل میں اس کی پیدائش نور سے ہے وہ نور پاک منزہ خاص ہے۔ جس طرح فانوس میں چراغ کی روشنی نظر آتی ہے اسی طرح وہ تن میں روشن ہے۔ اسی سے تن کی بستی آباد ہے۔ وہ وقتِ خواب سیر وطیر کو نکلتا ہے۔ اسے روح سفلی اور جاری اور ممکن کہتے ہیں۔ یہ روح میثاق کے روز پیدا ہوئی حق تعالیٰ اس روح کو بلا کر پوچھا کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمُ الْاَعْلٰی ۔ یعنی کیا میں تمہارا پروردگار نہیں۔ اس نے جواب دیا کہ قَالُوْا بَلٰی ۔ یعنی کیوں نہیں۔ بے شک تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔ روح انہی تمام اعضاء کے اندر پھرتی ہے اور ہلنا چلنا دیکھنا سننا جاگنا، سونا چمکنا سب اسی سے ہے اور ہر ایک چیز کی لذت اور ذوق لینے والا اور تکلیف اور درد لینے والا وہی ہے اور جسم سے باہر بھی وہی تن سیر کرتا ہے۔ زمین و آسمان عرش و کرسی اور تحت الثریٰ تک ایک ساعت میں سیر کر آتا ہے اور جبکہ روح علوی نکل جاوے سو وہ مردہ

ہے۔ روح علوی کے نکلنے کو موت کہتے ہیں اور روح سفلی ہمیشہ سیر میں ہوتی ہے ایک لحظہ ایک جگہ ایک چیز پر اس کا مقام نہیں رہتا وہ لحظہ بھر میں تمام جہان کی شکل ہوتی ہے نہ ظاہر نہ باطن سب جائے دیکھتی ہے اور روح علوی و سفلی خاص تیرے تن کے درمیان برزخ ہے اور صورت و شکل لطیف و کثیف اس کی یا دوسرے کی جو تیرے باطن میں نظر آتی ہے سو وہ سب وہی ہے اور باطن کی جو جس میدان میں یہ صورتیں بنی ہیں ان کو نورانی تن کی آنکھیں سب چیز دیکھتی ہیں۔ نہ صرف زبان ناک کان بلکہ باقی سب اعضاء بھی اس کے لطیف ہیں۔ منہ بند مگر جو دل اس کا بات کرتا ہے وہی منہ اس کا ہے۔ یہ پاؤں اس کے ہیں اور ظاہر آنکھیں بند باطن میں کشادہ جو تن کی آنکھوں سے دیکھے گا اسے دیدار ہوگا۔ اسی تن سے قبر میں سوال و جواب حساب و کتاب ہوگا اور حشر و نشر ہوگا۔ اسی کے واسطے بہشت و دوزخ ہے۔ اے طالب دیدار خدا تجھے لازم ہے تو نے جو اس تن خاکی سے بندگی اور یاد خدا کی اور کرے

گا۔اس کو طریق بولتے ہیں اے طالب یہ تن کا بیان خوب جان اور یقین کر اور آنکھ سے دیکھ جو آپ ہی بہتر تن ہو کر اسی تن سے برت کرنا اور خالی وقت اور خالی جائے میں وضو کر کے دوگانہ نفل نماز گزار منہ طرف قبلہ کے ذکر جلی زبان پر رکھ اور تمام اعضاء سے اور دم سے تھوڑے وقت ہاتھ پاؤں کو حرکت سے باز مت رکھ۔زبان خاموش اور آنکھیں بند کان غیر سماعت سے باز رکھ کے بندگی کر کوئی خطرہ دل میں نہ لا۔ یا اپنے پیر کی صورت مرید ہوتے وقت جس طرح دیکھتا تھا اسی طرح دیکھ اپنے روحانی تن کو جس طرح سیر میں پاتا ہے اسی طرح دیکھ نظر میں ۔کوئی خطرہ دل میں نہ آنے دے۔اپنے خاکی تن سے اسی طرح فراموش ہو جا کہ اگر کوئی سوئی بھی چھوئے تو معلوم نہ پڑے۔اس طرح بندگی میں وصول ہو۔اس خاکی تن کا جامہ ہے اور زبان اور منہ ہے سو اس سے ہمیشہ اللہ اللہ کہا کر اور اس طرح دل کو رجوع کر کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے حاضر و ناظر ہے دیکھتا ہے اور سنتا ہے یہ اعتقاد دل میں محکم

کر کے ہر سانس سے اللہ اللہ کر اور اس کی آواز دل کے کانوں سے سن اور آنکھوں سے دیکھ کہ اس میں کیا نظر آتا ہے۔ اللہ ہی مرشد ہے اللہ ہی مراد ہے۔ اللہ ہی مسترشد ہے اللہ ہی مرید ہے اللہ ہی کریم ہے اللہ ہی کلیم ہے۔ اللہ کے بے شمار نام ہیں ان ناموں کو تصور کرنا ہی ذکر قلبی ہے اور یہ بغیر مرشد حاصل نہیں ہوتا۔اسی طرح یاد خدا کر تب تیرے دل کا خطرہ ٹوٹے گا اور احوال آخرت و ملکوت تجھ سے منکشف ہوگا تو بہت لذتیں اُٹھائے گا۔تجھے تمام اشیاء اس عالم کی نظر آئیں گیں۔اپنے دل کو ہمیشہ اپنے شوق میں رکھ اور آب کوثر سے وضو کر کے حضور ﷺ کے ساتھ عرش پر نماز باجماعت کی تیاری کر اور قرأت و قعود رکوع و سجود قومہ و قیام جملہ ارکان باطمینان ادا کر اسی کو حضوری دل کہتے ہیں اور یہ باتیں غوث صمدانی قطب ربانی پیر و مرشد حقانی سید محی الدین جیلانی کی نظر عنایت کے بغیر حاصل نہ ہوں۔ یا غوثِ اعظم شیئاً اللہ۔ یا غوث اعظم شیئاً اللہ۔ یا غوث اعظم شیئاً اللہ۔

اے برادر بقاء روح مذہب کی بنیاد ہے اس لیے ہم اس مسئلہ کو مزید واضح کرتے ہیں کہ روح حیوانی اور روح انسانی میں کیا فرق اور چونکہ بعض لوگ ارضی روح حیوانی اور سماوی روح انسانی میں تمیز نہیں کر پاتے بلکہ ان دونوں کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں اس لیے ذیل کے نقشہ میں ان دونوں ارواح کے درمیان فرق درج کیا گیا ہے تاکہ احباب ان کے متعلق کچھ تفصیلی واقفیت حاصل کرسکیں۔

روحِ حیوانی	روح انسانی
(ا) ا عنصری جسم کی خلطوں کے بخارات کی لطافت کے مجموعہ کا نام روح حیوانی ہے جو اپنی ذات میں ایک ہوائے لطیف یا پختہ بخار ہوتا ہے۔	(ا) امرِ رب میں سے ہے اللہ تعالیٰ کے اوصاف کے رازوں میں سے اک راز نہانی ہے۔

(ب) اس کا وجود [illegible] ہوتا ہے۔	(ب) اس کا وجود نورانی ہوتا ہے۔
(۲) اپنی ذاتی حقیقت کے لحاظ سے از [illegible] مادہ ہے اور عالم آب و خاک ([illegible] سے ہے)	(۲) اپنی ذاتی حیثیت کے لحاظ سے نور ہے عالم امر (یعنی عالم انوار) میں روح بسیط اس کا مخزن ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہاں سے دنیا میں بشری خاکی جسم کے اندر نفخ کیا جاتا ہے اس جہاں کے ذرات اس بات سے قطعی طور معزول ہیں کہ اس کو یہاں بنا سکیں یا اس کو یہاں اس کے اصلی رنگ و روپ میں ظاہر کرسکیں۔
(۳) عالم آب و خاک کی پیداوار ہے اور یہاں ہی فنا ہو جاتا ہے۔	(۳) عالم بالا (یعنی عالم امر) سے ہے اور اس جہاں میں بطور مسافر اپنے لیے زاد آخرت حاصل کرنے کیلیے وقت متعین کے واسطے آیا ہے۔
(۴) اس جہان سے باہر نہیں جا سکتا [illegible] دوسرے جہاں میں زندہ [illegible]۔	(۴) اس جہان کے علاوہ کائنات کے تمام عوالم میں گھوم پھر سکتا ہے اور صحیح و سلامت رہ سکتا ہے۔

(۵) حیوان کے عنصری جسم کی جان کی اصل حقیقت ہے۔	(۵) انسان کی جان کی اصل حقیقت ہے۔
(۶) اپنی ذاتی حقیقت کے لحاظ سے خاکی ہے۔	(۶) اپنی ذاتی حقیقت کے لحاظ سے نور ہے۔
(۷) اس کا وجود حیوانی ہے۔	(۷) اس کا وجود نورانی ہے۔
(۸) ارضی ہے۔	(۸) سماوی ہے۔
(۹) وہم خیال میں آ سکتا ہے۔	(۹) وہم وخیال میں نہیں آ سکتا اور بے شکل و بے رنگ ہے۔
(۱۰) ٹکڑے ٹکڑے ہوسکتا ہے۔	(۱۰) ٹکڑے ٹکڑے ہونا محال ہے۔
(۱۱) دنیا میں اس کے لیے موت ہے کل نفس ذائقۃ الموت میں روح حیوانی ہی کی موت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔	(۱۱) دنیا میں اس کے لیے موت نہیں۔
(۱۲) اس کی بدولت عنصری جسم کے تمام اعضاء میں حس وحرکت پیدا ہوتی ہے۔	یہ روح بشری خاکی جسم اور اس کے عنصری روح (یعنی روح حیوانی) پر حکومت کرتا ہے۔
(۱۳) جسم کے مزاج کا اعتدال پر رہنا اس کے لیے باعث سعادت ہے۔	(۱۳) جسم کی بے اعتدالی کو اس کی سعادت میں دخل نہیں ہے۔

(۱۴) غذاؤں کی بد پرہیزی اس کے لیے باعث شقاوت ہے۔	(۱۴) غذاؤں سے مستغنی ہے جہالت اور بد کرداری اس کے لیے باعثِ شقاوت ہے۔
(۱۵) عنصری جسم سے ہی اس کا وجود قائم ہوتا ہے اور اسکے بغیر نیست ہو جاتا ہے۔	(۱۵) عنصری جسم سے قائم نہیں ہوتا بلکہ اس کے بغیر ہی ہست ہے اور خداوند تعالیٰ سے سماوات سے بشری عنصری جسم کے اندر نفخ فرمادیا جاتا ہے۔
(۱۶) عنصری جسم کے مردہ ہونے سے پہلے ہی فناء ہوجاتا ہے۔	(۱۶) عنصری جسم کے مردہ ہو جانے کے بعد بھی سلامت رہتا ہے۔
(۱۷) اس کے فناء ہو جانے کا نام ہی عنصری جسم کی موت ہے۔	(۱۷) بشری خاکی جسم سے اس کے تصرف کے الگ ہو جانے کا نام موت ہے۔
(۱۸) عنصری حیوانی جسم کے اندر موجود ہے اور پوشیدہ نہیں ہے۔	بشری جسم کے اندر اس کے اپنے روح حیوانی کے علاوہ سماوات سے نفخ کیا جاتا ہے۔ گویا کہ یہ انسان کے جسم کے اندر موجود ہے لیکن اس کو اس سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔

(۱۹) اس سے مراد حیوان کی جان ہے۔ جیسے ہاتھی گھوڑا، گائے، بکری، گدھا اور بشری جسم وغیرہ وغیرہ۔	(۱۹) اس سے مراد انسان کی جان ہے۔
(۲۰) ظاہری آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے اور دیگر ظاہری حواس سے محسوس بھی کیا جاسکتا ہے۔	(۲۰) محسوسات سے پاک ہے ظاہری آنکھ سے ہرگز نہیں دیکھا جاسکتا صرف چشم باطن سے ہی دیکھا جاسکتا ہے۔
(۲۱) ناپ تول اور اندازے سے پاک نہیں ہے۔	(۲۱) ناپ تول اور اندازے سے مبرا ہے۔
(۲۲) از جنس حیوان ہے۔ سب حیوانوں اور جانداروں کے جسم میں موجود ہے لیکن انسانی کرشمے اور کرامات صادر فرمانے سے بالکل ہی عاجز و بے بس ہے۔ یعنی روح حیوانی اس بات سے قطعی طور پر معزول ہے کہ وہ ترقی کر کے اپنے اندر انسانی سماوی نورانی روح کے اوصاف وہ کمالات پیدا کر سکے۔	(۲۲) اپنی ذاتی حقیقت میں نور ہے۔ بشری جسم کے علاوہ کسی اور دآبۃ الارض یا جانور کے جسم میں نفخ نہیں کیا جا سکتا اس کے نفخ ہو جانے کے بعد بشری جسم کی کایا پلٹ جاتی ہے اور اس سے انسانی کرشمے اور کرامات صادر ہوتے ہیں اور وہ دراصل انسانی سماوی نورانی روح کے ہی ہوتے ہیں لیکن بشری خاکی جسم کے ذریعے سے صادر ہوتے ہیں۔

(۲۳) اس کا اصل منبع حیوان کا دل ہے جو اس کے جسم میں بائیں جانب ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔	(۲۳) اس کا اصلی معدن روحِ کل ہے جو اللہ تعالیٰ کے اوصاف کے رازوں میں سے ایک رازِ نہانی ہے۔
(۲۴) یہ روح ظاہری حواس خمسہ کی کنجی ہے۔	(۲۴) یہ روح معرفتِ الٰہی کی کنجی ہے۔
(۲۵) اس کی تمام محسوسات و حرکات اس جہاں کے ساتھ وابستہ رہتی ہیں۔	(۲۵) اس کے علم و قدرت اور فکر و حرکت سے تمام جہان کا کوئی بھی حصہ حجاب میں نہیں رہتا ہے یعنی اس سے دور نہیں رہتا ایک آن واحد میں فرش تا عرش گھوم پھر آتا ہے۔
(۲۶) اسفل و ادنیٰ ہے۔	(۲۴) افضل و اعلیٰ ہے۔
(۲۷) اس کے کرشمے اور عجائبات محدود ہیں	(۲۷) اس کے کرشمے، کرامات عجائباتوں کی کوئی حد نہیں ہے۔
(۲۸) اس کی عقل، علم اور قدرت روح انسانی کے مقابلہ میں بالکل ہی ہیچ اور کم ہے۔	(۲۸) اس کی عقل، علم اور قدرت روح حیوانی کے مقابلہ میں بے پایاں ہے۔
(۲۹) علم لدنی سے بالکل محروم ہے۔	(۲۹) علم لدنی کی بناء پر بزرگ مانا جاتا ہے۔

(۳۰) تمام اقسام کے علوم کو جاننے کی قوت سے بہرہ ہے۔	(۳۰) تمام علوم کو جاننے کی قوت رکھتا ہے۔
(۳۱) یہ جہان اس کے سامنے بہت وسیع ہے۔	(۳۱) یہ سارا جہان اس میں اس طرح سما جاتا ہے جس طرح ایک قطرہ حقیر بحرِ بے کراں میں سما جاتا ہے۔
(۳۲) بوجھ کی بردباری کے لیے اس کو محنت مشقت اور وقت درکار ہوتا ہے۔	(۳۲) میلوں دور افتادہ بوجھل سے بوجھل چیز مثلاً تختِ بلقیس وغیرہ محنت مشقت کے بغیر ایک آن واحد میں جائے مطلوبہ پر لے آنے کی قدرت رکھتا ہے اور یہ سب علم قدرت اس کو رب العزت کی طرف سے ہی عطا ہوتے ہیں۔
(۳۳) اس کی نظر روشنی میں محدود اور اندھیرے میں کور ہے۔	(۳۳) یہ روح دیکھنے کے لیے روشنی اور اندھیرے سے بے نیاز ہے۔

(۳۴) اس کے لیے علم حاصل کرنے کے ذرائع صرف اس کے ظاہری حواس خمسہ ہیں۔ یہ آنکھ کے بغیر دیکھ نہیں سکتا کان کے بغیر سن نہیں سکتا۔ ناک کے بغیر سونگھ نہیں سکتا۔ زبان کے بغیر چکھ نہیں سکتا۔ بدن کے بغیر چھو نہیں سکتا۔	(۳۴) اسکے سامنے ظاہری حواس خمسہ بالکل بے اصل ہیں۔ یہ روح دیکھنے کیلیے آنکھ کا محتاج نہیں۔ سننے کیلیے کان کا محتاج نہیں۔ سونگھنے کیلیے ناک کا محتاج نہیں بولنے اور چکھنے کیلیے زبان کا محتاج نہیں اور چھونے کیلیے بدن کا محتاج نہیں ہے۔
(۳۵) عالم روحانی سے ہمیشہ کے لیے [illegible] میں رہتا ہے گویا کہ یہ غیب کی چیزیں اور عجائبات دیکھ نہیں پاتا نہ ہی حالتِ بیداری میں اور نہ ہی حالتِ خواب میں۔	(۳۵) اس کے لیے ظاہری حواس خمسہ کے علاوہ اور بھی کئی لاتعداد دروازے ہیں جن کے ذریعے اسے بے شمار علوم حاصل ہیں۔ مثلاً خواب میں غیب کی اشیاء دیکھنا۔ بیداری میں فراستیں وارد ہونا اور کشف پانا المختصر اس سے عالم جسمانی یعنی عالم محسوسات اور عالم روحانی میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔
(۳۶) اس کی ذاتی صفات کھانا، پینا، سونا، کام کرنا اور نسل کشی کرنا ہے۔	(۳۶) اس کی خاص صفت عبادتِ الٰہی ہے۔

(۳۷) ظاہری حواس خمسہ کے ذریعے سے صرف محسوسات کو پہچانتا ہے۔	(۳۷) ہر ایک کام کی اصل حقیقت کو پہچاننا اس کی خاصیت ہے۔
(۳۸) عنصری جسم اور اس کے روحِ حیوانی کی حیثیت روح انسانی کے سامنے سواری ہے۔	(۳۸) عنصری جسم اور اس کے روح حیوانی پر اس کی حیثیت سوار کی ہے۔
(۳۹) حالت نیند میں معطل ہو جاتا ہے اور حالت بیداری میں بھی ظاہری حواس خمسہ کو بند کر دینے سے معطل ہو جاتا ہے۔	(۳۹) نہ ہی حالتِ نیند میں معطل ہوتا ہے اور نہ ہی حالتِ بیداری میں معطل ہوتا ہے۔
(۴۰) اس کی سعادت کھانے پینے، سونے، کام کرنے اور نسل کشی کرنے میں ہے۔	(۴۰) اس کی سعادت معرفتِ الٰہی میں ہے۔

(۴۱) اس کو روحِ انسانی کی طرح قوتِ گویائی غیب نہیں ہے گویا یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اگر بشری خاکی جسم کے اندر انسانی سماوی نورانی روح نفخ نہ فرمایا جاتا تو پھر اس کی زبان میں اتنی بھی قوت گویائی نہ ہوتی کہ وہ اپنے آپ کے متعلق دوسرے کے سامنے "انا البشر" ہی کہہ سکتا۔	(۴۱) اس کو قوتِ گویائی حاصل ہے جس کی بدولت یہ اپنے مطلب کا اظہار احسن طریق پر کر لیتا ہے اس کے مقابلہ میں روح حیوانی اُس قوت گویائی سے محروم ہے جو اس کو حاصل ہے۔

خلق الانسان۔ علمہ البیان ۵ (الرحمٰن)

میں اس حقیقت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ قوت گویائی کے ذریعہ اظہار مطلب کا ملکہ اللہ تعالیٰ نے انسان ہی کو عطا فرمایا ہے۔ پس لازم ہے کہ ہر سالک روح کی حقیقت سے آگاہ ہو الروح ھو اللہ۔ الروح امر اللہ۔ الروح اسم اللہ۔ الروح روح اللہ۔ اللہ بس باقی ہوس۔

﴾الہاماتِ غوثیہ﴿

یوں تو حضرت محبوب سبحانی پیرانِ پیر دستگیر میراں سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ہر لفظ الہام ہے لیکن اس احقر فقیر سید محبوب علی شاہ قادریہ غوثیہ بانوانے آپؒ کے چند الہامات درج کتاب ہذا کیے ہیں تاکہ دین دنیا و آخرت میں توشہ نجات ہو اور قرب الٰہی اور وصل الی اللہ کا ذریعے بنے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہماری ناقص فہم میں ان عالی کلمات کو سمجھنے کی استعداد پیدا ہو اور وہ ذاتِ پاک ہم کو ان سے استفادہ کرنے کی طاقت اور توفیق بخشے۔

نمبر۱۔ قال عزوجل یا غوث الاعظم ما ظهرتُ فی شیء کظهوری فی الانسان۔

اللہ نے فرمایا اے غوثِ اعظم کسی چیز میں میرا ظہور ویسا نہیں ہے جیسا کہ انسان میں ہے۔

نمبر۲: قال رضی اللہ عنہ هل لک مکان۔ قال عزوجل لا یا غوث الاعظم انا مکون المکان فلیس لی مکان وستری

الاسنان۔

آپؒ نے اللہ سے پوچھا کہ اے مالک کیا تیرا کوئی مکان ہے۔ فرمایا ہرگز نہیں۔ اے غوثِ اعظم میں تو مکان پیدا کرنے والا ہوں بس میرا کوئی مکان نہیں جبکہ انسان میرا ستر اور لباس ہے۔

نمبر۳: قال رضی اللہ عنہ هل لک اکل و شرب۔ قال عزوجل لا یا غوث الاعظم۔ اکل الفقیر اکلی و شربه شربی۔

پوچھا اے اللہ کیا تو کھاتا پیتا ہے۔ فرمایا نہیں اے غوثِ اعظم فقیر کا کھانا میرا کھانا ہے اور فقیر کا پینا میرا پینا ہے۔

نمبر۴: قال رضی اللہ عنہ من ای شئی خلقت الملائکة قال عزوجل یا غوث الاعظم خلقت الملائکة من نور الانسان و خلقت الانسان من نور ذاتی۔

پوچھا الٰہی تو نے کس چیز سے ملائکہ کو تخلیق کیا۔ فرمایا اے غوثِ الاعظم انسان کے نور سے اور انسان کو اپنے نورِ ذاتی سے پیدا کیا۔

نمبر۵: قال اللہ عزوجل یا غوث الاعظم جعلتُ الانسان مطیتی وجعلت سائرالاکوان مطیة الانسان

فرمایا اللہ نے اے غوث اعظم میں نے انسان کو اپنی سواری بنایا اور تمام خلق کو انسان کی سواری بنایا۔ یعنی میرا ظہور انسان میں ہے اور انسان کا ظہور تمام خلق میں ہے۔ پس انسان مربوب ہے اور حق رب اور تمام خلق کا مربوب اور انسان رب۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہے۔ خلقت العالم لاجلک وخلقتک لاجلی۔ یعنی عالم کو تیرے لیے اور تجھ کو اپنے لیے پیدا کیا۔

نمبر۶: قال عزوجل یا غوث الاعظم نعم الطالب انا ونعم المطلوب انا ونعم الراکب الانسان ونعم المرکوب له سیزالاکوان۔

فرمان الٰہی کہ اے غوثِ اعظم سب سے اچھا طالب میں ہوں اور سب سے اچھا مطلوب بھی میں ہوں اور سب سے اچھا سوار انسان ہے اور اس کے لیے تمام خلق بہت اچھی سواری ہے۔

نمبر۷: قال عزوجل یا غوث الاعظم الانسان سری وانا سرہ' لو عرف الانسان منزلتہ' عندی لقال فی کل نفس من الانفاس لمن الملک الیوم۔

فرمایا حق تعالیٰ نے اے غوثِ اعظم انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں اگر انسان اپنے اس درجے کو جان جائے جو اس کا میرے ہاں ہے تو انسان اپنی ہر سانس میں کہے گا کہ میرے سوا آج کس کی بادشاہی ہے اور خود کو مالک و مختار جانے گا۔

نمبر۸: قال عزوجل یا غوثِ الاعظم ما اکل الانسان وما شرب وماقعدو وما قام ومانطق وما حمت وما فعل وما سکن وما توجه بشی وما غابَ عن شی الا انا ساکن و متحرک فیه۔

فرمایا ہو تعالیٰ نے اے غوثِ اعظم نہیں کھایا انسان نے اور نہ پیا نہ بیٹھا نہ اُٹھا نہ بولا نہ چپ رہا۔ نہ کوئی کام کیا نہ ٹھہرا نہ کسی شے کی طرف توجہ کی اور کسی شے سے توجہ ہٹائی مگر میں ہی اس میں یہ سب

کام حرکت وسکون کرنے والا ہوں۔

نمبر۹: قال عزوجل یا غوث الاعظم جسم الانسان ونفسه وروحه وسمعه وبصره ولسانه ويده ورجله كل ذالك اظهرت نفسا لنفسی لاهو الا انا ولا انا غيره۔

فرمایا حق تعالیٰ نے اے غوثِ اعظم انسان کا جسم نفس روح سننا دیکھنا زبان ہاتھ پاؤں سب کچھ تمام وجود میں نے ازروئے ذات اپنی ذات کے لیے ظاہر کیا نہیں ہے وہ سوائے میرے اور نہیں میں اس کا غیر۔

نمبر۱۰: قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا رايت المحرق بنار الفقر والمنكسر بكثرة الفاقة فتقرب اليه لا حجاب بيني وبينه۔

فرمایا حق تعالیٰ نے اے غوثِ اعظم جب تو کوئی فقر کی آگ سے جلا ہوا دیکھے یا فاقوں کی کثرت سے عاجز کو دیکھے تو اس کے قریب ہو جانا کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

نمبر۱۱: قال عزوجل یا غوث الاعظم ان لی

عبادا لا تاكل طعاما وتشرب شرابا ولا تنم نومة لا عندی فما اكلت طعاما ولا شربت شرابا ولا تمنت نومة الا بقلب حاضر وعين ناظر عند ربی۔

فرمای ہو تعالیٰ نے کہ اے غوثِ اعظم بے شک میرے بندے ایسے بھی ہیں جو نہ کھانا کھاتے ہیں نہ پانی پیتے ہیں اور نہ نیند لیتے مگر میرے ہی پاس۔ پس فرمایا غوثِ اعظم نے کہ نہ میں نے کھانا کھایا نہ پانی پیا نہ نیند لی مگر میرا دل حاضر اور میری آنکھ ناظر تھی میرے رب کو۔

نمبر۱۲: قال عزوجل یا غوث اعظم من حرم من سفر الباطن ابتلیٰ بالسفر الظاهر ولم يزد منی الا بعدا منی فی السفر الظاهر۔

فرمایا ہو تعالیٰ نے کہ اے غوثِ اعظم جو سفر باطن سے محروم رہ گیا وہ سفر ظاہر میں مبتلا کیا گیا اور کچھ فائدہ نہیں سفر ظاہر میں سوائے مجھ سے دوری کے۔

نمبر۱۳: قال عزوجل یا غوث الاعظم الاتحاد حال لا
یعبر بلسان المقال فمن آمن به قبل
ومن ردًا الاتحاد ررد الحال ومن ردًا
الحال فقد کفر ومن اراد العبادۃ بعد
الوصول فقد اشرک باالله العظیم۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم اتحاد ایسے حال کا نام ہے جو زبان
سے تعبیر نہیں کیا جا سکا جو اس حال پر ایمان لایا مقبول ہوا اور جس
نے رد کیا اتحاد کو رد کیا حال اور جس نے رد کیا حال کو کفر کیا اور جس
نے بعد وصال عبادت کا ارادہ کیا تو شرکِ عظیم کیا۔

نمبر۱۴: قال عزوجل یا غوث الاعظم من سعد
بسعادت الازلی فطوبیٰ له لم یکن
مخذ ولا ابداً بعد ذلک قط ومن شقی
بشقاوت الازلی فویل له لم یکن مقبولاً
و بعد ذلک قط۔

فرمان ذات ہوا کہ اے غوثِ اعظم جو سعید ہوا ازلی سعادت سے
پس اس کو مبارک ہے وہ کبھی ذلیل نہ ہوگا اور جو شقی ہے ازل سے وہ

کبھی مقبول نہ ہوگا اس کے لیے ویل وبلا ہے۔

نمبر۱۵: قال عزوجل یا غوث الاعظم جعلت الفقر
والفاقه مطیتین الانسان من رکبها
فقد بالغ المنزل قبل ان یقطع المفاذات
والبوادی۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم میں نے فقر و فاقہ کو انسان کی
سواری بنایا جس نے اس پر سواری کی وہ منزل کو پہنچ گیا اس سے
پہلے کہ وہ منزلوں اور جنگلوں کو طے کرلے۔

نمبر۱۶: قال عزوجل یا غوث الاعظم لو علم
الانسان ما کان له بعد الموت ما
تمنی الحیوٰۃ فی الدنیا فیقول بین
یدی الله فی کل لمحۃو لحظه یا رب
امتنی امتنی۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم اگر انسان جان لے کر موت کے
بعد کیا ہے تو کبھی دنیا میں زندگی نہ چاہے اور ہر وقت ہر لمحہ و لحظہ اللہ
سے دعا کرے کہ اے اللہ مجھے موت دے دے مجھے موت دے

دے۔

نمبر ۱۷: قال عزوجل یا غوث الاعظم حجة الخلایق عندی یوم القیامة الصم والبکم والعمی ثم التحیر و البکائو فی البصر کذلک۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم مخلوق کی حجت میرے نزدیک قیامت میں گونگا بہرا اور اندھا ہونا ہے پھر حیرانی اور بکاؤ فغاں ہے اور اسی میں بینائی ہے۔

نمبر ۱۸: قال عزوجل یا غوث الاعظم المحبة حجاب بین المحب والمحبوب فاذا فنی المحب عن المحبة فقد وصل الی المحبوب۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم محبت ہی محبوب اور محبّ میں حجاب ہے۔ پس جب محبّ محبت سے فنا ہوا تو وصل محبوب حاصل ہوگا۔

نمبر ۱۹: قال عزوجل یا غوث الاعظم رایت الارواح کلها تیر قصون فی قوالبهم بعد قول الست بربکم الی یوم القیامة۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم تو نے عاشقوں کی ارواح کو دیکھا کہ اپنے قالبوں میں رقص کر رہی ہیں۔ فرمان الست بربکم کی وجہ سے روز قیامت تک۔

نمبر ۲۰: قال عزوجل یا غوث الاعظم من سالنی عن الروية بعد العلم فهو محجوب بعلم الروية ومن ظن ان الروية عن العلم فهو مغرور برويه الرب۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم جو مجھ سے رویت کا سوال علم رویت کے بعد کرے وہ علم رویت سے محجوب ہے اور جو سمجھے کہ رویت علم سے ہوتی ہے وہ رب کی رویت سے مغرور ہے۔

نمبر ۲۱: قال عزوجل یا غوث الاعظم من رانی استغنی عن السوال فی کل الحال ومن لم یرانی فلا ینفعه السوال وهو محجوب عنه بالمقال۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم جس نے مجھے دیکھا میں نے اسے

ہر سوال سے غنی کر دیا ہر حال میں اور جس نے مجھے نہ دیکھا اس کو سوال سے فائدہ نہیں اور وہ بوجہ گویائی محجوب ہے۔

نمبر۲۲: قال عزوجل یا غوث الاعظم لیس الفقیر عندی من من لیس له شی بل الفقیر الذی له امر فی کل شیء او قال لشیء کن فیکون۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم میرے نزدیک فقیر نہیں ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو بلکہ وہ فقیر ہے جس کو ہر شے میں امر حاصل ہو اور ہر شے کو کن کہے تو فیکون ہو۔

نمبر۲۳: قال عزوجل یا غوث الاعظم لامحبة ولا نعمة فی الجنان بعد ظهوری فیها ولا وحشه ولا حرقة فی النیران بعد خطابی لا هلها۔

فرمان ذات ہوا اے غوث اعظم جنت میں کوئی محبت نہ نعمت رہے گی میرے ظہور کے بعد اور نہ دوزخ میں کوئی جلن نہ آگ رہے گی میرے دوزخیوں سے خطاب کے بعد۔

نمبر۲۴: قال عزوجل یا غوث الاعظم انا اکرم من کل کریم وانا ارحم من کل رحیم وقال انی انا الکریم الرحیم۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم میں ہر کریم سے زیادہ کریم اور رحیم سے زیادہ رحیم ہوں اور فرمایا کہ میں کریم الرحیم ہوں۔

نمبر۲۵: قالی عزوجل یا غوث الاعظم نم عندی لاکنوم العوام ترانی فقلتُ یا رب یا رب کیف انام عندک قال خمود الجسم من الخطرات وخمود النفس عن الشهوات و خمود القلب عن الخطرات وخمود الروح عن الخطیات و فناء ذاتک فی الذات۔

فرمان ذات ہوا یا غوثِ اعظم میرے پاس عوام کی طرح مت سو پھر تو مجھے دیکھے گا۔ میں نے پوچھا اے رب پھر میں کیسے سوؤں تیرے پاس فرمایا جسم کو خطرات سے سلا دے نفس کو شہوات سے سلا دے اور قلب کو خطرات سے سلا دے اور روح کو خطیات سے سلا دے

اور اپنی ذات کو ذات میں فنا کر دے۔

نمبر۲۶: قال عزوجل یا غوث الاعظم قل الاصحابک واحبابک من ارادمنکم صحبتی فعلیه اختیار الفقر ثم فقر الفقر فلو تم الفقرهم فلا هم اِلا انا۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے غوثِ اعظم کہہ دو اپنے دوستوں یاروں سے کہ جو کوئی میری محبت اختیار کرنا چاہیے پس اس پر لازم ہے کہ فقر اختیار کرے پھر فقر کا اس سے اگلا درجہ اختیار کرے یعنی ترقی کرتا جائے پس جب وہ فقر میں تمام ہوگا تو اس کے لیے میرے سوا کچھ نہ ہوگا۔

نمبر۲۷: قال عزوجل یا غوث الاعظم جعلت فی النفس۔ طریق الزاهدین وجعلت فی القلب طریق العارفین۔ وجعلت فی الروح طریق الواقفین وجعلت فی الراس محل الاسرار۔

فرمان ذات ہوا یا غوثِ اعظم میں نے نفس میں زاہدوں کا طریقہ

رکھا اور قلب میں عارفوں کا طریقہ رکھا اور روح میں واقفوں کا طریقہ رکھا اور سر کو میں نے تمام رازوں کا محل قرار دیا۔

نمبر۲۸: قال عزوجل یا غوث الاعظم طوبیٰ لک ان کنت غفورا و رحیماً ورئوفا علیٰ خلقی یا غوث الاعظم انا مَاویٰ کل شئی ومسکنه ومحرکه ومظهر والی المصیر۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم خوش خبری ہے تمہارے لیے اگر تم میں خلق پر غفور ورحیم اور رؤف ہو جاؤ اور اے غوثِ اعظم میں ہی ہر شے کا ماویٰ اسے روکنے والا۔ حرکت دینے والا۔ مظہر ہوں اور ہر شے کی بازگشت میری طرف ہی ہے۔

نمبر۲۹: قال عزوجل یا غوث الاعظم قل لاصحابک اعتصموا فی دعوت الفقراء فانهم عندی وانا عندهم۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم اپنے یاروں سے کہہ دو کہ اعتماد کرو اور پناہ طلب کرو فقیروں کی دعا سے کہ بے شک فقیر میرے ہیں اور

میں فقیروں کا ہوں۔

نمبر۳۰: قال عزوجل یا غوث الاعظم لاتنظر الی الجنة و ما فیها و لا تنظر الی النار وما فیها حتی ترانی بلا واسطة۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم جنت اور جو کچھ اس میں ہے کی طرف مت دیکھ اور دوزخ اور جو کچھ اس میں ہے کی طرف بھی مت دیکھ۔ پھر تو دیکھے گا مجھ کو بغیر واسطہ کے۔

نمبر۳۱: قال عزوجل یا غوث الاعظم اهل الجنة مشغولون بالجنة و اهل النار مشغولون بی۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم اہل جنت تو جنت میں مشغول ہیں جبکہ اہل دوزخ مجھ میں مشغول ہیں۔ یعنی اہل جنت تو نعمتوں بہشت کی میں مصروف ہیں اور اہل دوزخ مصیبت میں ہر وقت خدا کو یاد کرتے ہیں۔

نمبر۳۲: قال عزوجل یا غوث الاعظم اهل الجنة یتعوذون عن النعیم کاهل النار

یتعوذون عن الجحیم۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم اہل جنت نعیم سے پناہ مانگتے ہیں جیسے اہل نار جحیم سے پناہ مانگتے ہیں۔

نمبر۳۳: قال عزوجل یا غوث الاعظم اهل القرب یستغیثون عن القرب کاهل البعد یستغیثون عن البعد۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم اہل قرب قرب سے فریاد کرتے ہیں جیسے اہل بعد دوری سے فریاد کرتے ہیں۔

نمبر۳۴: قال عزوجل یا غوث الاعظم من شغل بسوائی کان صاحبه فی النار یوم القیامة۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم جو شخص میرے غیر کی طرف مشغول ہوا وہ غیر اس کا دوزخ میں ساتھی ہوگا۔

نمبر۳۵: قال عزوجل یا غوث الاعظم ان لی عبادا سوی الانبیاء والمرسلین لا یطلع احد من الدنیا و لا احد من الاخرة و لا

احد من اهل الجنة ولا احد من اهل
النار وما خلقتهم للجنة ولا للنار ولا للحور
ولا للقصور ولا للغلمان فطوبى لمن
آمن بهم وان لم يعرفهم يا غوث
الاعظم انت منهم وهم اصحاب البقاء
المحترقون بنور اللقاء۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم بے شک میرے بندے ایسے بھی ہیں سوائے انبیاء ومرسلین کے کوئی اہلِ دنیا سے نہ اہل آخرت سے نہ اہل بہشت سے نہ اہلِ دوزخ سے ان کو جانتا ہے اور نہ ہی میں نے ان کو جنت، دوزخ حور وقصور غلمان وغیرہ کے لیے پیدا کیا ہے اور خوشی ہے ان کے لیے جو ان کے ساتھ ایمان لائے اور اگر چہ ان نہ بھی پہچان سکے۔ اے غوثِ اعظم آپ بھی انہی سے ہیں اور وہ اصحاب بقاء ہیں جو لقاء کے نور سے جلے ہوئے ہیں اور دنیا میں ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کا جسم کھانے پینے کی کمی کی وجہ سے جلا ہوا ہے اور ان کے نفس شہوات سے جلے ہوئے ہیں اور ان کے دل خطرات سے سوختہ ہیں اور ان کی ارواح خطیات سے سوختہ ہیں اور وہ

اصحاب بقاء ہیں جو نورِ لقاء سے جلے ہوئے ہیں:

۳۶: قال عزوجل يا غوث الاعظم اذا جائك
العطشان في يوم شديد الحرو انت
صاحب الماء البارد و ليس لك حاجة
بالماء فلو كنت تمنعه فانت ابخل الا
بخلين فكيف امنعهم رحمتي وانا
شهدت على نفسي باني ارحم
الراحمين۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم شدید گرم دن میں تیرے پاس پیاسا آئے اور تیرے پاس پانی ہو اور اس پانی کی تجھ کو ضرورت نہ ہو پھر بھی اگر تو اس کو منع کرے تو تو بخیلوں سے بھی بڑا بخیل ہے۔ پس میں لوگوں کو اپنی رحمت سے کیسے منع کروں گا جبکہ میں نے گواہی دی کہ میں تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔

۳۷: قال عزوجل يا غوث الاعظم ما بعد عني
احد من المعاصي وما قرب احد
من الطاعات الا بعد الانكار۔

فرمان ذات ہوا کوئی گناہ کی وجہ سے مجھ سے دور نہیں ہوتا اور نہ ہی نیکی کی وجہ سے مجھ سے قریب ہوتا مگران کے انکار سے۔

نمبر۳۸: قال عزوجل یا غوث الاعظم لو قرب منی احد لکان من اهل المعاصی لانه من اصحاب العجز و الندم۔ وقال یا غوثِ اعظُ العجز منبع الانوار و العجب منبع الظلمة۔

فرمان ذات ہوا کہ اے غوثِ اعظم بندہ میرا مقرب ہوسکتا ہے اگرچہ گناہگار ہی کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ وہ عاجزی کرنے والا اور اپنے کیے پر نادم ہو اور اے غوثِ اعظم عاجزی انوار کا منبع ہے اور غرور ظلمات کا منبع ہے۔

نمبر۳۹: قال عزوجل یا غوث الاعظم اهل المعاصی محجوبون بالعصیان و اهل الطاعة محجوبون بالطاعة و لی ورائهم قوم آخرون لیس لهم غم المعصیة ولا هم الطاعة۔

فرمان ذات ہوا اے غوثِ اعظم گناہ گار گناہ کی وجہ سے مجوب ہیں اور نیک نیکی کی وجہ سے مجوب ہیں اور میرے لیے ان سے ہٹ کر ایک قوم ہے جن کو نہ گناہ کا غم ہے نہ نیکی طاعت کا غم۔

نمبر۴۰: قال عزوجل یاغوث الاعظم بشر المذنبین بالفضل و الکرم وبشر المعجبین بالعدل و النقم۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم گناہ گاروں کو فضل و کرم کی اور متکبروں کو انصاف اور انتقام کی بشارت سنا دے۔

نمبر۴۱: قال عزوجل یا غوثِ الاعظم اهل الطاعة یذکرون الله لنعیم و اهل العصیان یذکرون الرحیم۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم نیک تو اللہ کو جنت کے لیے یاد کرتے ہیں اور گناہ گار تو صرف رحیم کو یاد کرتے ہیں۔

نمبر۴۲: قال عزوجل یا غوث الاعظم انا قریب الی العاصی اذا فرغ من العصیان و انا بعید عن المطیع بعد ما فرغ من

الطاعات۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم میں گناہ گار کے نزدیک ہوتا ہوں جب وہ گناہ سے فارغ ہو جائے اور نیک سے دور جب وہ نیکی سے فارغ ہو جائے۔

نمبر۴۳: قال عزوجل یا غوث الاعظم خلقت العوام فلم یطیقوا نور ربها فجعلت بینی و بینهم حجابا من الظلمة وخلقت الخواص فلم یطیقوا مجادرتی فجعلت بینی وبینهم حجابا من النور۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم میں نے عوام کو پیدا کیا تو وہ میرے نور کو برداشت نہ کر سکے پس میں نے اپنے اور ان کے درمیان ظلمات کا حجاب ڈال دیا اور پھر میں نے پیدا کیا خواص کو پس وہ میری قربت کو برداشت نہ کر سکے تو میں نے نور کو اپنے اور ان کے درمیان حجاب بنا دیا۔

نمبر۴۴: قال عزوجل یا غوث الاعظم قل لاصحابک من اراد منکم ان یصل

الی فعلیه الخروج من کل شئی سوائی۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم اپنے یاروں سے کہہ دو کہ جو کوئی میرا وصال چاہے اس پر لازم ہے کہ ہر شے سے سوائے میرے خارج ہو جائے۔

نمبر۴۵: قال عزوجل یا غوث الاعظم من خرج عن عینة الدنیا یصل بالآخرة ومن خرج من عینة الآخرة فقد یصل الی۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم جس نے دنیا کا ارادہ ترک کیا اس کو آخرت ملی اور جس نے آخرت کا ارادہ ترک کیا اس کو میں ملا۔

نمبر۴۶: قال عزوجل یا غوث الاعظم من خرج عن الاجسام والنفوس ثم خرج عن القلوب والارواح ثم خرج عن الامر والحکم یصل الیّ۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم جو اجسام اور نفس سے نکلا پھر قلوب اور ارواح سے نکلا پھر حکم اور امر سے نکلا تو مجھ سے واصل ہو گیا۔

نمبر ۴۷: قال عزوجل یا غوث الاعظم لیس لصاحب العلم عندی سبیل مع العلم الا بعد انکاره لانه لو ترک العلم صار شیطانا۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم نہیں ہے میرے لیے علم ظاہر کے نزدیک میرے راہ ساتھ علم ظاہر کے مگر بعد انکار کے یعنی فراموش کرنے اس علم ظاہر کے۔ کیونکہ بعد فراموشی علم ظاہر علم لدن حاصل ہوتا ہے اور اگر علم لدن کو ترک کرے اور عمل نہ کرے تو راندہ درگاہ ہوجائے گا۔

نمبر ۴۸: قال غوث الاعظم رائت الرب فسألت یا رب ای معنی العشق قال عزوجل یا غوث الاعظم عش بی وقِ قلبک عن سوائی۔

ارشادِ غوثِ اعظم ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا تو پوچھا کہ اے رب عشق کے کیا معنی ہیں تو فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم زندگی گزارنا میرے ساتھ اور بچانا اپنے دل کو میرے غیر سے۔

نمبر ۴۹: قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا عرفت

ظاهر العشق فعلیک بالفناء عن العشق لان العشق حجاب بین العاشق والمعشوق۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم جب تو نے عشق کے ظاہر کو جان لیا تو تجھ پر لازم ہے کہ عشق میں فانی ہوجائے کیونکہ عشق ہی عاشق اور معشوق کے درمیان حجاب ہے۔

نمبر ۵۰: قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا اردت التوبة فعلیک باخراج هم الذنب عن النفس ثم باخراج الخطرات عن القلب تصل الیٰ ربک واصبر وان لم تصبر فانت من المستهزئین۔

فرمانِ ذت ہوا اے غوثِ اعظم جب تو نے توبہ کا ارادہ کیا تو تجھ پر لازم ہے کہ گناہ کا غم بھی نفس سے دور کر دے اور خطرات کو دل سے نکال دے تب پہنچے گا تو اپنے رب کی طرف اور صبر کر کہ اگر تو نے صبر نہ کیا تو تو استہزاء یعنی ٹھٹھہ کرنے والوں سے ہوجائے گا۔

نمبر ۵۱: قال عزوجل یا غوث الاعظم ازا اردت

ان تدخل فی حرمی فلا تلتفت
بالملک والملکوت ولا بالجبروت لان
الملک شیطان العالم والملکوت
شیطان العارف والجبروت شیطان
الموافق فمن رضی بواحد منها فھو
عندی من المحرومین۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم جب تو نے میرے حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو ملک ملکوت اور جبروت کی طرف توجہ نہ کرنا کیونکہ ملک (ناسوت) شیطانِ عالم ہے اور ملکوت شیطان العارف ہے اور جبروت شیطان موافق ہے پس جو راضی ہوا ان سے کسی میں بھی پس وہ میرے ہاں محروم ہے۔

نمبر۵۲: قال عزوجل یا غوث الاعظم المجاھدۃ
بحر من بحار المشاھدۃ وحیطان
الوافقین فعلیک اختیار المجاھدہ
لان المشاھدۃ بدون المجاھدۃ محال
لان المجاھدۃ بذر المشاھدۃ فلا سبیل

لہ الا بالمجاھدۃ۔

فرمانِ ذات ہوا کہ اے غوثِ اعظم مجاہدہ مشاہدہ کے سمندروں سے ایک سمندر ہے اور واقفوں کا حیطان ہے پس لازم ہے کہ مجاہدہ اختیار کرے کیونکہ مشاہدہ بغیر مجاہدہ محال ہے کیونکہ مجاہدہ مشاہدہ کا بذر ہے اور جس نے مشاہدہ کے بحر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کوئی رستہ نہیں اس کے لیے سواء مجاہدہ کے۔

نمبر۵۳: قال عزوجل یا غوث الاعظم من اختار
المجاھدۃ لی ولا غیری فلہ مشاھدتی
ان شاء اولا۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظ جس نے مجاہدہ اختیار کیا میرے لیے نا کہ میرے غیر کے لیے پس اس کے لیے میرا مشاہدہ ہے چاہے وہ چاہے یا نہ چاہے۔

نمبر۵۴: قال عزوجل یا غوث الاعظم لا بد
للطالبین من المجاھدۃ کما لا بدلھم
منی۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم ضروری ہے طالبوں کے واسطے

مجاہدہ جیسا کہ ضروری ہے ان کے واسطے میرا وصال۔

نمبر۵۵: قال عزوجل یا غوث الاعظم ان احب العباد الی هو العبد الذی کان ولد ووالد و قلبه فارغ منها ولا الحزن له لقوتهم فاذا بلغ العبد بهذه المنزلته فهو عندی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم سب سے پیارا مجھ کو وہ بندہ ہے کہ جس کے پاس ولد بھی ہو اور والد بھی اور اس کا دل ان سے فارغ ہوا اور اس کو ان کے طعام کا غم نہ ہو۔ پس جب بندہ اس منزل کو پہنچ جائے تو میرے ہاں لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ہو جاتا ہے۔

نمبر۵۶: قال عزوجل یا غوث الاعظم من لم یذق بفناء الوالدین لمحبتی وفناء المولو ولی لم یجد لذت الفردانیة و الوحدانیة۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم جو والدین اور اولاد کی لذت کو میری محبت سے فنا نہیں کرتا وہ وحدانیت اور فردانیت کی لذت نہیں

پاتا۔

نمبر۵۷: قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا اردت ان تنظر الی فی محل فاختر قلباً حزیناً خاشعاً فارغاً عن سوائی۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم جب تو میرے کسی محل میں مجھ کو دیکھنا چاہے تو ایسا دل اختیار کر جو غمگین ہو۔ خوف خدا رکھتا ہو اور میرے غیر سے فارغ ہو۔

نمبر۵۸: قال غوث الاعظم رایت ربی فقلت ماعلم العلم قال یا غوث الاعظم علم العلم هو الجهل عن العلم۔

ارشادِ غوث اعظم ہے کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا تو پوچھا کہ علم کا کا علم کیا ہے تو فرمانِ ذات ہوا کہ اے غوثِ اعظم علم کا علم علم سے جاہل ہونے کو کہتے ہیں یعنی تمام دانائیوں کا سرا اپنے آپ کو نادان بناتا ہے۔

نمبر۵۹: قال عزوجل یا غوث الاعظم طوبی لعبد مآل قلبه الی المجاهدة وویل لعبد مال

قلبه الى الشهوات۔

فرمانِ ذات ہوا کہ خوشی ہے اس بندے کے لیے جس کا دل مجاہدہ کی طرف مائل ہوا اور ویل ہے اس بندے کے لیے جس کا دل شہوات کی طرف مائل ہوا۔

نمبر۶۰: قال غوث الاعظم رأیت الرب ثم ثالت عن المعراج قال لی یا غوث الاعظم المعراج هو عروج عن کل شئی سوائی و کمال المعراج مازاغ البصر وما طغی۔

ارشادِ غوث اعظم ہے کہ میں نے رب کو دیکھا تو معراج کے بابت پوچھا تو فرمانِ ذات ہوا کہ اے غوثِ اعظم معراج ہر شے سے سوائے میرے ہاتھ اُٹھا لینے اور عروج کر جانے کا نام ہے اور معراج کا کمال مازاغ البصر وما طغٰی ہے۔

نمبر۶۱: قال عزوجل یا غوث الاعظم لامعراج له لمن لاصلوٰة له والمحروم عن الصلوٰة هو المحروم عن المعراج عندی۔

فرمانِ ذات ہوا اے غوثِ اعظم اس کو معراج نہیں جس کو نماز نہیں اور نماز سے محروم میرے ہاں معراج سے محروم ہے۔

اے عزیز الصلوٰة معراج المومنین رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔ اے عزیز معراج عوام کی بھی ہے۔ خاص کی بھی ہے اور اخص الخاص کی بھی ہے۔

عوام کی بیکار باتوں اور کاموں سے بری حرکات سے ظاہری حدث و نجاست سے بچنے سے ہوتی ہے خاص کی معراج خطرات نفسانی و شیطانی باطن کی برائیوں سے باطنی عیوب سے اور اخص الخاص کی معراج دوئی۔ خودی ہستی سے اور روحی وسری کے گھمنڈ سے نکل جانے سے ہوتی ہے۔

الغرض یہ نماز ایسی عبادت ہے کہ جس میں قرآن تسبیح درود دعا، مراقبہ حضوری سب کچھ ہے اور یہ سب کی جامع ہے اور سب کچھ اس میں ہے۔

اے عزیز یہ وہ نماز ہے کہ جس نماز کی ادائیگی کے وقت حضور ﷺ کے دل کے جوش کی آواز تین کوس تک سنائی دیتی تھی کہ المصلی یناجی ربہ۔

نماز تین قسم کی ہے عوام کی نماز یہ ہے کہ وہ عبادت خدا تعالیٰ کی کرتے ہیں اور نماز میں اس طرح کھڑے رہتے ہیں جیسے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کا حاضر و ناظر ہے اور ان کے ظاہر و باطن کے احوال جانتا

ہے۔

خواص کی نماز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرتے ہیں جیسے کہ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ جب نماز میں مستغرق ہو جاتے ہیں تو مشاہدہ باطنی ان کو حاصل ہوتا ہے۔

اخص الخواص کی نماز وہی ہے اور ویسی ہے جیسی کہ حضرت علی علیہ السلام کی ہوتی تھی آپ کو نماز میں اپنا شعور تک نہیں رہتا تھا چنانچہ آپ کے جسم سے نماز کی حالت میں تیر نکالا گیا اور آپ کو اس کی خبر تک نہ ہوئی۔ یہ کچھ بات نہیں آپ کو نماز میں دو عالم کی خبر نہ ہوتی تھی۔ دنیا و عقبیٰ سے گذر جاتے تھے۔ چنانچہ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ لم اعبد ربا الا اراہ۔ (میں کبھی رب کی عبادت نہیں کی حتی کہ اسے دیکھ لیا)۔

اے عزیز شریعت کی نماز یہ ہے کہ ظاہری قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں دل کو حضوری کے ساتھ ارکانِ کی ادائیگی میں لگا رکھتے ہیں لیکن حضور باطن کی کچھ خبر نہیں رکھتے۔

نماز طریقت یہ ہے کہ قبلہ باطن کی طرف منہ کرتے ہیں دل کو حضوری باطن میں لگائے رکھتے ہیں دائیں بائیں کچھ التفات نہیں کرتے لیکن مشاہدہ حضرت سے کچھ بھی خبر نہیں رکھتے۔

نماز حقیقت یہ ہے کہ آنکھ جمال دوست پر رکھتے ہیں اپنے آپ کو درمیان میں نہیں لاتے۔ شعور خودی و ہستی بالکل نہیں رکھتے ساجد و مسجود ایک کے سوا نہیں جانتے اور ایک کے سوا کچھ نہیں سمجھتے۔

نماز معرفت یہ ہے کہ ------------------------------

------------------------- لایذکر اللہ الا اللہ۔

اللھم ارزقنا ھذا الصلوٰۃ بحق محمد المحبوب والہ المسعود وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ واولیاء أمتہ اجمعین۔

﴿مجازانِ طریقت﴾

اگر چہ چند نام مجازان کے ہم نے اپنی کتب دعوتِ حق وصل حق وغیرہ میں بھی درج کیے البتہ چند ایک یہاں بھی مرقوم ہیں۔

حکیم پیر سید محمد شاہ صائم بخاری قادری بستی عبداللہ دیپالپور۔

حکیم پیر خواجہ حافظ عبدالغنی قادری ساہیوال

حکیم پیر سید عابد علی شاہ موج دریا قادری بستی عبداللہ دیپالپور۔

حکیم سید ابو صالح شاہ چمن بستی عبداللہ دیپالپور۔

حکیم سید ابو سعید شاہ گلشن بستی عبداللہ دیپالپور۔

حکیم پیر رحمت علی قطب شاہی کوٹ خادم شاہ ساہیوال۔

پیر خواجہ بشیر احمد علوی دل محمد پلازہ مین بازار سمندری۔

پیر خواجہ احمد علی علوی نارتھ ناظم آباد کراچی۔

پیر خواجہ عبدالرزاق، لاہور۔

پیر خواجہ حاجی یتیم علی جندران موضع کنجوانی ضلع فیصل آباد۔

صاحبزادہ حق نواز ولد صاحبزادہ غلام قادر دربار عبدالحکیم صاحب۔

پیر خواجہ حافظ عبدالعزیز قادری ساہیوال۔

پیر سید نذیر احمد شاہ بخاری محمود آباد شاہ منزل کراچی۔

محمد انور عرف ابراق علی بن احمد علی چک ۵۸ آر باغبانپورہ ساہیوال۔

سید صفدر حسین شاہ شیرازی دگادھی تحصیل تاندلہ ضلع فیصل آباد۔

سید بہادر علی شاہ ڈھل بنکس گجرات۔

محمد سلیم بن ھارون بھٹی چک 86 ای بی عارفوالہ ضلع پاکپتن۔

عنایت اللہ خان چنگوانی چوٹی زیریں ڈیرہ غازی خان۔

حکیم پیر خواجہ محمد یوسف بن اسماعیل انصاری منڈی کاموئکی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔

﴿خاتمہ کتاب فیضانِ غوثیہ﴾

اے طالب! اللہ تعالیٰ تیرے اعمال کا خاتمہ بخیر کرے جان لے کہ ذکر وفکر کے جو اقسام مذکور ہوئے ان کی مداومت کرنا مطلوب تک پہنچا دے گا اور بغیر عمل کرنے اور بلا مداومت کے مطلب حاصل ہونے کی اُمید رکھنا بے فائدہ ہے اور محض ان ورقوں کو پڑھ لینے سے وصول کی آرزو کرنا اور رکھنا حماقت کی دلیل ہے کیونکہ تصوف عمل کرنے کی چیز ہے۔ نہ کہ کہنے کی۔ پس جس قدر مشق بڑھاتا جائے گا کام بڑھتا جائے گا۔

چنانچہ بعض اہل اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف وہ پکانے کا نام ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ فی الواقع بات بھی یہی ہے کہ جب یہ اوہام پک کر جان کے مغز تک پہنچ جائیں تو عجیب وغریب آثار اس سے خواص وعوام کو ظاہر ہوتے ہیں جس سے صاحبِ مقام کو لذت ملتی ہے اور دیکھنے والے کو حیرت ہوتی ہے مگر بعضے نادان جو اذکار اور مراقبات کے اقسام کو جاننے لگتے ہیں اور اپنے آپ کو صوفی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وسیع علم ان کے گناہوں کو معاف کرے ورنہ ان لوگوں نے اپنے ہلاک ہونے میں قصور نہیں رکھا۔

بعضے اس سے بھی گھٹ کے ہیں کہ نام کے لیے چند روز ہاتھ پاؤں مارتے ہیں جب اس کی لذت اور اس کا اثر نہیں پاتے تو ان میں سے کچھ لوگ

اس سے قطع تعلق کر کے دنیاوی کاروبار میں پھنس جاتے ہیں اور جو کچھ کر چکے ہیں اس کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

اور کچھ لوگ اسی قدر پر اکتفاء کر کے مکر وفریب کا جال پھیلاتے ہیں اور اپنے آپ کو عارف جاننے لگتے ہیں اور ایک عالم کو ہلاک کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ سب بے سود ہے اور بناء فاسد بر فاسد ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے مراتب سے بچائے۔

جوان مرد وہ ہے جو اس میں مردانہ وار قدم جما کر طریقت کا حق ادا کرے اور جب تک صاحبِ تاثیر نہ ہولے کسی کو کانوں کان خبر نہ دے۔

غافل کی تنبیہ کے لیے اس قدر کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اور مطلب کو پہچاننا اسی کا کام ہے اور ہر آن میں اسی پر بھروسہ ہے۔

ہم نے بار بار کہا کہ علم فقر ومعرفت وتوحید راز الٰہی ہے۔ زبان اس کے بیان سے قاصر ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر تم نے یہ کتاب کیوں لکھی اور کیسے لکھ لی تو جواب یہ ہے کہ اسرارِ فقر نہ کبھی تحریر میں آئے اور نہ آ سکتے ہیں۔ بلکہ جو کچھ تحریر وتقریر میں آیا وہ عبارت واشارت ہے حصول اسرار کی تشویش کے لیے نہ کہ عین اسرار کے لیے اور بالفرض اگر اس تحریر کو بھی علم اسرار کہا جائے تو ہم نے بھی خواص کے واسطے لکھا ہے نہ کہ عوام کے واسطے۔ عوامی جہلا بجز سطور

وحروف کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں اگر پڑھ بھی لیں تو مقصود کا سمجھنا محال ہے۔
البتہ جو شخص صاحب عقل سلیم اور محبت فقراء کا فیض یافتہ ہوگا اس کو ان مضامین میں کسی طرح کا شک وتردد پیدا نہ ہوگا بلکہ خاطر خواہ اپنا مطلب اس سے اخذ کر سکے گا۔ دوسرا جواب یہ کہ جو کچھ ہم نے کتاب میں لکھا ہے اس سے کروڑوں حصے زیادہ قرآن شریف واحادیث میں کھلم کھلا اسرار مندرج اور موجود ہیں۔ اگر ہم نے کتاب اللہ سنت رسول اللہ ﷺ اور کلام اولیاء اللہ اور فرمودات فقراء اللہ کا اتباع کیا تو کیا گناہ کیا۔

پس پڑھو، سوچو، غور وفکر کرو فقط کیونکہ جو کچھ بھی مقدم وموخر تحریر ہوا سلسلہ فقراء قادریہ غوثیہ بانوا میں یونہی چلا آتا ہے ہم نے کچھ بھی اپنی طرف سے نہیں لکھا یہ سب سلسلہ کا فیضان ہے۔ وَمَا علینا الا البلغ۔

یا اللہ جل جلالہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁ | یا رسول اللہ ﷺ

دعوتِ حق

من تالیفات

فقیر سید محبوب علی شاہ عرف پیر نور اللہ شاہ بخاری دہلوی

قادریہ غوثیہ بانوا

انجمن فیضان غوثیہ

پپلی پہاڑ روڈ، دیپالپور ضلع اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب مراتب حمد اُس ذاتِ واحد کیلئے ہے جو سب کا معبود ہے اور موجودِ مطلق ہے۔ اور بڑی شان رکھتا ہے۔ اور نعمت کے کُل مدارج اُس نبیِ مُکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے واسطے ہیں۔ جو کہ باعثِ مظہرِ عالم نائبِ خدا ہے۔ حق تعالیٰ اُس پر اور اُس کے سب آل واصحاب پر درُود وسلام نازل فرمائے حمد وصلوٰۃ کے بعد احقر ناچیز سراپا گناہ سید پیر محبوب الٰہی عرف نور اللہ شاہ قادری، چشتی، نقشبندی [illegible] ایک کمترین خادم اور ادنیٰ مرید وخاکروب آستانہ جناب تقدس مآب حقیقت آگاہ کمالات دستگاہ صاحبِ شریعت وطریقت دریائے حقیقت ومعرفت ہادیٔ دینِ متین امام السالکین پیشوائے عارفین مکرّم ومعظّم پیر ومرشد قُل ہو اللہ شاہ قادری چشتی نقشبندی بانوا قدس سرہٗ کا ہے۔ عرض کرتا ہے کہ میرے بعض یارانِ طریقت اور علی الخصوص بندہ کے مریدان میں سے چند خلفائے طریقت مثلاً پیر تقی شاہ عرف فیض اللہ شاہ قوم کھگہ و دیگر مولوی رحمت علی عرف کلیم اللہ شاہ قوم قریشی ساکن کوٹرے شاہ و سوئم غلام رسول عرف ثناء اللہ شاہ قوم قریشی و چہارم مولوی عبد الغفور صاحب دہلوی حال مقیم کراچی پنجم حافظ عبد العزیز و عبد الغنی ساکن منٹگمری ہفتم مولوی نور احمد قوم کھوکھر قریشی اور دیگر بہت سے مریدانِ طریقت نے مجھ سے کہا اور اِس امر کے محرّک ہوئے کہ جو اذکار واشغال اور مراقبات خاندانِ عالیہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ کے معمولِ بہا ہیں وہ سب کے سب لکھے جائیں، تاکہ

اِس کے بعد مفارقت میں کہ ہم سب دُور دراز خاکِ ہندوستان، پاکستان میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ہمیشہ حاضر ہونا مشکل ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ تمام اذکار واشغال مراقبات ہرسہ خاندان عالیہ۔ قادریہ۔ چشتیہ نقشبندیہ درج کر دیں۔ تاکہ ہمارے کام آئیں اور ہم اِن پر عمل کریں۔

اگرچہ اِس ہیچکارہ نالائق کو اِس قدر لیاقت اور منزلت کہاں کہ یہ رتبہ اِس قابل کا ہے انجام کو پہنچائے۔ لیکن اصرار التماسِ عزیزان ومریدان سے ناچار ہو کر جنابِ باری میں ملتجی ہوں اور بحکمِ الٰہی اِس کے لکھنے پر مامور ہُوا اور عادتِ الٰہی یوں ہی جاری ہے۔ کہ جس سے لوگ ارادت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ ضرور اُس کی زبان اور قلم سے اُن کو فیضان پہنچتا ہے۔ اگرچہ وہ بیان اور کتابوں میں بھی ہو۔ اِس لئے مجھے اپنے پیر ومرشد اور بزرگانِ خاندان سے جو کچھ اذکار واشغال سلسلہ قادریہ۔ چشتیہ۔ نقشبندیہ کے پہنچے ہیں۔ تحریر کرتا ہوں۔ کیا عجب ہے کہ سائلان کی ہمت ودعا اِس کے مطالعہ سے میرے حق میں کام دے۔ اور وہ اپنے مقصود کو پہنچیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ اکثر اذکار واشغال خاندانِ قادریہ اور چشتیہ کے بسبب اتحاد واتفاق صحبت بزرگان ہر دو خاندان عالیشان کے مخلوط ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ جو شغل خاص حضراتِ قادریہ کا ہے۔ اُس کو چشتیہ کرتے ہیں اور جو چشتیہ کے ہیں اُس کو قادریہ کرتے ہیں چونکہ دونوں کی مُراد ایک ہے۔ لہٰذا ناچیز نے بھی کچھ تفریق نہیں کی۔ دونوں طریقوں کے اشغال تھوڑے تھوڑے لکھ دیئے ہیں۔ سالک پر اُس کی تفریق خود معلوم ہو جائیگی اور اپنے کو بھول چُوک سے پاک نہیں سمجھتا اور اِس کا نام دعوتِ حق رکھا ہے۔ اللہ

تعالیٰ ہی صاحبِ توفیق ہے جنوری ۱۹۶۲ء

مُقدّمہ

معلوم کر، اَے سالِک! خُدا تعالیٰ تیری طریقِ سلُوکِ حق میں مدد کرے کہ جب سالک کو راہِ حق تعالیٰ کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ تو پہلے اُس کے دِل میں انوارِ ہدایت سے روشنی ڈالی جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ یَھْدِ اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ وہ روشنی اِس کے دِل سے تمام کدُورتوں اَور گمراہیوں کو دُور کردیتی ہے۔ تو اِس حُطامِ دُنیا سے اِس کا دِل سرد ہوجاتا ہے۔ اَور آخرت کی طلب میں سرگرمی پیدا کرتا ہے۔ اَور توبہ کی لگام ہاتھ میں لیکر ندامت کی رکاب میں قدم دھر کر استغفار کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔ یعنے سب باتوں سے تائب ہوتا ہے۔ اور سب گناہوں کو چھوڑ کر قبلہ طاعت و عبادات یعنے حق تعالیٰ کی طرف مُنہ کرتا ہے اُس وقت اُس کے سوائے اِس کے کچھ چارہ نہیں کہ اپنے آپ کو ایسے پیرو مُرشد کامِل کے قدموں پر ڈالے جو مقتدائے وقت اَور جامِعِ شریعت و طریقت ہو۔ اور اُس کی خِدمت سے سعادت مندی حاصِل کرے۔ اور اُس کے دامنِ دولت کو ہاتھ سے نہ چھوڑے یعنے ایسے مُرشد کو غنیمت جانے اَور اِس کی خدمت اَور حاضری سے غافِل نہ رہے۔ اَور بیعت کرے تاکہ شیطانی مکاید اَور نفسانی مکروہات سے کہ یہ دونوں سالک کے رہزن ہیں پیر کی توجّہ کی برکت سے محفُوظ رہے۔ اَور اپنے باطنی امراض کے معالجے کیلئے پیر کے ارشاد کا پابند ہو۔ کیونکہ جب تک اندرونی بیماریاں یعنی حسدؔ بخل۔ کبر۔ کینہ۔ عُجب ریا۔ بُغض وغیرہ دُور نہ ہونگے اَور بجائے اِن کے

اَوصافِ حمیدہ جیسے علم، حِلم، سخاوت، تواضع، ذلّتِ نفس۔ رضا، تسلیم وغیرہ اُور کم کھانا۔ کم سونا۔ کم بولنا، کم مِلنا پیدا نہ ہونگے ہرگز وصُول اِلَی اللہ کی استعداد میسّر نہ ہو گی۔ اِس واسطے مُرشد کی صحبت اَور اُس کی اتباع کی ضرورت لازم پکڑے۔ چُنانچہ کلامِ مجید میں حق تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

اور دُوسری جگہ فرماتا ہے:۔

وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ۔ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ۔

اِن دونوں آیتوں میں اَمر کا صیغہ واقع ہے۔ اَور امر مقتضیٰ وجوب کو۔ اور یہ بات کچھ چھپی ہوئی نہیں ہے کہ سچّے تائب اَور سچّے منیب اِسی قوم کے لوگ ہیں۔ اَور بیعت کرنی اَور پیر یا مُرشد کی صُحبت کا اختیار کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا اَور اصحابہ کا فِعل ہے۔ جِن کے لِئے قرآنِ پاک شاہد ہے:۔

قولہٗ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ الخ

ایضاً دیگر اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

اِسی لِئے حضرت محمد رسُول اللہ صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ۔ ترجمہ:۔ یعنی شیخ اپنی قوم میں ایسا ہوتا ہے۔ جیسا اپنی اُمّت میں نبیؐ ہوتا ہے۔ اَور بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کا طالب ہو۔ اُسے چاہیئے کہ اہلِ تصوّف کی مجلس میں بیٹھا کرے جیسے نبی کی صحبت ضروری ہے۔ ایسے ہی (بسبب نیابت) شیخ کی خدمت بھی ضروری ہے پس اگر شیخ کامل کے حضور میں رہکر اپنے سب کاروبار اَور ارادہ

کو شیخ کے اختیار میں دیگا اور اُس کے حکم کے موافق عمل کرے گا۔ تو خدا کی ذات سے امید قوی ہے کہ وہ بہت جلد کامیاب ہوجائیگا۔

تنبیہ

فی الحال طریقِ سلوک مجملاً لکھا جاتا ہے۔ مفصل کیفیت راہِ سلوک کے طے کرتے وقت معلوم ہوگی۔ واضح ہو کہ سلوک کے طریقے بہت سے ہیں۔ کیونکہ طالبانِ حق کی طبیعتیں مختلف ہیں اور شیخ کہ جو دِل کا طبیب ہے مرید کے مرض کے موافق علاج کرتا ہے۔ اسی سبب سے فرمایا ہے کہ اللہ کے طریق کے راستے خلائق کے انفاس کے برابر ہیں لیکن اُن سب طریقوں سے تین طریقے بہت قریب ہیں۔

پہلا طریقہ۔ اخیار کا ہے۔ کہ اُس میں بہت سے روزے رکھنے اور نمازیں پڑھنے اور تلاوتِ قرآن شریف میں مشغول ہونا اور حج کرنا اور جہاد میں شامل ہونا ہے اس راہ کے چلنے والے ایک مدت دراز میں منزلِ مقصود میں پہنچتے ہیں۔

دُوسرا طریقہ۔ اصحاب مجاہدات اور ریاضات کا ہے کہ عادات ذمیمہ کو اخلاق حمیدہ سے بدلتے ہیں۔ اِن کو ابرار کہتے ہیں۔ اور اِس راہ سے بھی اکثر لوگ مقصود کو پہنچتے ہیں۔

تیسرا طریقہ تصوف کا ہے کہ جو قادریہ بانوا۔ وچشتیہ اور نقشبندیہ ہر سہ طریق کے لوگ کاربند ہیں۔ کہ یہ لوگ ریاضت سے بھاگتے ہیں۔ اور خلائق کی صحبت سے بچتے ہیں ان کا کام سوائے وِردِ اور اشتیاق اور شوق ذِکر۔ فِکر۔ شکر کے اور کچھ نہیں ہے۔ اِس طریق

ہے اکثر مقصود کو جلدی پہنچتے ہیں۔ اور بہت سے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب اور تحلیہ رُوح میں مشغول رہتے ہیں۔ اور کشف کرامات پسند نہیں کرتے اور اپنے نقد وقت کو مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا کی استقامت میں صرف کرتے ہیں یہ طریقہ مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے وصول إلی اللہ میں زیادہ قُرب رکھتا ہے۔ اور وصول اس طریق کا ہر سہ خاندان قادریہ بانوا۔ چشتیہ، نقشبندیہ میں دس چیزوں سے ہے اوّل توبہ ہے اور اُس کے معنے یہ ہیں کہ ماسوا اللہ کے مطلوبات چیزوں کو چھوڑ دے جیسے مرنے کے وقت انقطاع ہوتا ہے دوسرے زہد یعنے دُنیا اور ما فیہا سے کچھ غرض نہ رکھے اور سب کو چھوڑ دے جیسے مرنے کے وقت سب کو چھوڑتا ہے

تیسرے توکل اس سے یہ مراد ہے کہ اسباب ظاہری کو ترک کرے جیسا کہ موت کے وقت ترک کرتا ہے۔

چوتھا قناعت یعنی اپنی نفسانی اور شہوانی خواہشوں کو ایسا ترک کرے جیسے موت کے وقت ترک ہوجاتی ہیں۔

پانچویں عزلت۔ یعنی خلائق سے کنارہ کشی اور انقطاع کرنا جیسے موت کے وقت ہوتا ہے۔

چھٹے توجہ یعنی اللہ کے سوا سب طرف سے اپنے اغراض کو اٹھا کر منہ پھیرلے۔ جیسے موت کے وقت ہوتا ہے۔

ساتویں صبر یعنی مجاہدہ کرے اور نفسانی لذائذ کو ترک کردے جیسے موت کے وقت بلا مجاہدہ چھوڑ جاتا ہے۔

آٹھویں رضا یعنی اپنے نفس کی رضا کو چھوڑ کر اللہ کی رضا پر راضی رہے اور اُس کے حکم ازل پر سر جھکائے جیسے موت کے وقت ہوتا ہے۔

نویں ذِکر یعنی اللہ کے ذکر کے سِوا سب کو چھوڑ دے جیسے موت کے وقت چھوڑتا ہے۔

دسویں مراقبہ یعنی اپنے سب ہول اور حواس اور قوت کو ترک کر دے جیسا کہ موت کے وقت ترک کر دیتا ہے۔

پس طالب کو چاہیئے کہ پہلے حسبِ ارشاد پیرو مُرشد اُن بُری خصلتوں سے جو لوازمہ حیوانی و عنصری سے ہیں اپنے آپ کو بچائے اور اوصافِ حمیدہ پیدا کرے اور اپنے دل کو غیر اللہ کی کدورتوں سے پاک و صاف رکھے تاکہ لیاقت وصول اِلیٰ اللہ کی حاصل ہو ❊

---

۴ بقایا مضمون جو سہواً رہ گیا ہے۔ صفحہ ۱۷۲

طالب کو بلائیں اور اس کے بعد جامِ سماع در وجد جذب حال کو سات مرتبہ پڑھ کر دونوں راست دم کریں جو یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰہِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ اس کے بعد مرشد مرید کے استعداد اور قابلیت کے موافق طریق ذکر کا تلقین فرمائے اور سلوک کے آداب سے مطلع فرمائے اور اس کے حال پر کمال توجہ رکھے اور تحصیل مسائل فقہ ضروریہ اور درستی عقائد اہل سنت والجماعت کے لیے تاکید کرتا ہے اور شرع شریعت کی تابعداری کی رغبت اور حرص دلائے کہ اس کے مطلوب تک پہنچنا مشکل ہے اور ارشاد فرمائے کہ جو مکاشفہ وار دات خلافِ شرع

فصل بیعت کے طریقے کے بیان میں

پیر کو چاہیئے کہ جس کو بیعت کرے اُس کو اوّل دو رکعت نماز نفل بنیت کفارہ گناہ پڑھا کر اور سَو مرتبہ استغفار اور سَو مرتبہ درود شریف پڑھا کر پھر طالب کو اپنے رُو برُو مؤدب دو زانو بٹھائے اور یہ خطبہ پڑھنا شروع کرے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ

اس کے بعد اپنا ہاتھ مرید کے ہاتھ پر رکھے اور یہ آیت شریف پڑھے۔

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا نَفَعَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاكُمْ بَارَكَ اللّٰہُ لَنَا وَلَكُمْ اور جو عورت مرید ہو تو بجائے ہاتھ کے چادر یا عمامہ یا رُومال کا گوشہ اُس کے ہاتھ میں دے اور مُرید سے فرما دے کہ کہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ اِس کے بعد کلمہ طیّب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ تین مرتبہ پڑھائے۔ اِس کے بعد مرید سے فرمائے کہ کہو میں کلمہ شریف کو دل و جان سے پڑھ کر اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں اللہ اور اُس کے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم پر ایمان لایا اور سب کفر و شرک کے دینوں سے اور جو کچھ اُس میں ہے بیزار ہوا اور تمام گناہوں سے توبہ کر کے فلاں پیر کے ہاتھ پر بیعت کی یہاں مُرید اپنے پیر کا نام زبان پر لائے اور کہے کہ میں نے فلاں سلسلہ کو اختیار کیا مثلاً سیّد پیر محبوب الٰہی کے ہاتھ پر بیعت کی اور تمام گناہوں سے تائب ہو کر سلسلہ قادریہ غوثیہ یا نوا ؛ کے بزرگوں کے زُمرے میں شامل ہو کر اللہ کے مطیعوں کے گروہ میں داخل ہوا اور دُنیا و ما فیہا کو رضائے مولا پر ترک کیا اور دینِ اسلام اور ما فیہا سب کو قبُول کیا۔ اور عہد کرتا ہوں کہ مطابق ہر حکم خدا اور رسول کے قرآن و حدیث و مسائلِ فقہ و عقائدِ اہلِ سُنت والجماعت کی تابعداری دِل و جان سے کرونگا۔ اِس کے بعد کہے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اِس کے بعد کلمہ شہادت پڑھائے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِس کے بعد ایمان مجمل پڑھائے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌم بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ اِس کے بعد پیر کو چاہیئے کہ سہ مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھکر ایک مرتبہ درود شریف اور تین مرتبہ آیتَ الکرسی پڑھ کر طالب کے قلب پر دم کرے اور آیت یَا حَیُّ حِیْنَ

لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ پڑھے اِس اِسم کو حبس دم کر کے نگارہِ باطن سے قلبِ طالب پر اثر ڈالے۔ اور دِل پر اسمِ ذات اَللّٰہُ اپنے لب سے شہادت کی اُنگل سے لکھ کر سہ مرتبہ دستک دیں اِس کے بعد جامِ شیریں پر جام لبِ بیعت جو ہمارے یہاں خاندانِ قادریہ۔ چشتیہ۔ نقشبندیہ میں مروّج ہے پڑھے۔ جو یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔ یا الٰہی خیر کر۔ تشنہ کو سیر کر۔ زیر کو شیر کر۔ شیر کو زیر کر۔ سخت کو نرم کر۔ نرم کو گرم کر۔ گرم کو سہیم کر۔ سہیم کو رحیم کر۔ رحیم کو حلیم کر۔ حلیم کو سلیم کر فَلَا یَنْجُوْ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ بِلتِ حضرت شاہ نجف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ ہفت مرتبہ پڑھ کر پیالہ جامِ شیریں پر دم کر کے اوّل پیر خود سہ گھونٹ نوش کرے اِس کے بعد خلافِ شرع ظہور میں آئے اِس کا اصلاً اعتبار نہ کرے اور احکامِ شرعی پر مستقیم رہے۔ اور ممنوعات سے بچے اور حرام اور مشتبہ لقمہ سے اجتناب کرے اور سب کاموں پر شرع کے احکام کو مقدّم رکھے۔ ۴ صفحہ ۹ پر ملاحظہ کریں۔

تلقین

مُرید ہونے سے پہلے اپنے ارادے کو خوب پکّا کر لو اور اچھی طرح جانچ لو کہ جس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہو اُس میں کوئی بات شریعت کے خلاف تو نہیں ہے، لوگوں کی دیکھا دیکھی مُرید نہ ہو کیونکہ مُرید ہونا گویا اپنے اختیاراتِ ظاہری و باطنی کو پیر کے ہاتھ بیچ ڈالنا ہے مُریدی ایک عہد ہے جو پیر کے ہاتھ پر سلسلہ بسلسلہ مشائخِ طریقت کے

ذریعے حضور سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے دستِ مبارک پر اور آنحضرتؐ کے وسیلے سے بارگاہ ربّ العالمین کے سامنے باندھا جاتا ہے، اور جو قرآن شریف اور رسولِ مقبول صلعم کے ارشاد کے موافق ہے، جو شخص کسی کا مُرید نہ ہو وُہ اصُولِ شریعت کی پابندی سے نجات حاصل کرسکتا ہے مگر اُس کو تجلّیات ربّانی اور کمالاتِ رُوحانی اور عرفانِ الٰہی حاصل نہیں ہوسکتا۔

تم نے کسی بُزرگ کو دیکھا نہیں مگر معتبر لوگوں سے اُن کی بزرگی کے حالات سُنے ہیں اور تمہارا عقیدہ اُن پر خُوب پختہ ہوگیا ہے اور تم کسی وجہ سے وہاں تک جا نہیں سکتے تو خط کے ذریعے مُرید ہو سکتے ہو، پیرِ کامل کی ایک معمولی شناخت یہ ہے کہ جب تم اُن کے پاس بیٹھو اور اگر کہیں دُور ہو تو محض اُن کا خیال کرنے سے اپنے تمام دُکھ درد بھُول جاؤ اور دل میں چین سا آجائے تو جانو کہ وہ شخص ولیِ کامل ہے جب مُرید ہوجاؤ تو ان باتوں کی پابندی کرو:-

(۱) صُبح دُنیا کا دھندہ شروع کرنے سے پہلے غور کرلیا کرو کہ آج کے کام میں کوئی بات خدا اور رسُولؐ کے خلاف تو نہیں ہے اور جب رات کو سونے کے لئے لیٹو تو سوچو کہ کتنے کام اچھے اور کتنے بُرے کئے۔ نیکیوں پر خُدا کا شکرانہ بھیجو اور بدیوں کی توبہ کرو اور آئندہ بچنے کا عہد باندھو

(۲) جھُوٹ بالکُل چھوڑ دو اور نہ چھُوٹ سکے تو آہستہ آہستہ کم کرو اور خیال رکھو کہ یہ عادت بالکُل جاتی رہے۔

(۳) جھگڑے اور اختلاف کی باتوں سے علیحدہ رہو اور نماز روزے اور شریعت کے تمام حُکموں کے موافق عمل کرو۔

(۴) اپنے پیر کا رات دِن میں کم از کم ایک دفعہ تصوّر ضرور کرلیا کرو اور پیر کی روحانیت کا پرتو ہر وقت اپنے قریب سمجھو۔

(۵) اپنے تمام نیک و بد حالات سے پیر کو اِطلاع دیتے رہو اور جو اس کا حکم ہو اس کے آگے سر جھُکا دو خواہ وہ حکم تمہاری عقل کے خلاف معلوم ہوتا ہو، مگر یہ ضروری نہ سمجھو کہ پیر کی طرف سے جواب بھی مِلے۔

(۶) اپنے پیر کو نائبِ رسولؐ سمجھ کر ہمیشہ اُس کا ایسا ادب کرو کہ گویا تمہاری اُس کے سامنے کوئی ہستی نہیں ہے۔

(۷) پیر بھائی کو سگے بھائی سے زیادہ جانو اور ایک جان و دو قالب مانو اور جس جگہ کئی پیر بھائی ایک جگہ ہوں تو اُن کو روزانہ یکجا ہونا نہایت لازمی چیز ہے

(۸) درود شریف کا وِرد بڑھاؤ، پچھلی رات کو بیدار ہوکر نماز پڑھو، دعائیں مانگو اور اپنی اور کائنات کی حالت پر غور و فکر کیا کرو۔

(۹) رات دِن میں ایک دفعہ اپنے شجرہ کے مشایخ کے نام پڑھ لیا کرو۔ اور جہاں تک مُمکن ہو ان کے مزارات کی زیارت کرنے جاؤ اور اُس روحانی فیض کے طالب ہو جو وہاں سے حاصل ہوتا ہے،

(۱۰) خلافِ شریعت پیروں سے، مجذوبوں سے اور فقیروں پر مضحکہ کرنے والے مخالفوں کی صحبت سے بچو اور اپنے عقائد کے خلاف کوئی تحریر نہ پڑھو نہ گھر میں رکھو۔

(۱۱) پیر سے دُنیا کے کام نہ لو نہ اُس سے دُنیاوی قصّوں کی سعی سفارش چاہو اُس کا کام دُعا کرنا اور اچھّا مشورہ دینا ہے۔

(۱۲) مُرید ہونے کے بعد ایسے عابد سچّے اور نیک بن جاؤ کہ تمہارا انجام بھی بخیر ہو اور تمہارے پیروں کا نام بھی روشن ہو، ایسا نہ ہو کہ

پیروں کے نام کو تمہارے اعمال سے بٹہ لگے۔

محنت کر کے روزی کماؤ، دغابازی سے پرایا مال نہ لو، بیکار وقت ضائع نہ کرو، روزی کمانے میں کسی محنت اور کسی پیشہ سے نہ شرماؤ، ماں باپ اور بیوی بچوں کا حق ادا کرو، بیوی کے سوا کسی غیر عورت کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ، دُنیا چھوڑنے اور خالی بیٹھے رہنے کا ارادہ بھی گناہ ہے، جب تک زندگی ہے ہاتھ پاؤں سے خدا کا، اپنا اور بندوں کا کام کرو، وہم اور شک کو چھوڑ دو۔ اسلام صاف اور آسان دین ہے، اُس کے کاموں میں حجت بازی سے مشکل نہ ڈالو، عورت خاوند کی اطاعت و خوشی کو سب کاموں سے مقدّم جانے اور اپنے شوہر کے سوا کسی غیر مرد کا خیال بھی دل میں نہ لائے، عورتیں پیروں سے بھی پردہ کریں، بچوں کو کلمہ اور نماز روزے کے مسئلے سب سے پہلے زبانی یاد کراؤ، اسراف اور فضول خرچی نہ کرو، آمدنی سے خرچ نہ بڑھاؤ، روز حساب کر لیا کرو کہ آمدنی سے کتنا خرچ زیادہ ہوا۔ قرض کبھی نہ لو چاہے فاقہ ہو جائے، شادی غمی نیاز نذر قرض سے کرنی بہت بری ہے، اس سے عذاب نازل ہوتا ہے، نئی روشنی کے تکلفات سے پرہیز کر کے سادہ زندگی بسر کرو۔ بھائی، مسلمان، پڑوسی، یتیم، بیمار، مسافر کی خبر گیری و خدمت کو فرض سمجھو، کسی غیر مسلم کے مذہب کو برا نہ کہو، پاک لباس، پاک جسم، پاک مکان، پاک پانی، پاک کھانے کا خیال رکھو، ہر چیز کی صفائی اسلام نے لازم کی ہے، بیماری میں علاج بھی کرو صرف دعا تعویذ پر نہ رہو۔ گالیاں نہ بکو۔ گندے الفاظ زبان سے نہ بولو۔ کوئی نشہ استعمال نہ کرو۔ مزاج کو نرم اور

چہرہ کو ہنس مُکھ رکھو۔ گھر میں اور باہر خندہ پیشانی سے بولو چالو۔ عورتیں عرسوں اور میلوں میں نہ جائیں، تعزیہ داری اور ماتم سے بچو۔ نیاز و خیرات اچھی چیز ہے، اچھی غزلیں نیک گانے والے سے اچھے مقام پر سن سکتے ہو، اس کے خلاف نہیں ؎

سندِ قبولِ بیعت

یا اللہ! تو گواہ ہو کہ ....

.... نے تیری طلب اور تیری اطاعت اور اپنی نجات اور اپنی ترقی روحانی کے لئے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور میں نے اس کو تیرے حکم اور تیرے مقبول بندوں کے دستور کے موافق قبول کیا تو ہی توفیق عطا کر کہ اس بیعت میں بیعتِ رضوان کی سی برکت ہو، اور بیعت کرنے والا اس سند کی تمام تعلیم و تلقین پر عمل کرے۔ آمین۔

یا اللہ! تیرہ بندہ

- -

تاریخ سنہ ۱۳ھ

خط کے ذریعہ مُرید ہونے کا قاعدہ

یہ ہے کہ جس شخص سے مرید ہونا ہو اُس کو خط لکھو کہ میں فلاں خاندان میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہتا ہوں۔

لہٰذا میں اپنے سچے عقیدے اور پختہ ارادہ سے آپ کا مُرید ہو گیا اور جو جو احکام مُرید کے لئے ضروری ہیں، اُن کی تعمیل کا عہد کرتا ہوں۔ آپ بھی میری بیعت کو قبول کیجئے۔

راقم فلاں

از مقام فلاں

ضروری معلومات

پہلے مُرید کو یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ تصوّف کی تعلیم کا خلاصہ کیا ہے اور تصوّف کی مشہور اصطلاحات کا کیا مطلب ہے؟ یاد رکھو کہ سب سے پہلے اللہ کی ذات و صفات کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ تصوّف اور مذہبِ اسلام کی بنیاد ہے۔

ذات ایک ہستیِ مطلق ہے جس کو واجب الوجود کے نام سے یاد کرتے ہیں وہ بغیر اجزا کے کُل ہے وہ سب کو محیط ہے لیکن خود احاطہ سے باہر ہے، وہ کسی علم میں نہیں سما سکتی، وہ کسی قید میں نہیں آ سکتی، اُس میں زوال و تغیر نہیں ہے۔

سب چیزیں اُسی سے موجود ہیں، مگر وہ کسی سے موجود نہیں ہے اور زمین و آسمان میں اُس کے سوا اور کچھ بھی اُس کے غیر نہیں پایا جاتا، اس واسطے بس وہ ایک ہی ہے اور کوئی اُس کا شریک نہیں نہ وُہ کسی سے پیدا ہوئی اور نہ کوئی اُس سے پیدا ہوًا۔

مگر اُس کی شناخت بغیر ناموں اور صفتوں اور اُن کے مظاہر کے محال ہے اس واسطے صفات و اسماء کا عرفان مقدّم ہے۔

صفات۔ جب وہ ہستیِ مطلق مرتبۂ ظہور میں کسی خاص تجلّی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے تو اسی شانِ ظہور کو صفت کہتے ہیں مثلاً جب مخلوق ظاہر ہوئی تو معلوم ہؤا کہ ذات کی صفت خالقی نے تجلّی کا جلوہ دکھایا۔

ذات کی بیشمار صفات ہیں مگر وہ سب ذات سے جُدا اور غیر نہیں ہیں، گو ہر صفت دوسری صفت سے اور ذات تمام صفات سے جُدا اور علیحدہ معلوم ہونے لگتی ہے حقیقت میں سب ایک ہی ہیں، جدائی بالکل نہیں، مثلاً پھُول کی خوشبُو اس کی صفت ہے جو چمن کی ہوا کو معطر کر رہی ہے، مگر وہ پھُول کی ذات سے جُدا نہیں کی جا سکتی۔ ع

او در من و من در وے چوں بُو بگلاب اندر

جس طرح ذات قدیم و لازوال ہے اسی طرح اس کی صفات بھی قدیم و ازلی و بے زوال ہیں نہ ذات کا ادراک حقیقی ممکن نہ صفات کا۔

ذات میں وحدت ہے اور صفات میں گوناگوں کثرت۔ مگر چونکہ صفات ذات سے جُدا نہیں اس لئے ان کی کثرت بھی صرف دید و شنید کی ہے، ورنہ وحدت ہی وحدت ہے۔

ہمہ اوست اسی کو کہتے ہیں کہ سب کچھ وہی ایک ذات ہے اُس کے سوا اور غیر کچھ بھی نہیں ہے اور یہ جو کچھ نظر آتا ہے ذات یکتا کے غیر نہیں ہے، جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْط (اور وہ اللہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہُوئے ہے) اور دُوسری آیت میں ہے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے، تم کہیں بھی ہو) اور تیسری آیت میں ہے اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰه

تم جس طرف بھی دیکھو اللہ کی ذات اُدھر ہی موجود ہے)۔

تعیّنات و تنزّلات۔ صوفیوں کی اصطلاح میں الفاظ تعیّنات اور تنزّلات اکثر بولے جاتے ہیں، ان کا مطلب یہ ہے کہ موجودات کی یہ جس قدر شکلیں اور صورتیں نظر آتی ہیں یہ ذات کی صفات اور اُن کی تجلّیات کے جلوے ہیں مگر اُن کی اصلیّت بغیر ذات و صفات کے پرتو کے کچھ بھی نہیں ہے۔

مثلاً ایک ڈورے میں چند گرہیں لگی ہوئی ہیں، ان گرہوں کو ڈورا نہیں کہتے ہیں بلکہ ان کی شکل و صورت کے سبب گرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں، حالانکہ گرہ کے اندر سوائے ڈورے کے اور کچھ بھی موجود نہیں ہے۔

پس اِس گرہ کو تعیّن کہیں گے، جب گرہ لگ گئی تو گرہ ہے اور کھل گئی تو ڈورا ہے، گرہ کو ڈورا نہیں کہتے اور ڈورے کو گرہ نہیں کہہ سکتے۔

اِسی طرح تمام موجودات کی شکلوں اور صورتوں کو تعیّنات کی نظر سے دیکھنا چاہیئے، کہ اگرچہ وہ ذاتِ الٰہی سے جُدا اور غیر نہیں ہیں، مگر جبتک ان کی صورتیں قائم ہیں اور تعیّنات کی قید میں ہیں اُن کو ذاتِ الٰہی نہیں کہہ سکتے، اور یہ کہنا یا سمجھنا شرک ہے۔

پس جب ایک اصلیت و حقیقت سے مختلف قسم کی صورتیں نمودار ہوتی ہیں تو ان شکلوں کو تعیّنات کہتے ہیں اور جب کسی اعلیٰ حقیقت کی شکلیں ادنےٰ درجوں میں تقسیم ہونے لگتی ہیں، تو اُن کو تنزّلات کے نام سے یاد کرتے ہیں، یعنی اس حقیقت کا ظہور اشکالِ تنزل میں ہو رہا ہے۔

مثلاً ہوا ایک اعلیٰ حقیقت ہے، حرارتِ آفتاب زمین کی رطوبت کو ہوائی ابخرے کی شکل میں زمین سے فضائے آسمانی میں لے جاتی ہے، اور

پھر پانی ہوا زمین پر برساتی ہے اور وہ پانی کھیتوں میں بھی جاتا ہے اور گندی موریوں اور نالیوں میں بھی، پس ہوا کی حقیقتِ اعلیٰ نے جب شکل تعیّن یعنی ابخرے کی صورت اختیار کی تو پانی بننا اُس کا تنزّل ہے اور پھر برسنا اور زمین پر رواں دواں پھرنا دُوسرے تنزّلات ہیں۔

یہ سب مجازی مثالیں ہیں اس ذاتِ حقیقی کی کہ وہ بھی تعیّنات و تنزّلات میں اسی طرح اپنی صفات کی تجلّیات دِکھایا کرتی ہے، اور انہی تعیّنات و تنزّلات سے اس کائنات کا یہ تمام کارخانہ گھما گھمی سے چلتا نظر آتا ہے۔

اسی سلسلے میں ضرورت ہے کہ لاہوت و جبروت و ملکوت و ناسوت کی حقیقت بھی تھوڑی سی بیان کر دی جائے، کیونکہ یہ الفاظ اکثر صوفیوں کی بول چال اور اُن کی کتابوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

ناسوت:۔ پہلے ناسوت ہے جو ہمارے اس موجود و محسوس نظر آنے والے عالم کا نام ہے اور اس عالمِ ظاہر کی زبان و اصطلاح میں جو کچھ کہا جائے اُس کو ناسوت کی زبان کہنا چاہیئے۔

ملکوت:۔ ناسوت کا باطن ملکوت ہے یعنی عالمِ ظاہر کے بطون کو ملکوت کہتے ہیں، جو عالمِ ناسُوت کے قریب و متصل ہے ناسُوت کے عالم سے جب عروج ہوتا ہے تو پہلے ملکوت کا منظر سامنے آتا ہے، ذکر و فکر کے ذرائع جو ناسوت میں استعمال کیئے جائیں، پہلے ملکوت میں پہنچاتے ہیں اور انسان اپنی حمد و ذکر کا بطُون مشاہدہ کرتا ہے۔

جبروت:۔ اس کے بعد ملکوت کے بطون کا ظہور ہوتا ہے اور اس کو جبروت کہتے ہیں، گویا یہ ناسُوت کا تیسرا درجہ اور ملکوت کا باطن ہے

یہاں اپنے وجود کی پوری اور خود بخود شناسائی ہوتی ہے اور ناسوت و ملکوت کے درجے اس عرفان کے ماتحت دکھائی دینے لگتے ہیں۔

لاہُوت:۔ پھر جبروت کا باطن نمودار ہوتا ہے، جس کا نام لاہوت ہے، یہاں اپنی حقیقت تعیّن کی صرف حس باقی رہتی ہے ورنہ ذات اُلوہیت کے سوا کچھ موجود نہیں رہتا۔

ہاہُوت:۔ لاہوت کا بطون ہاہوت ہے، یہ وہ درجہ ہے جہاں نہ اپنی خبر رہتی ہے نہ خبر کا حس رہتا ہے نہ ہمہ کا نشان نظر آتا ہے نہ اوست کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

اس کی حقیقت جاننے کو نہ لفظ کام دیتا ہے نہ کوئی فہم۔ بس یہی کہدینا کافی ہے کہ وہ مقامِ ہُو ہے۔

یا مثلاً انسان کا جسم ظاہر ناسوت ہے اور اُس کے حواس باطن ملکوت ہیں، اور اِن حواس کا جسمانی قوائے ادراک سے معلوم کرنا جبروت ہے اور خود ادراک و علم کی ذات جبکہ اس کا تعلق کسی محسوس سے نہ رہے اور صرف شان ادراک و علم ہی باقی ہو تو وہ لاہوت ہے، اور جب ادراک و احساس اپنی ہستی سے بھی بے خبر ہو جائیں اور اس بیخبری کا حس بھی ان میں باقی نہ رہے تو وہ ہاہُوت ہے۔

رُوح:۔ قرآن شریف کی زبان میں روح امرِ رب ہے، حدیث میں آیا ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا حالانکہ خدا کی کوئی صُورت نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے تو اس سے معلوم ہوُا کہ یہ صُورت رُوح سے مراد ہے کہ ذات الٰہی جان ہے اور رُوح اُس کی صُورت ہے، پس نہ ذات کی کوئی شکل ہے اور نہ اُس کے امرِ رُوح کی کوئی صورت ہے جسطرح

ذات مخفی ہے رُوح بھی پوشیدہ ہے اور جس طرح ذات کی دید و فہمید خاکی بشری صورت سے ممکن نہیں اسی طرح اُس کے امرِ رُوح کی دید و فہمید بھی ناممکن ہے۔

رُوح ایک ہی چیز ہے، اُس کی تقسیم محال ہے، مختلف اجسام میں جو ارواح ہوتی ہیں یہ سب رُوحِ اعظم کا پرتو ہیں جس طرح سُورج ایک ہے اور اُس کی شعاعیں بیشمار ہیں کہ صاف مقام پر آتی ہیں تو تمام آفتاب کی شکل اُن کے اندر نظر آجاتی ہے، حالانکہ سُورج خود وہاں نہیں ہوتا اور میلی کثیف چیزوں پر آفتاب کی شعاعوں کی جھلک پڑتی ہے تو وہ اپنی جسمانی کثافت سے نُور تو قبول نہیں کر سکتیں مگر حیات و نشوونما کی قوت اُن میں بھی انہی شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے۔

پس رُوح ذات کا آئینہ ہے جس میں اِس کے حسن و جمال کی شکل نظر آتی ہے۔

قلب۔ جس طرح رُوح ذات کا آئینہ ہے، قلب اسماء و صفات کا آئینہ ہے جو تجلّی ذات کی روح میں مجمل ہے وہ قلب میں درخشاں ہو کر مفصّل ہو جاتی ہے۔

نفس:۔ رُوح و قلب عالمِ امر سے ہیں مگر نفس عالمِ خلق سے تعلّق رکھتا ہے، ذات کی صفات اور اسماء کی تجلیّاں رُوح و قلب کے واسطے سے نفس تک آتی ہیں، مگر یہ چونکہ عالمِ خلق سے تعلّق رکھتا ہے اس واسطے اِس میں وہ لطافت نہیں ہے جو روح و قلب میں ہے، اس واسطے اس میں بغیر تربیتِ ناسوتی کے ان تجلیات کی قبولیت پیدا نہیں ہوتی؛ بلکہ نفس اپنی فطرت کے تقاضے سے ان تجلیوں سے گریز

کرنا چاہتا ہے، اور حواسِ جسمانی کو ایسے احکام دیتا ہے جن سے کثافت میں ترقی ہو اور قلب اور روح کے آئینوں میں تجلّیاں نہ چمک سکیں۔

انسان مجاہدات و عبادات کے ذریعے سے نفس کو ترقی دیتا ہے تو پہلے اس میں ایک کیفیت ملامت کی پیدا ہوتی ہے۔ یعنی وہ خود اپنے آپ کو تجلّیات کی عدمِ قبولیت پر نفرین کرتا ہے، مگر اپنے جذبات کی مغلوبیت کے سبب اصلاح نہیں کر سکتا، اس کو **نفسِ لوّامہ** کہتے ہیں اور جب مجاہدات کی قوت نفس کو اور جِلا دیتی ہے تو وہ ترقی کر کے بالکل آئینہ بن جاتا ہے، اور اُس میں روح و قلب کی تجلّیاں مکمّل طور سے چمکنے لگتی ہیں، اور کوئی حجابِ کثافت کا نفس میں باقی نہیں رہتا، اس وقت اس کا نام **نفسِ مُطمئِنّہ** ہو جاتا ہے اور اسی کو نفس کا مرنا نفس کا قابو میں کر لینا کہتے ہیں ؛

سِلسلوں کا اختلاف کیوں ہے؟

صُوفیوں کے بے شمار سِلسلہ اور خانوادے ہیں اور ہر ایک سِلسِلہ کا طریقۂ ذکر و شغل جُدا گانہ ہے، یہ دیکھ کر خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب تصوّف کا راستہ اور اصُول ایک ہے تو پھر اس کے مقلّدین میں یہ اختلاف کیوں ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ اختلاف صرف دیکھنے کا ہے حقیقت میں کچھ اختلاف نہیں ہے، کیونکہ سِلسِلوں کے ناموں کی تفریق محض اُن کے بانیوں کے نام کی وجہ سے ہے، ورنہ اُصول تعلیم سب کا تقریباً یکساں ہے، اور اذکار و اشغال میں تو بہت ہی تھوڑا تفاوت آپس میں پایا جاتا ہے۔

صُوفیوں کے صرف دو مسئلوں میں کہیں کہیں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک تو مسئلۂ وحدتِ وجود ہے، اور دُوسرا مسئلہ سماع ہے کہ اس میں بعض سلسلے وحدتِ وجود کے بدلے وحدتِ شہود کو مانتے ہیں یعنی ہمہ اوست کے بدلے ہمہ از اوست کے قائل ہیں اور اکثر سِلسلے ہمہ اوست کو تسلیم کرتے ہیں، اور سماع یعنی گانا سُننے کو چشتیہ سلسلہ تو بہت ضروری اور لازمی چیز سمجھتا ہے مگر بعض سلسلوں کو اس مسئلہ میں سکوت و تامّل ہے، وہ کہتے ہیں کہ سماع اہل کے لئے حلال ہے اور غیر اہل کے لئے حرام ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ "نہ انکار میکنم نہ ایں کار میکنم" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ تصوّف کا اختلاف بھی نہایت مہذّب اور با ادب ہوتا ہے۔

درویشوں کی تعلیم میں جو کچھ فرق و اختلاف ہے وہ ایک طبیب کی تجاویز کے مثل سمجھنا چاہیئے کہ وہ مریض کی حالت کے موافق طریقِ علاج بدلتا رہتا ہے۔

طریقۂ اوّل اذکار و اشغال و مراقبات خاندانِ قادریہ محبوبیہ بانوا کا:۔

طریقہ یہ ہے کہ اوّل ایک تسبیح استغفار کی پڑھے جو یہ ہے:۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ پھر درُود شریف ایک صَد مرتبہ پڑھے جو یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

پھر حضور رسولِ اکرمؐ پر صلوٰۃ پڑھے:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ۔

اِسی طرح تین۳ مرتبہ صلوٰۃ بحضورِ قلب پڑھے۔ اور یہ تصوّر کرے کہ میرے سلام کو حضرت رسولِ اکرمؐ سُن رہے ہیں۔ اِس کے بعد جس سلسلہ میں طالب کی بیعت ہو یا قادریہ سلسلہ کے بزرگان کو اپنے پیر سے لیکر تا رحمۃ للعالمین تک کی تمام ارواحِ متبرکہ کو اپنے شاملِ حال تصوّر کرکے اوّل اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پھر چاروں قُل و سُورۃ فاتحہ پڑھ کر اپنے سلسلہ کے تمام بزرگوں کی ارواحِ متبرکہ کو بخشے اور پھر شجرہ شریف بطریقِ واسطہ کے پڑھے۔ پھر دعا بدرگاہِ ربّ العزّت سے مانگے کہ یا الٰہی اِن بزرگوں کے طفیل میرے قلب کو اپنے نور سے منور کر اور اپنی محبت عطا کر اور میرے تمام لطائف کو جاری کر اِس طرح کی دُعا مانگے اِس کے بعد چار رکعت نمازِ صفائی قلب نیت صلوٰۃ القلب پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سہ بار سُورہ اخلاص پڑھے لیکن تمام نماز دل سے پڑھے۔ زبان سے نہ پڑھے۔ کیونکہ قلب کی نماز قلب کی زبان سے پڑھی جاتی ہے۔ اِس کے بعد بطریقِ جلسہ دو زانو بیٹھ کر دِل کو جمیع ماسوائے اللہ سے محفوظ کر کے اللہ تعالیٰ کی حضوری میں حاضر کرے اور ہفت مرتبہ یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ اللّٰہِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اِس کے بعد بطریقِ محاسبہ اور مجاہدہ کے ذکر میں فکر و ملاحظہ اور واسطہ کے ساتھ بہت توجہ اور قوّت و شدّت جہریہ یا خفیہ سے کہ جس سے اُس کو ذوق و شوق اور اِنبساط پیدا ہو ذکر کرے کہ جس سے بے خودی ہو اُس میں مشغول ہو۔

پس جاننا چاہیے کہ خاندانِ عالیہ قادریہ اور چشتیہ میں طالب کو اوّل کلمہ طیّب زبانی جہرِ متوسط کے ساتھ اِس طرح تلقین فرماتے ہیں کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ کو مدّ و شدّ کے ساتھ بدن میں سے کھینچ کر یعنے مقامِ ناف سے کھینچ کر اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب دِل پر لگائے اسی طرح خلوت میں بیٹھ کر رات دِن ورزش کرے جس قدر چاہے تکرار کرے اور ہر سینکڑے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ایک بار کہے اور بہتر یہ ہے کہ ایک جلسہ میں ایک ہزار ایک سو گیارہ دفعہ کہے جب اِس میں مزاولت پیدا کریگا تو چند روز کے عرصہ میں لذّت اور محویّت اور بے خودی حاصل ہوگی۔

اِس کے بعد جب طالب کو ذِکر سے کچھ لذّت اور محویّت معلوم ہونے لگے تو پھر یوں کریں کہ ایک مکان تنگ و تاریک خلوت میں رُو بقبلہ مؤدّب دو زانو بیٹھ کر دونوں آنکھیں بند کر کے ناف کے نیچے سے لا کو قوّت کے ساتھ کھینچ کر باہر لائے۔ اور داہنے شانے تک پہنچا کر اِلٰہَ کو ام الدّماغ میں سے باہر نکالے۔ اور اِلَّا اللّٰہُ کی نہایت زور سے دِل پر ضرب لگائے۔ اور لَا اِلٰہَ سے غیر اللہ کی معبودیّت اور مقصودیّت و موجودیّت کی نفی کا ملاحظہ کرے۔ تاکہ نظر سے غیر کا وجود منتفی ہوجائے۔ اور کلمہ اِلَّا اللّٰہُ سے اثبات وجودِ مطلق کا خیال کرے۔

ذکر چہار ضربی

اِس کے بعد ذکر چہار ضربی نفی اثبات میں مشغول ہو۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مکان تنگ و تاریک میں مربّع بیٹھ کر اگرچہ مربّع بیٹھنا بدعت ہے اور متکبّروں کی نشست ہے۔ سوائے حالتِ ذکر کے ہر وقت مربّع نشست ممنوع ہے کیونکہ آنحضرتؐ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو اُسی مقام میں مُربّع بیٹھ کر ذکر کرتے۔ یہاں تک کہ آفتاب نِکل آتا۔ اور پیٹھ سیدھی رکھے۔ آنکھیں بند کرے اور دونوں ہاتھ دونوں زانوؤں پر رکھے۔ اور داہنے پاؤں کی انگوٹھے اور اُس اُنگل سے جو اُس سے ملی ہے بائیں پاؤں کی رگ کے گوشت کو زور سے پکڑے تاکہ قلب کے اندر حرارت پیدا ہو جائے۔ جو تصفیہ کا باعث ہے، اور اِس حرارت کے باعث سے وہ چربی جو دِل کے گِرداگِرد ہے اور جِس کو خنّاس کا محل اور قرار گاہ کہتے ہیں پگھل جاتی ہے۔ اور وسوسے اور خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ اُس کے بعد یک دِل یک زبان ہو کر بمقتضائے طبیعت اور وقت کے جہر سے یا آہستہ سے ذِکر فِکر میں مشغول ہو۔ اور اِس بیت کی شرائط کی رعایت کرے۔ بیت یہ ہے:-

برزخ ذات وصفات و مدّ و شدّ وتحت و فوق
می نمائید طالباں را گُل بنفسِ ذوق وشوق

برزخ سے مراد شیخ کی صُورت یعنی پیر کا تصوّر ہے۔ اور ذات سے مراد وجودِ مطلق سبحانہٗ تعالیٰ کا ہے۔ اور صفات سے مراد ساتوں امام ہیں۔ یعنی حیاتؔ۔ علمؔ قدرتؔ۔ ارادہؔ۔ سمیعؔ۔ بصیرؔ۔ کلامؔ اور مدّ سے مراد یہ ہے۔ کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہ کی تشدید ہے۔ اور تحت سے مُراد آغاز کلمہ لا کا بائیں زانو کے شروع سے اور پہنچانا کلمہ اِلٰہَ کا دائیں شانے تک اور پھر یہاں پر دم کو راست کر کے فضائے دِل پر زور سے کلمہ اِلَّا اللّٰہ کیساتھ مارنا اور فوق سے مراد ہے۔ اِس ضرب کا نام نفی و اثبات چہار ضربی ہے اور بیت کی شرطوں کو ذِکر ستہ پایہ میں بھی رعایت رکھنا چاہیئے۔ مگر وہاں پر کچھ اور مقصود ہے۔ اور یہاں پر جو بیان ہو چکا ہے۔

ہدایت

جاننا چاہیئے کہ خطرے چار قسم کے ہیں اوّل خطرہ شیطانی جو تکبّر اور غضب اور عداوت اور حسد وغیرہ کا باعث ہے۔ اور دُوسرا خطرہ نفسانی جس سے خواہش طعام اور شہوت فرض اور حرص ذخیرہ اور ہوس زینت وغیرہ پیدا ہوتی ہے اور تیسرا خطرہ مُلکی جس سے ثواب کے امور جیسے طاعات اور عبادات اور اِس کے مثل پیدا ہوتے ہیں اور خطرہ چوتھا رحمانی ہے جس سے اخلاص اور محبت اور شوق اور اُس کی مثل پیدا ہوتا ہے۔

پس بائیں زانو کا سر شیطانی خطرے کے دفعہ کا محل ہے کیونکہ بائیں جانب مقام شیطان کا ہے اور دائیں زانو کا سر خطرہ نفسانی کا موضع ہے کیونکہ بہکانے میں ہمیشہ نفس اور شیطان کے درمیان شرکت کے لئے مقابلہ رہتا ہے اور دائیں کندھا خطرہ مُلکی کے دفعہ کا مقام ہے جو داہنا کاتب ہے اور دِل کی فضا خطرہ رحمانی کے رہنے کا مقام ہے۔ اور چُونکہ اِن خطرات کی تفصیل باقی ہیں مرید پراگندہ خاطر اور پریشان حال ہو جائیگا اس واسطے جو امر کُلی کہ اِن مراتب کے جامعہ ہوں ہوں۔ تعلیم کرے پس اوّل میں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یعنی لا معبود اِلَّا اللّٰہ تعلیم کرے اُس کے بعد لا مقصود پھر لا مطلوب پھر لا موجود تعلیم کرے اس سے سارے خطرات مٹ جائیں گے اور میرے نزدیک پہلے پہل اس کے آخر کا سکھلانا اچھا معلوم ہوتا ہے کیونکہ محنت کی تخفیف اور سفر کم کرنا اچھی بات ہے اور اگر مرید عجمی ہے تو اُس کی زبان میں تعلیم کرے۔

ذکر دو ضربی

ذکر دو ضربی یہ ہے کہ دم بدم داہنے کندھے پر لَا اِلٰہَ کی ایک ضرب اور دل کی فضا پر اِلَّا اللّٰہ کی دوسری ضرب ہے اور تین یا پانچ یا سات یا نو بار کہکر ایک بار محمد رسول اللّٰہ کہے۔ اور چونکہ یہ نسبت ذکر چہار ضربی کے اس میں بساطت ہے اس وجہ سے اس میں تفرقہ نہیں ہے۔

ہدایت دیگر۔ نفی اور اثبات کے بعد اثبات اور اثبات کے بعد اسم ذات کہنا چاہیئے اور اِلَّا اللّٰہ سے اللّٰہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے اِلَّا اللّٰہ زیادہ کہنا چاہیئے۔

اس کے بعد ہر دو خاندان قادریہ وچشتیہ ذکر نفی اثبات کے بعد ذکر پاس انفاس طالبوں کو تلقین کرتے ہیں۔

ذکر پاس انفاس کا طریقہ یہ ہے کہ سانس باہر آتے وقت لَا اِلٰہَ اور اندر جاتے وقت دل سے اِلَّا اللّٰہ کہے اسی طرح ہر سانس کیساتھ کرتا رہے اور ہر وقت بست وگشاد میں نظر ناف پر رکھے اور اتنا ذکر کرے کہ جس سے دمِ خواب اور بیداری میں ذاکر ہو جائے۔ اس ذکر سے ذاکر کی عمر دوگنی ہو جاتی ہے۔

دیگر طریقہ پاس انفاس اسم ذات کے طریقے سے۔

کبھی پاس انفاس لفظ اسم اَللّٰہ سے کیا کرتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے اسم ذات اللّٰہ کے ہا کو پیش پڑھے اس طرح کہ اُس میں (واؤ) پیدا ہو اور سانس کھینچتے وقت اللّٰہ سانس سے کہے گویا دل کی زبان سے ہے اور سانس نکلتے وقت ھُو سانس سے کہے وہی معنی خیال کرکے اور پاس انفاس میں چاہیئے کہ لَا اِلٰہَ کا ذکر کریں یا اَللّٰہ کا اگر ناک کی راہ سے آواز پیدا ہو تو اُس کو ناک کا آرہ کہتے ہیں کیونکہ اس سے بہت شورش اور سوزش اور دماغ میں بہت حرارت اور خشکی پیدا ہوتی ہے اس لئے ناک اور دماغ پر روغن بادام استعمال کرتے رہیں اور اس ذکر کو کامل کریں ذکر کے کامل ہونے کی پہچان یہ ہے کہ بے خبری کی حالت میں بھی سانس ذاکر رہے اگر کسی سادے شخص کو جس کے دل پر اذکار اور افکار کا اثر نہیں پڑتا ہو تو پیر کو چاہیئے کہ اُس کو اپنے سامنے دوزانو بٹھا کر کہے کہ ٹھوڑی کو سینے پر رکھ کر اور کمر کو پیٹ کی جانب اور سینہ ابھار کر بیٹھے اور آنکھیں بند کرلے اور اُس کے نفس کو مرشد دریافت کرتا رہے جب مرید اپنا سانس اندر کھینچے تو مرشد اپنے سانس کو اُس کے سانس پر چھوڑے اور جب اُس کا سانس باہر نکلے تو مرشد اپنا سانس اندر کھینچے اسی طرح چند منٹ کرتا رہے جب کرتے کرتے چند منٹ گذر جائیں گے تو یکایک مرید میں شورش پیدا ہو جائے گی اور مرشد کا جو مقام غالب ہوگا خواہ ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ہو یا کہ اسم ذات کا ہو وہ مرید کی زبان اور سانس سے جاری ہوگا جس سے اس قدر غلبہ ہوگا کہ ذکر کی گرمی سے مرید کے کان اور ناک سے بعض اوقات خون جاری ہو جاتا ہے لیکن پیر کو چاہیئے کہ زیادہ توجہ نہ دے ہاں رفتہ رفتہ توجہ بڑھاتے ہوئے زیادہ توجہ دے سکتا ہے اس ذکر کو ذکر سینہ بہ سینہ کہتے ہیں کیونکہ اس کو بلا ذریعہ

زبان کے سکھاتے ہیں لیکن اگرچہ سیکھنے والا ذکر میں مشغول ہو خصوصاً اُس مراقبہ میں جس میں حبسِ نفس کرتے ہیں تو شیخ کی تدبیر کچھ کارگر نہ ہوگی کیونکہ اُس نے حبسِ دم کر لیا ہے بلکہ اُسکی بیخودی کا اثر مرشد پر پڑ جائیگا جس سے وہ اپنی تدبیر سے بیکار ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی واقعہ ایک مجلس میں مجھ پر گذرا ہے پس جن شخصوں پر ذکر کی حالت غالب نہ ہو اِن کو اوّل طریقہ اسم ذات با ضربات کی تعلیم کریں جس کا طریقہ یہ ہے) ذکر اسم ذات یک ضربی میں لفظ مبارک "اللہ" کی مد و شد کے ساتھ زور سے دل پر ضرب لگانے پھر توقف کرے جب سانس ٹھہر جائے پھر ضرب لگائے اسی طرح ورزش کرے اور دو ضربی میں یک ضرب داہنے گھٹنے پر اور دوسری دل پر لگائے اور سہ ضربی میں یک ضرب داہنے گھٹنے پر اور دوسری بائیں گھٹنے پر اور تیسری ضرب دل پر لگائے اور چار ضربی میں اوّل و دوئم داہنے بائیں گھٹنے پر تیسری ضرب آگے اور چوتھی دل پر لگائیں۔ لیکن یک ضربی اور دو ضربی میں دوزانو بیٹھے اور سہ ضربی اور چار ضربی میں مربع بیٹھے۔

اس کے بعد پیر و خاندان قادریہ چشتیہ اسم ذات کا خفیہ طریقہ طالبوں کو تلقین کرتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے:۔

کہ سہ مرتبہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی کہے پھر رو بقبلہ دوزانو یا طریقہ جلسہ نماز کے بیٹھ کر کمر سیدھی کرکے سر کو قلب کی طرف بائیں پستان کے نیچے دو اُنگل کے فاصلے پہ ہے سر جھکا کر آنکھیں بند کرکے سر پہ کپڑا ڈال کر زبان کو تالو میں چپکا کر اپنے دل کو پریشان خیالات اور اِدھر اُدھر کی باتوں سے خالی کرکے ماسوائے اللہ کے اور کوئی خیال نہ آئے اور جس بزرگ سے اُسے ذکر کی تلقین حاصل ہوئی ہے اُس کی صورت کو روبرو رکھ کر اللہ تعالیٰ کی حضوری میں حاضر ہو کر کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اوّل لطیفہ قلب نور زرد ولایت آدم

علیہ السلام آدم صفی اللہ اُو کو مشرب ہیں متوجہ طرف قلب دے قلب متوجہ طرف احدیت دے جس پر ہم ایمان لائے ہیں فیض آتا ہے اُس ایک ذات اللہ سے جو تمام صفاتِ کمال کی جامع ہے اور ہر قسم کے نقصان و زوال سے پاک ہے وارد فیض اوپر لطیفہ قلب میرے ذکر اسم ذات اَللہ اَللہ اَللہ کہے اور اس خیال میں ایسا غرق ہو یعنی یہ خیال کرے کہ میرا دل اَللہ اَللہ اَللہ کہتا ہے مگر میں نہیں سنتا اور اُس کے سننے کی کوشش کرے اور اپنی ساری ہمت اُسی جانب مصروف رکھے تھوڑے دنوں کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ کچھ نہ کچھ اُس کو حرکت معلوم ہونے لگے گی جس سے اُس کو دل کی حرکت یا نفس کی حرکت یا وسواس کا گمان ہوگا پس جب اِس درجے تک پہنچ جائے تو ہمت بلند کرے تاکہ حرکت تو یا وہ ظاہر ہو اور حرکتِ نفس اور وسواس کا شبہ دفع ہو جائے اور تحقیقاً ثابت ہو جائے کہ دل کا ٹکڑا متحرک ہے اور اَللہ اَللہ کہتا ہے جب اِس درجہ تک پہنچے تو ہمیشہ اپنی ہمت کو اور بڑھاوے کہ ہر وقت خلا اور ملا میں باوضو و زبان بند ہونے کے دل کی آواز سنتا ہے اور اس حال میں دل ذاکر ہو جاتا ہے مگر اس دولت کے حاصل ہونے میں ہر شخص کا حال مختلف ہوتا ہے کیونکہ بعض کو جلدی اور بعض کو دیر کے بعد اور بعضوں کو معمولی توجہ میں اور بعضوں کو زیادہ کوشش کے بعد حاصل ہوتا ہے وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○

ترجمہ:۔ یعنی خدا کی رحمت سے نا اُمید مت ہو کیونکہ نا اُمید اُس کی رحمت سے کافروں کا کام ہے پس طالب کو چاہئے کہ تمام اوقات اس

ذِکر پر مداومت کرے تاکہ ذکرِ الٰہی کے ساتھ قلب ذاکر اور نور جاری ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ چند روز کی کوشش سے کامیاب ہو جائیگا۔

فائدہ:۔ جاننا چاہیئے کہ قلبِ صنوبری قلبِ حقیقی کا جو عالمِ امر سے آشیانہ ہے اور اس کو حقیقتِ جامعیہ بھی کہتے ہیں اور جب مرید اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو عادت اللہ جاری ہے کہ مبداءِ فیض سے بواسطہ قلبِ حقیقی کے اُس میں فیض پہنچتا ہے اور جب لطیفہ قلب کی پوری مشق ہو جائے اور فنائے قلبی حاصل ہو جائے پھر آگے قدم بڑھائے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ طالب کو لطیفہ تجلیات و انوار ظاہر ہوتے ہیں تو چاہیئے کہ حتی الامکان اپنے آپ کو اُن میں محو نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کو منزہ اور پاک ہونے کا دل میں یقین کرے اس کے بعد پھر آگے قدم بڑھائے۔ اس کے بعد ہر دو خاندان قادریہ چشتیہ میں جب طالب ریاضت اور مجاہدات کر کے پورا تصفیہ حاصل کر لیتے ہیں اور انتہا کو پہنچتے ہیں تب مُرشد اس ذکر کو تعلیم کرتے ہیں جس میں سے ایک ذکرِ میت ہے اور جب ذاتی اور صفاتی مشاہدہ میں کمی ہو تب یَا مُعِیّ یَا مُعِیّ یَا مُعِیّ یَا ھُوْ یَا ھُوْ یَا ھُوْ کی تعلیم کرتے ہیں۔ اُس کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اسی طرح دو زانو بیٹھے مگر دونوں قدم سرین سے باہر نکالے رہیں اور دونوں سرین زمین پر رکھے اور داہنے ہاتھ سے بایاں بازو اور بائیں ہاتھ سے دایاں بازو کو خوب مضبوط پکڑے اور پانچ ضرب سے ان کلمات کو کہے پہلے ضرب داہنے قدم اور داہنے زانو کے درمیان میں لگائے اور دوسری ضرب آسمان کی طرف اور تیسری ضرب بائیں قدم اور بائیں زانو کے درمیان میں اور چوتھی ضرب جگر پر اور پانچویں ضرب فضائے دل پر

لگائے لیکن ضربیں خوب زور اور قوت سے ماریں اور خیال کرے کہ ھُوْ سے مراد احدیتِ مطلقہ ہے کہ جس کا مثل کوئی نہیں ہے اور اس ذکر کے ایام میں دودھ کا استعمال رکھے اگر زعفران بھی ملا دے تو بہتر ہے اور عطریات کا استعمال اکثر رکھے اور کبھی تین ہی کلمہ پر اس ذکر کو اختصار کرتے ہیں اور ھُوْ ھُوْ ھُوْ یا مُعِیّ کہتے ہیں اور اُن کی نسبت بھی مثل سابق کے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ ھُوْ ھُوْ کی ضرب آسمان کی طرف اور یَا مُعِیّ کی ضرب دِل پر کرتے ہیں۔

ذکرِ قربان

اس ذکر سے صفائیِ باطن اور خرقِ عادات کا ظہور ہوتا ہے طالب کو چاہیئے کہ پہلے ان چار چیزوں کا التزام کرے اوّل تنگ حُجرہ دوسرے بھوکا رہنا تیسرے پلنگ پر نہ سونا اور غذائے لطیف کا استعمال کرنا مثل دودھ چاول چوتھے دل کا غیر اللہ سے خالی رکھنا پھر اس طریقے سے مربع بیٹھے کہ دونو پاؤں کی ایڑیاں خصیتین کے نیچے اور دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھے پھر مقعد کو بند کر کے سانس اُوپر کو کھینچ کے ناف کے گرداگرد لا کر ٹھوڑی کو سینے سے ملا کر منہ بند کر کے زبان کو تالو میں سخت گردش دے اور باطن میں یَا بَاسِطُ کا فکر کرے جب اس سند سے سالک ذاکر ہوگا تو چند روز میں منزلِ مقصود کو پہنچ جائیگا اور صفائیِ باطن اور خوارقِ عادات کا ظہور دیکھیگا۔ اور عالمِ ارواح سے مُلاقی ہوگا اور ہاتھ پاؤں سب درجہ بسیط میں آجائینگے یعنی دیکھنے والے کو ہر عضو جدا گانہ نظر آئیگا اس کے علاوہ اس ذکر میں ایک خاص کیفیت اور سِرِّ عظیم مخفی ہے جو کہ عمل سے خود روشن ہوگا بیان کرنے سے قاصر ہوں ؛؛

فصل دوسری اشغال ہر دو خاندان قادریہ چشتیہ کے بیان میں

اس کے بعد ہر دو خاندان عالیہ قادریہ چشتیہ میں شغل کی تلقین فرماتے ہیں:-

برزخ اکبر کا شغل

یہ کئی طرح پر ہوتا ہے اول یہ کہ حبس دم کر کے نظر دونوں ابروؤں کے درمیان میں رکھے دوسرا نظر ہوا میں رکھے تیسری دائیں آنکھ کھلی اور بائیں بند رکھے اور ناک کے داہنے نتھنے پر وجودِ مطلق کے نور بے کیف کا جو تمام تقیدات سے پاک ہے ملاحظہ کرے تاکہ وہ نور ظاہر اور فنائے حقیقی حاصل ہو مگر شرط یہ ہے کہ ہر عمل میں پلک نہ جھپکے اور یقین کرے کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں اور پاتا ہوں یہی میرا مقصود ہے انشاءاللہ تعالےٰ مقصود حاصل ہو گا۔

نوٹ

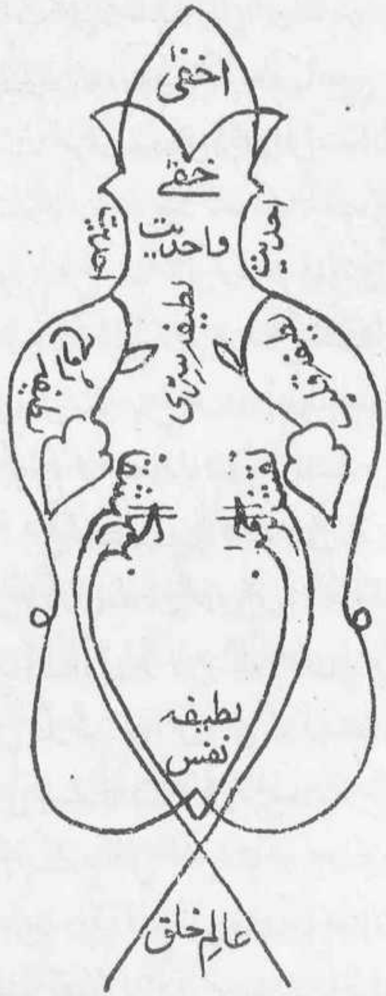
سلسلہ قادریہ چشتیہ کے درویش لطائفوں کو ان مقاموں پر بیان کرتے ہیں۔ اور نقشبندیوں کے لطائف کے مقام اور ہیں۔ اور قادری چشتی کے لوگ صرف ایک ہی ذکر سے تمام لطائف تہ کر لیتے ہیں اور نقشبندیہ جدا جدا ہر لطائف تہ کرتے ہیں۔

حُلیہ عکس نقشہ ازلی

اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں

حُلیہ عکس نقشہ ازلی

مظہر کمالیتِ حق



شغل دورۂ قادریہ

جس سے تمام لطائف کا بیک وقت دورہ کیا جاتا ہے اور کچھ دنوں کی مشق سے تمام لطائف کھل کر مشاہدۂ جمالِ الٰہی سے بہرہ مند ہوگا اس کا طریقہ یہ ہے کہ ادب سے قبلہ کی طرف دو زانو بیٹھ کر دونوں آنکھیں بند کر کے زبان کو تالو سے لگا کر حضورِ قلب سے تصور کرے وہ بھی زبانِ دل سے اَللّٰہُ سَمِیعٌ بملاحظہ نورِ خدا نورانی ناف سے نکال کر وسط سینہ تک کے لطیفہ سر کا مقام ہے پہنچائے اور اَللّٰہُ بَصِیرٌ کو ام الدماغ سے نکال کر تمام لطائف کو گردش دیتے ہوئے دماغ میں پہنچائے اور اَللّٰہُ عَلِیمٌ کو پھر ام الدماغ سے نکال کر عرش تک پہنچائے اور پھر اَللّٰہُ عَلِیمٌ کو عرش سے دماغ تک اور اَللّٰہُ بَصِیرٌ کو دماغ سے سینہ تک اور پھر اَللّٰہُ سَمِیعٌ کو سینہ سے ناف تک لائے یہ ایک دورہ ہوا اسی طرح پھر ناف سے شروع کرے اور درجہ بدرجہ اسی طریقہ پر بطریق عروج و نزول شاغل رہے اور بعض بزرگوں نے ان کلموں میں اَللّٰہُ قَدِیرٌ کو بھی شامل کیا ہے اس تدبیر پر اَللّٰہُ قَدِیرٌ کو چوتھے آسمان پر پہنچائے اور اَللّٰہُ عَلِیمٌ کو عرش تک اور اس جگہ ٹھہرے اس شغل کے ثمرے اور کیفیتیں بیان سے باہر ہیں جو کرے گا وہی جانے گا اور مفصل ترکیب اپنے پیر سے معلوم کرے کیونکہ بغیر تلقین و توجہ کے یہ شغل مشکل ہے اور بعضے بزرگ اس ذکر کو اس طرح کرتے ہیں کہ بطریقہ مراقبہ اور مشاہدہ اور معائنہ کا کرے تو نماز کی بیٹھک بیٹھے اور عَلِیمٌ سَمِیعٌ بَصِیرٌ کو شیخ کی صورت کے ساتھ ملاحظہ کرے اور ہر حال کا التزام کرے جب اس میں مستقیم ہو تو اسی ہیئت پر بیٹھے اور دل کی جانب رُو مائل کرے اور آنکھ بند کرے اور باطنی آنکھ سے دل کی طرف دیکھے اور خدا

کو دیکھنے کا تصور کرے پھر جب اس میں مستقیم ہو تو اسی بیٹھک پر بیٹھے کر آسمان کی طرف نظر کرے اور صاحب نزع کی طرح آنکھ بند کر کے تصور کرے کہ روح قالب سے نکل کر آسمان کے اوپر پہنچی اور حق تعالیٰ کو دیکھنے لگے اگر کوئی اس پر مستقیم ہو جائے تو ایک سبز دھاگا ظاہر ہوگا جس کا ایک سرا تو آسمان کے اوپر اور دوسرا سرا اس کے دل میں ہوگا یہ فقر کا اعلیٰ درجہ ہے اس شغل کو مشائخ علیہ الرحمۃ چھپائے رکھتے ہیں اس میں شیخ کی صورت کا ملاحظہ درست نہیں اور پہلے طریقے کو مراقبہ اور دوسرے کو مشاہدہ اور تیسرے کو معائنہ کہتے ہیں یہ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی نے حضرت سلطان نظام الدین سے نقل کیا ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ اس شغل کے کرنے والوں کو جو قرب اور حالات ظاہر ہوتے ہیں ان کی تفصیل کرنا خلاف ادب ہے اور زبان قاصر ہے صرف اتنا بتانا ضروری ہے کہ قرب کی دو قسمیں ہیں ایک قرب نوافل دوسرا قرب فرائض

قرب نوافل یہ ہے

کہ سالک سے صفات بشریہ زائل ہو جائیں اور صفات حق ظاہر ہوں جیسے قم باذن اللہ کہہ کر مردہ کا جلانا اور مارنا اور اپنے بدن سے سننا اور دیکھنا اور دور کی بات کا سننا اور دیکھنا علیٰ ہذا القیاس اور صفتیں ظہور میں آئیں اور صفات بندہ کا صفات میں فنا ہونا اسی کو کہتے ہیں یہ ثمر مراتب نوافل کا ہے۔

اور قرب فرائض یہ ہے کہ بندہ تمام موجودات کے شعور سے بالکلیہ فنا ہو جائے اسی طرح سالک کی نظر میں وجود خالق کے سوا کوئی شئے باقی نہ رہے اور ذات الٰہی میں بندہ کے فنا ہونے کے یہی معنے ہیں اور یہ ثمر قرب فرائض کا ہے

شغل سلطان نصیر کا طریقہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے منقول ہے اس کے ثمرے بہت ہیں خصوصاً

خطرہ بندی میں عجیب و غریب ہے طریق اس کا یہ ہے کہ صبح شام کے وقت روبقبلہ دو زانو بیٹھے اور پورے طور سے خاطر جمع کر کے دونوں آنکھوں کی نظر یا ایک آنکھ کی نظر بند کر کے دوسری آنکھ کی نظر ناک کے نتھنے پر ڈالے اور بغیر پلک جھپکائے چراغ کے نور یا ستارہ کے نور کی طرح غیر معین نور کا ملاحظہ کرے اور ایسا مستغرق ہووے کہ محو ہو جائے ابتداءً ان دونوں میں درد اور پانی بہے گا چند روز کے عرصہ میں جب مزاولت بڑھ جائیگی درد جاتا رہے گا اور نظر ٹھہر جائے گی اور شاغل کو تمام چہرہ اپنا سامنے نظر آئیگا جیسا کہ آئینہ میں نظر آتا ہے اور نور سے منور ہو گا اور نور بے کیف و لطیف ظاہر ہو گا اور مذاق اور کیفیت اس کی استعداد کے موافق حاصل ہو گی۔

شغل سلطانا محمودا کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ جیسے سلطانا نصیرا کے شغل میں ناک کے نتھنے پر نظر رکھتے ہیں ایسے ہی اس میں دونوں بھووں کے درمیان میں نظر رکھتے ہیں اس شغل میں شاغل کو اپنا سر نظر آنے لگتا ہے جب سر نظر آتا ہے تو عالم بالا کی کیفیت سے مطلع ہوتا ہے۔

شغل سلطان الاذکار کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ سالک تنگ اور اندھیرے حجرے میں جہاں غل غپاڑے کی آواز نہ آتی ہو داخل ہو کر درود و استغفار و اعوذ و بسم اللہ پڑھ کے تین مرتبہ حضورِ قلب سے اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ۔ اس کے بعد بیٹھ کر یا

لیٹ کر یا کھڑے ہو کر جس صورت میں ہو اپنے بدن کو گرا دے اور مردہ سمجھے اور سر سے پاؤں تک ہمت کے ساتھ بال بال سے متوجہ ہو جائے جب دم اوپر کھینچے لفظ اللہ کا اور اندر چھوڑے لفظ ھُو کا خیال کرے اور جانے کہ سانس آنے جانے کے وقت بال بال کی جڑ سے اللہ ھُو نکل رہا ہے۔ اور اس ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ اپنے آپ سے شعور جاتا رہے اور ھو الحی القیوم کے معنے کا لحاظ کرے چند روز میں ہر بُنِ موئے بدن ذاکر ہو جائے گا اور تجلی ظاہر ہونگی شاغل ہونا ضروری ہے۔

ذکر سلطان الاذکار کا دوسرا طریقہ

چاہیئے کہ حواس خمسہ کو روئی سے یا انگلی سے بند کر کے دم کو ناف کے نیچے سے کھینچ کر ام الدماغ میں بند کر لے اور دل مدور میں لے جا کر ذکر قلبی اسم ذات کے ساتھ قلب صنوبری سے استماع آواز احدیت کے ضمن میں اس نقطۂ درخشندہ کے تصور میں جو دل مدور میں ام الدماغ میں واقعہ ہے اور اس کو لطیفہ اخفی بھی کہتے ہیں شغل رکھے یہاں تک کہ یہ نقطہ اسقدر پھیل جائے کہ سارا بدن روشن ہو جائے اور اس کے بعد تمام فرش سے عرش تک نورِ محض ہو۔ اور اس نور میں پاکیزہ صورتیں حق اور ملائکہ کی نظر آئیں۔ اور جب یہ ذکر کمال کو پہنچ جاتا ہے تو سالک اپنی حقیقت کا جو افراد عالم میں متصرف ہے مشاہدہ کر لیتا ہے اس مقام میں سالک کو چاہیئے اپنی صفات کو صفاتِ حق سمجھے وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ۔

طریق شغل سرمدی کا

جس کو انہد اور سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں۔

طریقہ معینہ کے موافق آنکھ کان انگلیوں سے بند کر کے حواس خمسہ کو جمع کر کے تصور کرے کہ دماغ میں اوپر سے پانی گرنے کی آواز آرہی ہے اور ہمت سے اُس کے سننے میں متوجہ ہو جیسا کہ کسی نے کہا ہے **بیت** :-

در راہ عشق وسوسہ اہرمن بسی است — ہشدار گوش دل بہ پیام سروش دار

اور ایک لحظہ اُس سے غافل نہ رہے رفتہ رفتہ وہ آواز یہاں تک قوت پکڑے گی کہ بغیر آنکھ ناک بند کئے بھی آتی جائیگی اور لوگوں کا غل غپاڑہ اُس کو مزاحم نہ ہوگا۔ اور اس مشغول میں جس قدر ذوق وشوق بڑھتا ہے احاطہ تحریر سے باہر ہے اور جب ذکر تمام بدن میں سرایت کر جاتا ہے تمام بدن میں ایسی آواز آنے لگتی ہے جیسی گنبد میں سے آتی ہے اس آواز کو صوت حسن و ہمس کہتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے :-

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا اور کہتے ہیں کہ یہی آواز تھی کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درخت سے اپنے تمام بدن سے سُنی تھی اور اُن پر نزول وحی کی دلیل اور اولیا بھی اسی آواز کے ساتھ الہام سے مشرف ہوتے ہیں اور عارفوں نے بھی اسی سے خدا کو پایا ہے اور ہمیشہ روز بروز ذکر کی آواز غالب ہوتی چلی جاتی ہے اور کبھی گھنٹہ جیسی بھی آواز آنے لگتی ہے چنانچہ حضرت حافظ شیرازی اسی طرف اشارہ کرتے ہیں ۔ **بیت** :-

کس ندانست کہ منزل گہ آں یار کجاست — ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

اور کبھی کبھی دوسری طرح کی آواز آتی ہے اور جب اس کا غلبہ کمال کو پہونچ جاتا ہے تو سلطان الاذکار ہو جاتا ہے اور رعد اور صاعقہ کی آواز ظاہر ہوتی ہے اور تمام بدن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے اور محویت اور

بیخودی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی کبھی بجلی اور ستارہ اور چاند اور سورج کی طرح انوار ظاہر ہوتے ہیں مگر سالک کو چاہیئے کہ اِن انوار کی طرف التفات نہ کرے اس لئے کہ بڑا مقصد نورِ ذات بے جہت اور بے کیف ہے۔

شغل بساط کا طریق

جاننا چاہیئے کہ ام الدماغ میں ایک نقطہ آفتاب کی طرح چمکتا ہوا ہے اُس کو دل دور مدور کہتے ہیں اور صوفیا اخفی بھی کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شغل بلاواسطہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ کو پہونچا تھا اور اُن کو اُس کی برکت سے معراج باطنی حاصل ہوئی اسی سبب سے کہتے ہیں کہ اَلْعِلْمُ نُقْطَةٌ یعنی علم صرف ایک ہی نقطہ ہے جو کہ صوفیا اکرام بنام دلِ مدور سے موسوم کرتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے :-

کہ بطریق خلوت بیٹھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی یہی طرز تھی اور احتبا ہاتھ سے نہ کرے احتبا ایک قسم کی نشست ہے کہ گھٹنوں کو کھڑے رکھ کر بیٹھنا اور چادر لپیٹ لینا بالکل رسی یا چادر سے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو دونوں رانوں کے سروں پر رکھ کر ہر دو انگوٹھوں سے کان کے دونوں سوراخ بند کرے۔ چنانچہ ان سے سانس باہر نہ جا سکے اور دونوں شہادت کی انگلیوں سے دونوں آنکھوں کو بند کرے اس طریقہ سے کہ اوپر کو نیچے لا کر دونوں انگلیوں کو جمائے رکھے کہ انگلی آنکھ پہ نہ آئے اور دونوں ہاتھوں کی خنصر اور بنصر انگلیوں کو دونوں لبوں پہ رکھ کر سانس کا راستہ بند کر دے اور بیچ کی ہر دو انگلیوں کو ناک کے دونوں نتھنوں پر اس طرح رکھے کہ اول دائیں سوراخ کو اچھی طرح پکڑ کر سانس کی راہ بند کرے اور بائیں طرف کے سوراخ

کو کھلا چھوڑ کر زبان کو تالُو میں چپکا کر سانس کو ام الدماغ میں بند کرکے ھُو
ھُو کو آفتاب کی صُورت سُرمئی رنگ سُرخی مائل آنکھ کی پتلی کی طرح تصور کرے
کہ نقطۂ مذکور پھیل کر تمام بدن پر محیط ہو گیا ہے گویا سالک کے بدن کو محو کرکے
اس گرہ ھُو کا وجُود بے جہت و بے کیف کے عین ذات ہے اِس کی جگہ قائم
ہو گیا ہے اِس کے بعد بائیں سُوراخ کو بھی مضبُوط پکڑ کر حبسِ نفس میں بیٹھے
اس شغل کے شروع سے لیکر کمال کثرت تک بدُون تکلیف کے جس قدر ہو
سکے سانس کو روکے اور سانس لینے کے وقت وُہ اُنگل کہ بائیں نتھنے پر تھی
اُٹھائے اور سانس کو آہستہ سے نکالکر اللہ کے ساتھ چھوڑے کیونکہ جلد
چھوڑنے میں نفس کو تکلیف پہنچتی ہے پس اس طریقہ سے جس قدر ہو سکے
عمل کرے اس شغل کے بعض عالموں نے یہاں تک مشق کی ہے کہ چار پہر
کو چار دم میں گذار دیتے ہیں۔

رفت اوزمیاں ہمیں خُود ماند خدا

اور رُویتِ تجلّیِ ذات اور لاہوت محمدی اسی فنا کے مرتبہ کا نام ہے
اس شغل میں اگر زرد نُور نظر آئے تو وُہ نُورِ نفس اور عالمِ ناسُوت کا
ہے اور اگر سُرخ نظر آئے تو عالمِ ملکوت کا اور اگر سبز نظر آئے تو عالمِ جبروت
کا اور اگر محض سیاہ نظر آئے تو عالمِ لاہوت کا ہے اور حضرت غوث
الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال
تک غارِ حرا میں اس شغل میں مشغول رہے ہیں اور میں اس غار میں بارہ
سال تک اس شغل میں رہا ہوں پس جس نے اس شغل کو کیا اُس نے اپنے
مقصد کا گنج پا لیا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

مراقبات

جاننا چاہیئے کہ جب طالب انوارِ ذکرِ جہریہ و خفیہ سے منوّر ہو جاتا
ہے۔ اور ذکر اُس کے رگ و ریشے میں سما جاتا ہے اور محویّت اور جمعیت
حاصل ہو جاتی ہے۔ تب ہر دو خاندان قادریہ چشتیہ کے بزرگ مراقبہ تلقین
فرماتے ہیں کیونکہ قادریہ و چشتیہ کا منشا یہ ہوتا ہے۔ کہ طالب جلد از جلد مقصدِ
منزل کو پہنچ جائے۔ اس لیئے باقی ذکر اذکار کو ترک کرکے مراقبہ شروع کراتے
ہیں۔

فصل تیسری مراقبہ قادریہ چشتیہ ہر دو خاندان مراقبہ ایک مشق ہے
اور رقیب سے مراد نگہبان ہے۔ پس دِل کو ماسوائے اللہ کی یاد اور غیرِ حق
کے خیال سے نگہ رکھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ جس آیت کا یا جس کلمہ کا مراقبہ
منظور ہو۔ اُس کو زبان سے کہے۔ اور اپنے آپ کو ذلیل و حقیر سمجھ کر ادب سے
قبلہ کی طرف مُنہ کرکے دوزانو ہو بیٹھے اور ماسوائے اللہ سے دِل کو خالی کرکے
اُس معنے کی تصوّر میں خُوب غور کرے۔ یہاں تک کہ اِس میں مُستغرق ہو جائے
اور اصل مراقبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف :۔
اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ
فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اور یہ کلام اللہ شریف یعنے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کا ہے کہ تمام مراقبوں کا سر
ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو مُردہ اور بوسیدہ اور خاک تصوّر کرے
اور آسمان کو پھٹا ہوا اور تمام عالم کو درہم برہم جیسا کہ قیامت کے روز ہو
جائیگا۔ ملاحظہ کرے۔ اور ذاتِ مطلق کو موجود اور باقی جانے تا وقتیکہ محویّت

اَور بے خودی نہ حاصل ہو۔ اِس شغل میں مشغول رہے۔ بعدازاں دیگر مراقبات میں مصروف ہو۔

دُوسرا مراقبہ

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نور ہے زمین و آسمان کا یعنے انوارِ الٰہی کو جو ہر مکان و زمان میں موجود ہے جیسا کہ اِس کی ذات کا وجُود ہر جگہ ثابت ہے ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو۔ اَور ایسا ہی اِس آیت کا مراقبہ کریں۔

آیت کا مراقبہ

اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ۔

ایضاً۔ اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ

اِس کے علاوہ اَور کلمات مراقبہ کے بہت سے ہیں جو کہ اپنے پیر سے حاصل کریں اَور جب مراقبوں کے ثمر سے مترتب ہونے لگتے ہیں۔ اَور کیفیتیں اَور انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ تو پھر مراقبہ توحید ارشاد فرماتے ہیں۔ اَور مراقبہ توحید چند قسم کا ہوتا ہے۔

اوّل مراقبہ توحید افعالی اِس کا طریقہ یہ ہے کہ تمام عالم کے حرکات وسکنات کو حرکات وسکنات حق کی جانے اَور فاعلانِ ظاہری کو بمنزلہ آلات اور حق کو فاعلِ مُطلق تصوّر کرے جب پُوری طرح اِس حالت پر مداومت کریگا تو ثمرات عجیبہ اَور اخلاق پسندیدہ ظاہر ہونگے۔ اَور بُرائی بھلائی یکساں نظر آئے گی۔

نظم

مردانِ قفس ہوا شکستند — از نیک و بد زمانہ رُستند
در بحرِ فنا چو غوطہ خوردند — جُز حق ہمہ را وداع کردند

دُوسرا مراقبہ توحیدِ صفاتی

وہ یہ ہے کہ اپنے اَور تمام موجُودات کی صفات کو صفاتِ حق کا پَرتو سمجھے اور اُس میں مستغرق ہو۔ اِس کے ثمر سے بھی بیان نہیں ہوسکتے مجمل یہ ہے کہ اِس مراقبہ کا عامل اپنے آپ کو کثرت فی العالم کا مصوّر جانتا ہے صُورت اس کی یہ ہے۔ کہ اپنے بدن کو فراخ اَور چوڑا پاتا ہے۔ اِس مرتبہ میں فرش سے عرش تک تمام عالم کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے اور تمام عالم کو اپنے میں دیکھتا ہے۔ اَور تمام جہان کی کیفیت اُس پر کھُل جاتی ہے۔ اَور یہ کشف اِس کا واقعی ہوتا ہے۔ لیکن اِس میں توقف نہ کرے اَور اِس سے اُن انوار کا قصد کرے کہ جو ذات کے حجاب ہیں۔ اَور بعض دفعہ جو طرح طرح کے انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ بھی ذات بحت کے حجاب ہیں۔ اِن سے بھی ترقی چاہیئے۔ اور انوار کے حجاب بہت سخت ہیں۔ اللہ کی درگاہ میں عجز و انکساری سے دُعا کرے اَور نظر خیال کے ساتھ اُسے عبُور کرے۔ اُس کے آخر میں حجاب جمالی لطیف اَور بے رنگ ہے۔ اُس کو بے رنگی کہتے ہیں۔ اَور کبھی اِس جگہ بھی توقف ہوتا ہے اور بعض مقصُودِ اصلی سمجھ کر توقف کرتے ہیں۔ اور اگر امدادِ الٰہی اور جذبہ غیبی شاملِ حال ہے۔ تو تمام حجاب تہ ہو جائیں گے۔ اَور معرفت ذات بحت بے مانند کے مرتبہ پر پہنچے گا۔ اور اُس جگہ عجائب وغرائب حالات پیش آئیں گے۔ اور اِس کو سیر فی اللہ کہتے ہیں۔ اَور اِس کی کوئی اِنتہا اَور اِس مقام کو سلوکِ معرفت کا منتہی فرماتے ہیں۔

تیسرا مراقبہ توحیدِ ذاتی

توحیدِ ذاتی کے مراقبہ کو کہ تمام ذات کو حق جانے اَور ماسواء کو غیر موجود

سمجھے محققانِ حال نے منع فرمایا ہے کہ اس کا سمجھنا بدوں وجدان کے نہیں ہو سکتا۔ اجمالی طور پر سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمیشہ اس حال میں رہے۔ عنایتِ الٰہی سے رفتہ رفتہ پورے طور پر کشف ہونے لگیگا۔ اور ابتدائے حال میں تلاش اور تحقیق نہ کرے۔

(فائدہ)

جاننا چاہیئے کہ مراقبہ میں نہایت مشق اور مداومت کرے تاکہ دل کا بتکلف متوجہ کرنا جاتا رہے بلکہ یہ بات حاصل ہو کہ مراقبہ سے دل پھیرنا غیر ممکن ہو جائے اور اُس سے حالت اور حضوری اور محویت اور اپنی اور عالم کی نفی اور حق کا اثبات ظاہر ہوا اور ایک لحظہ بھی موقوف ہونے میں ہلاک ہونے کا خوف ہے۔

پس جب سالک اس درجہ پر پہنچے گا۔ تو عظمتِ الٰہی و غلبہ نور سے بیہوش ہو جائے گا۔ اور جب ہوش میں آئے تو اپنے آپ کو عاجز و حقیر دیکھے اور ترقی کا طالب ہو۔ اس کے بعد نورِ جمالی ظہور کرے گا۔ اس نور کے غلبہ سے سالک کے حواس خمسہ بے کار ہو جائیں گے اور اُس نور کو بہ سبب غلبہ چشم باطن چشم ظاہر سے مشاہدہ کرے گا۔ اگر وہ نورِ تجلی سالک کے دل میں قرار پکڑے تو سالک کا ارادہ اور فعلِ الٰہی کے موافق ہو جائیگا۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ جو کچھ دیکھے گا۔ حق سے دیکھے گا۔ اور جو کچھ سنیگا حق سے سنے گا۔ اور جو کچھ جانے گا۔ وہ بھی حق سے جانے گا۔ اور تمام اشیاء میں ہستئ حق کو پائے گا۔ اور اُسی کی طرف دوڑے گا۔ یہ مرتبہ قربِ نوافل اور مقام مشاہدہ کا ہے۔ اور اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس مرتبہ میں سالک کی نظر معرفت اوّل صنع سے صانع کی طرف جاتی ہے۔ جب سالک اس مرتبہ پر پہنچتا ہے اور اس میں کمال حاصل کرتا ہے۔ تو اُس کو سالک مجذوب کہتے

ہیں اور اس حال کا مصداق ہوتا ہے۔

بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَنْطِقُ وَبِیْ یَبْطِشُ وَبِیْ یَمْشِیْ وَبِیْ یَعْقِلُ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ۔

بیت

علمِ حق در علمِ صوفی گم شود — ایں سخن کے باور مردم شود

اور اس مرتبہ میں سالک کے دل پر کبھی کبھی اُس تجلی کے انوار مثل اجسام کے ظہور کرتے ہیں۔ پس اُس نور کو نورِ حق جانے اگر اس حال پر سالک قرار پائے۔ اور قیام کرے اُس دوسرے مرتبہ میں سالک کی نظر معرفت صانع سے صنع میں آئے گی اور تجلی ذاتی سالک کے دل پر وارد ہوگی کہ اُس تجلی میں اُس نور کو بے مثل بے مانند دیکھے گا۔ اور ہستئ حق کو حق جانے گا۔ اور حق کو بغیر حجاب اشیاء کے مشاہدہ کرے گا اور فعل اور صفت کہ اس سے یا اور موجودات سے ظہور میں آئے گی یقیناً جانیگا اور ملاحظہ کریگا۔ کہ خلقت کے یہ افعال و صفات بعینہٖ باری تعالیٰ کے افعال و صفات ہیں کہ عالم سے ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ مقام قربِ فرائض کا ہے۔ جب سالک اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو اس میں کمال ہو جانے کے بعد اُس کو مجذوب سالک کہتے ہیں۔ کہ صفات اور ہستئ ذاتِ حق کو تمام چیزوں میں جلوہ گر دیکھتا ہے۔ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ اور مشاہدہ کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اگر اس مرتبہ سے ترقی در ترقی حاصل اور فضلِ الٰہی سے تجلیات ذات یا تمام صفات وارد ہوں سالک بتمام اُن تجلیات ذات میں مستغرق ہو۔ اس تیسرے مرتبہ میں ہمہ تن صانع ہو جائیگا۔ اور کوئی صنعت نہ رہیگی اس جگہ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ کا ظہور ہوگا اور

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کا بھید کھل جائیگا۔ اور ہستی حق کے سوا اُس میں کچھ نہ رہیگا پس فنا ہوجائیگا۔ اور کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ کا ظہور ہوگا۔ اور حق محض باقی رہ جائیگا۔ اس جگہ ہمیشہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ کا ملاحظہ کرے کہ رُوح کو جو حق کا نورِ ذاتی ہے۔ آنکھوں سے بے پردہ دیکھے گا چنانچہ قول رَاَیْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ۔ اِس معنے کا شاہدہ ہے کہ سالک ذات باری کے نورِ ذات کے ساتھ معائنہ کرتا ہے۔ اور خود کو درمیان میں نہیں پاتا اور اِسی کو فنا کہتے ہیں۔

مَراتبِ فناہ کا بیان

جاننا چاہیئے کہ فناہ کے چند درجے ہیں۔ اور ہر درجہ کی ایک حد معیّن ہے۔ جیسے ذکر کے پانچ درجے ذکرِ جسم۔ ذکرِ نفس۔ ذکرِ دِل۔ ذکرِ روح۔ ذکرِ سر کہ جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ فناہ کے بھی پانچ درجے ہیں اوّل ذکرِ ربّانی کہ غلبہ سے جس کو ذکر جسم کہتے ہیں۔ صفاتِ ذمیمہ جو نفس امّارہ کی صفتیں ہیں۔ صفاتِ حمیدہ میں کہ شرح شریف کے امر میں فناہ ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ذِکرِ فکر کے غلبہ میں جس کو ذکرِ نفس کہتے ہیں۔ خواہشاتِ نفسانی کہ نفس لوامہ کی صفتیں ہیں۔ خواہشِ ربّانی میں فناہ ہوتی ہیں۔ تاکہ سالک احکامِ طریقت پر مضبوط ہو۔ اور مکاشفہ اور الہام کا طریق کہ نفس ملہم کا مقام ہے۔ مکشوف ہوئے۔ تیسرے وُہ ہے کہ ذِکرِ قلبی کے غلبہ میں۔ جس کو مراقبہ کہتے ہیں۔ موجودات کے افعال واوصاف موجودِ مطلق کے افعال واوصاف میں فناہ ہوں تاکہ ہر شئے کی حقیقت اَثر اور افعالِ حق کا ملاحظہ اور اطمینان قلبی کے نفس مطمئنہ کا مقام ہے

حاصل ہو چوتھے یہ ہے کہ ذکرِ رُوح کے غلبہ میں جس کو مشاہدہ کہتے ہیں کثرتِ وحدتِ حق میں فناہ ہو۔ یہاں تک کہ اُس کے مشاہدہ میں سوائے ذاتِ محض کے کچھ نہ رہے۔ یہ مرتبہ مشاہدہ کا ہے۔ پانچویں یہ ہے کہ ذکرِ سِرّی کے غلبہ میں جس کو لذّتِ اذکار اور نفور از خلق اور معائنہ کہتے ہیں سالک کی ذات خود ذاتِ مُطلق میں فناہ ہوجائے۔ یہ معائنہ ہے۔ اور اِسی کو فناہِ سالک کہتے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو کسی وجہ سے اپنے آپ میں نہ پائے۔ کیونکہ اگر پایا۔ تو فنا ہیت بھی فناہ ہوجائے گی۔ اور فناہ الفناہ کا مصداق بنے گا۔ اِس مرتبہ میں سالک رائے حق یا علمِ حقیقت کچھ بھی باقی نہیں۔ لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ اسی مقام کا مخبر ہے وَمَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ کا یہیں ظہور ہوتا ہے۔ **بیت**:۔

تو دریں گُم شو کہ توحید ایں بود   گم شُدن گم کُن کہ تفرید ایں بود

سالک اِس مرتبہ میں سیر اِلَّا اللّٰہ کہ جو اُس کا مقصود ہے۔ اور سیر فی اللہ جو اُس کا تصوّر ہے تمام کرکے مطلب اصلی سے واصل ہو کر جمیع موجُودات کو اپنے ظہور سے جانتا ہے۔ یعنی سالک کی ہستی بالکلیہ نہیں رہتی اِس مقام پر حضرت بایزید بُسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تا غائب بُوَوم او را می جُستم وخُود را می یافتم اکنوں سی سال است کہ خود را می جویم و او را می یابم۔

اگر اِس مرتبہ میں ایک دفعہ کی تجلّی بھی سالک کے دِل پر پڑ جائے تو ولی کامل ہوجائے مگر یہ مرتبہ کبھی کبھی ظاہر ہوتا ہے۔ بعضوں کے نزدیک ایک ہفتہ میں گھڑی یا دو گھڑی کے لیئے ایک دفعہ یا دو دفعہ ظاہر ہوتا ہے۔ یا ہر روز ایک مرتبہ گھڑی دو گھڑی یا تین گھڑی تک یہ فنائیت باقی

رہتی ہے یا دو تین روز یا کم یا زیادہ اور یہ عارفوں کے حال سے متعلق ہے ہر ایک کا فہم اور ادراک اس جگہ نہیں پہنچ سکتا۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ سالک کو اس فناء سے بقاء دیوے تو اپنے نورِ ذاتی سے اس کو باقی کرتا ہے۔ اس مرتبہ کو جمع الجمع کہتے ہیں یہ بڑی حیرت کا مقام ہے۔ اور اسے آخری مقام کہتے ہیں۔

(فائدہ)

بقا باللہ رجوع اِلَی اللہ ہدایت کا نام ہے یعنی ہدایت میں مَنْ حَيْثُ التَّعَيُّنَاتِ تفرقہ اور ادراک کا مرتبہ ہے۔ اس میں مبتدی کی نظر مظاہر پر غیر ظاہر پڑتی ہے۔ اور یہ مقام نہایت غفلت کی وجہ سے ہوتا ہے اور بعد اپنی فناہ بے خودی اور تعینات تشخصات کی قیدوں سے نکلنے کے اور پھر باعتبار تعینات کے رجوع کرتا ہے اس وقت میں اوّل ذات مطلق پر کہ ظاہر ہے۔ نظر پڑتی ہے۔ اس کے بعد اس ذات کے نور سے مظاہر تعینات اور تشخصات کو دیکھتا ہے کہ باعتبار تعینات کی دونوں مرتبہ آپس میں شریک ہیں۔ مگر فرق ظاہر ہے پس عارف تمام احوال و اوقات میں ہستی حق کو ملاحظہ کرتا ہے اور کوئی شئے اس کے لئے رویتِ حق سے حاجب اور رویتِ حق رویتِ اشیاء سے مانع نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ عارف اپنی حقیقت انسانی کو کہ الوہیت ہے۔ پہنچ گیا ہے۔ جیسے الوہیت کو وجوب اور امکان مساوی ہیں ایسے ہی عارف کامل کے لئے حق خلقت سے اور خلقت حق سے حاجب نہیں۔ وَمَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ اور خلق کو معدومِ محض اور حق کو موجودِ مطلق دیکھتا ہے۔ اور علم حق سے

اپنے آپ کو مطلق قید میں آیا ہوا سمجھتا ہے۔ اور تقیدات سے اپنے آپ کو مطلق قید میں آیا ہوا سمجھتا ہے۔ اور تقیدات سے اپنے آپ کو عبد پہچان کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہے۔ اس مرتبہ میں کہ عبدیت کا مرتبہ ہے۔ خلیفہ حق ہو کر بندگانِ حق کو حق تک پہنچاتا ہے۔ اور ظاہر میں عبد اور باطن میں حق ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں۔ اس میں وجوب اور امکان برابر ہیں۔ لیکن ایک دوسرے پر غالب نہیں ہوتے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ اور یہ حفظِ مراتب مقام اہلِ تمکین کا تلوین میں ہے۔ عارف اس مرتبہ پر پہنچکر عالم میں متصرف ہو جاتا ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ کا ظہور ہوتا ہے اور صاحبِ اختیار ہو جاتا ہے۔ پھر جس تجلی حق کو اپنے اوپر چاہتا ہے ظاہر کر سکتا ہے اور جس صفت کے ساتھ چاہتا ہے۔ متصف ہو کر اس صفت کا اثر ظاہر کر سکتا ہے۔ اس مرتبہ میں حال سالک کے تابع ہوتا ہے کیونکہ وہ متصف بصفات حق و متخلق باخلاق اللہ ہے اور اس نے جمال اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً کو دیکھا ہے اور نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ہو گیا ہے اور اس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

بیت

ہیچکس ایں درد را درماں نیافت — ہیچکس ایں راہ را پایاں نیافت
ای برادر بے نہایت درگہیست — ہر چہ بروے میرسی بر وے بائیست

(فائدہ)

پس طالب کو چاہیئے کہ ذکر زبانی اور دلی میں جَهْرَةً وَّخُفْيَةً خَلْوَةً وَّجَلْوَةً رات دن ایسا مشغول رہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے ذکر کو بالکل فراموش اور محو کر دے بفضلِ تعالیٰ ذاکر کے دل پر اتنے انوار اور اسرار جلوہ گر ہونگے کہ بیان سے

باہر ہیں اور اُن انوار کے روشن ہونے میں لذتِ جمالی اور تجلّیٔ حق حاصل ہوگی اور اپنے مقصود کو پہنچے گا۔

(فائدہ)

مگر اس جگہ ہوشیار اور مراقب رہنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ نفس غیر مقصود کی طرف مائل ہو۔ اور لذت اُٹھا کر ٹوٹے میں پڑے۔ اور غیر معشوقیت سے جل جائے۔ اگرچہ جلالی وجمالی سب انوارِ الٰہی ہیں۔ مگر حفظِ مراتب اور فرقِ مقام واجب ہے اور محمودہ اور مذمومہ میں ضرور فرق چاہیئے ورنہ کفر اور زندقہ کا خوف ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔ لہٰذا علامات و آثار۔ انوار محمودہ اور غیر محمودہ کے جاننے چاہئیں

کیفیت

انوار و آثار محمودہ اور غیر محمودہ کا بیان یہ ہے:-

جاننا چاہیئے کہ جب سالک کا قلب ذکرِ حق میں جاری ہو جاتا ہے۔ اور ذکر تمام اعضاء میں سرایت کر جاتا ہے۔ تو کدورت ما سوائے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اور رُوحانیت سے ربط اور نسبت حاصل ہو جاتی ہے۔ انوارِ الٰہی نازل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی اپنے اندر نظر آتے ہیں۔ کبھی باہر پس جو انوار اپنے دل یا سینہ یا سر یا دائیں یا بائیں ہاتھوں میں اور کبھی سارے بدن میں پاتا ہے یہ سب محمودہ ہیں۔ اور جو نور اپنے سے خارج کبھی دائیں بائیں اور کبھی سر کی طرف اور کبھی آگے ظاہر ہوتے ہیں یہ بھی بہتر ہیں۔ مگر اِن کی طرف رُخ نہ کرنا چاہیئے جاننا چاہیئے کہ نور اگر داہنے شانے کے متصل ہے کسی رنگ کا کیوں نہ ہو۔ تو یہ نور ملائکہ کا ہے اور اگر نور سفید ہے تو کراماً کاتبین کا ہے۔ اور اگر آدمی سبز پوش خوبصورت یا اور کسی پاکیزہ صورت میں ظاہر ہوں تو وہ فرشتے ہیں کہ ذاکر کی حفاظت کے لئے حاضر ہیں اور اگر نور دائیں شانے سے غیر

متصل ہے یا آنکھ کے برابر ہے تو وہ نور مرشد کا ہے کہ یہ راستہ کا رفیق ہے۔ اور اگر آگے ہے تو وہ نورِ محمدی ہادیٔ صراط المستقیم ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور اگر نور بائیں شانے کے متصل ظاہر ہو۔ جس رنگ کا ہوگا۔ وہ نور شیطان کا ہے اور بعض دُنیا کا نور بھی کہتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس جو صورت یا آواز بائیں طرف یا پیچھے سے ہوگی۔ وہ بھی شیطان کا ہوگا۔ لَاحَوْلَ سے اسے دفعہ کریں اور معوذ تین پڑھ کر پھونکیں۔ اور التفات نہ کرے۔ اور اگر نور اوپر سے یا پیچھے سے آئے تو وہ نور اُن فرشتوں کا ہے جو اس کے محافظ ہیں۔ اور اگر نور بلا جہت ظاہر ہو اور دل میں دہشت پیدا ہو۔ اور اس کے زائل ہونے کے بعد کچھ حضوریت باطن نہ رہے۔ وہ نور شیطان کا ہے لَاحَوْلَ پڑھنا چاہیئے اور اگر بلا جہت ظاہر ہو اور اس کے زوال کے بعد حضوری اور لذت برابر حاصل ہو اور اشتیاق اور طلب غالب ہو تو وہی نورِ مطلق مطلوب ہے رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اور اگر نور سینہ یا ناف کے اوپر سے ظاہر ہو۔ اور رنگ آگ و دھوآں کا سا رکھے وہ خناس وسوسہ ڈالنے والے کا ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر نور سینے کے اندر یا دل کے اوپر سے ظاہر ہو تو وہ نور صفائی دل کا ہے۔ اور اگر نور دل سے سُرخ یا سفید یا زردی آمیز ظاہر ہو تو وہ نور دل کا ہے اور اگر خالص سفید ہے تو وہ نور رُوح کا ہے کہ طالب کے دل میں تجلّی کر کے ظاہر ہوا ہے۔ اور اگر نور سر کی جانب سے ظاہر ہو تو وہ بھی رُوح کا نور ہے۔ اور اگر نور آفتاب کی صورت سے دکھائی دے تو وہ بھی رُوح کا نور ہے۔ اور بعض اس کو نورِ ذات کہتے ہیں پس اگر یہ نور اوپر سے ہے تو ذات ہے۔ اور اگر مقابل یعنے سامنے سے ہے تو رُوح کا نور ہے اور اگر چاند کی صورت ظاہر ہو تو دل کا نور ہے بعضوں کے نزدیک مقابل کا

نور نورِ محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور جو نور سلطاناً محموداً اور سلطاناً نصیراً کی طرف سے ظاہر ہو تو وہ بھی نورِ ذات ہے۔ مگر طالب کو چاہیئے۔ کہ اِن انوار میں سے بجز نورِ مطلوب کے کسی نور میں مشغول نہ ہو اور خوشی اور لذت حاصل نہ کرے۔ بلکہ نورِ الٰہی میں ترقی کرے۔ کیونکہ تجلیاتِ الٰہی کی کوئی انتہا نہیں ہے اور اگر سیاہی کاجل جیسے اور اُس کے گرد نورانی خط باریک اور مکدر ظاہر ہو تو وہ نورِ نفی کا ہے اگر اِس کی طرف متوجہ ہو گا۔ تو البتہ نفی حاصل ہوگی اور یہی مطلوب ہے کہ ماسوائے کدورت سے صفائی اور تجلّی آثار اور افعال اور صفاتی ہیں جن کا رنگ سفید اور سبز اور سرخ ہے محویت اور فنائے مطلق حاصل ہو اور جب ہوش میں آئیگا تو وہ وصال اور عشق اور شوق اور بے قراری میں ترقی پائیگا اور تجلّی سے عروج کرکے دوسری قسم کی تجلیات سے محظوظ ہو گا۔ اور یہ کیفیت اور حال بیان سے باہر ہے جس پر گذرے وہی جانے اور سیر عروجی کے پورا ہونے کے بعد تجلّی ذاتی عارف کے دل پر جلوہ گر ہوگی اور تجلّی ذاتی کا نور سیاہ آنکھ کی پتلی کے موافق ہے اور اِسی میں عارف کی فناہ ہے۔

جاننا چاہیئے کہ اِن تجلّیات کی ابتداء میں عالمِ ناسوتی کے انوار و اوصاف کی مناسبت سے سالک کے دِل پر طرح طرح پر ظاہر ہوتے ہیں اور سالک بھی اُن انوار کی طرح نور مجسّم بن کر اُن انوار میں سَیر کرتا ہے۔ پس سالک کو چاہیئے کہ اُن سے لذّت نہ اُٹھائے اور اِن میں مشغول نہ ہو اور اِس کو صنعتِ حق جان کر اُس پہ تیغِ لا کھینچ کر نہایت شوق سے صانع کی طرف جو در اصل اِس سے مقصود ہے متوجہ ہو پس امدادِ الٰہی سے مرشد کی توجہ کیساتھ سالک آسمان پر پہنچے گا۔ اور وہاں عجائبات وغرائبات آسمانی کا ملاحظہ کریگا۔ اور انبیاء و اولیاء اور فرشتوں کی ارواح سے ملاقات کرکے اور اُن کے طرح طرح کے اجسام دیکھیگا اور فرشتوں

کیساتھ اُن کی طرح آسمان پر چڑھ کر اُس کے عجائبات کا معائنہ کریگا پس مُرید کو چاہیئے کہ اُس میں بھی متوجہ نہ ہو اور درد و بیقراری عشق کیساتھ ترقی کرنا چاہیئے پھر امدادِ الٰہی اور مُرشد کی توجہ سے عرش کُرسی پہ پہنچے گا۔ اور کُرسی کو عرش کے نور سے بھرا ہُوا اور عرش کو آفتاب کے مانند روشن پائے گا۔ اور اُس جگہ کے عجائبات دیکھ کر آنکھوں کو روشن کریگا۔ پس سالک کو چاہیئے کہ اِس کے تماشے سے لذت نہ اُٹھاوے اور سب کو لا کے تحت میں اور شوق اور درد عشق کے ساتھ ترقی چاہیئے اِس مرتبہ میں مُرید کا نفس صفتِ عنصریہ چھوڑ کر صفتِ اطلاق پیدا کر لیگا۔ مگر پھر بھی اُس پہ مطمئن نہ رہنا چاہیئے کہ ابھی منزل کا خطرہ باقی ہے اور یہ گوناگوں اوصافِ حق سے اَللّٰہ کے عشق کی آگ مُرید کے دِل میں غلبہ کریگی اور اُس کے عقل و ہوش کو جلادیگی جب ہوش میں آئیگا اور اشتیاق میں بیقراری سے بیبا کانہ کلمے دِل سے نکلیں گے اور نہ جانے گا کہ میں کیا کہتا ہوں اِس حال میں غلبہ عشق کی وجہ سے جمیع تعلقات ماسوائے سے مجرّد ہو جائیگا اور طلب اور اشتیاق اور بے قراری بڑھے گی۔ اگر امدادِ الٰہی شاملِ حال اور مُرشد کی توجّہ رہی تو مریدان تجلیات جہتی اور کیفیتی سے عروج کرکے تجلّی حقیقی بے کیف و کم حاصل کرے گا۔ اور اُس میں محو اور مستغرق اور اپنے سے بے خبر ہو جائیگا اور بجز حق کے کچھ نہ دیکھے گا۔ اور یقیناً جان لے گا کہ حق ہے جب پھر ہوش میں آئیگا تو اپنی فناہ کی وجہ سے وصالِ محبوب کا درد و اشتیاق اپنے اندر پائیگا اور بے ہوشی کی حالت میں حق کو اپنے تقلید میں پا کر کلماتِ منصورانہ زبان پر لائے گا۔ اور نہ جانے گا کہ میں کیا کہتا ہوں۔ اور یہ تجلیات افعالی و صفاتی تھیں اِس کے بعد امدادِ الٰہی کے ساتھ مُرشد کی توجہ سے باوجود درد عشق و بیقراری کے مرید پر مطلوبِ حقیقی کی تجلّی ذاتی روشن ہوگی۔ اِس مقام میں مُرید اپنی ہستی سے

ایسا فناء ہو جائیگا کہ فنا ہیت کا بھی علم نہ رہیگا۔ اور فناء الفناء پیش آئیگی اور اِس فنائیت کے بعد مُرید کو بقائیتِ حقیقی حاصل ہوگی۔ اور حفظِ مراتب کا خیال رکھے گا۔ اور حسبِ مذکور خلافِ حق میسّر ہوگی ❖

اَسْباق مَعہ سِلسِلہ عَالیہ وعملیات

خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ محبوبیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ عِرْفَانِہٖ وَجَعَلَھُمْ مِنْ عِبَادِہِ الْمُخْلِصِیْنَ بِاِحْسَانِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ سَیِّدِ اَنْبِیَاءِہٖ وَسَنَدِ اَوْلِیَاءِہٖ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَاَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاهِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○

فصل اوّل بیان میں اشغال واذکار مراقبات طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجدّدیہ رزقنا اللہ ثمراتہا گے :-

(طریق اوّل) ذکر اسمِ ذات اور نفی اثبات ہیں۔

لطیفۂ قلب :- ذکر اسمِ ذات اس طرح کرے کہ زبان تالو سے لگا کر اپنے دِل کو پریشان خیالات اور اِدھر اُدھر کی باتوں سے خالی کر کے جس بزرگ نے اُسے ذِکر کی تلقین کی ہے اس کی صورت رُو برُو رکھ کر زبانِ دل کے ساتھ کہ جس کی جگہ بائیں پستان کے نیچے دو اُنگلی کے فاصلے پر ہے اسم مبارک اللہ اللہ کہے اور اس کے معنی کا لحاظ رکھے (کہ وہ ایک ذات ہے کہ تمام اوصاف کاملہ

کیساتھ موصوف ہے اور ہر قسم کے نقصانات سے پاک ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں)

تمام اوقات میں اس ذکر پر مداومت اور ہمیشگی کرے تاکہ دِل ذکرِ الٰہی کے ساتھ نور جاری ہو جائے۔

(سبق دوم) اس کے بعد لطیفۂ رُوح ہے کہ جس کی جگہ دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر ہے اسی طرح ذکر کرے۔

(سبق سوم) لطیفۂ سِر ہے کہ جس کا مقام بائیں پستان کے برابر سینے کیطرف دو انگشت کے فاصلے پر ہے ذکر کرے۔

(سبق چوتھا) اس کے بعد لطیفۂ خفی ہے کہ جس کا مقام دائیں پستان کے برابر وسط سینے کی جانب مائل دو انگشت کے فاصلہ پر ہے ذکر کرے۔

(سبق پانچواں) اس کے بعد لطیفۂ اخفیٰ ہے کہ جس کا مقام وسط سینہ ہے ذکر کرے اس حد تک کہ پانچوں لطیفے ذکر الٰہی کیساتھ جاری ہو جائیں۔

(سبق چھٹا) اس کے بعد لطیفۂ نفس ہے کہ جس کا محل انسان کی پیشانی کا وسط ہے۔ ذکر کرے۔

(سبق ساتواں) اس کے بعد لطیفۂ قالبیہ ہے کہ جس کو سلطان الاذکار کہتے ہیں جس کا تعلق تمام بدن سے ہے ذکر کرے اس طرح کہ بال بال سے ذکرِ الٰہی جاری ہو جائے۔ جاننا چاہیئے کہ سُلطان الاذکار کا محل کبھی وسطِ سر یعنی دماغ کے اُوپر مُقرر کرتے ہیں۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام بدن سے ذکرِ الٰہی جاری ہو جاتا ہے۔

طریق ذکرِ نفی واثبات یہ ہے کہ اوّلاً اپنے سانس کو اپنی ناف کے نیچے روک رکھے اور محض اپنے خیال سے کلمہ لا کو ناف سے اپنے دماغ تک پہنچائے اور

کلمہ اِلٰہ کو دماغ سے دائیں کندھے تک نیچے کی جانب لائے اور لفظ اِلّا اللہ کی دل پر ضرب لگائے۔ اس طرح کہ ذکر کی تاثیر دوسرے لطائف تک بھی پہنچے۔ اور محمد رسول اللہ کا لفظ سانس لینے کے وقت خیال سے کہے اور اس ذکر میں شرط یہ ہے کہ معنی کا لحاظ رکھے اس طرح کہ بجز ذات پاک کے اور کوئی مقصود و معبود نہیں۔ اور نفی لا کے وقت میں اپنی اور جمیع موجودات کی ہستی کی نفی کرے۔ اور اثبات یعنی اِلّا اللہ کے وقت میں اثبات ذات باری تعالیٰ کا لحاظ رکھے نیز ہر ذکر میں شرط یہ ہے کہ چند بار بزبان خیال یہ التجا کرے کہ الٰہی میرا مقصود تو ہی ہے تو مجھے اپنی رضا و محبت اور اپنی معرفت عطا فرما۔ علاوہ ازیں اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات باری تعالیٰ کی طرف رکھنی ضروری ہے کہ بغیر ان دو باتوں کے حصول نسبت محال ہے اور اس توجہ کا نام وقوف قلبی ہے۔ نیز چاہئے کہ اپنے دل کو خاطر اور خیالات سے محفوظ رکھے تاکہ خیالات غلبہ نہ کر جائیں اسے نگہداشت کہتے ہیں۔

فوائد ذکر و نفی و اثبات بایں طور۔ ذکر کے اندر سانس کے بند کرنے میں یہ فوائد ہیں۔ حرارت قلب و ذوق و رقت و نفی خواطر و ترقی محبت اور ممکن ہے موجب حصول کشف بن جائے اور ذکر نفی و اثبات میں عدد طاق کا لحاظ رکھنا لازم ہے اس کا نام وقوف عددی ہے۔ اور یہ طریقہ حضرت خضر علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمۃ کو تعلیم فرمایا تھا۔

تو اگر ایک سانس میں اکیس بار تک پہنچانے کے بعد بھی فائدہ نہ ہو تو وہ عمل رائگاں سمجھ کر از سر نو شروع کرے اور اس کے شرائط کا اچھی طرح لحاظ رکھے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔

جاننا چاہئے کہ تہلیل لسانی یعنی زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنے کا بھی یہی معمول ہے مگر اس میں سانس بند نہ کیا جائے اس کی ادنیٰ مقدار گیارہ تسبیح اور اعلیٰ پانچ ہزار اگر سالک اس سے بھی بڑھائے تو بڑا فائدہ اٹھائے گا۔

نیّات مراقبات

مراقبہ احدیت کی نیت یوں کرے کہ وہ ذات جس میں تمام صفات کمال جمع ہیں اور ہر قسم کے نقصان و زوال سے پاک ہے اس کی جانب سے میرے لطیفۂ قلب میں فیض آرہا ہے۔

مراقبات مشارب

(اول مراقبہ لطیفۂ قلب) اپنے لطیفۂ قلب کو حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ قلب کے مقابل سمجھ کر زبانِ خیال سے التجا کرے۔ کہ الٰہی ان تجلیات افعالیہ کا فیض کہ جن کو تو نے آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ قلب سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفۂ قلب میں ڈالا ہے اس خاکسار کے لطیفۂ قلب میں بحرمت پیران کبار القا فرما۔

مراقبہ لطیفۂ روح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ روح کے بالمقابل تصور کر کے خیال کی زبان سے التجا کرے کہ الٰہی ان صفات ثبوتیہ کے تجلیات کا فیض جو تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ روح سے حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہم السلام کے لطیفۂ روح میں ڈالا ہے۔ بحرمت پیران کبار ناچیز کے لطیفۂ روح میں القا فرما۔

مراقبہ سر۔ اپنے لطیفۂ سر کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ سر کے مقابل خیال کر کے عرض کرے کہ ان شئون ذاتیہ کے تجلیات کا فیض جو تو نے

حضرت سید المرسلین کے لطیفۂ سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ سر میں القا فرمایا ہے بحرمت پیران کبار اس عاجز کے لطیفۂ سر میں القا فرما۔

مراقبہ لطیفۂ خفی۔ اپنے لطیفۂ خفی کو مقابلہ میں لطیفۂ خفی آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھ کر زبانِ خیال سے عرض کرے کہ الٰہی اُن صفات سلبیہ کے تجلیات کا فیض جو تو نے آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ خفی میں القا فرمایا ہے بحرمت پیران کبار میرے لطیفۂ خفی میں القاء فرما۔

مراقبہ لطیفۂ اخفیٰ۔ اپنے لطیفۂ اخفیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ اخفیٰ کے مقابل تصور کر کے خیال کی زبان سے التجا کرے کہ الٰہی تجلیات شان جامع کا فیض جو تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ اخفیٰ میں القاء فرمایا ہے بحرمت پیران کبار اسے میرے لطیفۂ اخفیٰ میں القا فرما۔

تنبیہ

جاننا چاہیئے کہ مراقبہ میں اُس لطیفہ کو جو مورد فیض ہے ملحوظ رکھ کر سلسلہ عالیہ کے مشائخ کرام کے اسی لطیفہ کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تک اُن شیشوں کی مانند جو آپس میں ایک دوسرے کے مقابل ہوں فرض کر کے اُس فیض مخصوص کو اس خاص لطیفہ میں بطریق عکس گمان کرے تاکہ بمقتضائے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ (کہ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں) کے مقصد پورا ہو وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ (یہ بات اللہ پر کوئی مشکل نہیں ہے)۔

مراقبۂ معیت

مضمون آیۃ کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ (کہ جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے) ملحوظ رکھ کر پکے دِل سے تصوّر کرے کہ اُس ذات سے فیض آ رہا ہے جو میرے ساتھ اور موجودات کے ہر ذرہ کے ساتھ ہے اُس شان سے جو اس کی مُراد ہے فیض شروع ہونے کی جگہ ولایت صغریٰ کا دائرہ ہے جو اولیاءِ عظام کی ولایت ہے اور اسماء و صفات مقدسہ کا ظِل ہے مورد فیض میرا لطیفۂ قلب ہے۔

ولایت کبریٰ۔ اور یہ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے:

پہلے دائرہ کی نیت مضمون آیۃ کریمہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (کہ ہم تم سے تمہاری رگ جان سے بھی نزدیک تر ہیں) ملحوظ رکھ کر باطن میں اُسکے جانے کہ اُس ذات سے فیض آ رہا ہے جو نزدیک تر ہے مجھ سے میری رگ جان سے اس شان کیساتھ جو حق سبحانہٗ کی مُراد ہے مورد فیض میرا لطیفہ نفس اور میرے عالم امر کے پانچوں لطیفے ہیں فیض کا شروع ہونا ولایت کبریٰ کے دائرہ اولیٰ سے ہے جو انبیاء عظام علیہم السلام کی ولایت ہے اور ولایت صُغریٰ کے دائرہ کی اصل ہے۔

دائرۂ ثانیہ ولایت کبریٰ۔ مضمون آیۂ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ (کہ وہ اُن سے محبت رکھتا ہے اور وہ اُس سے محبت رکھتا ہے) کو تصوّر کر کے دِل میں خیال گذرائے کہ اُس ذات سے فیض آ رہا ہے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا دائرہ ثانیہ ہے جو انبیاء عظام کی ولایت اور دائرہ اولیٰ کا اصل ہے مورد فیض میرا لطیفۂ نفس ہے۔

نسبت دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ مضمون آیۂ کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کا ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ اس ذات سے فیض آرہا ہے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اُسے دوست رکھتا ہُوں۔ فیض کا شروع ہونا ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرہ سے ہے جو انبیاء علیہم السلام کی ولایت اور دائرے دُوسرے کا اصل ہے مورد فیض میرا لطیفۂ نفس ہے۔

نسبتِ قوس مضمون آیۂ کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ اُس ذات سے فیض آرہا ہے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اُسے دوست رکھتا ہُوں۔ فیض کا شروع ہونا ولایت کبریٰ کے قوس سے ہے جو کہ دائرے تیسرے کے لئے اصل ہے مورد فیض میرا لطیفۂ نفس ہے۔

مراقبہ اسم الظاہر اُس ذات سے فیض آرہا ہے جس کا نام الظاہر ہے موردِ فیض میرا لطیفۂ نفس و میرے عالم امر کے پانچوں لطیفے ہیں۔

مراقبہ اسم الباطن اُس ذات سے فیض آرہا ہے کہ جس کا نام اَلْبَاطِن ہے منشاء فیض ولایت عُلیا کا دائرہ ہے جو ملائکہ اعلیٰ کی ولایت ہے موردِ فیض میرے تینوں عناصر ہیں سوائے عنصر خاک کے۔

مراقبہ کمالات نبوت اُس ذات واجب سے فیض آرہا ہے جو کمالات نبوت کا منشاء ہے۔ مورد فیض میرے لطیفہ عنصر خاک ہے۔

مراقبہ کمالات رسالت اُس ذات واجب سے فیض آرہا ہے جو کمالات رسالت کا منشاء ہے۔ مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم۔ اُس ذات واجب سے فیض آرہا ہے جو اولوالعزم کے کمالات کا منشاء ہے فیض آنے کی جگہ میری شکل وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت کعبہ ربّانی۔ اُس ذات واجب سے فیض آرہا ہے۔ کہ جسکی

طرف سب ممکنات سجدہ کرتی ہیں۔ اور وُہی سب کا مسجود اللہ ہے منشاء فیض حقیقت کعبہ ربانی ہے اور فیض آنے کی جگہ میری ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت قرآن مجید۔ اُس ذات بیمثل سے فیض آرہا ہے جو بہر ذاتی کا مبداء ہے فیض کا منشاء حقیقت قرآن مجید اور فیض آنے کی جگہ میری ہیئت وحدانی ہے:۔

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ فیض آتا ہے کمال وسعت بیچون حضرت ذات سے جس کا مبداء حقیقت صلوٰۃ ہے جگہ فیض آنے کی ہیئت وحدانی میری ہے۔

مراقبہ معبودیت صرفہ۔ اُس ذات سے فیض آرہا ہے جو معبودیت محض کا منشاء ہے۔ مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی۔ اُس ذات سے فیض آرہا ہے جو حقیقت ابراہیمی کا منشاء ہے۔ موردِ فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت موسوی۔ اُس ذات سے فیض آرہا ہے جو حقیقت موسوی کا منشاء ہے مورد فیض میری شکل وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت محمدی۔ اُس ذات سے فیض آرہا ہے جو حقیقت محمدی کا منشا ہے۔ مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت احمدی۔ اُس ذات سے فیض آرہا ہے جو حقیقت احمدی کا منشاء ہے مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ حب صرف۔ اُس ذات سے فیض آرہا ہے جو حب صرف کا منشاء ہے مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ دائرہ لاتعین۔ اُس ذات واجب سے فیض آرہا ہے جو دائرہ لاتعین کا منشاء ہے مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

شجرہ شریف نسب نامہ مصنف کتاب ہٰذا سید پیر محبوب الٰہی عرف نور اللہ شاہ حسینی بخاری

سید پیر محبوب الٰہی عرف نور اللہ شاہ بن سید عثمان علی شاہ عرف مولابخش بن سید محمد علی شاہ۔

بن سید خیر علی شاہ غوث الوقت بن سید جلال میاں بن سید شاہ ابراہیم بن سید دادا میاں بن سید شہزادہ میاں بن سید مقبول علی شاہ بن سید محمود علی شاہ بن حضرت سید عبدالرحمٰن شاہ بن سید شاہ عبداللہ بن سید جلال میاں بن سید عبدالرحیم بن سید شاہ الہادی بن سید شاہ عبداللہ بن سید جلال شاہ بن سید عبدالرحیم قلب الوقت بن سید حاجی محمد بن سید شاہ راجن میاں بن سید نظام الدین بن سید فضل اللہ شاہ بن سید قطب الدین بن سید حضرت ابراہیم شاہ بن سید رکن الدین بن سید محمد غوث بن سید اسمٰعیل شاہ بن سید فضل اللہ شاہ بن سید حضرت امیر الدین سید محمود شاہ بن سید زین العابدین بن سید اسماعیل شاہ بن سید فضل الدین شاہ بن سید محمود ناصر الدین سجادہ نشین بن سید حسین اصغر جلال الدین ثانی عرف مخدوم جہانیاں جہاں گشت بن سید سلطان احمد کبیر الدین بن سید حسین شیر شاہ جلال الدین سرخ پوش بخاری بن سید علی موئید بن سید جعفر ثالث بن سید محمد صفی الدین بن سید محمود بخاری بن سید احمد کبیر شقائی بن سید عبداللہ شاہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر تواب ثانی قطب بخاری بن سید امام علی نقی بن سید امام محمد تقی بن سید امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن سید امام جعفر صادق بن سید امام محمد باقر بن سید امام زین العابدین بن سید امام حسینؓ

شہید کربلا بن سید امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بن عبدالمناف عرف ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصیٰ

اسی طرح یہ شجرہ نسب نامہ پدر در پدر حضرت آدم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ یہاں صرف کتاب کے طول پکڑنے کی وجہ سے مختصر لکھ دیا گیا ہے۔ دوبارہ ایڈیشن میں مکمل تا آدمؑ تک لکھ دیا جائے گا۔

شجرہ شریف سلسلہ خلافت خاندان قادریہ محبوبیہ غوثیہ

الٰہی بحرمتِ سید پیر محبوب الٰہی عرف نور اللہ شاہ قادریہ غوثیہ

الٰہی بحرمتِ سید محمود علی عرف قل ہو اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت فضل معصوم علی عرف صلے علیٰ شاہ غیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت تبارک اللہ شاہ رحمت اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت بسم اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت گلاب علیشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت یتیم شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت اُولو الیقین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت تقی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید مظفر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت اولا حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت وہاب شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید حاجی قاسم سغری شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ قادر اولیاء اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حلیم شاہ بھنڈاری شہنشاہ صوفی سُلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ تحنیان شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید سیف اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ موسیٰ بیراگ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت سید حسن شاہو شہنشاہ صوفی سُلطان دوزخ کی آگ حرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالجبار شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت نور اللہ نور الحق عین اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت پیران پیر غوث الصمدانی عبدالقادر محبوبِ سبحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید خواجہ ابو سعید مبارک مخدومی مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن علی ہنگاری اہلِ قریش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالفرح بن یوسف طرطوسی سالارِ خانوادہ ہفتم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ واحد عزیز یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابابکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سُلطان داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی سردار عجم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولا علی مشکل کشا شیرِ خدا کرم اللہ وجہہٗ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت پیغمبرِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
بحق جبرائیلؑ بحق میکائیلؑ بحق اسرافیلؑ بحق عزرائیلؑ بحق الحمک لحمی بحق دمک دمی بحق جسمک جسمی بحق اسمک اسمی بحق جسمک جسمی بحق تختِ رب العالمین کے دیکھنے والے والقرآن العظیم وکن من الساجدین فقرۃ علیھم ما کان بھم المومنین ولا طریق مستقیم واللہ قادر واللہ غفور رحیم ۰
بحرمتک یا ارحم الراحمین ۰

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

شجرہ شریف سلسلہ خلافت خاندانِ چشتیہ صابریہ محبوبیہ

الٰہی بحرمت سید پیر محبوبِ الٰہی عرف نور اللہ شاہ چشتیہ صابریہ
الٰہی بحرمت حضرت سید پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید پیر غلام احمد شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید پیر شبیر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت پیر شاہ محی الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولوی فتح العلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید پیر مظفر علیشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ جمال علیشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ مظہر میر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ حیات شیخ رہبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ جمال رجھیوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ اعظم قطب ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد غریب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سعید احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت جلال الدین احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ قدوس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت عارف احمد شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت جلال الدین کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت صابر علاؤ الدین پیران کلیر شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ بابا فریدالدین گنج شکر پاکپتن شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید قطب الدین بختیار کاکی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معین الدین اجمیری چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی شریف زندانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت قطب الدین مودود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ناصرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو احمد ابدال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سالار چشتیان ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ممشاد علوی دھنوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرات البصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سدیدالدین حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سلطان ابراہیم ادہم بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولا علی مشکل کشا شیر خدا امام المتقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید الکائنات رسول الثقلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

شجرہ شریف سلسلہ خلافت نقشبندیہ مجددیہ محبوبیہ

الٰہی بحرمت پیر محبوب الٰہی عرف نوراللہ شاہ نقشبندیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر کرم حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر فضل علیشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد سراج الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد عثمان الدامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت احمد سعید مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابی سعید احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عبداللہ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مظہر جانِ جاناں دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد محسن دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد سیف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد معصوم میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عبدالباقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد امکنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت درویش محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد بہاؤالدین بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عزیز علی رامیتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

الٰہی بحرمت حضرت محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عبدالخالق غذدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو علی فارمندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو قاسم جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

شجرہ شریف سلسلہ قادریہ محبوبیہ خانوادہ ہفتم گروہ طوسیہ با نوا

یا الٰہ العالمیں یا انت خیر الراحمین ... رحم فرما الٰہی ذاتِ کبریا کے واسطے
صدقہ محبوب الٰہی عرف نور اللہ شاہ ... مقتداؤ پیشوا و رہنما کے واسطے
مرشد قل ہو اللہ شاہ صلی علی کے طفیل ... تبارک اللہ شاہ بسم اللہ نوا کے واسطے
واسطہ شاہ گلاب و تیم شاہ اولا بخش ... شاہ تقی اور مظفر شاہ سخا کے واسطے

اولا حسین[11] شاہ وہاب[12] حاجی قاسم[13] کاملین — شیخ[14] قادر شاہ حلیم[15] پارسا کیواسطے
خواجہ تخنیان[16] سیف اللہ[17] بیراگ[18] شاہ — حسن[19] شاہ ہو عبد[20] الجبار رہنما کیواسطے
منبع جودِ سخا نور[21] الحق عین اللہ شاہ — شیخ محی الدین[22] قادر غوث الوریٰ کیواسطے
بوسعید[23] اور بو الحسن[24] یعنی علی اور بوالفرح[25] — عبد واحد[26] شیخ شبلی[27] باصفا کیواسطے
حضرت جنید[28] بغداد و سری سقطی[29] عرفانِ بحر — معروف[30] کرخی داؤد طائی[31] شاہ ہدا کیواسطے
پیرِ کامل حبیب[32] عجمی شناسائے سرِ حق — خواجگانِ حسن بصری[33] پیشوا کیواسطے
والدِ حسن و حسین زوج بتول حضرت علی[34] — مشکل کشائے مرتضیٰ شیرِ خدا کیواسطے
باعثِ ایجادِ عالم شہنشاہ کون و مکاں — یٰسین مزمل محمد مصطفیٰ[35] کیواسطے
رحمۃ اللعالمین محشر شفیع المذنبین — سید الثقلین فخرِ اولیاء کیواسطے
بعد حمد و نعت کے صلوٰۃ بھیجوں میدم — آل اور اصحاب احمد مجتبیٰ کیواسطے
وقتِ نزع باایمان دنیا سے اٹھانا اے خدا — اور کلمہ طیب ہو زباں پر آخری شفا کیواسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا — مرشدانِ دین پاک مصطفیٰ کیواسطے
کر دعا مملوئے عصیاں کی یہ مستجاب — اولیاء اصحاب جملہ انبیاء کیواسطے

اِلتجا بدر گاہِ خُدا

کر قبول برکت سے ان ناموں کی ہر جائز دعا — یارب اپنی رحمتِ بے انتہا کیواسطے
میرا دل رکھ دائماً ذاکر بذکرِ اسم ذات — اے خدا جملہ مقدس اصفیا کیواسطے
نیکیوں سے دور یا دریائے عصیاں غرق ہوں — دے رہائی اے خدا مجھ مبتلا کیواسطے
اے خدا مجھ کو تہی دستی کی کلفت سے بچا — اپنے اکمل جود اور فضل و سخا کیواسطے
میرے ہر دشمن کو مجھ پر اے خدا رحم بنا — اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کیواسطے

یا الٰہی کارِ شیطانی سے مجھ کو دور رکھ — ہر عمل مجھ سے کرا اپنی رضا کیواسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا — اے خدا حضرت محمد مصطفیٰ کیواسطے

اٰمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن۔

چند خلفائے طریقت کے نام

جن جن مریدوں نے باقاعدہ علمِ سلوک خاندانِ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ کے تمام ذکر فکر شغل مراقبہ وغیرہ حاصل کر چکے اور خلافت کے حق دار ہیں اس لیئے ان شخصوں کے نام درج کیئے جاتے ہیں :-

(۱) پیر تقی شاہ عرف فیض اللہ شاہ کھگہ موضع کوڑے شاہ زیریں ضلع منٹگمری
(۲) مولوی رحمت علی عرف کلیم اللہ شاہ کھوکھر قریشی کوڑے شاہ زیریں ضلع منٹگمری
(۳) مولوی غلام رسول عرف ثناء اللہ شاہ کھوکھر چکی مظفر شاہ ضلع منٹگمری
(۴) مولوی نور احمد صاحب کھوکھر موضع آڑھی داخلی کوڑے شاہ زیریں ضلع منٹگمری
(۵) حافظ عبد الغنی انصاری شہر منٹگمری۔
(۶) حافظ عبد العزیز انصاری شہر منٹگمری
(۷) سید نذیر احمد شاہ بخاری شہر کراچی۔
(۸) مولوی عبد الغفار صدر بازار کراچی۔
(۹) سید گل محمد شاہ صدر بازار کراچی
(۱۰) سید مصور شاہ ولد لال شاہ دگادی مہر شہانہ ضلع لائل پور
(۱۱) سید صفدر حسین شاہ مہر شہانہ ضلع لائل پور

(۱۲) سید پیر محمد علی شاہ ولد شیر شاہ چک نمبر ۵۶ موداں والہ ضلع منٹگمری
(۱۳) سید اقبال حسین شاہ ولد عنایت علی شاہ چک ۵۵/جی۔ڈی ضلع منٹگمری
(۱۴) سید غلام سرور شاہ بخاری چک ۴۳/۵ ایل ضلع منٹگمری
(۱۵) شاہ محمد ولد مولا بخش قریشی اچھرہ لاہور
(۱۶) ذوالفقار علی عرف حبیب اللہ چک ۶۲/جنوبی کے ضلع لائل پور
(۱۷) حکیم محمد بخش ولد ملک سلطان علی چک ۱۳۴/۹-ایل ضلع منٹگمری
(۱۸) سید پیر مشتاق حسین ولد لطیف شاہ چک ۵/۴-آر ضلع منٹگمری
(۱۹) عاشق حسین ولد خواجہ دل ٹھٹھہ کھوکھراں والہ متصل کوڑے شاہ زیریں ضلع منٹگمری
(۲۰) محمد رمضان ولد میاں اللہ جوایا کھوکھر سکنہ نور شاہ ضلع منٹگمری
(۲۱) پیر حقنواز صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب ضلع ملتان۔
(۲۲) سید منظور حسین شاہ ٹھٹھہ پڑ بانا ضلع منٹگمری۔
(۲۳) میاں سلطان جنڈیری ٹبی ضلع منٹگمری۔ (جنوری ۱۹۶۲)

---

(۲۴) میرِ فقیر کے چار بیٹے محمد شاہ صائم۔ عابد علی شاہ حیدریا۔ ابوصالح چمن و ابوسعید گلشن ہیں۔ ان کو بھی مکمل اجازت ہے۔

(اپریل ۲۰۰۱ء)

تصفیۂ قلب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قلب کی صفائی اور باطن کی درستی کی ضرورت۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان اللہ لا ینظر الیٰ اجسامکم ولا الیٰ صورکم ولکن ینظر الیٰ قلوبکم رواہ مسلم۔ ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک حق تعالیٰ نہیں دیکھتے یعنی توجہ نہیں کرتے فقط تمہارے جسموں کی طرف اور نہیں دیکھتے فقط تمہاری صورتوں کی طرف۔ ولیکن دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کی طرف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے اعمال کو قبول نہیں کرتے جو فقط ظاہری میں اچھے معلوم ہوتے ہوں اور اخلاص اور توجہ قلبی سے خالی ہوں۔ مثلاً کوئی نماز پڑھا کرے اور بظاہر تو عبادت میں مشغول ہو مگر دل میں غفلت چھا رہی ہے اور دل میں تمیز نہیں ہوتی کہ خدا کے سامنے کھڑا ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہے تو ایسے اعمال مقبول نہیں ہوتے اور یہ غرض نہیں ہے کہ ظاہری اعمال کا بالکل اعتبار ہی نہیں۔ بلکہ اعتبار ہے لیکن اس شرط سے کہ توجہ اور اخلاص قلبی بھی اس کے ساتھ ہو۔ جیسا کہ حدیث و قرآن سے ثابت ہے کیونکہ قلب خاص محل نظر الٰہی ہے۔ اور جس طرح اس کو ظاہری طبی تشریح میں سلطان البدن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسی طرح روحانی اور باطنی تشریح میں بھی ملک الجوارح ہونے کا فخر میسر ہے۔ جب تک اس کی حالت درست نہ ہوگی۔ کوئی صورت فلاح اور نجات کی حاصل نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کوئی ظاہر میں مسلمان ہو دل سے نہ ہو تو اس کے اسلام کا خداوند کریم کے نزدیک کچھ بھی

اعتبار نہیں اور علیٰ ہٰذا القیاس کوئی محض دِکھانے یا ایسی ہی اور کسی غرضِ فاسد کے لئے نماز صدقہ وغیرہ عبادت کرے تو وہ کسی درجہ میں بھی شمار نہیں پس معلوم ہوا کہ فلاحیتِ دارین اور مقبول عند اللہ تعالیٰ کا مدار اصلاحِ قلب پر ہے۔ لوگوں نے آج کل اس میں بہت بڑی کوتاہی کر رکھی ہے۔ فقط ظاہری اعمال تو کچھ تھوڑے بہت کرتے بھی ہیں اور ان کا علم بھی حاصل کرتے ہیں مگر باطنی اصلاح اور قلب کی درستی و اصلاح کی کچھ بھی فکر نہیں گویا کہ یوں خیال کرتے ہیں کہ اصلاحِ باطن اور ریا حقد و حسد وغیرہ کا علاج اور اس سے محفوظ ہونا کچھ ضروری نہیں۔ فقط ظاہری اعمال کو واجب سمجھتے ہیں۔ اور ان کو نجات کے لئے کافی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ اصلی مقصود اصلاحِ قلب ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اور اعمال ظاہری ذریعہ ہیں قلب کے درست ہونے کا اور ظاہر اور باطن میں کچھ ایسا قدرتی علاقہ ہے کہ بغیر ظاہری حالت درست کئے ہوئے باطنی حالت درست نہیں ہوتی اور جب تک ظاہری اعمال پر دوام نہ ہو۔ اصلاح باطنی دائم نہیں رہتی اور جب باطنی حالت درست ہوجاتی ہے تو ظاہری اعمال خوب اچھی طرح ادا ہوتے ہیں اور یہاں سے کوئی بے عقل یہ شبہ نہ کرے کہ ظاہری اعمال کی فقط اس وقت تک حاجت ہے۔ جب تک کہ قلب کی حالت درست نہیں ہوتی۔ اور جب قلب درست ہوگیا تو پھر ظاہری اعمال کی کچھ حاجت نہیں۔ خواہ کریں یا نہ کریں اس لئے کہ یہ عقیدہ کفر ہے اور وجہ اس کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ جب قلب درست ہوگا تو وہ حتی المقدور ہر وقت طاعتِ الٰہی میں مصروف رہیگا اور یہی علامت ہے اس کے درست ہونے کی۔ کیونکہ مقصود اصلاحِ قلب سے یہی ہے کہ طاعتِ الٰہی ہو اور اُس کا شکر کیا جاوے۔ اور پروردگار کی نافرمانی اور

ناشکری نہ ہو۔ اور نماز روزہ وغیرہ کا طاعتِ الٰہی میں داخل ہونا بہت ظاہر ہے تو جب یہ طاعات چھوڑ دی گئیں تو پھر قلب کہاں درست رہا۔ اگر درست رہتا تو شب و روز مثل اولیاء کرام اور انبیاء علیہم السلام کے طاعتِ الٰہی میں ضرور مصروف رہتا۔ کیا نعوذ باللہ کسی بے عقل اور احمق کو یہ وسوسہ ہوسکتا ہے کہ کسی کا قلب جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بھی زیادہ صاف اور صالح ہے جس کو عبادت ظاہر کی حاجت نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو باوجود اکمل الکاملین اور افضل المرسلین ہونے کے اس قدر ظاہری اعمال میں مصروف ہوتے تھے۔ جس سے دیکھنے والوں کو بھی رحم آتا تھا۔ اور تا حیات یہی حالت رہی اور آپ کی یہ کیفیت حدیث کی کتابوں میں خوب اچھی طرح مذکور اور مشہور ہے خوب سمجھ لو۔ لہٰذا مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ جس طرح اعمال ظاہر یہ مثل صوم و صلوٰۃ وغیرہ کا ادا کرنا اور اُن کے ادا کرنے کا جاننا واجب ہے۔ اسی طرح اعمال باطنیہ جیسے صوم و صلوٰۃ وغیرہ کا ریاء و نمود وغیرہ سے محفوظ رکھنا یا کینہ حسد و غضب وغیرہ سے قلب کو صاف رکھنا اور ان اعمال کے ادا کرنے کا طریقہ جاننا بھی واجب ہے۔ جن میں بعض اعمال تو محض قلب سے تعلق رکھتے ہیں جیسے گناہ کا قصد کرنا۔ کینہ یا حسد کرنا اور خلاص پیدا کرنا اور بعض میں قلب اور دیگر اعضاء بھی شریک ہیں۔ جیسے صوم و صلوٰۃ حج و صدقہ وغیرہ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ ظاہر و باطن کی کامل طور سے اصلاح کرے کہ یہی ذریعہ نجات کا ہے۔ اور فقط ظاہری اعمال کو بغیر درستی باطن کے نجات کے لئے کافی نہ سمجھے دیکھو اگر کوئی شخص بہت سی نمازیں پڑھے اور نیت یہ ہو کہ لوگ بزرگ سمجھیں اور تعریف کریں تو کیا وہ عذاب سے بچ جائے گا۔ حالانکہ نماز تو ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی اس کو باقاعدہ اور اخلاص سے محض اللہ

تعالیٰ کے واسطے ادا کرے تو اس عذاب سے بھی بچ جاوے جو ترک نماز پر ہوتا ہے اور ثواب بھی حاصل ہو مگر افسوس کہ اس شخص نے بوجہ مرض ریاء اور حب شناء کے اس نماز کو برباد کر دیا۔ پس اس کو چاہیئے کہ اپنے اِن امراض کا علاج کرے ورنہ عنقریب سخت ہلاکت میں مُبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ مرض بڑھتا رہیگا اور علاج ہو گا نہیں ظاہر ہے کہ انجام ہلاکت ہو گا۔

بھائیو! کیا اگر تم بیمار ہو اور تمہارا جسم مریض ہو تو کیا یہ گوارا کرو گے کہ مرض میں مُبتلا رہو۔ اور باوجود قدرت کے علاج نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ مرض تم کو ہلاک کر دے ہرگز نہیں گوارا کر سکتے۔ حالانکہ اس مرض سے جو تکلیف ہو گی وُہ جسمانی ہو گی اور پھر وُہ بھی چند روزہ دُنیا ہی میں ہے۔ پس جب یہ بھی گوارا نہیں تو رُوحانی امراض میں مُبتلا رہنا جس کی وجہ سے ایسی جگہ تکلیف ہو جہاں ہمیشہ رہنا ہے گوارا کرنا عقلِ سلیم کے بالکل خلاف ہے۔ لہذا ہر انسان کو لازم ہے کہ جسم و قلب و ظاہر و باطن کی خُوب اِصلاح کرے۔ اور عقلِ سلیم سے کام لیکر فلاحیتِ دارین کو اپنا قبلۂ مقصود سمجھے۔ خُوب کہا ہے ؎

کیا وہ دُنیا جسمیں ہو کوشش نہ دیں کیواسطے
واسطے واں کے بھی کچھ یا سب یہیں کیواسطے

حدیث میں ہے عن النعمان بن بشیر مرفوعاً فی حدیث طویل الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب (متفق علیہ) یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اس بات سے کہ بدن میں ایک جزو (اور وہ ایک بوٹی) ہے۔ جب وہ دُرست ہوتا ہے تو تمام بدن درست ہوتا ہے۔ اور جب وہ جزو فاسد ہو جاتا ہے تو تمام بدن فاسد اور خراب ہو جاتا ہے اور آگاہ رہو کہ وہ جزو دل ہے۔ اس حدیث کو بُخاری اور مُسلم نے رِوایت کیا ہے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ

اعضاء کی دُرستی اور اطاعتِ خداوندی کا بجا لانا موقوف ہے۔ قلب کی دُرستی پر۔ کیونکہ قلب سُلطان البدن ہے۔ اور رعیت کی اِصلاح موقوف ہوتی ہے سُلطان کے صالح ہونے پر۔ سو اعضاء نیک کام جب ہی کریں گے جبکہ قلب صالح ہو۔ لہذا اصلاحِ قلب میں کوشش کرنا واجب قرار پایا اس طور کہ طاعت خداوندی واجب ہے۔ خواہ وُہ طاعت فقط قلب سے تعلق رکھتی ہو یا اُس میں قلب کے ساتھ اعضاء و جوارح کا بھی دخل ہو اور اطاعت کا صحیح اور مقبول ہونا موقوف ہے صلاحیت قلب پر، نتیجہ یہ نِکلا کہ اصلاح قلب واجب ہے۔ خُوب سمجھ لو دیکھیئے شریعت نے ایسی حالت میں جبکہ انسان کی بھُوک کی خواہش ہو اور اس حالت میں نماز پڑھنے سے طبیعت پریشان ہو۔ تو حُکم دیا ہے ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکرُوہ ہے بلکہ پہلے کھانا کھا لو پھر نماز پڑھو بشرطیکہ نماز کا وقت فوت نہ ہو جاوے تو اس میں حکمت یہ ہے کہ مقصودِ عبادت سے حق تعالیٰ کے سامنے حاضری اور اظہارِ عبدیت ہے اس طرح کہ ظاہر و باطن اس کے کام میں مشغول ہوں اور غیر اللہ کی طرف حتی الامکان توجہ نہ رہے اور جب بھُوک لگی ہو تو گو ظاہر بدن نماز میں مشغُول ہو گا۔ لیکن قلب پریشان ہو گا اور یہی دل چاہیگا کہ جلدی سے نماز سے فارغ ہو جاویں تاکہ جلد کھانا مِل جاوے۔ پس حق تعالیٰ کے سامنے جس طرح حاضری چاہیئے تھی اس میں بہت بڑا خلل واقع ہو گا۔ اس واسطے ایسی حالت میں نماز کو مکرُوہ کہا گیا۔ پس معلوم ہوا کہ اصل محل نظرِ خداوندی قلب ہے اور شریعت مقدسہ میں اس کی اِصلاح کا بہت بڑا انتظام کیا گیا ہے۔ بزرگانِ دین نے اِصلاحِ قلب کے لِئے برسوں مجاہدے اور ریاضتیں کی ہیں۔ اس مختصر رسالہ میں بوجہ خوف طوالت زیادہ مضمُون نہیں لکھا گیا۔ ورنہ کتابیں کی کتابیں اِس فن کی موجود ہیں۔

خوب سمجھ لو ؎

مانصیحت بجائے خود کردیم   روزگارے دریں بسر بُردیم
گرنیاید بگوشِ رغبت کس   بررسولاں بلاغ باشد و بس

محاسبہ نفس

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت صبح کو اور تھوڑا سا وقت شام کو یا سونے وقت مقرر کر لو۔ اس وقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہاں تک ہو سکے سارے خیالوں سے خالی کر کے اپنے جی سے یُوں باتیں کیا کرو اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس خُوب سمجھ لے کہ تیری مثال دُنیا میں ایک سوداگر کی سی ہے۔ پُونجی تیری عمر ہے اور نفع اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے اور یہ دولت حاصل کر لی تو سوداگری میں نفع ہوا۔ اور اگر اس عمر کو یُونہی کھو دیا اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں بڑا ٹوٹا اُٹھایا کہ پُونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا۔ اور یہ پُونجی ایسی قیمتی ہے کہ اس کی ایک ایک گھڑی بلکہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے۔ اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا ہو اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اوّل تو خزانہ اگر جاتا رہے تو کوشش سے اس کی جگہ دُوسرا خزانہ مِل سکتا ہے اور یہ عمر جتنی گزر جاتی ہے۔ اس کا ایک پل بھی لوٹ کر نہیں آسکتا نہ دُوسری عمر آسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لیے بہشت اور خدا تعالیٰ کی خُوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا۔ اس واسطے یہ پُونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہُوئی۔ اور اے نفس اللہ تعالیٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی۔ خدا تعالیٰ نے آج کا دِن زندگی

کا اور نکال دیا ہے۔ اور اگر تو مرنے لگے تو ہزاروں دل و جان سے آواز کرے کہ مجھ کو ایک دِن کی اور عمر مل جاوے تو اس ایک دن میں سارے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کر لوں اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کروں کہ پھر ان گناہوں کے پاس نہ پھٹکوں گا اور وہ سارا دِن خدا تعالیٰ کی یاد اور تابعداری میں گزاروں جب مرنے کے وقت تیرا یہ حال اور یہ خیال ہوتا تو اپنے دِل میں تو یوں ہی سمجھ لے۔ گویا میری موت کا وقت آگیا تھا۔ اور میرے مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ دِن اور دیدیا ہے۔ اور اس دن کے بعد معلوم نہیں اور دِن نصیب ہو گا یا نہیں۔ سو اس دن کو تو اسی طرح گزارنا چاہئے۔ جیسا کہ عمر کا اخیر دِن معلوم ہو جاتا اور اس کو گزارنا یعنی سب گناہوں سے پکی توبہ کرے اور اس دن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالیٰ کے دھیان اور اُس کے خوف میں گذار دے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے۔ جب وُہ سارا دن اسی طرح گذر جائے پھر اگلے دِن یُوں ہی سوچے کہ شاید عمر میں کا یہی ایک دِن باقی رہا ہو اور اے نفس اس دھوکہ میں نہ آنا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے۔ کیونکہ اوّل تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ مُعاف ہی کر دیں گے اور سزا نہ دیں گے۔ بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اُس وقت کیا کریگا۔ اور اس وقت کتنا پچھتانا پڑے گا۔ اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہو گیا تب تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام اور مرتبہ مِلے گا۔ وُہ تجھ کو نصیب نہ ہو گا۔ پھر جب تُو اپنی آنکھ سے اَوروں کو ملتا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کس قدر حسرت اور افسوس ہو گا۔ اِس پر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ پھر میں کیا کروں اور کس طرح کوشش کروں تو تم اُس کو جواب دو کہ تو یہ کام کر جو چیز تجھ سے مر کر چھُوٹنے والی یعنی دُنیا اور بُری عادتیں تو اس کو بھی چھوڑ دے اور جِس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے۔ اور بدوں اس کے تیرا گذر نہیں ہو سکتا

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کو راضی کرنے کی باتیں اُس کو ابھی سے لے بیٹھ اور اس کی یاد اور تابعداری میں لگ جا۔ اور اپنے نفس سے کہو کہ اے نفس تیری مثال بیمار کی سی ہے۔ اور بیمار کو پرہیز کرنا پڑتا ہے اور گناہ کرنا بد پرہیزی ہے۔ اس واسطے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہوا اور یہ پرہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لئے بتلا رکھا ہے بھلا سوچ تو سہی اگر دُنیا کا کوئی ادنیٰ سا حکیم کسی سخت بیماری میں تجھ کو یہ بتلادے کہ فلانی مزیدار چیز کھانے سے جب کبھی کھائے گا۔ اس بیماری کو سخت نقصان پہونچیگا اور تو سخت تکلیف میں مُبتلا ہو جائے گا۔ اور فلانی کڑوی بدمزہ چیز کھاتے رہو گے تو اچھے رہو گے اور تکلیف کم رہیگی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو پیاری ہے اس لئے اُس حکیم کے کہنے سے کیسی ہی مزیدار چیز ہو اس کو ساری عمر کے لئے چھوڑ دے گا۔ اور دوا کیسی ہی بدمزہ اور ناگوار ہو آنکھ بند کر کے روز کے روز نگل جایا کرے گا۔ تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزیدار ہیں اور نیک کام بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان مزیدار چیزوں کا نقصان بتایا ہے اور ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے۔ پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کا نام دوزخ اور جنت ہے۔ تو اے نفس تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جان کی محبت میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا یقین کرے اور اس کا پابند ہو جائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالیٰ کے کہنے پر دل کو نہ جمائے اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیک کاموں سے پھر بھی جی چُرائے تو کیسا مُسلمان ہے۔ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بے عقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ آرام کی دُنیا کے تھوڑے دِنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے۔ اور دوزخ کی اتنی سخت اور دراز تکلیف سے دُنیا کی تھوڑے دِنوں کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش

نہ کرے۔ اور نفس سے یوں کہو کہ اے نفس دُنیا سفر کا مقام ہے اور سفر میں ہرگز پورا آرام میسر نہیں ہوا کرتا۔ طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ مگر مُسافر اس لئے ان تکلیفوں کو سہارا کر لیتا ہے کہ گھر پہونچکر آرام مل جائیگا۔ بلکہ اگر ان تکلیفوں سے گھبرا کر کسی سرائے میں ٹھہر کر اس کو اپنا گھر بنائے اور سامان آرائش کا وہاں جمع کرے تو ساری عمر بھی پہنچنا نصیب نہ ہو۔ اسی طرح دُنیا میں جب تک رہنا ہے محنت مشقت کی سہار کرنا چاہئے۔ عبادت میں بھی محنت ہے۔ اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی مشقت ہے۔ اور بھی طرح طرح کی مصیبت ہے۔ لیکن آخرت ہمارا گھر ہے۔ پہونچکر سب مصیبت کٹ جائے گی۔ یہاں کی ساری محنت مشقت کو جھیلنا چاہئے۔ اگر یہاں آرام ڈھونڈھا تو گھر جا کر آرام کا سامان ملنا مشکل ہے۔ بس یہ سمجھ کر کبھی دُنیا کی راحت اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہئے۔ اور آخرت کی دُرستی کے لئے طرح طرح کی محنت کو خوشی سے اُٹھانا چاہئے۔ غرض ایسی باتیں نفس سے کر کے اس کو راہ پر لگانا چاہئے اور روزمرہ اسی طرح سمجھانا چاہئے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اس طرح اپنی بھلائی اور دُرستی کی کوشش نہ کرو گے تو اور کون آئیگا جو تمہاری خیر خواہی کریگا۔ اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

موت کی یاد کثرت سے کیا کرو۔

فرمایا جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کثرت سے موت کو یاد کیا کرو۔ اس لئے کہ وہ یعنی موت کا یاد کرنا گناہوں کو دُور کرتا ہے اور دُنیائے مذموم اور غیر مطلوب اور فضول سے بیزار کرتا ہے۔ یعنی جب انسان موت کو بکثرت یاد کرے گا تو دُنیا میں جی نہیں لگیگا اور طبیعت دُنیا کے سامان سے نفرت کریگی اور زاہد ہو جائیگا۔ اور آخرت کی طلب اور وہاں کی نعمتوں کی خواہش اور وہاں کے عذاب دردناک کا خوف ہوگا۔ پس ضرور ہے کہ نیک

اعمال میں ترقی کریگا اور معاصی سے بچیگا اور تمام نیکیوں کی جڑ زُہد ہے۔ یعنی دُنیا سے بیزار ہونا۔ جب تک دُنیا اور اس کی زینت سے علاقہ نہ ترک ہوگا پوری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہو سکتی اور امور ضروریہ دنیاویہ جو موقوف علیہا ہیں عبادات کے وہ مطلوب ہیں۔ اور دین میں داخل ہیں۔ لہٰذا اس مذمت سے وُہ خارج ہیں بلکہ جس دُنیا کی مذمت کی جاتی ہے۔ اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حق تعالیٰ سے غافل کریں گو کسی درجہ میں سہی جس درجہ کی غفلت ہوگی اسی درجہ کی مذمت ہوگی۔ پس معلوم ہؤا کہ موت کی یاد اور اس کا دھیان رکھنا۔ اور اس نازک اور عظیم الشان سفر کے لیئے توشہ تیار کرنا ہر عاقل پر لازم ہے۔

حدیث میں ہے۔ میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے۔ پس اب ان کی زیارت کیا کرو۔ اس لیئے کہ وہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دُنیا سے اور یاد دِلاتی ہے آخرت کو۔ زیارتِ قبور سُنت ہے اور خاصکر جمعہ کے روز۔ مگر قبر کا طواف کرنا یا بوسہ لینا منع ہے۔ خواہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی ہو۔ اور قبروں پر جا کر اوّل سلام کرے اور قبلہ کی طرف پُشت کرکے اور میت کی جانب مُنہ کرکے قرآن مجید پڑھ کر اہلِ قبور کو بخشدے جس قدر ہو سکے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِهِدَايَةِ الْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ وَيَسِّرْ عَلَيْنَا اُمُوْرَنَا اُمُوْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِالْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ وَحَصِّلْ مَقَاصِدَنَا وَاقْضِ جَمِيْعَ حَاجَاتِنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ۔

آداب الشیخ والمرید

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے ان اللہ ادبنی فاحسن ادبی یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب سکھایا اور تعلیم دی۔ الغرض اس حدیث سے معلوم ہؤا کہ سالک کے لیئے مؤدب کی سخت ضرورت ہے۔ اور اسی کا نام اصطلاح میں معلّم اور شیخ ہے۔ اور نیز شیخ کے ذمہ واجب ہے کہ وہ اپنے مرتبہ (تادیب و تعلیم) کا حق پُورا ادا کرے اور مُرید کے ذمہ واجب ہے کہ طریق کا حق ادا کرے۔

شیخ کے لیئے لازم ہے کہ مُرید کو ہر لغزش پر جو اس سے صادر ہو تنبیہ و زجر و توبیخ کرے اور عفو یعنی عدم مواخذہ سے کام نہ لے اور مقام شیخوخت کی جگہ پر اُس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اس کو کوئی شیخ اس جگہ پر خود نہ بٹھائے یا حق تبارک و تعالیٰ خود اس پر الہام فرمادیں اور جب کسی معاملہ میں کلام کرے اور اس کے مقابلہ میں کوئی جھگڑنے والا کھڑا ہو جائے تو اپنے کلام کو قطع کردے کیونکہ منازعت مُناسب نہیں اور شیخ کے لیئے لازم ہے کہ اذکار اور خلوت مع اللہ کے لیئے کوئی وقت مقرر رکھے۔

مُرید کو چاہیئے کہ پیر کا خوب ادب رکھے اور جو تعلیم و تلقین ذکر کی پیر اُس کو بتلاوے اس کا پابند رہے اور اُس کی نسبت یُوں اعتقاد رکھے کہ جو فائدہ مجھ کو اپنے پیر سے پہنچ سکتا ہے وہ اس زمانہ کے کسی اور بزرگ سے نہیں پہنچ سکتا۔ پیر کو یُوں سمجھنا گناہ ہے کہ اس کو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے۔

طالب کو چاہیئے کہ ہر وقت با وضُو رہے اور کم کھانے کم سونے اور کم کلام

کرنے کی عادت ڈالے۔ شیخ اگر دینی امور میں کچھ حکم کرے تو اس کو ترک نہ کرے شیخ کی اگر خدمت مالی کرے تو اس کا اظہار نہ کرے اور اس بات کی طمع یا مطالبہ نہ کرے کہ شیخ مجھ کو کچھ دیوے۔ اور اپنا احسان شیخ پر نہ جتائے بلکہ اس کا احسان مانے کہ اس نے میری چیز کو قبول کیا اور رد نہیں کیا۔ اور شیخ کے حضور میں لوگوں کی باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو اور شیخ اگر کسی کی تعظیم کو اُٹھے تو مرید کو بھی چاہیئے کہ شیخ کی پیروی کرے اور شیخ سے جب کلام کرے تو نرمی اختیار کرے۔ بلند آواز سے نہ بولے اور شیخ کے رُوبرو قہقہہ نہ لگائے اور شیخ کے متعلق بد اعتقادی کو اپنے سینے میں نہ آنے دے اگر کوئی وسوسہ آئے تو استغفار کرے۔ شیخ کے قرابت داروں اور عزیزوں سے صلح رحمی رکھے اور جو کچھ واقعہ سامنے آئے شیخ سے بیان کرے۔ شیخ کے فرمان کو رد نہ کرے اگر ممکن نہ ہو تو عذر کرے۔ اور شیخ کے مُریدوں اور طالبوں کی رعایت کرے اور شیخ کی ہر ایک چیز کا ادب و احترام کرے۔ جو کچھ شیخ کرے اس پر حجت نہ کرے اور جو کچھ شیخ حکم کرے اس کو دلیل سمجھے۔ اگر شیخ اس جہان سے رحلت کر گیا ہو تو اس کے لیئے دعاء مغفرت کرتا رہے۔ شیخ کے روبرو بیہودہ باتیں نہ کرے نہ کسی کے عیب بیان کرے۔ اور شیخ کے رُوبرُو کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے وہ ناراض ہو جائے۔ اور جب شیخ اُس پر ناراض ہو تو بُرا نہ مانے ۞

ختمِ جمیع خواجگانِ فقراء قادریہ چشتیہ نقشبندیہ

جو قضائے حاجات و حصُولِ مرادات و دافعِ بلیّات و قہرِ اعداء و حصولِ درجات و حصُولِ قرُبات و ظہورِ تجلّیات میں اسرارِ غریبہ کا تریاق ہے اور ہر مہم آسان ہوگی۔ اور بعضے بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ختمِ جمیع خواجگان روزانہ پڑھا کرے تو اُس کی ایک ہزار دُعائیں قبول بہ درگاہِ ایزدی ہوگی وہ یہ ہے ۞

استغفار	۱۰۰ بار	یَا کَافِیَ الْمُهِمَّات	۱۰۰ بار
سورۂ فاتحہ بمع بِسْمِ اللہ	۱۰۰ بار	یَا دَافِعَ الْبَلِیَّات	۱۰۰ بار
درود شریف	۱۰۰ بار	یَا حَلَّ الْمُشْکِلَات	۱۰۰ بار
الم نشرح	۷۹ بار	یَا رَافِعَ الدَّرَجَات	۱۰۰ بار
سورۂ اخلاص	۱۰۰۱ بار	یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض	۱۰۰ بار
سورۂ فاتحہ	۷ بار	یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب	۱۰۰ بار
درود شریف	۱۰۰ بار	یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَات	۱۰۰ بار
یَا قَاضِیَ الْحَاجَات	۱۰۰ بار	یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن	۱۰۰ بار

بعد ازیں جو جو اپنی حاجتیں ہوں بدرگاہِ رب العزت خشوع و خضوع کے ساتھ عرض کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر مدعا بر آئیگا۔

نوٹ :۔ ہر ایک اسماء شریف کے اوّل مرتبہ ایک بار اَللّٰهُمَّ پڑھے اور جب یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن پڑھے تو دو مرتبہ اوّل بِرَحْمَتِكَ پڑھے اور پڑھ کر اس کا ثواب جملہ ارواح حضراتِ خاندانِ قادریہ نقشبندیہ چشتیہ کو پہنچائے۔ اور اپنے حق میں دُعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ جو دُعا کریگا قبول ہوگی۔ فقیر محبوب الٰہی مخدوم

ختم محبوبیہ مخدومیہ

یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ ایک ہزار بار اول و آخر درود شریف ۱۰۰ بار۔

ختم خواجگانِ چشت

ہر مہم کے واسطے باوضو روبقبلہ ہوکر دس بار درود شریف پھر ۳۶۰ بار لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ ؕ پڑھے۔ پھر ۳۶۰ بار اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھے پھر ۳۶۰ بار دعائے مذکورہ پڑھے اس کے بعد پھر درود شریف دس بار پڑھے۔ اور دعا کرے۔ ہر دعا مستجاب ہوگی۔

ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پانچسو بار پھر درود شریف ۱۰۰ بار

ختم حضرت محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۵۰۰ بار درود شریف ۱۰۰ بار۔

درود ہفت روزہ } یہ سالک کی ہر مشکل کا حل ہے
ص ۸۰ تا ص ۱۳۹

اَلْحِزْبُ الْاَوَّلُ لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ

منزل اول بروز جمعہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والا مہربان ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما

عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَنْحَلُّ بِھَا الْعُقَدُ

ہمارے سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت جس سے مشکلات

وَتَنْفَرِجُ بِھَا الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِھَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ

کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور حاجتیں پوری

بِھَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ

کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے

بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ

اور ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور اوپر

وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ

آل ان کی کے اور اصحاب ان کے ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق

الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ نہایت رحم والا مہربان ہے روز جزا کا حاکم اے خدا ہم

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو دین کا سیدھا راستہ دکھا

الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا نہ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ ۝ رَبَّنَا

ان کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔ اور نہ گمراہوں کا اے خدا قبول فرما اے رب

تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا

ہمارے قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا اور پھر آ اوپر

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا

ہمارے تحقیق تو ہے۔ پھر آنے والا مہربان اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں

حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کی پکھالیں انڈیل دے اور

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ

ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے سنا ہم نے اور مانا ہم نے بخشش

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ

مانگتے ہیں ہم تیری اے رب ہمارے اور تیری طرف ہے پھر آنا اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں

اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

یا چوک جائیں تو ہم کو اس کے وبال میں نہ پکڑ اور ہمارے پروردگار جو لوگ ہم سے پہلے

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

ہو گذرے ہیں جس طرح ان پر تو نے احکام سخت کا بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال اور اے ہمارے

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه

پروردگار اتنا بوجھ جس کے اٹھانے کی ہم کو طاقت نہیں ہم سے نہ اٹھوا اور ہمارے قصوروں

وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

سے درگزر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مددگار ہے تو ان لوگوں

الْكٰفِرِيْنَ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

کے مقابلے میں جو کافر ہیں مدد کر اے ہمارے پروردگار ہم کو راہ راست پر لائے پیچھے ہمارے

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر اور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت کا خلعت عطا فرما کچھ شک نہیں کہ

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ

تو بڑا دینے والا ہے اے ہمارے پروردگار تو ایک نہ ایک دن جس کے آنے میں شبہ ہی نہیں۔

اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ

لوگوں کو اکٹھا کریگا بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا

مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ

ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بزدلی اور بڑے بڑھاپے اور تاوان

وَالْمَاْثَمِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

اور گناہ سے اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے

النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اور فتنہ سے آگ کے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور

وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ

اور مالداری کی بدی کے فتنے سے اور محتاجی کی بدی کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے برے

فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ

فتنہ سے یا اللہ دھو دے گناہ میرے برف

بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا

اور اولے کے پانی اور پاک کر دے میرے دل کو گناہوں سے جیسا کہ

يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ

سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اور مجھ میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ

اور میرے گناہوں میں ایسا فصل کر دے جیسا مشرق اور مغرب میں

وَالْمَغْرِبِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ

تو نے فصل کیا ہے اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری کم ہمتی سے اور سستی

الْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

سے اور بزدلی سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری

الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ

قبر کے عذاب سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے اور پناہ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَ

پکڑتا ہوں تیری سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگدستی سے اور ذلت سے اور

الذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ

خواری سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری محتاجی سے اور

وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَ

کفر سے اور فسق سے اور ضد ا ضدی سے اور سنانے سے اور

الرِّيَاءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ

دکھانے سے اور پناہ پکڑتا ہوں بہرے ہونیسے اور گونگے ہونیسے اور جنون سے

وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ ۞

اور جذام سے اور بری بیماریوں سے اور بار قرضہ سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ

اے اللہ پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے فکر سے اور غم سے اور کم ہمتی سے اور سستی سے

الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ

اور بخل سے اور بزدلی سے اور بار قرضہ سے اور لوگوں کے دباؤ سے

وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

یا اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں بخل سے

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ

اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بزدلی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے

اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے دنیا کے فتنہ سے

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۞ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ

اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اے میرے رب دے میرے نفس کو

تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا

پرہیزگاری اس کی اور پاک کر اسے تو بہتر ہے اس سے جس نے پاک کیا اسے تو ہی ہے

وَمَوْلَاهَا ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ

ودستدار اور مولا اس کا یا اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ

لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ

دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور

وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ

اس دعا سے جو مقبول نہ ہو ۔ یا اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں

بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ

بزدلی سے اور بخل سے اور بری عمر سے اور دل کے

الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً

فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما

كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

ہمارے سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت جس سے

مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا

مشکلات کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں

الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَآئِبُ

اور حاجتیں پوری کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی

وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ

حاصل ہو جاوے اور ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا

الْكَرِيْمِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّ

ہے ۔ اور اوپر آل ان کی کے اور اصحاب ان کے ہر لمحہ

نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق

اَلْحِزْبُ الثَّانِیْ لِيَوْمِ السَّبْتِ

دوسری منزل بروز شنبہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنیوالا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے

تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً

سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت جس سے

تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَ

مشکلات کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور

تُقْضٰى بِهَا الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَآئِبُ وَ

حاجتیں پوری کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جاوے

حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ

اور ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور اوپر آل ان کی کے

الْكَرِيْمِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّ

اور اصحاب ان کے ہر لمحہ اور

نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَّكَ ❊ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا

ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق اے ہمارے پروردگار ہم

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ قُلِ

تجھ پر ایمان لائے ہیں تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے

اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ

بچالے، کہہ یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہے تو ملک جس کو چاہے ۔ اور

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ

چھین لیتا ہے ۔ ملک جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہے

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى

اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہے بیچ ہاتھ تیرے کے ہے خیر تحقیق تو اوپر ہر چیز کے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

قادر ہے پیٹھاتا ہے رات کو بیچ دن کے اور پیٹھاتا ہے دن کو بیچ رات کے اور

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ

نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے

تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ

اور رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے شمار ۔ اے میرے پروردگار

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ

اپنی جناب سے مجھ کو بھی نیک اولاد عنایت فرما کہ

ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ ۝ رَبَّنَا اٰمَنَّا

تو سب کی دعائیں سنتا ہے ۔ اے پروردگار ہمارے

بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ

ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ اتاری تو نے اور پیروی کی ہم نے رسول کی پس

الشّٰهِدِيْنَ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا

لکھ ہم کو ساتھ شاہدوں کے اے رب ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور

فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

زیادتی ہماری بیچ کام ہمارے کے اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو

الْكٰفِرِيْنَ ۝ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ

اوپر قوم کافروں کے اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ بے فائدہ پاکی ہے

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

تجھ کو پس بچا ہم کو عذاب آگ کے سے اے ہمارے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا

فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا

اس کو بہت ہی خوار کیا اور وہاں گناہ گاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں اے ہمارے

اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا

پروردگار ہم نے ایک منادی کرنے والے یعنی پیغمبر کو سنا کہ ایمان کی منادی کر رہا تھا

بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا

کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے پروردگار ہم کو

سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا

ہمارے قصور معاف فرما اور ہم پر سے ہمارے گناہ دور کر اور نیک بندوں کے شمول میں ہمارا بھی خاتمہ بالخیر کرا دے

مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ہمارے رب جیسے جیسے نعمتوں کے وعدے اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے فرمائے ہیں ہم کو نصیب کر ہم کو قیامت کے دن رسوا نہ کر

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ
تحقیق تو وعدہ کو خلاف نہیں کرتا ۔ یا اللہ میں بوسیلے تیری عزت کے
بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ
پناہ پکڑتا ہوں ۔ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھے ۔ اور تو ہے زندہ
الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ ۞
جس کو کبھی موت نہ آئے گی ۔ اور جن و انس تمام مر جائیں گے ۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ
یا اللہ ہم پناہ پکڑتے ہیں تیری ۔ بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے
الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ ۞
پا لینے سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے طعنہ سے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ
اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا ۔ اور اس
شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
کام کی برائی سے جو میں نے نہیں کیا ۔ اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری اس چیز
شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ ۞ اَللّٰهُمَّ
کی برائی سے جو مجھے معلوم ہے ۔ اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم نہیں ۔ اے اللہ میں
اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ
پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے نعمت تیری کے جاتے رہنے سے اور تیرے امن کے
عَافِیَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ ۞
پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے اچانک آ جانے سے اور تیرے تمام غصوں سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ
اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اپنی شنوائی کی برائی سے اور اپنی بینائی
بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ
کی برائی سے اور اپنی زبان کی برائی سے اور اپنے دل کی برائی سے اور اپنی
شَرِّ مَنِیِّیْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ
منی کی برائی سے اے اللہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے محتاجی سے اور
الْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ
فاقہ سے اور ذلت سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ
اُظْلَمَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَ
پر ظلم کیا جاوے اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ
اور پناہ پکڑتا ہوں تیری کسی چیز پر سے گر پڑنے سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری
الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ
ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری اس سے کہ
یَتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ
گڑبڑ میں ڈالدے مجھے شیطان موت کے وقت اور پناہ پکڑتا ہوں تیری
مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُ بِكَ
اس سے کہ میں مروں جہاد سے بھاگ کر اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ
مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ
مروں میں زہریلے جانور کے کاٹنے سے اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے

مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَ

ناپسندیدہ اخلاق سے اور اعمال اور نفسانی خواہشوں اور

الْاَدْوَاءِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ

بیماریوں سے اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ سب بھلائیاں جو مانگی ہیں تجھ سے

مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ و سلم نے اور

نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ

پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے ہم ان بری چیزوں سے پناہ مانگی ہے تیرے نبی محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ

صلی اللہ علیہ و سلم نے اور تو ہی ہے لائق طلب کئے جانے مدد کے اور تجھی پر

الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۞ اَللّٰهُمَّ

پہونچا دینا ہے اور نہیں بھاگنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر ساتھ اللہ کے اے اللہ

صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى

رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا

ہمارے سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں

الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ

کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور حاجتیں پوری کی جاویں اور

تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى

پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جاوے اور ان کی ذات گرامی کے

الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ

طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور اوپر آل ان کی کے اور اصحاب ان کے ہر

كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ۞

لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق

اَلْحِزْبُ الثَّالِثُ لِيَوْمِ الْاَحَدِ

تیسری منزل بروز اتوار

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام نازل

عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا

فرما ہمارے سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت جس سے مشکلات

الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور پوری کی جاویں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ

اور پسندیدہ مقاصد انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جاوے اور

يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور اوپر آل انکی کے

صحبه في كل لمحة ونفس بعدد كل معلوم

اور اصحاب ان کے ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے

لك ٭ ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم

موافق اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے نجات دے جہاں کے رہنے

اهلها واجعل لنا من لدنك وليا واجعل

والے ہم پر ظلم کر رہے ہیں اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور خود ہی اپنی

لنا من لدنك نصيرا ○ ربنا انزل علينا مائدة

طرف سے کسی کو ہمارا مددگار بنا اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے ایک

من السماء تكون لنا عيدا لاولنا واخرنا و

خوان اتار اور خوان کا اترنا ہمارے لئے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں سب کے لئے عید قرار پائے

اية منك وارزقنا وانت خير الرازقين ○

اور یہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہم کو روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں میں بہتر ہے

ربنا امنا فاكتبنا مع الشهدين ○ ونطمع ان

اے ہمارے پروردگار ہم تو ایمان لے آئے تو تصدیق کرنیوالوں کے ساتھ ہم کو بھی لکھ لے اور طمع رکھتے ہیں

يدخلنا ربنا مع القوم الصلحين ○ ربنا

یہ کہ داخل کرے ہم کو رب ہمارا ساتھ قوم صالحوں کے اے رب ہمارے

لا تجعلنا مع القوم الظلمين ○ انت ولينا فاغفر لنا

نہ کر ہم کو ساتھ قوم ظالموں کے تو ہے دوست ہمارا پس بخش ہم کو

وارحمنا وانت خير الغافرين ○ واكتب لنا في

اور رحم کر ہم پر اور تو بہتر ہے بخشنے والا اور لکھ واسطے ہمارے بیچ

هذه الدنيا حسنة وفي الاخرة انا هدنا

اس دنیا کے نیکی اور بیچ آخرت کے تحقیق ہم نے توبہ کی طرف تیری

اليك ٭ ربنا انك تعلم ما نخفي وما نعلن وما

اے رب ہمارے تحقیق تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور نہیں

يخفى على الله من شيء في الارض ولا في السماء

پوشیدہ اوپر اللہ کے کچھ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا

اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جانوں پر اور اگر نہ بخشیگا تو ہم کو اور نہ رحم کرے گا تو

لنكونن من الخسرين ○ ربنا افتح بيننا وبين

ہم پر البتہ ہو جاویں گے ہم گھاٹا پانیوالوں میں سے اے ہمارے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم

قومنا بالحق وانت خير الفاتحين ○ اللهم

میں حق حق فیصلہ کر اور تو سب فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے اے اللہ میں

اني اعوذ بك من جار السوء في دار المقامة

تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے پڑوسی سے بسنے کے گھر میں

فان جار البادية يتحول ٭ اعوذ بالله من

اس لئے کہ پڑوسی جنگل کا پھر جاتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے

الكفر والدين ٭ اللهم اني اعوذ بك من

کفر اور قرض سے اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں ساتھ تیرے

غلبة الدين وغلبة العدو وشماتة الاعداء

قرض کی زیادتی سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے طعنہ سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ

اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری ایسے علم سے جو نفع نہ دیوے اور بے

لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَ

خوف دل سے اور اس دعا سے جو نہ سنی جاوے اور اس نفس سے جو نہ آسودہ ہو اور

مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ

بھوک سے اس لئے کہ وہ بری ہمخوابہ ہے اور چوری سے اس لئے کہ

فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ

وہ بری خصلت ہے اور سستی سے اور بخل سے اور بزدلی اور

مِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

بہت بڑھاپے سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور

وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ

دجال کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَآئِمَ

اور موت کے فتنہ سے اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے تیری مغفرت کے

مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ

اسباب اور نجات دینے والے کام اور بچاؤ ہر گناہ سے

كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ

اور لوٹ ہر نیکی کی اور کامیابی بہشت کی

وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا

اور نجات دوزخ سے اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے علم

نَّافِعًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

کارآمد اور میں پناہ پکڑتا ہوں تیری علم غیر نافع سے اے اللہ میں پناہ

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَّا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ

پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس عمل سے جو بلند نہ کیا جائے اور اس

لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَّا يُسْمَعُ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ

دل سے جو بے خوف ہو اور اس قول سے جو نہ سنا جاوے اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تیری

اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا ۞ نَعُوْذُ

اس سے کہ پھر جاویں ہم الٹے پاؤں یا فتنے میں ڈالے جائیں اپنے دین کے سبب سے ہم پناہ

بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ

پکڑتے ہیں ساتھ اللہ کے آگ کے عذاب سے اور پناہ پکڑتے ہیں ساتھ اللہ کے ان فتنوں

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۞ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

سے جو ظاہر ہیں اس سے اور جو پوشیدہ ہیں اور پناہ پکڑتے ہیں ساتھ اللہ کے دجال کے فتنہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ

سے اے اللہ میں پناہ میں آیا تیری ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو نہ

لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ

گڑگڑاوے اور اس نفس سے جو نہ آسودہ ہو اور اس دعا سے جو نہ سنی جاوے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ ۞ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں ساتھ تیرے ان چاروں سے اے اللہ

اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

بخشدے میرے گناہ نادانستہ اور دانستہ اے اللہ میں

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْٓءِ

پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بُرے دن سے اور بری رات سے

وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ وَمِنْ

اور بری گھڑی سے اور برے یار سے اور بُرے

جَارِ السُّوْٓءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

پڑوسی سے رہنے والے گھر میں اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں

مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ ۞

تیری سفید داغ اور دیوانگی اور کوڑھ اور بری بیماریوں سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری دشمنی اور نفاق سے اور

سُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَ

بری عادتوں سے یا اللہ بخشدے میری خطا اور نادانی اور

اِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ۞ اَللّٰهُمَّ

میری زیادتی اپنے بارے میں اور وہ کہ تو زیادہ جانتا ہے اسے مجھ سے اے اللہ

اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ

بخشدے جو گناہ مجھ کو مقصود تھا اور جو غیر مقصود تھا اور نادانستہ اور دانستہ اور یہ سب

ذٰلِكَ عِنْدِيْ ۞ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ

باتیں میرے پاس ہیں تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کا آخر ہے اور تو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ

ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ پھیرنے والے دلوں کے پھیر دے

قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ ۞

ہمارے دلوں کو اوپر اپنی اطاعت کے یا اللہ مجھ کو ہدایت کر اور مجھ کو استوار رکھ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ ۞ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت اور استواری اے اللہ

صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا

رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ

اور آقا محمد پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جاویں اور

بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ

دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور حاجتیں پوری کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد اور

وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جاوے اور انکی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ

اور اوپر آل انکی کے اور اصحاب ان کے ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات

كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

کے شمار کے موافق

اَلْحِزْبُ الرَّابِعُ لِيَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

چوتھی منزل بروز پیر

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنیوالا مہربان ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما

عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَنْحَلُّ بِھَا

ہمارے سردار اور آقا محمدؐ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی

الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِھَا الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِھَا الْحَوَآئِجُ

گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دُور ہو جاویں اور حاجتیں پوری کی

وَتُنَالُ بِھَا الرَّغَآئِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَ

جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جاوے اور

یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور اوپر آل انکی کے اور صحابہ

فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ❊

ان کے ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ○ رَبِّ

اے رب ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر اور مار ہم کو مسلمان کر کے اے میرے

اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ ز صلے وَ

پروردگار میرا اور میرے بھائی کا قصور معاف فرما اور ہم کو اپنی رحمت میں لے

اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا رَبَّنَا

اور تو بڑا ہی رحم کرنے والا ہے خدا ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اے رب

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِکَ

ہمارے مت کر ہم کو فتنہ واسطے قوم ظالموں کے اور نجات دے ہم کو

مِنَ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ

ساتھ رحمت اپنی کے قوم کافروں سے اے پروردگار میرے تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے یہ کہ

اَسْاَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ ط وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ

سوال کروں میں تجھ سے وہ چیز کہ نہیں مجھ کو ساتھ اس کے علم اور اگر نہ بخشیگا تو مجھ کو اور نہ رحم کریگا۔

تَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ

تو مجھ پر ہو جاؤنگا میں ٹوٹا پانیوالوں سے اے پیدا کرنیوالے آسمانوں کے اور

الْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ج

زمین کے توہی ہے دوست میرا بیچ دُنیا کے اور آخرت کے

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ اِنَّ

قبض کر مجھ کو مطیع اپنا اور ملادے مجھ کو ساتھ صالحوں کے بیشک

رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ط رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ

میرا رب البتہ سننے والا ہے دعا کا اے رب میرے کر مجھ کو قائم رکھنے والا نماز کا

وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ط رَبَّنَا

اور میری اولاد کو بھی اور ہمارے پروردگار دعا قبول کر لے ہمارے رب

اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ

بخشدے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن

الْحِسَابُ ○ رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا

حساب ہونے لگے اے میرے رب رحم کر اوپر میرے ماں باپ کے جس طرح مجھے میرے ماں باپ نے چھوٹے سے کو پالا ہے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ

اے رب مجھ کو داخل کر اچھی جگہ پر اور مجھے اچھی طرح

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا

نکالو۔ اور مجھے فتحیابی کے ساتھ دشمنوں پر غلبہ

نَّصِیْرًا ○ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا

دو اے رب ہمارے دے ہم کو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر واسطے

مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ

ہمارے کام ہمارے سے بھلائی کے اے رب میرا سینہ کھول دے

وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○ اَنِّیْ مَسَّنِیَ

اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے اے میرے رب زیادہ کر مجھ کو علم مجھ کو بیماری

الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اے خدا تیرے سوا کوئی

سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ

معبود نہیں تو پاک ذات ہے میں نے بڑا ظلم کیا اے میرے رب مجھ کو اکیلا نہ چھوڑ

فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ

اور تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے۔ اے میرے پروردگار حق حق فیصلہ کر دے

وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ○

اور پروردگار ہمارا مہربان ہے مدد مانگا گیا ہے اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ

یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی

وَالْغِنٰی ؂ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ

اور سیر چشمی یا اللہ درست رکھ میرا دین جو میرے حق میں بچاؤ

اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ

ہے اور درست رکھ میری دنیا جس میں میری معاش ہے اور

لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ

درست رکھ میری آخرت جہاں مجھے لوٹنا ہے اور کر زندگی کو

زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً

میرے لئے ترقی ہر بھلائی میں اور کر موت کو میرے لئے چین

لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ؂ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ

ہر برائی سے یا اللہ بخشدے مجھے اور رحم کر مجھ پر اور

عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ ؂ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا

امن دے مجھے اور رزق دے مجھے اور ہدایت کر دے اے رب مدد کر میری اور

تُعِنْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ

میرے مقابلہ میں کسی کی مدد مت کر اور ہدایت کر مجھے اور آسان کر ہدایت کو میرے لئے اور

عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ ؂ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ ذَكَّارًا

مجھ کو مدد دے اس پر جو مجھ پر زیادتی کرے اے رب کر دے مجھے ایسا کہ میں تجھ کو بہت یاد کیا کروں تیرا

لَّكَ شَكَّارًا لَّكَ رَهَّابًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُطِیْعًا

بہت شکر کیا کروں تجھ سے بہت ڈرا کروں تیری بہت فرمانبرداری کیا کروں تیرا بہت مطیع

اِلَیْكَ مُخْبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا ؂ رَبِّ تَقَبَّلْ

رہا کروں تجھ ہی سے سکون پانیوالا تیری ہی طرف متوجہ اور رجوع ہونیوالا اے رب قبول

تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَ

کر میری توبہ اور دھو دے میرے گناہ اور قبول کر میری دعا اور

ثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ

قائم رکھ میری حجت اور راست رکھ میری زبان اور ہدایت دے میرے دل کو اور نکال

سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

دے سینے کی کدورت یا اللہ بخشدے ہمیں اور رحم کر ہمپر

وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ

اور راضی ہو جا ہم سے اور قبول کر ہم سے اور داخل کر ہمیں بہشت میں اور

نَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ ۞ اَللّٰهُمَّ

اور بچا ہمیں آگ سے اور درست کردے ہمارے احوال سب یا اللہ

اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا

الفت دے ہمارے دلوں میں اور اصلاح کر دے ہمارے باہمی تعلقات کی اور دکھا ہم

سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ

کو سلامتی کے راستے اور نکال ہم کو اندھیروں سے نور کی طرف

وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ

اور علیحدہ رکھ ہمیں بیحیائیوں سے جو ظاہری ہوں اور جو باطنی ہوں اور

بَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا

برکت دے ہمیں ہماری شنوائیوں میں اور ہماری بینائیوں میں اور ہمارے دلوں

وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ

میں اور بیبیوں میں اور ہماری اولاد میں اور توبہ قبول کر ہماری کیونکہ توہی توبہ

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ

قبول کرنے والا مہربان ہے اور کردے ہمیں اپنی نعمت کا شکرگذار اور ثنا خوان

مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

نعمت کے قابل اور پورا کردے ہم پر اسے یا اللہ میں مانگتا ہوں

اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ

تجھ سے ثابت قدمی امر دین میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے اعلیٰ درجہ

الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ

کی صلاحیت اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری نعمت کا شکر اور عبادت

عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا

تیری کی خوبی اور مانگتا ہوں تجھ سے زبان سچی اور قلب سلیم

وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ

اور اخلاق متین اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اس برائی سے جو تجھے

وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا

معلوم ہے اور مانگتا ہوں تجھ سے وہ بھلائی جس کو تو جانتا ہے اور معافی چاہتا ہوں اس گناہ

تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۞ اَللّٰهُمَّ

سے جسکو تو جانتا ہے تو ہی بیشک چھپی ہوئی چیزوں کا جاننے والا ہے یا اللہ

اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

بخشدے جو کچھ پہلے کیا میں نے اور جو کچھ بعد میں کیا اور جو کچھ پوشیدہ کیا

وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اور جو کچھ علانیہ کیا اور جو کچھ تو اسے زیادہ جانتا ہے مجھ سے نہیں کوئی معبود سوائے

انت ٭ اللهم اقسم لنا من خشيتك ما

تیرے یا اللہ حصہ دے ہمیں اپنے خوف سے اتنا کہ

تحول به بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك

حائل ہو جاوے ہم میں اور تیرے گناہوں میں اور اپنی عبادت سے

ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به

اتنا کہ پہونچا دے تو ہمیں بذریعہ اسکے اپنی جنت میں اور یقین سے اتنا کہ سہل کردے اس سے

علينا مصائب الدنيا ومتعنا باسماعنا و

ہم پر دنیا کی مصیبتیں اور کارآمد رکھ ہماری شنوائیاں اور

ابصارنا وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث

ہماری بینائیاں اور ہماری قوت جبتک ہمیں زندہ رکھے اور کرنا اس کی عمر کو باقی

منا واجعل ثارنا على من ظلمنا وانصرنا

بعد ہمارے اور ہمارا انتقام لے اس سے جس نے ہم پر ظلم کیا اور مدد دے ہمیں

على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في ديننا

اس پر جو ہم سے دشمنی کرے اور مت کر مصیبت ہماری ہمارے دین میں

ولا تجعل الدنيا اكبر همنا ولا مبلغ علمنا

اور مت کر دنیا کو مقصود اعظم ہمارا اور نہ انتہا ہماری معلومات

ولا غاية رغبتنا ولا تسلط علينا من لا

کی اور نہ انتہا ہماری رغبت کی اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو جو ہم پر

يرحمنا ٭ اللهم صل صلوة كاملة وسلم

رحم نہ کرے اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام

سلاما تاما على سيدنا ومولانا محمد صلوة

تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت

تنحل بها العقد وتنفرج بها الكرب وتقضى

جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور حاجتیں

بها الحوائج وتنال بها الرغائب وحسن

پوری کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی

الخواتيم ويستسقى الغمام بوجهه الكريم

حاصل ہو جاوے اور ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وعلى اله وصحبه في كل لمحة ونفس بعدد

اور اوپر آل ان کی کے اور اصحاب ان کے ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری

كل معلوم لك ٭

معلومات کے شمار کے موافق۔

الحزب الخامس ليوم الثلاثاء

پانچویں منزل بروز منگل

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ○

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بسم الله الرحمن الرحيم ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

اللهم صل صلوة كاملة وسلم سلاما

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام

تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا

نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت جس سے مشکلات

الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِھَا الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِھَا الْحَوَائِجُ

کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور حاجتیں پوری کیجاویں

وَتُنَالُ بِھَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جاوے اور

یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ

ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور اوپر آل ان کی کے

صَحْبِهٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ

اور اصحاب ان کے ہر لمحہ اور ہر سانس ہیں تیری معلومات کے شمار کے

لَّکَ ۞ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ

موافق اے رب میرے اتار مجھ کو اتارنا مبارک اور تو بہتر اتارنے

الْمُنْزِلِیْنَ ○ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○

والا ہے اے رب میرے پس مت کیجیو مجھ کو بیچ قوم ظالموں کے

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ○ وَ

اے رب میرے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے وساوس شیطانوں سے اور

اَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ○ رَبَّنَآ اٰمَنَّا

پناہ مانگتا ہوں بیچ تجھ سے اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہوں میرے پاس اے پروردگار

فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○

ہمارے ایمان لائے ہم پس بخش ہم کو اور رحمت کر ہم پر اور تو بہتر رحم کرنیوالا ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○

اے پروردگار میرے بخش اور رحم کر اور تو بہتر رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا

اے ہمارے رب ہم سے پرے ہی پرے رکھ عذاب دوزخ کو کیونکہ دوزخ کا عذاب

کَانَ غَرَامًا ○ اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○

مصیبت ہے تحقیق وہ بری جگہ ہے قرار کی اور رہنے کی

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ

اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں سے اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک

اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○ رَبِّ ھَبْ لِیْ

عنایت فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا اے پروردگار

حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ وَاجْعَلْ لِّیْ

میرے بخش مجھ کو حکم اور ملادے مجھ کو ساتھ نیکوں کے اور کر میرے واسطے

لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ○ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ

زبان راستی کی بیچ پچھلوں کے اور کر مجھ کو وارثین

وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ ○ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ○

بہشتوں کی نعمت ہیں سے اور مت رسوا کر اس دن کہ اٹھائے جاویں۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ

جسدن نہ نفع دیگا مال اور نہ بیٹے مگر جو کوئی لاوے اللہ

بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ○

کے پاس دل سلامت اے رب میرے نجات دے مجھ کو اور میرے اہل کو اس چیز سے کہ

رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَ

کرتے ہیں اے میرے رب میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا تو اب مجھ میں اور ان

بَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

لوگوں میں ایک قطعی فیصلہ کر دے اور مجھ کو اور ایمان والے لوگ جو میرے ساتھ ہیں انکو بچالے

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا

یا اللہ ہمیں زیادہ کر اور گھٹا مت اور آبرو دے ہمیں اور خوار نہ کر

وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا

اور عطیہ دے ہمیں اور محروم نہ کر اور ہمیں فضیلت دے اور ہم پر کسی کو فضیلت نہ دے

وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ۞ اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي

اور ہمیں خوش کر اور ہم سے راضی ہو جا یا اللہ دل میں ڈال دے میرے میری

وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي ۞ اَللّٰهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي

صلاحیت اور پناہ میں رکھ میری اپنی برائی سے یا اللہ محفوظ رکھ مجھے میرے نفس کی برائی

وَاعْزِمْ لِي عَلَى رُشْدِ أَمْرِي ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

سے اور ہمت دے مجھے اپنے کام کی اصلاح پر اے اللہ بخشدے

مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا

جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو میں نے ظاہر کیا اور جو میں نے نادانستہ کیا اور جو میں نے

عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ ۞ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

دانستہ کیا اور جو میں نے نادانی کی مانگتا ہوں میں خدا تعالیٰ سے امن دنیا

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

اور آخرت میں یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ

توفیق نیک کاموں کے کرنے کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور محبت

الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ

غریبوں کی اور یہ کہ بخشدے تو مجھے اور رحم کرے تو مجھ پر اور جب ارادہ کرے

بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَّأَسْأَلُكَ

تو کسی قوم پر بلا نازل کرنے کا تو اٹھا لینا مجھے قبل اس کے کہ اس بلا میں پڑوں اور مانگتا

حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ

ہوں تجھ سے تیری محبت اور اسکی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کی محبت جو قریب

إِلَى حُبِّكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ

کر دے تیری محبت سے یا اللہ کر دے اپنی محبت زیادہ پیاری مجھے میری جان سے

مِنْ نَّفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ۞ اَللّٰهُمَّ

اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ

فَكَمَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّي

جس طرح دیا ہے تو نے مجھے جو کچھ مجھے پسند ہے تو کر دے اسے معین میرا اس

فِيمَا تُحِبُّ ۞ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ

کام میں جو تجھے پسند ہے یا اللہ اور جو کچھ دور کیا تو نے مجھ سے ان چیزوں میں سے جو مجھ کو

فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّي فِيمَا تُحِبُّ ۞ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي

پسند ہیں تو کر دے اسے میرے حق میں فراغ ان چیزوں کیلئے جو تجھے پسند ہیں یا اللہ نفع مند کر دے مجھ کو ساتھ

وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي

میری شنوائی کے اور بینائی کے اور کر دے ان دونوں کو وارث مجھے اور مدد کر میری اس کے

عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ ۞ يَا مُقَلِّبَ

مقابلہ میں جو مجھ پر ظلم کرے اور لے اس سے بدلہ میرا ۔ اے پلٹنے

الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

والے دلوں کے مضبوط رکھنا دل میرا اپنے دین پر یا اللہ میں مانگتا

اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَ

ہوں تجھ سے ایسا ایمان کہ پھر نہ جائے اور ایسی نعمت کہ ختم نہ ہو۔ اور

مُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدمت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ۞ اَللّٰهُمَّ

کی برترین مقام جنت میں یعنی جنت الخلد میں ۔ یا اللہ

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ

میں مانگتا ہوں تجھ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن خلق کے

خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تَتْبَعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَ

ساتھ اور کامیابی جس کے پیچھے فلاح بھی دے تو مجھے اور رحمت تیری طرف سے

عَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ۞ اَللّٰهُمَّ

اور امن اور بخشش تیری طرف سے اور خوشنودی یا اللہ

انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَ

نفع دے مجھے اس علم سے جو تو نے مجھے دیا اور دے مجھے وہ علم کہ نفع دے مجھے اور

زِدْنِيْ عِلْمًا ۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ

زیادہ کر علم میرے لئے ۔ حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کی ہر حالت میں اور پناہ پکڑتا ہوں

بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ۞ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ

ساتھ اللہ کے اہل دوزخ کے حال سے یا اللہ بوسیلہ اپنے

الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ

عالم الغیب ہونے کے اور مخلوق پر قادر ہونے کے زندہ رکھنا مجھے جب تک

الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ

تیرے علم میں زندگی بہتر ہو میرے لئے اور اٹھا لینا مجھے جب تیرے علم میں موت بہتر

خَيْرًا لِّيْ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

ہو میرے لئے ۔ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرا ڈر غائب اور حاضر میں

وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ

اور کلمہ اخلاص کا عیش اور طیش میں اور مانگتا ہوں

نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ

تجھ سے ایسی نعمت کہ ختم نہ ہو اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کہ جاتی نہ رہے اور مانگتا ہوں

الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ

تجھ سے رضامندی تیرے حکم پر اور خوشی عیش موت کے بعد

وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ

اور مزا تیرے دیدار کا اور تڑپ تیرے وصال کی

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ

اور پناہ چاہتا ہوں بذریعہ تیری ذات کے مصیبت آزار دینے والی اور بلا گمراہ کرنے والی سے

اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً

یا اللہ آراستہ کر دے ہمیں ایمان کی زینت سے اور کر دے ہمیں راہ نما راہ ہیں۔

مُهْتَدِیْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ
یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی سب کی سب
عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ
اس وقت کی اور آئندہ کی اس میں سے جس کا مجھے علم ہے اور جس کا نہیں اور پناہ پکڑتا
مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ
ہوں ساتھ تیرے برائی سب کی سب اس وقت کی اور آئندہ کی اس میں جس کا مجھ کو علم ہے اور
اَعْلَمْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ
جس کا نہیں۔ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ سب بھلائی جس کو مانگا ہے
عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ
تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اس برائی
عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ
کی سب سے جس سے پناہ مانگی ہے تیرے بندے اور تیرے نبی علیہ السلام نے۔ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت
وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ
اور جو چیز اس کی طرف قرب کرنیوالی ہو قول ہو یا عمل۔ اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ
مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ
تیرے آگ سے اور جو چیز اس کی طرف قریب کرے قول میں سے ہو یا عمل میں سے
وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ لِّیْ خَیْرًا ۞ وَ
اور مانگتا ہوں میں تجھ سے یہ کہ کردے ہر اپنے حکم کو میرے حق میں بہتر اور
اَسْئَلُكَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ
مانگتا ہوں میں تجھ سے جو کچھ جاری کرے تو میرے حق میں کوئی بات کہ کرے تو انجام اس کا

رَشَدًا ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ
بھلائی اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام
سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت
تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰی
جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں
بِهَا الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَآئِبُ وَحُسْنُ
اور حاجتیں پوری کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل
الْخَوَاتِیْمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَ
ہو جاوے اور ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور اوپر آل
عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ
ان کی کے اور اصحاب ان کے ہر لحظہ اور ہر سانس میں تیری معلومات
كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ۞
کے شمار کے موافق ۞

اَلْحِزْبُ السَّادِسُ لِیَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ

چھٹی منزل بروز بدھ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○
پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام

تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ

تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمت جس سے

بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا

مشکلات کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور حاجتیں پوری

الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ

کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی

وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

حاصل ہو جاوے اور ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور ان کی آل

وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ

اور اصحاب ان کے ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق اے میرے

لَّكَ ٭ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ

رب مجھ کو توفیق دے کہ جیسے جیسے احسانات تو نے مجھ پر اور میرے

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

والدین پر کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکر ادا کروں

تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

اور زندگی بھر ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن کو تو پسند کرے اور تو مجھ کو اپنے کرم سے

الصّٰلِحِيْنَ ۝ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

اپنے نیک بندوں میں داخل کر اے میرے پروردگار میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو میرا گناہ معاف کر

رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ

اے میرے رب مجھ کو ظالم لوگوں سے نجات دے اے میرے رب تو جو

اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝ رَبِّ انْصُرْنِيْ

مجھ کو بھیج دے میں اس کا حاجتمند ہوں اے میرے رب مدد دے مجھ کو

عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ

اوپر قوم مفسدوں کے پس پاکی ہے اللہ کو جس وقت

تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي

کہ شام کرتے ہو تم اور جس وقت کہ صبح کرتے ہو تم اور واسطے اس کے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝

سب تعریف بیچ آسمانوں کے اور زمین کے اور تیسرے پہر اور جب ظہر کرتے ہو تم

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردے کو زندہ سے اور

وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝

جلاتا ہے زمین کو پیچھے اس کی موت کے اور اسی طرح نکالے جاؤ گے تم

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ

اے میرے پروردگار مجھ کو نیک روحوں میں سے عطا فرما۔ کہہ تو اے اللہ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ

پیدا کرنے والے آسمانوں کے اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے

الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ

تو ہی حکم کرے گا درمیان بندوں اپنے کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اس کے

يَخْتَلِفُوْنَ ۞ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ

اختلاف کرتے — اے پروردگار ہمارے سما لیا تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور

عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

علم میں پس بخش واسطے ان لوگوں کے کہ توبہ کی اور پیروی کی راہ تیری کی

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۞ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ

اور بچا ان کو عذاب دوزخ سے — اے رب ہمارے اور داخل کر ان کو بہشتوں میں

عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

ہمیشہ رہنے کے جو وعدہ دیا ہے ان کو تو نے اور جو لائق بہشت کے ہیں

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

باپوں ان کے سے اور بیبیوں انکی سے اور اولاد ان کی سے تحقیق تو ہے غالب

الْحَكِيْمُ ۞ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ

حکمت والا — اور بچا ان کو برائیوں سے اور جس کو تو بچاوے برائیوں سے

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اس دن پس تحقیق مہربانی کی تو نے اس کو اور یہ بات وہی ہے مراد پانا بڑا

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا

یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا تمام کاموں میں اور پناہ میں

مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ

رکھ ہمیں رسوائی سے دنیا کی اور عذاب آخرت سے — یا اللہ

احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَآئِمًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ

نگرانی کر میری اسلام پر جب کھڑا ہوں اور نگرانی کر میری اسلام پر

قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ

جب بیٹھا ہوں اور نگرانی کر میری اسلام پر جب لیٹا ہوں اور نہ طعنہ کا موقع دے

بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ

مجھ پر کسی دشمن کو اور نہ کسی حاسد کو۔ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ سب

كُلِّ خَيْرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ

بھلائی جس کے خزانے قبضہ میں ہیں تیرے۔ یا اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے

مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَسْأَلُكَ مِنَ

ہر شے کی برائی سے جو پکڑے گا تو پیشانی اس کی اور میں مانگتا ہوں تجھ سے

الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ ۞ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا

وہ سب کی سب بھلائی جو تیرے قبضہ میں ہے۔ یا اللہ مت چھوڑنا ہمارا

ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا

کوئی گناہ مگر کہ بخشدینا اسے اور نہ کوئی فکر مگر کہ زائل کر دینا اسے اور نہ کچھ قرض

اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا

مگر کہ ادا کر دینا اسے اور نہ کوئی حاجت دنیا کی حاجتوں میں سے

وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ

اور آخرت کی میں سے مگر کہ پورا کر دینا اسے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

یا اللہ مدد کر ہماری اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عبادت کی خوبی پر

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ

یا اللہ قناعت دے مجھے اس پر جو نصیب کیا تو نے مجھے اور برکت دے میرے لئے اس میں

وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اور نگہبان رہ میری ہر اس چیز پر جو میرے سامنے نہیں ہے خیریت کیساتھ یا اللہ

اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا

میں مانگتا ہوں تجھ سے زندگی صاف اور موت ڈھنگ کی اور انتقال جس

غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ

میں رسوائی اور فضیحت نہ ہو یا اللہ میں کمزور ہوں

فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ

پس قوت سے بدل دے اپنی مرضیات میں ضعف میرا اور کشاں کشاں

وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

لیجا مجھے خیر کی طرف اور کر دے اسلام کو انتہا میری پسند کا یا اللہ میں

ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ

کمزور ہوں پس قوت دے مجھے اور میں ذلیل ہوں پس عزت دے مجھے اور میں

فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ

محتاج ہوں پس رزق دے مجھے یا اللہ تو اول سے ہے اور تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں

قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ

اور تو آخر میں رہیگا اور تیرے پیچھے کوئی چیز نہ رہیگی میں پناہ پکڑتا

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

ہوں ساتھ تیرے ہر جاندار سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے یا اللہ میں

اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ

مانگتا ہوں تجھ سے سب سے اچھا سوال اور سب سے اچھی دعا اور سب سے

النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ

اچھی کامیابی اور سب سے اچھا عمل اور سب سے اچھا ثواب اور سب سے اچھی

الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَ

زندگی اور سب سے اچھی موت اور ثابت قدم رکھ مجھے اور بھاری کر پلہ میری نیکیوں کا

حَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِيْ

اور سچا کر دے میرے ایمان کو اور بلند کر دے میرا درجہ اور قبول کر میری نماز

وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى

اور بخش دے میری خطائیں اور مانگتا ہوں تجھ سے بلند درجے

مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ

جنت کے آمین یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی کی

الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَ

ابتدا میں اور انتہا میں اور اس کی جامع چیزیں اور اس کا اول اور اس کا آخر اور

ظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ

اس کا ظاہر اور اس کا باطن اور بلند درجے جنت کے

اٰمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَا

آمین یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی جو کروں میں اور

اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا

میں اور اسکی بھلائی جو عمل میں لاؤں اور اسکی بھلائی جو پوشیدہ ہے اور اس کی بھلائی

ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ ۞

جو ظاہر ہے اور بلند درجے جنت کے آمین ۞

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ

یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے کہ بلند کرے تو ذکر میرا اور اتار دے گناہ میرے

وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ

اور بنا دے کام میرا اور پاک کر دے دل میرا اور بچائے رکھ میری

فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ

شرمگاہ اور منور کر دے میرے دل کو اور بخش دے میرے گناہ اور مانگتا ہوں

الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ

تجھ سے بلند درجے جنت کے ۔ آمین یا اللہ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ

میں مانگتا ہوں تجھ سے یہ کہ برکت دے مجھ کو میری سماعت میں اور میری

بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ

بصارت میں اور میری جان میں اور میری خلقت میں اور میری عادت میں مع میری اولاد میں اور

وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ

میری زندگی میں اور میری موت میں اور میرے عمل میں اور قبول کرے میری نیکیاں

وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ ۞

اور مانگتا ہوں تجھ سے درجات بلند جنت کے آمین ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ

یا اللہ کر تو بہت وسیع اپنا رزق مجھ پر وقت بڑھاپے

سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ

کے اور پوری ہونے عمر کے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اپنی

اَلْغِنٰى وَغِنَا مَوْلَایَ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا

سیر چشمی اور اپنے متعلقین کی سیر چشمی ۔ یا اللہ کر دے مجھ کو صبر والا

وَّاجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّ

اور کر دے مجھ کو شکر گزار اور کر دے مجھ کو میری آنکھوں میں ذلیل اور

فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا ۞ اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا

لوگوں کی آنکھوں میں بزرگ یا اللہ دے ہماری زمین میں

بَرَكَتَهَا وَزِیْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً

برکت اور شادابی اور امن یا اللہ رحمت

كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا

کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا

مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا

محمدؐ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں

الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ

اور سختیاں دور ہو جاویں اور حاجتیں پوری کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد

وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَیُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جاوے اور ان کی ذات گرامی کی وجہ سے ابر برسایا

الْكَرِیْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ

جاتا ہے ۔ اور اوپر آل ان کی کے اور اصحاب ان کے کے ہر لمحہ اور

وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ۞

ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق

اَلْحِزْبُ السَّابِعُ لِيَوْمِ الْخَمِيْسِ

ساتویں منزل بروز جمعرات

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام

تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ

نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت جس

بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا

سے مشکلات کی گرہیں کھل جاویں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور

الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ

حاجتیں پوری کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی

وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

حاصل ہو جاوے اور ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور ان کی آل کے

صَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ

اصحاب اُنکے کے ہر لمحہ میں اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق

لَّكَ ۞ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ

اے میرے رب مجھ کو اس کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور ایسے نیک عمل کروں

تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ

جن سے تو راضی ہو اور میری اولاد میں نیکی پیدا کر دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور

اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا

میں تیرے فرمانبردار بندوں میں ہوں۔ اے ہمارے رب ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا

گناہ معاف کر جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایسا کر کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں انکی طرف سے

غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ رَبَّنَا

ہمارے دل میں کسی طرح کا کینہ نہ آنے پائے اے ہمارے پروردگار تو بیشک شفقت کرنیوالا مہربان ہے اے ہمارے

عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ رَبَّنَا

رب ہم تجھ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے اے ہمارے

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا

پروردگار ہم کو کافروں کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر بیشک

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ

تو زبردست اور حکمت والا ہے اے ہمارے رب پورا کر واسطے ہمارے

اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَ

نور ہمارا اور بخشش کر واسطے ہمارے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے

وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۵

ماں باپ کو اور جو شخص ایمان لا کر میرے گھر میں آیا ہے اسکو اور تمام مومن مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بخش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ①

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والا مہربان کہہ میں تمام مخلوق کے شر سے صبح کے مالک

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③ وَ

کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کے شر سے جب چھا جائے اور

مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا

گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسدوں کے شر سے جب وہ حسد

حَسَدَ ⑤ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ

کرنے لگیں شروع ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والا مہربان کہو کہ جو لوگوں کے دلوں

بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ

میں وسوسے ڈالتا (نظر نہیں آتا) جنات اور آدمی وسوسہ انداز ان کے شر سے میں لوگوں

شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ

کے پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود برحق خدا

النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

کی پناہ مانگتا ہوں پاکی ہے تجھ کو یا اللہ

وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ

اور دعا ملاقات ان کی کہ بیچ اس کے سلام ہے۔ اور آخر پکارنا ان کا یہ ہے کہ سب تعریف واسطے

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ

اللہ کے پروردگار عالموں کا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے کیونکہ تو سب کا اول ہے

الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ

اور تجھ سے قبل کچھ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہوگا

وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ

اور تو ظاہر ہے پس تیرے اوپر کچھ نہیں ہے اور تو پوشیدہ ہے تیرے سوا اور کچھ نہیں

دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ

یہ کہ تو ادا کرے ہم سے قرض اور یہ کہ سیر چشمی عنایت کر ہم کو محتاجی سے

الْفَقْرِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِيْ

یا اللہ میں راہ مانگتا ہوں تجھ سے تاکہ میں اپنے کاموں میں کامیاب ہو جاؤں

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ

اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے اپنے نفس کی برائی سے اے اللہ میں بخشش مانگتا ہوں

لِذَنْبِيْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِيْ وَاَتُوْبُ

تجھ سے اپنے گناہوں کی اور راہ مانگتا ہوں اپنے کاموں میں کامیابی کی اور توبہ کرتا ہوں

اِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّيْ ۞ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ

تیری طرف پس رجوع کر مجھ پر بیشک تو ہی ہے میرا رب اے اللہ کر دے میری رغبت

رَغْبَتِيْ اِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ وَ

اپنی طرف اور کر دے تونگری میری میرے دل میں اور

بَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ

برکت دے مجھ کو اس میں جو دیا تو نے مجھے اور قبول کر مجھ سے بیشک تو میرا

اَنْتَ رَبِّيْ ۞ يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ

رب ہے۔ اے وہ کہ جس نے کھول دی خوبی اور چھپا دی مجھ پر برائی

يَا مَنْ لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ

اے وہ کہ نہیں پکڑتا ہے گناہ کو اور نہیں پھاڑتا پردے

يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

اے بڑے معاف کرنے والے اے اچھے درگذر کرنیوالے اور کشادہ بخشش والے

يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا

اے لمبے ہاتھوں والے ساتھ رحمت کے اے مالک ہر بھید کے اے

مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ

انتہا ہر شکایت کے ۔ اے بزرگ درگذر کرنیوالے اے بڑے احسان والے

يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا

اے ابتدا کرنے والے نعمتوں کے پہلے ان کے مستحق ہونیکے اے رب ہمارے اور سردار

سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْأَلُكَ يَا

ہمارے اور اے مالک ہمارے اور اے مقصود خواہش ہماری کے میں چاہتا ہوں اے

اللّٰهُ أَنْ لَا تَشْوِيَ خَلْقِي بِالنَّارِ ۞ تَمَّ نُورُكَ

اللہ کہ نہ جلا دے میرے جسم کو آگ سے تیرا نور اتم ہے

فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ

تونے ہی ہدایت دی پس تیرے ہی لئے سب تعریف ہے، تو بڑا حلیم ہے پس تونے معاف کیا تیرے

الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ

ہی لئے سب تعریف ہے اور تیرا ہاتھ کشادہ ہے پس تونے دیا تیرے ہی لئے تعریف ہے

رَبَّنَا وَجْهُكَ أَكْرَمُ الْوُجُوهِ وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ

اے اللہ تیرا چہرہ سب چہروں سے بزرگ تر ہے اور تیرا مرتبہ تمام مراتب سے بڑھ کر ہے

وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَأَهْنَاهَا تُطَاعُ

اور تیرا عطیہ سب عطیوں سے افضل ہے اور خوشگوار ہے اطاعت کیا جاتا ہے

رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصَى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ

تو اے رب ہمارے پس قدردانی کرتے ہو اور نافرمانی کی جاتی ہے تیری اے رب ہمارے پس تو بخشنے والا ہے اور اجابت کرتا ہے پریشان کی

وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ

اور کھول دیتا ہے مصیبت کو اور شفا بخشتا ہے بیمار کو اور بخش دیتا ہے گناہ کو اور قبول کرتا ہے

التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِي بِآلَائِكَ أَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ

توبہ کو اور تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں اتار سکتا اور کسی کہنے والے کا کہنا تیری تعریف

قَوْلُ قَائِلٍ ۞ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ

کو پورا نہیں کر سکتا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا فضل اور

رَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

تیری رحمت کیونکہ سوائے تیرے اور کوئی ان کا مالک نہیں یا اللہ بخشدے میرے

مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ

گناہ جو میں نے نادانستگی سے کئے اور جو دانستہ کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو علانیہ کئے

وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

اور جو بے سمجھی سے کئے اور اپنی سمجھ سے کئے۔ یا اللہ بخش دے ہمارے گناہ

وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمْدَنَا وَكُلُّ

اور ہمارے ظلم اور جو گناہ ہم کو مقصود نہ تھا اور جو مقصود تھا اور نادانستہ ہمارے اور دانستہ گناہ اور یہ

ذٰلِكَ عِنْدَنَا ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَئِي وَعَمْدِي

سب ہمارے پاس موجود ہیں۔ یا اللہ بخشدے میرے گناہ نادانستہ اور دانستہ غیر مقصود گناہ

وَهَزْلِي وَجِدِّي وَلَا تَحْرِمْنِي بَرَكَةَ مَا أَعْطَيْتَنِي

اور جو مقصود گناہ تھا اور نہ محروم رکھ مجھے برکت اس کی جو کچھ تونے دیا مجھ کو

وَلَا تَفْتِنِّي فِيمَا أَحْرَمْتَنِي رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ

اور نہ فتنہ میں ڈال اس چیز کے جس سے کہ تو نے مجھے محروم رکھا اے رب بخشش کر اور رحم کر اور

اهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ ۞ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ

دکھا دے مجھے راہ سیدھی اے اللہ پروردگار نبی

مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِي

محمد ﷺ کے بخشدے گناہ میرے اور دور کر مجھ سے غصہ میرے دل کا

وَأَجِرْنِي مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا ۞

اور خلاصی دے مجھے تو گمراہ کرنے والے فتنوں سے جب تک زندہ رکھے تو ہم کو

اللّٰهُمَّ لَقِّنِّي حُجَّةَ الْإِيمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ۞

یا اللہ سکھا دینا مجھے حجت ایمان موت کے وقت

اللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام

عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ

نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد پر ایسی رحمت جس کے مشکلات کی گرہیں کھل جاویں اور

تَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ

دشواریاں اور سختیاں دور ہو جاویں اور حاجتیں پوری کی جاویں اور پسندیدہ مقاصد

وَحُسْنُ الْخَوَاتِيمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَعَلٰى آلِهِ

اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جاوے اور ان کی ذات گرامی سے ابر برسایا جاتا ہے اور اوپر

وَصَحْبِهِ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَّكَ ۞

آل ان کی کے اور اصحاب ان کے ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعمال حزب البحر

تسخیر مہر و قہر

دُعاء حِزبُ البحر کے متعلق تمام علماء شریعت و طریقت اور ہر

گروہ و ہر فرقہ والوں سے بالاتفاق ثابت ہے کہ دُعاء حزب البحر جامع دُعا ہے اور تمام مطالب دینی و دنیوی و فوائد منافع بسیار ہیں۔ کیونکہ اس کی تلاوت کرنے والا ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے۔ اور عزت و مرتبہ دین و دُنیا میں بڑھاتی ہے۔ اور جس کام کے واسطے پڑھو وہ جلد آسان ہو جاتا ہے اور زمانے کے صدموں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور نہ آگ میں جلتا ہے۔ اور نہ پانی میں ڈوب کر مرتا ہے۔ اور نہ کسی قسم کا ہتھیار اس پر چلتا ہے۔ اور نہ کسی قسم کی گولی یا بم اس کے عامل پر اثر کرتا ہے۔ کیونکہ اگر ہزارہا آدمی بمعہ ہتھیاروں کے عامل حزب البحر پر حملہ آور ہوں۔ تو بھی عامل کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ کیونکہ حزب البحر کا عامل اگر تھوڑا سا اشارہ کر دے۔ تو ان کے تمام ہتھیار بے کار ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی اُن کی ہمت پست ہو جاتی ہے۔ اور بعضے بزرگوں نے لکھا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ لے تو وہ اولیاؤں میں شمار ہو گا غرضیکہ یہ ایسی مفید اور کارآمد دعا ہے کہ جس کی بڑے بڑے عُلماء نے شرحیں لکھی ہیں۔ اور انواع انواع کے فیض و برکات حاصل کیے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو۔ کہ یہ دعاء ایسے فاضل اجل کامل اکمل کی مؤلفہ ہے کہ جن کا نام نامی شیخ

نورالدین ابوالحسن علی بن عبداللہ بن عبدالجمید المغربی شاذلی الیمنی تھا۔ جو قریہ غمارا میں سنہ ۵۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور بالغ ہونے پر اسکندریہ سکونت پذیر ہوئے وہاں کے بڑے بڑے لوگوں نے آپ کی فیضِ صحبت سے فائدے اٹھائے ہیں اولیائے کبار اور مشائخ ذی اعتبار سے مشہور تھے۔ انوارِ کمالات سے سراسر معمور تھے۔ اور سنہ ۶۵۶ھ میں بمقام صحرائے عیذاب ساحل کے قریب رحلت فرمائی۔ اور اس جگہ کا پانی کھاری تھا۔ جب آپ مدفون ہوئے تو بابرکت وجود آپ کے پانی اس جنگل کا میٹھا ہو گیا۔ اور بعضے مؤرخین نے لکھا ہے کہ آپ مخہ میں مدفون ہیں۔ اور اس دُعا میں شیخ علیہ رحمت نے اپنے علم وسیع کی وجہ سے یہ کمال کیا ہے کہ جہاں جو فقرہ جلالی لائے ہیں۔ اُس کے برابر میں کلمہ جمالی لائے ہیں۔ اس وجہ سے اعتصام اور اختتام پڑھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ خود شیخ نے سب مراتب کی رعایت رکھی ہے۔ اس واسطے میں تعجب کرتا ہوں اُس شخص پر جو اول آخر حزب البحر کے اعتصام اور اختتام پڑھتا ہے واسطے قوت بعضے جلالیا حروف کے دُعا جمالیہ پڑھتا ہے۔ اگرچہ یہ دعا شاذلیہ خاندان کے ایک بزرگ کی ہے۔ لیکن تمام خاندانوں کے بزرگ اور مشائخ عظام نے اس کا ورد اپنے ہاں جاری رکھا ہے۔ چنانچہ ہندوستان و پاکستان میں سلسلہ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ اور چشتیہ کے نامور منتسلین میں اس کے رواج کے ثبوت موجود ہیں۔ اور آج تک کوئی گھر ایسا نہیں ہے۔ کہ جس کی ملک میں کسی سلسلے کی نسبت سے وقعت کی جاتی ہو۔ اور وہاں حزب البحر کا عمل جاری نہ ہو۔ اب آخر اس زمانے میں قطبِ وقت حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب گنج مرادآبادی رحمتہ اللہ علیہ حزب البحر کے بہت بڑے عامل تھے۔ ایسے ہی حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بھی اس کے

ممتاز عاملوں میں سے تھے۔ اور پھلواری شریف میں عارف کامل حضرت شاہ بدرالدین چشتی و قادری اور حضرت مولانا سید شاہ سلیمان صاحب چشتی قادری اور گولڑہ شریف میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی اور بھرونچ ضلع گجرات میں حضرت قبلہ پیر صیلے علی شاہ صاحب اور آپ کے خلیفہ قبلہ عالم پیر و مرشد قُل ہو اللہ شاہ قادری بانوا حزب البحر کے بہت بڑے عامل تھے۔ اِن کے علاوہ دُنیائے اسلام میں حزب البحر کے ہزاروں ایسے عامل گذرے ہیں۔ کہ جن کے کمالات کے افسانے اگر بیان کیئے جائیں۔ تو نئی روشنی کے لوگ چھچی کہہ کر تیوری پر بل ڈال لیں یا مسکرائیں۔ اور مُنہ پھیر لیں۔ اور کہیں یہ سب توہمات کی باتیں ہیں۔ اور دماغی کمزوریاں ہیں لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ زمین کے اوپر درحقیقت حزب البحر کے بڑے بڑے عامل گذرے ہیں۔ اور اب بھی موجود ہیں۔ اس دعا کی تاثیر سے عادت اور فطرت کے خلاف عجیب و غریب کرشمے دکھا سکتے ہیں یعنی اس دعا کی قوت سے بڑے بڑے طاقتور ظالم کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ اور غیبی خزانوں پر قبضہ پا سکتے ہیں۔ اور جس سنگدل جفا کار کو مطیع و فرمانبردار یا غلام بنانا چاہے تو بنا سکتے ہیں۔ ملک شام کے شہروں اور بلادِ افریقہ میں خصوصًا مراکو میں فنِ اعمال کے کامل بکثرت موجود ہیں۔ ہندوستان میں بھی کمی نہیں ہے۔ مشہور اور اُونچی دوکانوں کی نسبت تو کہہ نہیں سکتا۔ کہ ان میں پکوان پھیکے ہیں یا میٹھے لیکن یہ دعویٰ ذاتی مشاہدات کی بنا پر کر سکتا ہوں کہ ہندوستان اور پاکستان کے ظلمات میں جگہ جگہ آبِ حیات کے چشمے بہ رہے ہیں۔

حزبُ البحر

یہ وہ دعا ہے کہ حضرت سید ابوالحسن شاذلی قدس اللہ جب سمندر میں جہاز پر سوار ہو کر حج کے لیئے جا رہے تھے۔ اور ہوا نے مخالفت کی۔ اور لوگ وہم و ہراس میں تھے۔ اور مایوسی کا عالم تھا۔ اس وقت آپ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مُشرف ہوئے۔ اور آپ کو یہ دُعائے مبارک تلقین فرمائی گئی۔ آپ نے خود پڑھی اور لوگوں سے پڑھوائی۔ اس کی برکت سے ہوا موافق چلی اور سب لوگ منزلِ مقصود کو پہنچ گئے۔ جہاز کا نصرانی کپتان اور دیگر غیر مذاہب اشخاص اس کرامت سے مشرف با اسلام ہوئے۔ یہ قصہ عام کتبِ مناقب و سیر و کشف الظنون جلد اول صفحہ ۳۳۳ میں بھی مختصر و مطول درج ہے۔ اور اس دعا کے متعلق حضرت شاذلی رحمت اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں۔ وَاللّٰہِ لَقَدْ اَخَذْتُہٗ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ حرفاً بحرفٍ یعنی یہ الفاظ میں نے خود نہیں تراشے ہیں۔ بلکہ ایک ایک حرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دہن مبارک سے لیا ہے ؎

در جملہ جہاں دیدم فیضانِ محمدؐ را
دیدم بہر ذرّہ فرمانِ محمدؐ را

در کسوتِ ہر زاہد در طاعتِ ہر عابد
دیدم ہمہ یکسر نشانانِ محمدؐ را

اے نصر من و احمدؐ یک جانم و دو قالب
دیدم ہمہ قالب یک جانِ محمدؐ را

صحیح نسخہ دُعا حزبُ البحر

حضرت شیخ عطاء اللہ الاسکندری المحدث خلیفہ حضرت ابی العباس المرسی نے اپنے حضرت اور اعلیٰ حضرت کے احوال میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام نامی لَطائف المنن فی مناقب ابی العباس و شیخہ ابی الحسن ہے۔ اور وہ مصر میں چھپ بھی گئی ہے۔ اس میں یہ دُعا اسی طرح ہے جس طرح میرا طریقہ ورد ہے۔ ذرا بھی فرق نہیں ہے۔ البتہ میرے ورد میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم زیادہ ہے۔ اور اس میں نہیں ہے مگر ابنِ بطوطہ سیاح نے جو یاقوت العرش خلیفہ حضرت سیدی سے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ حوقلہ بھی داخل ہے۔ اسفار ابن بطوطہ دیکھ لیجئے۔ الغرض میں کہہ سکتا ہوں کہ ہمارا ورد بعینہٖ خلفائے خاص اور خلفاء سے منقول اور اصل کے مطابق ہے۔ پس اس کو تمام اختلافات ورد پر ترجیح ہے۔ علاوہ ازیں یہ فقیر حقیر نثارِ عاشقان سید محبوب الٰہی شاہ صاحب کو اجازت حضرت خواجہ قبلہ عالم پیر و مُرشد قل ہو اللہ شاہ صاحب بڑھونچی سے اور ان کو اجازت حضرت پیر صلے علی شاہ صاحب سے اور ان کو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے اور موصوف نے حضرت سیدی کے خاندان کے خاص ایک بزرگ سید زین العابدین سے بمقام تنہر محا اجازت حاصل کی تھی۔ پس بمقتضائے اصل البیت اورائے بمافیہ میں اس ورد کو اور اختلافات پر ترجیح دونگا۔

فوائد و برکات دعائے حزب البحر

اس مبارک حزب البحر کے فوائد و برکات کیا ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا

اسمِ اعظم ہے۔ جس کی شان ہے:۔

اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا دُعِيَ بِہٖ اَعْطٰی۔

یہ مصائب سے بہترین بچاؤ ہے۔ اور اس میں تفریج کرب ہے۔ خود حضرت سیدی ابوالحسن شاذلی فرماتے تھے۔ لَوْ ذَکَرَ حِزْبِیْ فِیْ بَغْدَادَ لَمَا اُخِذَتْ۔ یعنی اہلِ بغداد اگر میری اس دُعا حزب البحر کو جاری رکھتے تو کبھی غنیم ہلاکو اس کو نہ لے سکتا۔

اور بیسیوں فوائد ہیں۔ سینکڑوں برکات ہیں۔ جو حزب البحر کے مدام کو حسب صلاحیت شاملِ حال ہوتی ہیں۔ مجھے بھی اس کا تجربہ و معائنہ و مشاہدہ ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

دعائے حزب البحر کے نصاب کا طریقہ

نصاب کا طریقہ قدیم سے لیکر اب تک یہی چلا آرہا ہے کہ ترک حیوانات جلالی و جمالی کرے یعنی گوشت گائے مچھلی۔ دودھ دہی۔ گھی اور وہ چیزیں جن میں یہ ملی ہوں۔ ان کا کھانا پینا اور ہینگ۔ پیاز۔ لہسن۔ مولی اور تمام بدبودار چیزیں ترک کردیں۔ کیونکہ ان کے کھانے سے تاثیر عمل میں نقصان ہوتا ہے۔ اور روغنوں میں سے تل کے تیل یا روغن بادام کی اجازت ہے اور دریا یا تالاب کا پانی استعمال کرے۔ کھوہ اور نلکہ کا پانی استعمال نہ کرے۔ شروع ماہ قمری جو سعید ہو تو بہتر ورنہ ماہ صفر میں بدھ۔ جمعرات جمعہ کو اعتکاف کی نیت کرے روزہ رکھے۔ روزانہ دریا کے پانی سے غسل کرکے کپڑا بغیر سلا تہ بند اور ایک چادر بغیر سلی اوڑھے اور عطریات مثل لوبان وغیرہ جلائے۔ پھر جگہ پاک و صاف تنہائی میں اول دوگانہ ادا کرے۔ دونوں رکعتوں میں بعد فاتحہ کے گیارہ گیارہ مرتبہ سورت اخلاص

پڑھے۔ بعد سلام کے حضرت سید ابوالحسن شاذلی کی ارواح کو فاتحہ پڑھ کر بخشے۔ اور ان کی روح مبارک سے اِمداد کا طلبگار رہے۔ اس کے بعد ایک ایسی چھری کہ جس کا دستہ بھی لوہے کا ہو۔ اس پہ آیۃ الکرسی تا عظیم تک سات مرتبہ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ گرد باگرد ہزار در ہزار حصار بستم قفل لا الٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ ہفت مرتبہ پڑھ کر چھری پہ دم کرکے اپنے چاروں طرف زمین پہ خط کھینچ کر دائرہ بنائے سامنے مغرب کی طرف سے شروع کرکے اور داہنے کی طرف سے لاکر پیچھے سے جاکر بائیں طرف سے ہوکر ابتدائے خط تک پہنچا کر اس جگہ اس کو زمین میں دھنسا کر چھری کو گاڑی ہی چھوڑ دے۔ اور قبلہ رُخ بیٹھ کر نصاب کی غرض سے آیات اعتصام اور دعا حزب البحر اور دعا اختتام کو بہ یک وضو پڑھے اور عود لوبان کا بخور جلاتے رہیں۔ اور شب کو بھی اسی مقام پہ آرام کریں۔ اور جو کچھ دیکھے کسی سے بیان نہ کرے۔ سوائے اجازت دینے والے کے اور بعد تعداد روزانہ ختم کرنے کے دعائے خاص کو بھی ہفت مرتبہ پڑھے۔ اور چنے بھنے یا روٹی جو کی کھاوے لیکن روٹی کوئلوں پہ پکائے۔ اس عمل کے لیے بالکل تنہائی ہونی چاہیے۔

طریقہ دعوت کبیر

دعوت کبیر ۳ سہ روز میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار اس حساب کہ روزانہ ایکسو بیس ۱۲۰ مرتبہ پڑھے سہ روز میں بحسب شرائط تمام کرنے کے بعد قبولیت عمل کے واسطے ایک گائے یا ایک خصی بکرا راہِ خدا میں قربانی کرکے غربا و مساکین کو تقسیم کردے۔

دعوت متوسط

بارہ دن میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار تمام کرے یعنی روزانہ تیس ۳۰ مرتبہ

پڑھے اور ہر روز ایک مُرغ صدقہ کرے۔ اگر ہو سکے تو نقدی بھی روزانہ صدقہ دے۔ یہ شرط فقط دعوت متوسط میں ہے۔

دعوت صغیر

چھ دن میں تین سو ساٹھ مرتبہ پُورا کرے۔ روزانہ ساٹھ مرتبہ پڑھا کرے یہ اعداد اس واسطے اختیار کیئے ہیں کہ آفتاب کے تین سو ساٹھ (۳۶۰) درجے ہیں۔ تین مثلثوں میں یا بارہ برجوں کے ضمن واللہ اعلم بالصواب اور بعد تعداد روزانہ کے پُوری کرنے کے بعد دعائے خاص ہفت مرتبہ پڑھے اس کے علاوہ باقی وقت میں درود شریف پڑھنے میں مشغول رہے۔ اور بعد نصاب کے روزانہ تین مرتبہ یعنی بعد نماز صبح و عصر و مغرب کے ایک ایک مرتبہ پڑھا کریں اور گائے کے گوشت سے ہمیشہ پرہیز رکھے کیونکہ جیسے دعائے حزب البحر مستند سے فائدہ ہوتا ہے ویسا ہی وہ اس کے شرائط اور احتیاط نہ کرنے سے نقصان بھی ہوتا ہے پس لازم اور واجب ہے کہ اس دُعا کے عامل کو اتباع سنت اور اجتناب بدعت کا ہردم خیال رکھے اور ممنوعات شرعیہ میں مبتلا نہ رہے اور بغیر اجازت سند یافتہ کے زکواۃ دینے کی جرأت نہ کرے۔ اور اگر بدون زکواۃ کے بھی روزانہ ایک مرتبہ پڑھا کریں تو بھی نفع و فیض و برکات سے خالی نہ ہو گا اور بعد عمل زکواۃ ادا کرنے کے اکل حلال کی روزی کھایا کرے اور بازار کی کوئی چیز پکی ہوئی نہ کھائے سوائے سبز میوے کے اور کسی کے گھر کا کھانا نہ کھائے جب تک صحیح پتہ نہ کرے کہ ان کی روزی اکل حلال سے کمائی ہوئی ہے یا نہیں اور باوضو نمازی کے ہاتھ کے سوا بے نمازی کے ہاتھ کا مطلق نہ کھائے ورنہ عمل کی تاثیر نہ ہوگی۔

اب ہم نصاب و زکواۃ کے متعلق لازمی جو جو باتیں تھیں بتا چکے تو اب

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے پڑھنے کی ترکیب واسطے ہر حاجات کے یا جو جو فقرہ جس جس مقام اور مقاصد و مطلب کے واسطے مفید ہیں بیان کریں تاکہ حزب البحر کی سب خوبیاں بیان ہو جائیں اور کوئی مفید بات رہ نہ جائے تاکہ اس سے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچے پس پڑھنے والے کو چاہیئے کہ جو جو فقرہ اپنے مطلب کے موافق ہو وہ تلاوت بار بار کرے یا ستر دفعہ یا ساٹھ یا تین سو (۳۰۰) دفعہ تکرار کرے غرض جس قدر اُس کا نقص متشرع ہو یا اس کے ساتھ کوئی اسم یا آیت شریف حسب مطلب اپنی پڑھے بعد اس کے حزب کو تمام کرے اور نہایت عاجزی و زاری سے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہو بہت جلد اپنے مقصد کو پہنچے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس اس لئے چند خواص جو کہ خود فقیر حقیر سید پیر محبوب الٰہی شاہ کے تجربہ و معائنہ اور مشاہدہ میں آئے ہیں درج کرتا ہوں تاکہ ظاہر ہو کہ کون کلمہ کس مطلب کی صلاحیت رکھتا ہے تاکہ پڑھنے والے کو پورا پورا فائدہ ہو۔

خواص و فوائد دعائے حزب البحر

(۱) اگر کوئی شخص کسی کام میں عاجز ہو گیا ہو اور کوئی صورت سر انجام کی نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ ایک مقام خالی اور صاف پاکیزہ میں دو (۲) رکعت نماز قضائے حاجات ادا کرے بعد سلام اس دعا کو پانچ (۵) یا ساٹھ مرتبہ ایک مجلس میں پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی مشکل آسان ہوگی کیونکہ اس دعا کے شروع میں جو پانچ اسم آتے ہیں وہ اسم اعظم ہیں یعنی یا اَللّٰہُ یا عَلِیُّ یا عَظِیْمُ یا حَلِیْمُ یا عَلِیْمُ یہ پانچوں اسم اعظم ہیں جب ان کے ساتھ دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اسی لئے دعائے حزب البحر کے پڑھنے والا نا امید

نہیں رہتا اور جو مقصد بھی ہو اللہ تعالیٰ پورا کر دیتا ہے۔

(۲) واسطے تسخیرِ خلائق

اگر تسخیرِ خلائق کے لئے پڑھنی ہو تو مقام وانصرنا کے بعد ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے مُسَخِّرًا لِّیْ قُلُوْبَ جَمِیْعِ خَلْقِكَ وَاُخْصِصْ لِیْ مِنْ كُلِّ اَوْلَادِ اٰدَمَ وَبَنَاتِ حَوَّاءَ وَجَلْبِ الرِّزْقِ لِلْمُسَخَّرَاتِ لِیْ بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ پڑھے اور یہ تصور کرے کہ کل مخلوقات امیر و غریب جوق در جوق میرے پاس مع مال کے حاضر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد پھر حزب تمام کرے اسی طرح روزانہ سات مرتبہ پڑھا کرے پس چند روز کے اندر تسخیرِ خلائق اس قدر ہو گی کہ عامل تنگ آ جائیگا لیکن گھبراویں نہیں ہمت بلند کر کے سب کی خدمت حسب منشا کرتا رہے پس مخلوقِ خدا کو اس عامل سے کمال فیض پہنچے گا اور عامل کو مخلوق سے فیض پہنچے گا اور مشرق سے مغرب تک عامل مشہور ہو جائیگا۔ کیونکہ یہی عمل تسخیر کا پیر تقی شاہ کھگہ کوٹرے شاہ زبرین ضلع منٹگمری والے کے عمل ہیں۔ ہے جس سے کہ ہزارہا دنیا ہر قسم کا فیض حاصل کرتی ہے۔

(۳) اگر کسی خاص ایک شخص یا بادشاہ یا حکام کو مسخر کرنا ہو تو بارہ۱۲ روز تک روزانہ بارہ۱۲ مرتبہ پڑھے اور جب یَا مَنْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ پر پہنچے تو ستر مرتبہ کہے یَا عَزِیْزُ مجھ کو عزیز کر دے فلاں بن فلاں کی نگاہ میں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ صورت الم نشرح اور تین۳ مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَا الخ پڑھے اور بعد پوری ہونے دعوت کے جب اس کے گھر کو جائیے تو ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھ کر جائے اور سلام کرے پس وہ شخص مسخر ہو کر تمام عمر خادم رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۴۔ واسطے حُب کے۔ اگر کوئی شخص حُب کے لئے پڑھنا چاہے

تو روزانہ سات مرتبہ پڑھ کر عرق گلاب پر دم کرے اور جب مقام وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِیْحًا طَیِّبَةً كَمَا هِیَ فِیْ عِلْمِكَ پر پہنچے تو ستر مرتبہ یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ پڑھے اس کے بعد کہے یا الٰہی محبت اور دوستی فلاں بن فلاں کی بیچ دل فلاں بن فلاں کے اور اس کے تمام اعضا اور استخوان میں ظاہر کر کہ ایک لحظہ بغیر اس کے اس کو قرار نہ پڑے آمین آمین آمین کہے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو تین۳ مرتبہ زمین پر مارے اسی طرح تین۳ روز تک کرے اور عرق گلاب پر دم کرتے رہیں بعد پوری ہونے دعوت تین۳ روز کے عرق کو اپنے منہ پر مل کر مطلوب کے سامنے جائے پس مطلوب فوراً طالب ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۵) واسطے غِنا کے

اگر کوئی شخص غنی ہونے کے لئے تین۳ روز روزانہ تیس۳۰ مرتبہ پڑھے اور آخر مرتبہ جب مقام اُنْشُرْهَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ پر پہنچے تو ستر مرتبہ پڑھے یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ یَا رَزَّاقُ اُرْزُقْنِیْ رِزْقًا طَیِّبًا وَّاسِعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ اور روزانہ سات فقیروں کو روٹی کھلاویں پس چند روز میں فتوحات کے دروازے کھل جاویں گے اور رزق ایسی جگہ سے حاصل ہوگا جہاں سے گمان نہ ہو۔

(۶) برائے ادائے قرض

دفع قرض کے لئے تین۳ روز روزانہ پندرہ۱۵ مرتبہ پڑھے اور جب مقام وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ پر پہنچے تو ستر مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِیَتِكَ۔ پس چند روز میں قدرت کی طرف سے کسی نہ کسی سبب

قرض ادا ہوجائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۷) لڑکیوں کا نصیبہ کھلنے کے لیئے

جب کسی لڑکی کا نصیبہ کھولنا منظور ہو تو تین روز تک اُس کوئیں کا پانی پر پڑھے جس کا پانی رات کو بھی بھرا جاتا ہو ہر روز تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اور جب مقام وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ پر پہونچے تو ستر مرتبہ پڑھے۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ سے تا بِغَيْرِ حِسَابٍ تک اور دم شدہ پانی سے لڑکی کے ہاتھ پیر دُھلا کر اُس پانی کو ایسے مقام پر ڈالدیں جہاں کسی کا پاؤں نہ پڑے۔ یا کسی بہتے ہوئے پانی میں ڈال دے پس جلد لڑکی کا بخت کھل جائیگا۔

(۸) برائے زبان بندی دشمن

اگر کوئی شخص دشمن کی زبان بند کرنے کے لیئے یا کہ دشمن کو ساکت یا مغلوب کرنے کے لیئے ضرورت ہو تو بارہ روز تک روزانہ تین ۳ مرتبہ تمام حزب کو پڑھے اور مطلب دل میں رکھے اور جب مقام وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا پر پہونچے تو ستر مرتبہ پڑھے۔ يَا قَاهِرُ ذُو الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ پڑھے اور کہے الٰہی شر و مکر فلاں بن فلاں سے بچا اور اس کو اپنے قہر میں مبتلا کر اور اُس کے عقل آنکھ کان زبان کو میری طرف سے بند کر دے اور اُس کو جلد ہلاک کر دے اور پڑھے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اور پھر تمام حزب کو پوری کرے اسی طرح تین ۳ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن کی تمام حواس وعقل وفکر زبان وغیرہ بند ہو جائیگی اور عامل کے حق میں کوئی برے الفاظ نہ کہہ سکے گا مجرب ہے۔

(۹) برائے مقہوری اعداء

اگر کوئی شخص ناحق خصومت کرتا ہو تو چاند کی ستارہ تاریخ کو سات پرانی قبروں کی مٹی لا کر اُس کا ایک پتلا بناویں اور اُس پتلے کے سینہ پر نام دشمن بمعہ والدہ لکھ کر پھر لکھیں شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔ اور پھر اُس پتلے کو اُسی دشمن کے پہنے ہوئے کپڑے جس پر پسینہ لگا ہو سے لپیٹ کر اور کپڑے پر بھی نام دشمن بمعہ والدہ اور شَاهَتِ الْوُجُوْهُ سے ظُلْمًا تک لکھے اور ایک ٹھیکری پرانی قبر سے لا کر اُس پر بھی نام دشمن بمعہ والدہ اور لفظ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ سے ظُلْمًا تک لکھ کر اور پتلا بمعہ کپڑا لپٹا ہوا ٹھیکری میں رکھ کر اپنے سامنے رکھے اور دعا حزب البحر کو تمام پڑھے اکیس مرتبہ اور مقام شَاهَتِ الْوُجُوْهُ پر پہنچے تو ستر مرتبہ بتصور پورا دشمن کے ساتھ یہ پڑھے يَا قَاهِرُ ذُو الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِيْ قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ فلاں بن فلاں کو اپنے قہر و غضب سے ہلاک کر یا قہار یا مذل اور پتلا اور ٹھیکری پر غضبناک ہو قہر کے ساتھ دم کرے اور یہ تصور کرے کہ دشمن خود میرے آگے پڑا ہے اور جب لفظ حٰمٓ ششم پر پہنچے تو پوری دعا مقہوری اعداء تصور کے ساتھ پڑھے اور پھر حسب دستور پتلا پر دم کرے اسی طرح بارہ روز تک پڑھے پھر پتلا بمعہ کپڑا پرانی قبر میں جا کر دفن کر دے اور ٹھیکری کو دشمن کے گھر میں ڈالدے پس تماشا دیکھیں خدا کیا کرتا ہے فقط۔

(۱۰) برائے جتھہ دشمن

اگر بہت سے دشمنوں سے مقابلہ آ پڑے تو حزب کو شروع کرے اور جب لفظ فَعَلَيْنَا لَا يُبْصِرُوْنَ حٰمٓ ۳ پر آئے تو ستر دفعہ اس لفظ کو تکرار

کرے اِس کے بعد تمام حزب کو پڑھ کر پھر حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ پڑھتا ہوُا دشمن کی فوج سے مقابلہ کرے اِنشاء اللہ تعالیٰ دشمنوں کی تمام ہمّت پست ہو جائیگی اور مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی اور میدان چھوڑ کر بھاگ جاویں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے جہادوں میں آپ بھی پڑھتے تھے اور صحابہ کو بھی پڑھنے کی ہدایت کرتے تھے اور حبیب بن سلمہ جب دشمن کو دیکھتے تھے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتے تھے کیونکہ جب اس کو دشمن کے مقابلہ پر پڑھا جاتا ہے تو کبھی دشمن کامیاب نہیں ہوتا مجرب ہے۔

(۱۱) برائے عدُو یعنی دُشمن

اگر کوئی شخص چاہے کہ دُشمن کا کوئی عُضو اس قدر بیکار ہو جائے کہ وہ کوئی کام نہ کر سکے تو گیلی مٹی پاک جگہ سے لیکر ایک پُتلا بشکلِ دُشمن کے بنائے اور پُتلا کے سینہ پر نام دُشمن بمعہ والدہ کا لکھے اور حرُوف تسعہ کو ہر عضو پر جیسا کہ نیچے بیان کیا گیا ہے ہر عضو پر ایک ایک حرُوف لِکھے اور بروز منگل آخری ماہ قمری بوقت ساعت مریخ میں اُس پُتلا کو اپنے سامنے رکھے اور ایک کارد ہاتھ میں لیکر حزب البحر پڑھنا شروع کریں جب مقام شَاهَتِ الْوُجُوْهُ پر پُہنچے تو غضبناک ہو کر کارد سے اُس پُتلا کا ایک عضو کہ جو عُضو بیکار کرنا ہو کاٹ ڈالے تو دشمن کا وہی عضو اس قدر بیکار ہوگا کہ سُوکھ کر خشک ہو جائیگا اور کوئی کام نہ کر سکیگا باذن اللہ تعالیٰ۔ لیکن عامل کو چاہیئے یہ عمل نہ کرے ہاں جو شخص شرعاً مستحق سزا ہو اس کے لئے جائز ہے یہ عمل بالکل مجرّب ہے۔ ہر حروف تسعہ جو کہ پُتلا کے ہر عُضو پر لکھنا ہے وہ حروف بمعہ عضو نام یہ ہیں:-

سر	کتفِ راست	کتفِ چپ	پہلوئے راست	پہلوئے چپ
ا	د	ح	ف	ج

دِل	ران راست تا قدم	ران چپ تا قدم
ہ	ب	و

یہ عمل جو کرے گا اسی کے ذمہ گناہ ہوگا فقیر بری الذّمہ ہے ۞

(۱۲) برائے ہلاکتِ دشمن

اگر کوئی دشمن ناجائز ستاتا ہو اور اُس کے ظلم سے عاجز آگیا ہو تو ایک بیضہ مُرغ جو گندا ہو گیا ہو پر تَبَّتْ یَدَا واژگوں بحروف مفرد لِکھے اور حزب البحر پڑھتا ہوُا مقام شَاهَتِ الْوُجُوْهُ پر آن کر دعائے قہر ہفت مرتبہ پڑھ کر بیضہ مُرغ پر دَم کرے اور اُس بیضہ پر حرف تَبَّتْ یَدَا کے بعد نام دُشمن بمعہ والدہ لکھ کر بیضہ کو گورِ کُہنہ میں دفن کردے اور خود دونوں قبروں کے درمیان بیٹھ کر روزانہ تین مرتبہ حزب البحر پڑھے اور جب مقام شاهت الوجوہ پر آئے تو سورت تَبَّتْ یَدَا دو سو اسّی ۲۸۰ بار پڑھے اور دعائے قہر پڑھ کر دشمن کی ہلاکت کی دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ تین ہفتے کے اندر اندر دشمن ہلاک ہوگا

(۱۳) برائے حفاظت ایّام سفر

جب ارادہ سفر کا کرے تو تین روز تک روزانہ پانچ مرتبہ تمام حزب کو پڑھے اور جب آیتہ بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْنَا پر پہونچے تو ستر مرتبہ کہے یَا حَفِیْظُ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھے بعد اس کے جب روانہ ہو یا جب کہیں اُترے یا جہاں کہیں خوف کی جگہ ہو تو تمام حزب کو ایک مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ سلامت رہیگا۔

(۱۴) برائے حِفاظت جہاز و کشتی

جہاز یا کشتی پر سوار ہونے سے پہلے تین روز روزانہ پانچ مرتبہ حزب کو پڑھے اور جب لفظ سَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ پر پہونچے تو ستّر مرتبہ پڑھے یَا حَفِیْظُ

اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اور کہے الٰہی میں اپنے آپ کو اور سب مال و اسباب کو تیرے سپرد کرتا ہوں خیریت کے ساتھ کنارے پر پہنچا دے اس کے بعد جب تک جہاز یا کشتی میں سوار رہے تب تک پانچوں نمازوں کے بعد ایک ایک مرتبہ تمام حزب کو پڑھتا رہے اور طوفان کی حالت میں جب تک طوفان رہے پڑھتا رہے انشاء اللہ تعالیٰ بخیریت منزلِ مقصود کو پہنچے گا۔

(۱۵) سلامتی برائے راہزن

جب کوئی شخص مسافر ہو اور نوبت بجنگ ہو یا کسی قزاق اور ظالم کا سامنا ہو تو حزب البحر بمعہ اختتام پڑھنا شروع کریں اور جب آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ پر پہنچے تو اس آیت سے قبل سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ پانچ بار پڑھ کر زمین پر دم کرے اور اپنا ہاتھ زمین پر مارے اور مُشتِ خاک اٹھا کر بمقابلہ دُشمن اڑا دے اور اپنے ہاتھ کو فوراً اپنے سر پر پھیرے بعد ازاں اِن آیتوں کو پڑھے فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰی لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔ پھر شَاهَتِ الْوُجُوْهُ ۳ بار کہکر کہے اے موکلو پکڑ لو اِن دشمنوں کی آنکھیں اور بینائی ان کی کو اور کرو ان کو اندھیروں کے دریا میں یہاں تک کہ مجھ کو دیکھنے نہ پائیں صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔ پڑھ کر خاموش ہو جائے اور کسی سے بات نہ کرے تو تمام جہان کی نظروں سے عامل پوشیدہ رہے گا اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں:۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا خَفِیُّ بِاللُّطْفِ الْخَفِیِّ فَاِنَّ مَنْ اَخْفَیْتَهٗ بِخَفِیِّ لُطْفِكَ فَقَدْ خَفِیَ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے پوشیدہ مہربانی کرنیوالے

اپنی پوشیدہ مہربانی کے اندر مجھ کو چھپا لے کیونکہ جس کو تُو نے اپنی پوشیدہ مہربانی میں چھپا لیا وہ بے شک چھپ گیا پھر اس کے بعد اُٹھ کر جہاں چاہے جائے ہر طرح بشر ظالم دُشمن اور ہر راہزنوں کی لُوٹ مار سے محفوظ رہیگا کیونکہ اگر تمام جہان بھی عامل پر حملہ کرے گا تو عامل کو نہ دیکھ سکے گا اور جب تک بات نہ کریگا کسی کو نظر نہ آئے گا خواہ کہیں کیوں نہ چلا جائے بات کرنے پر فوراً ظاہر ہو جائے گا اور اس عمل کی تاثیر جاتی رہے گی یہ عمل مجرب المجرب ہے مصنف کتاب ہذا سید محبوب الٰہی کہتے ہیں کہ میں دورانِ پارٹیشن ۱۹۴۷ء میں کشمیر گیا ہوا تھا جو کہ دشمنوں کے قبضہ میں ایسا پھنسا کہ اُمید بچنے کی نہ تھی اُس وقت میں نے حزب البحر کے اِس عمل سے کام لیا اور دُشمنوں کے ہزار ہا آدمیوں کے جتھہ میں سے ایسا نکل آیا کہ بال بال بچ گیا اور دُشمنوں کو نظر نہ آیا اس لیئے یہ عمل مجرب ہونے پر درج کر دیا گیا ہے۔ جس کا دِل چاہے کر کے دیکھ لے۔

(۱۶) قیدیوں کی رہائی کے لِئے۔

اگر کسی قیدی کی رہائی کے لِئے پڑھنا ہو تو ماشاءاللہ کان لاحول ولا قوۃ اِلا باللہ العلیّ العظیم ایک ہزار ایک مرتبہ ایک نشست سے پڑھے اور قیدی کے لِئے دُعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیدی بہت جلد قید سے رہائی پائے گا۔

اگر روزانہ لاحول ولا قوۃ تین سو ساٹھ ۳۶۰ مرتبہ پڑھے اور اول آخر درود شریف پڑھے تو پڑھنے والا کبھی فقر و فاقہ نہ دیکھے گا اگر دشمن کے سامنے چند بار پڑھ کر دَم کریں تو دشمن مغلوب ہو کر مخالفت کی بجائے موافقت کریگا مجرّب ہے۔

(۱۷) ناراض کو راضی کرنا

جو شخص کسی سے بیزار ہو اسے مہربان کرنے کے لِئے یا مکاروں کے مکر سے

بچنے کے لئے شب جمعہ کو آدھی رات کے وقت حزب البحر پڑھنا شروع کریں جب مقام حَسْبِیَ اللّٰہُ پر پہنچے تو پوری آیت یعنی فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ یَا رَبِّیْ حَسْبِیْ عَلٰی فلاں بن فلاں یا فلاں بنت فلاں وَاعْطِفْ قَلْبَہٗ یَا مُقَلِّبَہَا عَلَیَّ وَذَلِّلْہُ یَا مُذَلِّلَہَا لِیْ۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ اُس کے دِل کو اِس پر مہربان کر دیتا ہے اور ایسا مطیع ہوگا کہ ساری عمر خادم بن کر رہیگا یہ عمل چلتا ہوا ہے اور بارہا کا مجرب ہے مصنف کتاب ہٰذا کا۔

اور مناسب ہے کہ جب شب کو پلنگ پر سونے کے لئے بیٹھے تو سات مرتبہ پڑھے حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ تو خدا تعالیٰ اس کی برکت سے مدد کریگا اور عامل کے جو ارادے ہونگے خواہ سچا ہو یا جھوٹا اللہ تعالیٰ پورا کریگا۔

(۱۸) مریض کی صحت یابی کے لئے

جب کوئی مریض ایسا ہو کہ جس کے علاج سے حکیم و ڈاکٹر عاجز آگئے ہوں اور کوئی علاج کارگر نہ ہوتا ہو تو پھر یوں کریں کہ تین روز تک روزانہ گیارہ[۱۱] مرتبہ حزب البحر پڑھا کریں اور جب مقام بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پر پہونچے تو ستر[۷۰] مرتبہ پڑھے:۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ پڑھے اور تین[۳] بار کہے یَا شَافِیْ فلاں بن فلاں کو جمیع امراض سے شفا بخش بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پس مرض خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ شفا عطا کریگا۔ بسیار مجرب ہے۔

(۱۹) برائے سلامتی ایمان از غارت شیطان

اگر کوئی ایمان کی سلامتی چاہتا ہو کہ دُنیا سے باایمان جاؤں تو دس روز تک روزانہ دس مرتبہ دُعائے حزب کو پڑھے اور جب مقام حَسْبِیَ اللّٰہُ سے تا عَظِیْمٌ تک پہنچے تو ستر مرتبہ پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیْنًا کَامِلًا اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ یَا قَاھِرُ ذُو الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَا قَاھِرُ پس انشاء اللہ تعالیٰ دُنیا سے باایمان جائے گا اور مرتے وقت آسانی ہوگی قبر کے عذاب سے بے خوف ہوگا اور روزِ حشر میں ہر رنج و غم سے نجات پاکر جنتیوں کے ساتھ جنت میں جائیگا باذن اللہ تعالیٰ۔

(۲۰) برائے ہر رنج و غم

اگر کوئی شخص بادشاہ یا ظالم کے ضرر پہنچانے سے ڈرے یا جنگل میں ایسی جگہ جا پھنسے جہاں درندے جانور بہت ہوں اور خوف جان جانے کا ہو تو تمام حزب البحر کو ساٹھ مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دَم کر کے اپنے سارے بدن پر پھیرے انشاء اللہ تعالیٰ اِس کو کوئی رنج و غم نہ پہنچے گا۔

(۲۱) برائے ہر مطلب

بعض المشائخ نے فرمایا ہے کہ بعد ادائے شرائط عروج ماہ میں نہا دھو کر پاک کپڑے پہن کر عطر وغیرہ لگا کر جائے تنہائی میں بیٹھ کر جس مطلب کے واسطے پڑھنا چاہے بارہ روز تک روزانہ تینتیس[۳۳] مرتبہ پڑھے اور جب آخر مرتبہ تیسویں بار پر پہنچے تو اپنے مطلب کے مطابق مقام پر تفرکر کے کوئی آیت یا کوئی اسم الٰہی یا کوئی دعا حسب مطلب پڑھے پس جو مُراد ہوگی جلد برآئے گی۔

(۲۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سات روز تک اِس طرح پڑھے کہ چھ روز تک ایکاون[۵۱] مرتبہ روزانہ اور ساتویں روز چودہ[۱۴] بار گویا کہ اِس طرح سات دِن میں تین سو ساٹھ[۳۶۰]

بار پوری ہو جائیگی پس جو مراد ہوگی جلد بر آئیگی۔

نوٹ :۔ اوّل بارہ روز خلوت میں بیٹھنا چاہیئے اور ہر روز تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ اور شروع کرنے سے پہلے ایک دائرہ کھینچا جائے جس میں داخل ہونے کا ایسا راستہ رکھیں کہ داخل ہوتے وقت عامل کا رُخ قبلہ جانب ہو اور جب دائرے میں داخل ہو تو داخل دروازہ بند کر دیا جائے یعنی لکیر کھینچ کر اس دائرے کو ملا دیا جائے اور جب عمل پڑھ چکے تو فولاد کی چھری یا چاقو سے دائرہ کا منہ اپنے باہر نکلنے کے لئے کھولنا چاہیئے ورنہ ریشمی ڈورے کا دائرہ بنا لیا جائے اور دائرہ بناتے وقت آیۃ الکرسی بمعہ بندش جو کہ پہلے لکھ چکا ہوں پڑھی جائے اور دورانِ عمل میں جو کی روٹی کے سوائے کچھ نہ کھائے۔ صاحب حزب البحر حضرت ابو الحسن شاذلی کی رُوح سے پہلے اپنے خیال میں اجازت لینی چاہیئے۔ اور اکلِ حلال کا اور ترکِ حیوانات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ورنہ عمل بے تاثیر ہوگی۔

ہدایت

دُعا حزب البحر کی دس شرطیں ہیں جن کا خیال ہر پڑھنے والے کو ضروری ہے اوّل اجازت اور صحیح پڑھنا۔ دوم زکوٰۃ صحیح دینا۔ تیسرا ہر طرح کی پاکی۔ چوتھا جمعیتِ خاطر۔ پانچواں پابندیِ شریعت۔ چھٹا اکلِ حلال۔ ساتواں بے نماز کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھانا۔ آٹھواں اعتصام۔ نواں اختتام۔ دسواں ہر اشارات کو مکمل کرے اور اگر حزب البحر کبھی ناغہ بھی ہو جائے تو مقررہ نصاب ادا کرے اور پیشتر دعوت کا ہر سامان مہیا کر کے رکھے تاکہ اعتکاف سے باہر آکر چند غرباؤں کو کھانا کھلاوے اور اس کھانے کا ثواب سید ابو الحسن شاذلی کی رُوح پاک کو ہدیہ کرے اور کسی کو اجازت دیتے وقت بھی کچھ

شیرنی پر فاتحہ پڑھ کر غرباؤں کو تقسیم کرے۔ کیونکہ اسی طرح کی اجازت خادم محبوبِ الٰہی کو پیر و مرشد قبلہ ہو اللہ شاہ قادری۔ نقشبندی چشتی بھروچی سے حاصل ہوئی ہے اور حزب البحر کے بہت سے فوائد ہیں اگر لکھے جائیں تو بہت بڑی کتاب بن جاتی ہے اس لئے صرف مختصر خواص درج کر دیئے ہیں تاکہ کتاب طول نہ پکڑ جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے حیاتی قائم رکھی تو دوسرے ایڈیشن میں حزب البحر کے بقایا سارے خواص درج کر کے بلکہ خواص حزب البحر الگ ہی چھپواؤنگا یہاں صرف کتاب تصوّف کی وجہ سے مختصر لکھے ہیں۔ فقط یہاں سے آگے بمعہ اعتصام و اختتام دُعا حزب البحر لکھی جاتی ہے۔

دُعائے اِعتصام

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ ○
شروع بنام	اللہ	رحمت والے	بندہ نواز کے
اَللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلۡحَیُّ	الۡقَيُّوۡمُ
اللہ	نہیں کوئی معبود مگر وہ	زندہ ہے	ہمیشہ قائم رہنے والا
لَا تَاۡخُذُهٗ	سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ	لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	
نہیں پکڑتی اُس کو	اُونگھ اور نہ نیند	اُسی کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے	
وَمَا فِی الۡاَرۡضِ	مَنۡ ذَا الَّذِیۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗ		
اور جو کچھ زمین میں ہے	کون ہے وہ جو سفارش کرسکے اُس کے پاس		
اِلَّا بِاِذۡنِهٖ	يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ	وَمَا خَلۡفَهُمۡ	
بغیر اُس کی اجازت کے	جانتا ہے جو کچھ آگے اُن کے ہے	اور جو کچھ پیچھے اُن کے ہے	
وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ	بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ	اِلَّا بِمَا شَآءَ	
اور نہیں گھیر سکتے	کچھ بھی اُس کے علم سے	مگر جسقدر وہ چاہے	
وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ	السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ	وَلَا يَــُٔوۡدُهٗ	
سما لیا ہے اُسکی کرسی نے	آسمانوں کو اور زمین کو	اور نہیں تھکاتی اُسکو	
حِفۡظُهُمَا	وَهُوَ الۡعَلِیُّ	الۡعَظِيۡمُ ○	لَآ اِكۡرَاهَ
نگہبانی اُن دونوں کی	اور وہ ہے بلند مرتبہ	بڑا	نہیں زبردستی

فِی الدِّيۡنِ	قَدۡ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ	مِنَ الۡغَیِّ
دین میں	تحقیق ظاہر ہوگیا ہے راہ پانا	گمراہی سے
فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ	بِالطَّاغُوۡتِ	وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ
سو جو شخص نہ مانے	شیطان کو	اور مان لے اللہ کو
فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ	بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى	لَا انۡفِصَامَ
پس یقیناً تھام لیا اُس نے	بڑا مضبوط کڑا	نہیں ٹوٹنا
لَهَا	وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ○	اَللّٰهُ وَلِیُّ
واسطے اُسکے	اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے	اللہ دوست دار ہے
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	يُخۡرِجُهُمۡ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اُن لوگوں کا جو ایمان لائے	نکالتا ہے اُن کو	اندھیروں سے
اِلَى النُّوۡرِ	وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا	اَوۡلِيٰٓـــُٔهُمُ الطَّاغُوۡتُ
طرف روشنی کے	اور جو لوگ کہ کافر ہوئے	دوست اُن کے شیطان ہیں
يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ	مِّنَ النُّوۡرِ	اِلَى الظُّلُمٰتِ
نکالتے ہیں اُن کو	روشنی سے	طرف اندھیروں کے
اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ	هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ○	
یہ لوگ ہیں آگ کے رہنے والے	وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے	
ایک بار	اَعۡتَصَمۡتُ بِاللّٰهِ	الۡفَتَّاحِ
	مضبوط پکڑتا ہوں میں اللہ کو	جو کھولنے والا ہے

القابض	اعوذ بالله	السميع العليم
بند کرنیوالا ہے	میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے	جو سننے والا جاننے والا ہے
من الشيطان الرجيم ○	بسم	الله
شیطان راندے ہوئے سے	شروع بنام	اللہ
الرحمن	الرحيم ○	واذا جاءك الذين
رحمت والے	بندہ نواز کے	اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ
يؤمنون بايتنا	فقل	سلم عليكم
جو ایمان لاتے ہیں ساتھ نشانیوں ہماری کے	پس تو کہہ	سلامتی ہے اوپر تمہارے
كتب ربكم على نفسه الرحمة		انه من عمل
لکھی ہے تمہارے پروردگار نے اپنی ذات پر مہربانی		یہ کہ تحقیق جو کوئی عمل کرے
منكم	سوء بجهالة	ثم تاب / من بعده
تم میں سے	برا کام ساتھ نادانی کے	پھر توبہ کرے / پیچھے اس کے
واصلح	فانه غفور رحيم	وكذلك
اور نیکی کرے	پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے	اور اسی طرح
نفصل الايت	ولتستبين	سبيل المجرمين ○
جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں	اور تا کہ ظاہر ہو جاوے	راہ گنہگاروں کی
قل	اني نهيت	ان اعبد الذين تدعون
کہہ	تحقیق میں منع کیا گیا ہوں	یہ کہ عبادت کروں ان لوگوں کی جو پکارتے ہو تم

من دون الله	قل لا اتبع	اهواءكم
سوائے خدا کے	کہہ نہیں پیروی کرتا میں	خواہشوں تمہاری کی
قد ضللت اذا		وما انا من المهتدين ○
تحقیق گمراہ ہو جاؤں گا میں اس وقت		اور نہ ہوں گا میں راہ پانے والوں میں سے
ثم انزل عليكم	من بعد الغم	امنة
پھر اتارا تم پر	پیچھے غم کے	امن
نعاسا	يغشي طائفة منكم	وطائفة
اونگھ تھی	کہ ڈھانکتی تھی ایک جماعت کو تم میں سے	اور ایک جماعت تھی
قد اهمتهم انفسهم		يظنون بالله
کہ فکر میں ڈالا تھا ان کو جانوں انکی نے		گمان کرتے تھے ساتھ اللہ کے
غير الحق	ظن الجاهلية	يقولون
سوائے حق کے	گمان جاہلیت کا	کہتے تھے
هل لنا	من الامر	من شيء قل ان الامر
کیا ہے واسطے ہمارے	اختیار سے	کچھ چیز کہہ تو تحقیق اختیار
كله لله	يخفون في انفسهم	ما لا يبدون لك
سب کا سب واسطے اللہ کے ہے	چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں	وہ چیز جو نہیں ظاہر کرتے واسطے تیرے
يقولون	لو كان لنا من الامر شيء	ما قتلنا
کہتے ہیں	اگر ہوتا واسطے ہمارے اختیار سے کچھ	نہ مارے جاتے ہم

هٰهُنَا	قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ	لَبَرَزَ الَّذِيْنَ	
یہاں	کہہ اگر ہوتے تم بیچ گھروں اپنے کے	البتہ نکل کھڑے ہوتے وہ لوگ	
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ	اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ	وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ	
کہ لکھا گیا ہے اُن پر مارا جانا	طرف خوابگاہوں اپنی کے	اور تاکہ آزمائے اللہ	
مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ	وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ		
اُس چیز کو کہ بیچ سینوں تمہارے کے ہے	اور تاکہ خالص کرے اُس چیز کو کہ بیچ دلوں تمہارے کے ہے		
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	
اور اللہ جاننے والا ہے	سینوں والی بات کو	محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں	
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ	اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ	رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ	
اور جو لوگ ساتھ اُن کے ہیں	سخت ہیں کافروں پر	رحمدل ہیں آپس میں	
تَرٰىهُمْ	رُكَّعًا	سُجَّدًا	يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
دیکھتا ہے تو اُن کو	رکوع کرنے والے	سجدہ کرنے والے	چاہتے ہیں فضل اللہ کا
وَرِضْوَانًا	سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ	مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ	
اور رضامندی اُس کی	اُن کی نشانی اُن کے چہروں میں ہے	اثر سے سجدوں کے	
ذٰلِكَ	مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ	وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ	
یہ ہے	صفت اُن کی توریت میں	اور صفت اُن کی انجیل میں	
كَزَرْعٍ	اَخْرَجَ شَطْاَهٗ	فَاٰزَرَهٗ	فَاسْتَغْلَظَ
جیسے کھیتی	نکالے سوئی اپنی	پس قوی کرے اُس کو	پھر موٹی ہو جائے

فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ	يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ	
پھر کھڑی ہو جاوے اپنی جڑوں پر	خوش لگتی ہے کھیتی کرنے والوں کو	
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ	وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	
تاکہ غصہ دلاوے اللہ بسبب اُن مسلمانوں کے کافروں کو	وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن لوگوں سے کہ ایمان لائے	
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	مِنْهُمْ	مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○
اور کام کیے اچھے	اُن میں سے	بخشش کا اور بڑے ثواب کا

اَلِف بَا تَا ثَا جِيْم حَا خَا دَال ذَال

رَا زَا سِيْن شِيْن صَاد ضَاد طَا ظَا

عَيْن غَيْن فَا قَاف كَاف لَام مِيْم

نُوْن وَاو هَا يَا ۞

يَا رَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ۔

اے پروردگار ہمارے سہل اور آسان کر اور نہ سختی کر ہم پر اے رب ہمارے۔

دعاءِ حزب البحر

بسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ
شروع بنام اللہ رحمت والے بندہ نواز کے

یا اللهُ یا علیُّ یا عظیمُ یا حلیمُ یا علیمُ
اے اللہ اے بلند اے بڑے اے خطاپوش اے جاننے والے

انتَ ربّی وعلمُكَ حسبی فنعمَ الرَّبُّ ربّی
تو ہی میرا رب ہے اور تیرا علم مجھ کو کافی ہے بس کیسا اچھا ہے میرا رب

ونعمَ الحسبُ حسبی تنصرُ من تشاءُ
اور کیسا اچھا ہے بھروسہ بھروسہ میرا تو مدد کرتا ہے جس کی چاہے

وانتَ العزیزُ الرَّحیمُ نسئلُكَ العصمةَ
اور تو غالب ہے بندہ نواز ہے ہم مانگتے ہیں تجھ سے بچاؤ

فی الحرکاتِ والسَّکناتِ والکلماتِ والاراداتِ
حرکتوں میں اور خاموشیوں میں اور بولنے میں اور ارادوں میں

والخطراتِ من الظُّنونِ والشُّکوكِ والاوهامِ
اور خطروں میں بدگمانیوں سے اور شکوک سے اور توہمات سے

السَّاترةِ للقلوبِ عن مطالعةِ الغیوبِ
جو پردے ڈال دیں دلوں پر غیب کے دیکھنے سے

فقدِ ابتلی المؤمنونَ وزلزلوا زلزالاً شدیداً
تو اس وقت آزمائے جاتے ہیں مومن بندے اور زیر و زبر ہوئے ہیں سخت زلزلوں سے

واذ یقولُ المنافقونَ والَّذینَ فی قلوبهم مرضٌ
اور کہہ رہے ہیں منافق لوگ اور وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے

ما وعدنا اللهُ ورسولُهُ الَّا غروراً فثبِّتنا
ہم سے جو وعدہ کیا تھا اللہ نے اور اس کے رسول نے وہ بس فریب ہی تھا بس جمائے ہم کو

وانصرنا وسخِّر لنا هٰذا البحرَ کما سخَّرتَ البحرَ
اور مدد کر ہماری اور مسخر کر ہمارے لیے یہ دریا جیسے کہ مسخر کیا تو نے دریا کو

لموسٰی علیهِ السَّلامُ وسخَّرتَ النَّارَ
موسیٰ علیہ السلام کے لیے اور مسخر کیا تو نے آگ کو

لابراهیمَ علیهِ السَّلامُ وسخَّرتَ الجبالَ والحدیدَ
ابراہیم علیہ السلام کے لیے اور مسخر کیا تو نے پہاڑوں کو اور لوہے کو

لداودَ علیهِ السَّلامُ وسخَّرتَ الرِّیحَ
داؤد علیہ السلام کے لیے اور مسخر کیا تو نے ہوا کو

والشَّیاطینَ والجنَّ لسلیمٰنَ علیهِ السَّلامُ
اور شیطانوں اور جنات کو سلیمان علیہ السلام کے لیے

وسخِّر لنا کلَّ بحرٍ هو لكَ فی الارضِ والسَّماءِ
اور مسخر کر ہمارے لیے ہر دریا کو جو تیرا ہے زمین پر اور آسمان پر

وَالْمُلْكِ	وَالْمَلَكُوْتِ	وَبَحْرِ الدُّنْيَا	وَبَحْرِ الْاٰخِرَةِ
اور مُلک میں	اور ملکوت میں	اور دُنیا کے دریا میں	اور آخرت کے دریا میں
وَسَخِّرْلَنَا	كُلَّ شَيْءٍ	يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ	
اور مسخر کر ہمارے لئے	ہر چیز کو	اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں ہے حکومت ہر چیز کی	

بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ

اُنْصُرْنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ ○	چھوٹی اُنگلی کھولے
مدد کر ہماری	کہ تو ہی سب سے اچھا مددگار ہے	
وَافْتَحْ لَنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ○	اس کے برابر والی انگلی کھولے
اور کھول دے ہم پر	کہ تو ہی سب سے اچھا کھولنے والا ہے	
وَاغْفِرْلَنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ○	درمیانی انگلی کھولے
اور معافی دے ہم کو	کہ تو ہی سب سے اچھا معافی دینے والا ہے	
وَارْحَمْنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ○	انگشت شہادت کھولے
اور رحم کر ہم پر	کہ تو ہی سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے	
وَارْزُقْنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ○	انگوٹھا کھول کر ہاتھ پھیلا دے۔
اور روزی دے ہم کو	کہ تو ہی سب سے اچھی روزی دینے والا ہے۔	

ف: ہر حرف پر ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے۔ ابتداء خنصر سے اور انتہاء ابہام پر کرے پھر دوسری بار اسی ترکیب سے کھولے تیسری بار پھر بند کرے اور عبارت آئندہ کے ہر فقرہ پر ایک انگلی کھولے۔

وَاهْدِنَا	وَنَجِّنَا	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ	وَهَبْ لَنَا
اور ہدایت دے ہم کو	اور نجات دے ہم کو	ظالموں کی قوم سے	اور عنایت کر ہم کو
مِنْ لَّدُنْكَ	رِيْحًا طَيِّبَةً	كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ	
اپنے پاس سے	ہوا اچھی	جیسا کہ وہ تیرے علم میں ہے	
وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا	مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ		
اور پھیلا اس ہوا کو ہم پر	اپنی رحمت کے خزانو		
وَاحْمِلْنَا بِهَا	حَمْلَ الْكَرَامَةِ	مَعَ السَّلَامَةِ	
اور اٹھا ہم کو اس ہوا کے ساتھ	اٹھانا بزرگی کا	ساتھ سلامتی کے	
وَالْعَافِيَةِ	فِي الدِّيْنِ	وَالدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ
اور عافیت کے	دین میں	اور دُنیا میں	اور آخرت میں
اِنَّكَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلَنَا	
کہ تو ہی	ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے	یا اللہ آسان کر دے ہم پر	
اُمُوْرَنَا	مَعَ الرَّاحَةِ	لِقُلُوْبِنَا	وَاَبْدَانِنَا
ہمارے کام	ساتھ راحت کے	واسطے ہمارے دلوں کے	اور بدنوں کے
وَالسَّلَامَةِ	وَالْعَافِيَةِ	فِيْ دِيْنِنَا	وَدُنْيَانَا
اور سلامتی کے	اور عافیت کے	ہمارے دین میں	اور ہماری دُنیا میں
وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا	فِيْ سَفَرِنَا	وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا	
اور ہو ہمارے لئے مونس	ہمارے سفر میں	اور خلیفہ ہمارے گھروں میں	

وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا	وَامْسَخْهُمْ	
اور مٹا دے چہرے ہمارے دشمنوں کے	اور مسخ کر دے دشمنوں کو	
عَلٰى مَكَانَتِهِمْ	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	الْمُضِيَّ
اُن کی جگہوں میں	پس نہ طاقت رکھ سکیں	گذرنے کی
وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا	وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ	
اور نہ آنے کی ہماری طرف	اور اگر ہم چاہیں تو بے نور کر دیں آنکھیں اُن کی	
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ	فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○	وَلَوْ نَشَاءُ
پھر وہ دوڑیں راستہ کی طرف	مگر کیونکر دیکھ سکیں	اور اگر ہم چاہیں
لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ	فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا	
تو البتہ مسخ کر دیں اُن کو اُن کی جگہوں پر	پھر نہ طاقت رکھ سکیں گذرنے کی	

وَلَا يَرْجِعُوْنَ ○	يٰسٓ (سہ بار)	وَالْقُرْاٰنِ	الْحَكِيْمِ ○
اور نہ پیچھے لوٹ سکیں		قسم ہے قرآن	حکمت والے کی

اِنَّكَ	لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○
یقیناً تو	پیغمبروں میں سے ہے	سیدھے راستہ پر ہے
تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ	الرَّحِيْمِ ○	لِتُنْذِرَ قَوْمًا
(یہ قرآن) اُتارا ہوا ہے (اللہ) غالب	و مہربان کا	تاکہ ڈراؤ تم اُن لوگوں کو
مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ	فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
کہ نہیں ڈرائے گئے ہیں باپ اُن کے	پس وہ بے خبر ہیں	یقیناً سچ ہوئی بات

عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ	فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○	اِنَّا جَعَلْنَا
اُن میں سے اکثر پر	اس لئے وہ نہیں مانیں گے	بیشک کر دیے ہم نے
فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ	اَغْلٰلًا	فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ
اُن کی گردنوں میں	طوق	اور وہ طوق اُن کی ٹھوڑیوں تک ہیں
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○	وَجَعَلْنَا	مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
اس لئے وہ سر اونچا کئے ہوئے ہیں	اور کیے ہم نے	اُن کے آگے سے
سَدًّا	وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا	فَاَغْشَيْنٰهُمْ
ایک دیوار	اور اُن کے پیچھے سے ایک دیوار	پس ڈھانک دیا ہم نے آنکھو
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○	شَاهَتِ الْوُجُوْهُ	شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
اس لئے نہیں دیکھ سکتے	بدشکل ہوئے چہرے	بدشکل ہوئے چہرے

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ	داہنے ہاتھ کی پشت ہر بار زمین پر مارے
بدشکل ہوئے چہرے	
وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ○	وَقَدْ خَابَ
اور جھک گئے چہرے سامنے زندہ قائم رہنے والے کے	اور تحقیق ناکام رہا
مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا	طٰسٓ طٰسٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ
وہ شخص جس نے اٹھایا ظلم کا بوجھ	
وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ○	وَقَدْ خَابَ
اور جھک گئے چہرے سامنے زندہ قائم رہنے والے کے	اور تحقیق ناکام رہا

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ طٰسٓ طٰسٓمّٓ حٰمٓعٓسٓقٓ

وہ شخص جس نے اُٹھا لیا ظلم کا بوجھ

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ○ وَقَدْ خَابَ

اور جھک گئے چہرے سامنے زندہ قائم رہنے والے کے | اور تحقیق ناکام رہا

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ طٰسٓ طٰسٓمّٓ حٰمٓعٓسٓقٓ

وہ شخص جس نے اٹھا لیا ظلم کا بوجھ

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ○ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ○

جاری کیا دو دریاؤں کو | کہ باہم ملتے ہیں | اُن دونوں میں ایک حجاب ہے کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا

حٰمٓ داہنی طرف کہے حٰمٓ بائیں طرف کہے حٰمٓ آگے کہے حٰمٓ پیچھے کہے حٰمٓ نیچے کی طرف کہے حٰمٓ اُوپر آسمان کی سمت کہے حٰمٓ دونوں ہاتھوں پہ دم کر کے سر سے پاؤں تک

بدن پر پھیر لے | حٰمٓ الْاَمْرُ | وَجَآءَ النَّصْرُ | فَعَلَيْنَا

| گرم کیا گیا کام | اور آئی مدد خدا تعالیٰ کی | پس ہم پر

لَا يُنْصَرُوْنَ ○ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

فتحیاب نہ ہونگے ہمارے دشمن | اُتاری ہوئی کتاب ہے، اللہ غالب جاننے والے کی طرف سے

غَافِرِ الذَّنْبِ | وَقَابِلِ التَّوْبِ | شَدِيْدِ الْعِقَابِ

بخشنے والا گناہوں کا | اور قبول کرنے والا توبہ کا | سخت عذاب کرنے والا

ذِي الطَّوْلِ | لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ | اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

قوت والا | نہیں کوئی معبود اس کے سوا | اُسی کے پاس ہے ٹھکانا

بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا | تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا | يٰسٓ سَقْفُنَا

بسم اللہ ہمارا دروازہ ہے | سورۂ تبارک ہماری دیواریں ہیں | سورۂ یٰسٓ ہماری چھت ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا | حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا | فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ

کلمہ کٓھٰیٰعٓصٓ ہماری کفایت ہے | کلمہ حٰمٓعٓسٓقٓ ہماری حمایت ہے | پس جلد کفایت کریگا تجھ کو اللہ ان سے

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ | بعد اسکے سات بار یہ پڑھے | سِتْرُ الْعَرْشِ

اور وہ سننے والا جاننے والا ہے | | پردہ عرش کا

مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا | وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا

لٹکا ہوا ہے ہم پر | اور خدا کی آنکھ دیکھنے والی ہماری طرف

بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا | وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ○

خدا کی مدد کے ساتھ نہ قدرت پاویگا ہم پر کوئی | اور اللہ اُن کے چاروں طرف گھیرا ڈالے ہوئے ہے

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ | فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○ | بعد اس تین بار کے

بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ | لوح محفوظ میں |

یہ پڑھے | فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا | وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

| پس اللہ بہتر ہے نگہبانی کرنے والا | اور وہ بڑا بندہ نواز ہے رحم کرنیوالوں میں

پھر تین بار یہ پڑھے | اِنَّ وَلِيِّ اللّٰهُ الَّذِيْ | نَزَّلَ الْكِتٰبَ

| یقیناً میرا دوست اللہ ہے جس نے | نازل فرمائی کتاب

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ | پھر سات بار یہ پڑھے | حَسْبِيَ اللّٰهُ

اور وہ دوست رکھتا ہے نیکوں کو | | کافی ہے مجھ کو اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

نہیں کوئی معبود مگر وہ — اسی پر بھروسہ کیا میں نے — اور وہی ہے مالک عرش عظیم کا

پھر تین بار یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ

ساتھ نام اللہ کے — وہ اللہ — کہ نہیں ضرر ہو جاتی

مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

اس کے نام کے ساتھ — کوئی چیز زمین میں — اور نہ آسمان میں

وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

پھر تین بار یہ پڑھے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور نہیں ہے بچنا گناہ سے — اور نہ قوت عبادت پر — مگر ساتھ مدد اللہ برتر — بزرگ کے

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

پاک ہے — پروردگار تیرا — مالک عزت کا اس چیز سے کہ وہ بیان کرتے ہیں — اور سلام ہو — پیغمبروں پر — اور سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے زیبا ہے

پھر تین بار یہ درود پڑھے

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اور رحمت نازل فرمائے اللہ تعالیٰ اپنی بہترین مخلوق پر — جو محمد ہیں اور ان کی آل پر اور اصحاب پر سب پر — اپنی رحمت کے ساتھ اے ارحم الراحمین

دُعَاءِ اختتام

یَا اَللّٰہُ یَا نُوْرُ یَا حَقُّ یَا مُبِیْنُ اَکْسِنِیْ مِنْ نُّوْرِکَ

اے اللہ — اے نور — اے حق — اے مبین — پہنا مجھ کو — اپنے نور سے

وَعَلِّمْنِیْ مِنْ عِلْمِکَ وَفَهِّمْنِیْ عَنْکَ

اور سکھا مجھ کو تو اپنے علم سے — اور سمجھ دے مجھ کو اپنی طرف سے

وَاَسْمِعْنِیْ مِنْکَ وَاَبْصِرْنِیْ بِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور سنا تو مجھ کو اپنی طرف سے — اور دکھلا تو مجھ کو ساتھ اپنے — بیشک تو ہر چیز پر — قادر ہے

یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ

اے سننے والے — اے جاننے والے — اے بردبار — اے بلند مرتبہ — اے بزرگ

اِسْمَعْ دُعَآئِیْ بِخَصَآئِصِ لُطْفِکَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ

سن تو میری دعا کو — اپنی خاص مہربانی سے — میری دعا قبول کر — میری دعا قبول کر — میری دعا قبول کر

اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلمات خدا کے جو پورے کامل ہیں سب کے سب — برائی اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلمات خدا کے جو پورے کامل ہیں — سب کے سب — برائی اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ

پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلمات خدا کے

التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ يَا عَظِيمَ السُّلْطَانِ

جو پورے کامل ہیں سب کے سب | برائی اُس چیز سے کہ پیدا کیا ہے | اے بڑے غلبہ والے

يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ يَا دَائِمَ النِّعَمِ

اے ہمیشہ احسان کرنے والے | اے ہمیشہ نعمت دینے والے

يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ يَا وَاسِعَ الْعَطَايَا يَا دَافِعَ الْبَلَايَا

اے فراخ کرنے والے روزی کے | اے کشادہ کرنیوالے بخششوں کے | اے دور کرنیوالے بلاؤں کے

يَا حَاضِرًا لَيْسَ بِغَائِبٍ يَا مَوْجُودًا عِنْدَ الشَّدَائِدِ

اے وہ ذات کہ حاضر ہے | کسی وقت غائب نہیں | اے وہ ذات کہ موجود ہے سختیوں کے وقت

يَا مُجْمِلَ السِّرِّ يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ يَا لَطِيفَ الصُّنْعِ

اے اچھا رکھنے والے بھید کے | اے پوشیدہ مہربانی کرنے والے | اے پاکیزہ کار

يَا حَلِيمًا لَا يَعْجَلُ يَا جَوَادًا لَا يَبْخَلُ اِقْضِ حَاجَتِي

اے بُردبار | کہ نہیں جلدی کرتا | اے بڑے سخی | کہ نہیں بخل کرتا | پوری کر میری حاجت

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

اپنی مہربانی سے اے زیادہ تر مہربان | مہربانوں سے | اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

بِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ السَّلَامِ الْمُنَزَّلِ

ساتھ تیرے نام کے جو مخزون ہے | پوشیدہ ہے | سلام ہے | اُتارا گیا ہے

الْقُدُّوسِ الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ يَا دَهْرُ يَا دَيْهَارُ

پاک ہے | پاکیزہ ہے | پاک ہے | اے دہر | اے دیہار

يَا دَيْهُورُ يَا أَزَلُ يَا أَبَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ ○

اے دیہور | اے ازل | اے ابد | اے وہ ذات جو پیدا نہیں ہوئی

وَلَمْ يُولَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ○ يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ

اور نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا | اور نہیں ہے اُس کا | کوئی ہم جنس | اے وہ ذات کہ اسکو ہمیشگی ہے

يَا هُوَ يَا هُوَ يَا هُوَ مَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يَا كَانُ

یا ہو | یا ہو | یا ہو | اے وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ | اے ثابت اپنی ذات میں

يَا كَيْنَانُ يَا رُوحُ يَا كَائِنُ قَبْلَ كُلِّ كَوْنٍ يَا كَائِنُ

اے موجود اپنی ذات میں | اے عالم کیلئے روح | اے وہ ذات کہ موجود تھی پہلے ہر وجود سے | اے وہ ذات کہ موجود رہیگی

بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ إِهْيَا أَشْرَاهِيَا أَذُونِي أَثْبَاؤُتُ يَا مُجَلِّي

بعد ہر موجود کے | اے روشن کرنیوالے

يَا [illegible]ائِمَ الْأُمُورِ سُبْحَانَكَ عَلَىٰ عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ

بڑی بڑی چیزوں کے | پاکی ہے تجھ کو درگذر کرنے تیرے پر باوجود قدرت تیری کے

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

پس اگر روگردانی کریں کفار | تو کہہ تو | مجھ کو اللہ کافی ہے | اسکے سوا کوئی معبود نہیں

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○

اسی پر میرا بھروسہ ہے | اور وہ | عرش عظیم کا | مالک ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

نہیں ہے اُس کی مثل کوئی چیز | اور وہ سب کچھ سنتا | جانتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

جیسے کہ رحمت نازل کی تونے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

بیشک تو قابل ستائش بزرگی والا ہے یا اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

اور آل محمدؐ پر جیسے کہ برکت نازل کی تونے ابراہیم پر

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اور آل ابراہیم پر بیشک تو قابل ہر ستائش بزرگی والا ہے

اور جب کوئی مشکل پیش آئے یا حاکم و سلطان کے آگے جاتا ہو، تو سات بار دعاء حزب البحر پڑھے اور اس کے بعد ایک بار اس دعا کو پڑھے اور حاجت چاہے یا اس حاکم کی مہربانی اللہ سے چاہے۔

دُعَاءِ خَاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ

شروع بنام اللہ رحمت والے بندہ نواز کے قسم دیتا ہوں تجھ کو

يَا بُدُّوْحُ بِالسَّبْعِ الْهَوَائِيَّةِ وَبِالسَّبْعِ الْاَرْضِيَّةِ

اے بدوح سات ہواؤں کی اور قسم دیتا ہوں تجھ کو سات زمینوں کی

شَمُوْخٍ اَشْمَخَتْ طَاشَتْ طَاشَتْ يَا بُدُّوْحُ ○

شموخ اشمخت طاشتؔ طاشت اے بدوح

يَا بَاسِطُ يَا وَدُوْدُ اُبْسُطِ النِّعْمَةَ وَزَيِّلِ النِّكْبَةَ

اے کشائش کرنیوالے اے نوازش کرنیوالے کھول دے نعمت کو اور دور کر دے نکبت کو

يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

اے حنّان اے منان اے اللہ اے اللہ اے اللہ

اِسْتَجِبْ دُعَائِيْ بِفَضْلِكَ

قبول کر میری دعا کو اپنے فضل سے

برائے کشف القلوب

یہ عمل علم عزائم سے ہے اور نہایت عظیم النفع ہے جو شخص یہ چاہے کہ لوگوں کے دلوں کی بات معلوم ہو جائے۔ وہ سہ ہفتہ تک روزہ رکھے ترک حیوانات کیساتھ اور ان اسماء سبعہ کو جو مفاتیح العلم کہلاتے ہیں اول آخر درود شریف سو سو بار اور ان اسماء کو ہزار بار روزانہ پڑھے وہ اسماء یہ ہیں:-

شُهَيْدَ بَيْدَ ع هَلْيَهُوْنٍ لَا لَهُوْنٍ دَمْدَ غُوْثٍ هَاجِنِيْ فَلْمُيْشَاءَ هَيْلُوْبَ ○

کو پڑھے اور پھر بعد درود شریف کے یہ دعا تین بار پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَنْ قَلْبِيْ حِجَابَ الْغَفْلَةِ وَعَلِّمْنِيْ مَالَمْ اَكُنْ اَعْلَمْ وَبَيِّنْ لِيْ مِنْ كُلِّ مَا اَسْئَلَ عَنْهُ يَا مَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا مَعْبُوْدَ سِوَاهُ -

پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ اکیس روز کے بعد اثر ظاہر ہونا شروع ہوگا پھر جو شخص اس عامل کے سامنے آئیگا جو کچھ اس کے دل میں ہوگا وہ اس پر منکشف ہو جائیگا۔ مجرب ہے ؛

تعویذات وعملیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وہ عملیات جو سیّد پیر محبوب الٰہی شاہ صاحب کے معمولات ہیں درج کرتا ہوں تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اُٹھا کر دُعا سے یاد کرے۔

استخارہ

یہ استخارہ مجربہ ہر خاندان کے مشائخ سے ہے کہ جب یہ چاہے کہ خواب میں کسی امر کا خیر و شر معلوم کروں تو وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر رو بقبلہ ہو کر دہنی کروٹ پر لیٹے اور سورۂ والشمس کو سات بار پڑھے پھر سورۂ واللیل کو سات بار پڑھے پھر سورۂ اخلاص کو سات بار پڑھے پھر یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیۡ فِیۡ مَنَامِیۡ کَذَا وَکَذَا وَاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ فَرۡجًا وَّمَخۡرَجًا وَّاَرِنِیۡ فِیۡ مَنَامِیۡ مَا اَسۡتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعۡوَتِیۡ۔ اور خاموش سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ جس امر کے متعلق معلوم کرنا ہے اُسی رات کو معلوم ہو جائیگا اگر پہلی رات کچھ معلوم نہ ہو تو دوسری و تیسری رات کرے اس طرح سات دن تک کریں ساتویں سے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھُل جائیگا۔

یہ استخارہ فقیر کا معمول ہے اور میری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے۔

دیگر استخارہ مجرب :-

جو شخص کسی امر کا خیر یا شر معلوم کرنا چاہے تو بعد نماز عشاء کے وضو تازہ کر کے بستر پاک پر بیٹھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ۳۰۰ بار درود شریف بھیجے اس کے بعد دس بار سورۂ فاتحہ اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر پھر ۳۰۰ بار درود شریف

پڑھ کر متوجہ طرف قبلہ کے ہو کر سو رہے انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں ہر امر کا انجام جلد ہی معلوم ہو جائیگا یہ بھی فقیر محبوب الٰہی کا معمول ہے اور مجرب ہے اور فقیر کے نزدیک اس سے بہتر کوئی استخارہ نہیں ہے۔

خواب میں زیارت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ ہزار بار سورۂ کوثر کو باطہارت پڑھے اول آخر درود شریف ۱۰۰ ۱۰۰ بار پڑھ کر خاموش سو جائے تو زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی۔ مجرب المجرب مؤلف کتاب ہذا۔

عمل سورۂ فاتحہ شریف

جو کہ حضرت امام غزالی رحمت اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ سورۂ فاتحہ کے خواص اس طرح بیان کئے ہیں کہ جو شخص اپنی کل حاجات دینی و دنیاوی کا روا ہونا چاہے اور ہر ایک مخالف اور عدو سے محفوظ رہنا چاہے اور بھوک پیاس یا فقر و فاقہ کی محنت اور آفت سے تنگ آگیا ہو تو وہ شخص سورۂ فاتحہ شریف کا ورد شروع کرے اس طرح سے کہ صبح کی نماز کے بعد اکیس ۲۱ بار اور ظہر کی نماز کے بعد بائیس ۲۲ بار عصر کے بعد تئیس ۲۳ بار مغرب کے بعد چوبیس ۲۴ بار اور عشا کے بعد دس بار اول آخر تین تین ۳ بار درود شریف پڑھا کرے اِس پر مداومت کرنے سے ہر قسم کی حاجات دینی و دنیاوی روا ہونگی۔

اور معلوم ہو کہ سورۂ فاتحہ ہر مرضِ لاعلاج کی شافع دعا ہے۔ مثلاً درد سر درد شقیقہ۔ درد ابرو۔ درد چشم۔ درد گوش۔ درد دنداں۔ درد حلق یعنی خناق اور خنازیر اور درد سینہ۔ درد پہلو۔ درد کمر۔ درد پیٹ۔ درد گردہ۔ درد عرق النساء۔ وجع المفاصل اور ہر قسم کے درد خواہ جسم میں کسی جگہ کیوں نہ ہو۔ مقام درد پر بسم اللہ پڑھتے ہوئے ہاتھ رکھ کر طاق مرتبہ سورۂ فاتحہ بسم اللہ کے میم کو الحمد کے لام سے ملا کر یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

الخ پڑھے اور جائے درد پر دم کریں پس چند بار کے دم کرنے سے اللہ تعالیٰ شفا عطا کریگا۔ اس طرح ہر قسم کے ورم۔ گھمبیر۔ ناسور پر بھی دم کریں دم کرتے ہوئے ہی آرام معلوم ہوگا اور اسی طرح سورۃ فاتحہ بمعہ نقش ہر قسم کے زہریلے جانور مثلاً سانپ: بچھو۔ یا دیوانہ کتا کاٹے کے لیئے اکسیر ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کا ایک نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ایک نقش روزانہ دھو کر پلائیں اور جائے ڈنگ مارگزیدہ یا سگِ دیوانہ پر اکتالیس مرتبہ دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کا زہر دُور ہو کر مریض تندرست ہو گا۔ اسی طرح اگرچہ جنون۔ مالیخولیا اور ہر قسم کے پاگل پن کے لیئے کتب صوفیہ سے ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ سے ہر قسم پاگل پن کا علاج اس طرح کریں کہ روزانہ چینی کی رکابی پہ سورۃ فاتحہ لکھ کر دھو کر یہ پانی مریض کو پلائیں اور صبح شام گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض کے منہ پر پھونکیں انشاء اللہ تعالیٰ پاگل ہوش میں آکر تندرست ہو گا۔ اسی طرح اگر کسی مرض لاعلاج کے لیئے سورہ فاتحہ کا نقش لکھ کر صبح شام چالیس دن تک پلادیں ہر مرض سے شفا ہو گی۔ اسی طرح اگر بے اولاد والی عورت کو پلائی جاوے تین مہینے کے بعد ضرور حاملہ ہو گی۔ نقش یہ ہے:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۷۸۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	رب العالمین	الرحمن	الرحیم
مالک یوم الدین	ایاک	نعبد	وایاک
نستعین	اھدنا الصراط	المستقیم	صراط الذین
انعمت	علیھم غیر	المغضوب علیھم	ولا الضالین
یاحی حین	لاحی فی دیمومۃ	ملکہ وبقائہ	یا حیُّ

برائے تسخیر خلائق:۔

جو شخص تسخیر خلائق چاہے تو عمل ذیل کا تین چلہ کرے کیونکہ یہ عمل حُبّ خلائق کے لیئے ہر خاندان کے مشائخوں کا معمول اور مجرب ہے۔ عمل یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا خُدَّامَ الْاِسْمِ الْبُدُّوْحِ یَا جِبْرَائِیْلُ یَا دَرْدَائِیْلُ یَا رَفْتَمَائِیْلُ یَا تَنْکَافِیْلُ اُحْضِرُوْ قُلُوْبِ مِنْ کُلِّ اَوْلَادِ آدَمْ وَبَنَاتِ حَوَّا لِلْمُسَخَّرَاتِ لِیْ بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ۔

اوّل آخر درود شریف سَو سَو بار پڑھے اور ۳۶۰ مرتبہ عزیمتِ بالا کو پڑھے روزانہ صبح کو بعد نماز صبح کے۔ تو تسخیر کا اس قدر ہجوم ہو گا کہ جو بیان سے باہر ہے عامل کو چاہیئے کہ نیک خلق ہو اور وسعت اور حوصلہ اختیار کرے اور خلقت کو کھانے اور کپڑا اور ہر طرح کا فائدہ پہونچائے کروڑوں آدمیوں کو فائدہ پہونچیگا اور جمع نہ کرے۔ لوگوں کا ہر طرف سے ہجوم ہو گا۔

اور جس شخص نے مکمل ۳ چلہ کرنا ہو وہ فقیر سے ملکر باجازت سہ چلہ معلوم کر کے پورا عمل کریں تو پھر ہجوم تسخیر خلائق اسقدر ہو گا کہ بیان سے باہر ہے۔ ہر شخص عامل کا مطیع و مسخر ہو گا مجرّب ہے۔

سُورۂ فاتحہ کے خواص:۔

حضرت امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ فاتحہ کے خواص اس طرح بیان کیئے ہیں کہ جو شخص اپنی کل حاجات دینی و دنیاوی کا روا ہونا چاہے اور ہر ایک مخالف اور عدو سے محفوظ رہنا چاہے۔ اور بھوک پیاس یا فقر و فاقہ کی محنت و آفت سے تنگ آگیا ہو تو وہ شخص سورۃ فاتحہ شریف کا ورد شروع کرے اس طرح سے کہ صبح کی نماز کے بعد ۲۱ بار پڑھے اور ظہر کے بعد ۲۲ بار۔ عصر کے بعد ۲۳ بار۔ مغرب کے بعد ۲۴ بار اور عشاء کے بعد دس بار پڑھے اوّل آخر تین تین بار درود شریف پڑھا کریں۔ ہر قسم کی حاجات دینی و دنیاوی روا ہونگی۔ مجرب ہے جس کا دل چاہے تجربہ کر کے دیکھ لے۔ فقط۔

از پیر محبوب الٰہی دہلوی حال مقیم کوڑے شاہ زیریں ضلع منٹگمری۔

برائے فتوحات و خرچ لنگر کے لیئے

روزانہ بعد نماز صبح مندرجہ ذیل وظائف جوکہ ہر خاندان قادریہ چشتیہ کے بزرگ روزانہ لنگر کے خرچ کے لیئے پڑھا کرتے ہیں وہ یہ ہے:-

اوّل یہ درود شریف دس مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ اس کے بعد یہ دُعا یکصد بار پڑھے۔ یَا مُعَدِّسُ تَبَسَّ الَّذِیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ وَیَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اس کے بعد ۲۶۰ بار یہ استغفار پڑھے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ غَفُوْرًا الرَّحِیْمِ۔ اس کے بعد یکصد بار یہ کلمہ پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ؕ اس کے بعد ۸۳ بار یہ اسم پڑھے۔ یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ بِرَحْمَتِكَ الْوَاسِعُ۔ اس کے بعد اسم وہاب اس طرح پڑھے۔ یَا وَھَّابُ ھَبْلِیْ مِنْ نِّعْمَۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

اس کے بعد یہ دُعا ہفت مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بِاِسْمِكَ ابْتَدَیْتُ وَبِکَرَمِكَ اَنْتَدَیْتُ وَبِنُوْرِ قُدْسِكَ اھْتَدَیْتُ وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَیْتُ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔

اس کے بعد پھر درود شریف مذکورہ بالا دس مرتبہ پڑھے۔ پس تمام عالم عامل کی طرف رجوع ہوگا۔ اور ہر قسم کی فتوحات کے دروازے کھل جاویں گے اور ہر قسم کی فتوحات اس کے پڑھنے والیکو ہونگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجرب المجرب عمل ہے۔

ایضاً:- اگر کوئی شخص اس نقش مثلث کو عروج ماہ بروز انوار ساعت شمس

میں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو بھی تمام عالم اس عامل کے پاس مسخر ہو کر کمال رجوعات ہوگی۔ جہاں جائیگا باعزت رہیگا مجرب ہے۔ نقش یہ ہے

اللہ اللہ اللہ

١٠٠٥	١٠١٠	١٠٠٣
١٠٠٤	١٠٠٦	١٠٠٨
١٠٠٩	١٠٠٢	١٠٠٧

ایضاً:- برائے فتوحات کے دروازہ کھولنے اور فقر و فاقہ کو دُور کرنے کے لیئے ایک دُعا حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ کی تصنیف شدہ تحریر کرتا ہوں جو کہ یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِیُٔ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

امام صاحب امام غزالی اور تمام علماء دین فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اس دُعا کو بعد جمعہ سے شروع کیا کہ روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھتا رہیگا تو خدا تعالیٰ اس دُعا کے پڑھنے والیکو مخلوق سے غنی کر دیگا اور ایسی جگہ سے رزق دیگا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا اور تمام مخلوق سے بے پرواہ ہوجائیگا مجرب المجرب عمل ہے۔

ہر قسم درد بدن

درد خواہ بدن میں کسی جگہ کیوں نہ ہو ہر قسم کے درد کے دفع کے لیئے اپنا مجرب و معمول عمل درج کرتا ہوں وھُوَ ھٰذا:-

درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر کہے:- بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَبِعِزَّتِہٖ وَقُدْرَتِہٖ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ مِنْ وَجْعِیْ ھٰذَا ؕ

طریقہ دم کرنے کا یہ ہے کہ جائے درد پر بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ رکھے اور ساری دُعا کو مع بسم اللہ اول ایک بار پڑھ کر دم کریں اور ہاتھ اٹھائیں۔ پھر بدستور ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھ کر دم کریں اور ہاتھ اٹھائیں پھر بدستور ہاتھ رکھ کر پانچ بار دم کریں اور ہاتھ اٹھائیں پھر بدستور ہفت بار پڑھ کر دم کریں اور ہاتھ اُٹھائیں۔ پھر بدستور نو مرتبہ پڑھ کر دم کریں پھر بدستور گیارہ بار دم کریں پھر بدستور تیرہ بار دم کریں اور ہاتھ اٹھائیں۔ پس ہر قسم کا درد بدن خواہ کسی قسم کا درد کیوں نہ ہو۔ مثلاً درد سر۔ دردِ چشم۔ درد کان۔ درد دانت۔ درد سینہ۔ درد پیٹ۔ درد قولنج۔ درد گردہ۔ درد عرق النساء۔ درد وجع المفاصل وغیرہ ہر قسم کے درد جاتے رہیں گے۔ یہ عمل خاص الخاص ہے اور معمولات فقیر حقیر محبوب الٰہی کا ہے جس نے اس عمل کو کرنا ہو فقیر سے اجازت لیکر کریں۔

ایضاً۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ درد عرق النساء و دمبل۔ بثور۔ ورم ہر قسم۔ اور وجع ہر قسم کے لیئے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر سورہ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھے اور پھر سات بار کہے۔ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ سُوْءَ مَا اَجِدُ۔ شفا ہوگی مجرب ہے۔

برائے عرق النساء

ہفت تار سوت کے نابالغ لڑکی کے ہاتھ سے کتوا کر نیچے کی آیت کو ہفت مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ لگا دیں۔ اسی طرح ہفت گرہ لگا دیں آیت یہ ہے:۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْھَا وَاللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِھَا کَذٰلِکَ یُحْیِ اللّٰہُ الْمَوْتٰی وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ اور پھر دھاگہ کو مقامِ درد پر باندھیں بفضلِ تعالیٰ

درد عرق النساء بالکل جاتا رہے گا مجرب ہے۔

ایضاً۔ برائے عرق النساء کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ ہفت تار نابالغ لڑکی کے کتے ہوئے پر یہ آیت یعنی اَیَّتُھَا الْعِرْقُ النَّآئِمَةُ فِی الْجِسْمِ الَّذِیْ یُمِیْتُ مَتْ مَتْ مَتْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔ ہفت بار پڑھ کر ہفت گرہ لگا کر درد کے مقام پر باندھ دیں۔ تو درد عرق النساء جاتا رہیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

برائے دردِ زہ

درد زہ کے لیئے اس نقش کو لکھ کر عورت کی کمر میں باندھیں بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔ بچہ پیدا ہوتے ہی فوراً نقش کھولدیں اور حضرت پیرانِ پیر محبوب سُبحانی کی حب توفیق نیاز دیں۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

محمدؐ	بیاید	ہوائے	سفر
بیاید	کہ بیند	سفر	در سفر
ہوائے	سفر	دوستی	اے پسر
سفر	در سفر	اے پسر	خوب تر

دیگر:۔ ایک کاغذ پر یہ آیت شریف لکھے:۔ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ اِھْیًا اَشْرًا ھِیًّا پاک کپڑے میں سی کر عورت کی بائیں ران میں باندھے۔ بسہولیت بچہ پیدا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

برائے درازی عمر و حفظ از مرگ

شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسینی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس آیت شریف سورۃ توبہ کی آخری آیت لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ الرَّحِيمٌ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ دن یا رات میں پڑھیگا اُس دن نہ مریگا اور نہ مقتول ہوگا اور نہ کوئی زخم آہن اُس کو لگیگا۔

اگر صبح کو پڑھیگا تو شام تک نہ مریگا اگر شام کو پڑھیگا تو صبح تک نہ مریگا انشاء اللہ تعالیٰ مجرب ہے۔

برائے حفاظت مکان۔ سورۂ فیل کو ایک ظرف خام گلی پر لکھ کر گھر کے اندر دفن کردیں پس وہ مکان محفوظ رہیگا جب تک کہ ظرف اس میں باقی رہیگا وَذَالِكَ مَشْهُورٌ مُجَرَّبٌ۔

برائے زندہ اولاد:۔ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایکسو ساٹھ ۱۶۰ بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی اولاد زندہ رہیگی۔ بسیار مجرب است۔ مؤلف۔

سُورَۂ یٰسٓ۔ حاجت برآنے کے لئے سُورہ یٰسین کا اس طرح پڑھنا نہایت مفید ہے۔

اوّل تین بار درود شریف پڑھ کر لفظ یٰسین پڑھے اور جب مبین پر پہونچے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ نستعین تک پڑھے اور شہادت کی اُنگلی کھڑی کرکے اذان کے تمام کلمات کہے (یعنی پوری اذان پڑھے) جب سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ پر پہونچے اس آیت کو سات بار پڑھے۔ اس کے بعد یا سَلَامُ یا رَبُّ یَا رَحِیْمُ ان تینوں اسموں کو سات سات بار پڑھے جب ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ پر پہونچے اس آیت کو سات بار پڑھ کر یَا قَدِیْرُ یَا عَزِیْزُ یَا عَلِیْمُ سات سات بار کہے۔ جب مِثْلَهُمْ پر پہونچے تین مرتبہ اس کلمہ کو کہے۔ سورہ تمام ہونے کے بعد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تک پڑھ کر شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرکے اذان کے کلمات کہے اور سورہ فاتحہ (الحمد شریف) پوری کرے۔ اور درود شریف۔ لاحول۔ ذوالجلال والاکرام۔ یا ارحم الراحمین۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ ہر ایک سو سو بار پڑھے۔ پھر تین بار درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب جناب امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔ اور جناب الٰہی سے اپنی حاجت اس سورہ کے واسطہ سے مانگے۔ اگر اس درمیان میں کام ہوجائے تو بہتر ہے ورنہ چالیس روز تک پڑھے۔

سورۂ مزمل پڑھنے کا طریقہ:۔ سورہ مزمل اس ترتیب سے پڑھے کہ اوّل یَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ پڑھے اس کے بعد پڑھے زَمِّلْنِیْ۔ زَمِّلْنِیْ۔ زَمِّلْنِیْ لَقَدْ دَنَا الْخَبِيُّ وَاَدْرِكْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا اَحْمَدُ اکتالیس بار صبح کی نماز کے بعد۔ یا عصر ومغرب یا مغرب وعشاء کے درمیان۔ اگر تمام سورہ کا عمل پڑھے سب مؤکل مندرجہ ذیل کو پڑھے یا اللّٰہُ۔ یا اسرافیل یا سموطیثا بحق یا اللہ یا بُدُّوحُ یا جبرئیل پھر کہے قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗ آخر تک۔ جب رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پر پہونچے اس کلمہ کو گیارہ بار کہے اور جب کلمہ سبیلاً پر پہونچے یا عزیز الوھّاب پانچسو بار پڑھے۔ اوّل وآخر درود شریف سینتالیس ۴۷ بار پڑھے۔ اسی طرح اس سورہ کو چالیس بار پڑھے اور کسی سے کسی قسم کی حاجت طلب نہ کرے سوائے جناب کبریا جل جلالہ وسبحانہ وتعالیٰ کے کہ وہی مراد کو پہونچائے گا۔

برائے درد سر۔ عامل اپنا ہاتھ درد والے کے سر پر رکھ کر تین یا سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

بِسمِ اللهِ خیرِ الاَسماءِ بِسمِ اللهِ ربِّ الارضِ وربِّ السَّماءِ بِسمِ اللهِ الَّذِی اِسمُهٗ بَرَکَۃٌ وَّ شِفَاءٌ بِسمِ اللهِ الَّذِی بِیَدِہِ الشِّفَاءُ بِسمِ اللهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اِسمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ انشاء اللہ تعالیٰ درد کو آرام ہوجائیگا۔

برائے دفعِ جن۔ بِسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا الْکِتَابُ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِیْنَ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَۃً فَاِنْ تَکُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ رَاعِیًا حَقًّا مُّبْطِلًا ھٰذَا کِتَابُ اللهِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ اُتْرُکُوْا صَاحِبَ کِتَابِیْ ھٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عَبَدَۃِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَّزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللهِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ تُقْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللهِ وَبَلَغَتْ حُجَّۃُ اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللهُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ مریض کی گردن میں باندھے شفاء ہوجائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

برائے غلام فرارشدہ۔ لوہے کے قفل پر اکیس بار سورہ فاتحہ پڑھے۔ غلام کے نام سے قفل بند کرے۔ اور نئی ہانڈی میں یہ قفل اور پانی ڈالکر چولھے پر رکھے اور اس کے نیچے تمام روز آگ سلگائے غلام حاضر ہوجائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

برائے ہر حاجت۔ مرقومہ ذیل رباعی ہر حاجت کیواسطے ہر نماز کے بعد ۱۰۰ بار پڑھے حاجت پوری ہوجائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ رباعی یہ ہے

اے زلفِ سیاہِ تو بلائے دلِ من — وے لعلِ لبت گرہ کشائے دلِ من

من دل ندہم بکس برائے دلِ تو — تو دل ندہی بکس برائے دلِ من

پیشاب پاخانہ کا بند پڑنے اور کنکری کے لیئے یہ آیات لکھ کر مریض کو پلائے بند کھل جاوے گا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَکَانَتْ ھَبَآءً مُّنْبَثًّا وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً۔

ایضاً یہ آیت لکھ کر پلائے:۔ وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا۔

ایضاً یہ آیت قُلْ کُوْنُوْا حِجَارَۃً اَوْ حَدِیْدًا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا قُلِ الَّذِیْ فَطَرَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْکَ رُءُوْسَھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھُوَ قُلْ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ قَرِیْبًا۔

ایضاً سورۃ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ بھی اس غرض کے لیئے مفید ہے۔

پیشاب کے بند کیلئے یہ آیت بھی نہایت مفید ہے۔ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْھَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَاءُ عَلٰی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ۔ لکھ کر گلے میں باندھے۔

برائے سلسل بول و سیلان خون۔ وزیادتی حیض و دائمی نکسیر وغیرہ لکھ کر مریض کو پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہوجائیگی:۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَقِیْلَ یٰاَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَکِ وَیٰسَمَاءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَاءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَاءٍ مَّعِیْنٍ۔

بدمزاج بچے کیواسطے لکھ کر گلے میں باندھے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا۔ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا۔

نظرِ بد کیلئے ہلدی کی چند گرہ پر تین تین مرتبہ کلمہ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْكُفْرُ بَاطِلٌ پڑھ کر دم کرے اور آگ میں ڈالکر اس کا دھواں مریض کو پہونچائے۔

برائے چیچک۔ سات چانول مستقل لیکر ہر چانول پر سات مرتبہ سورہ کوثر پڑھے اول و آخر تین بار درود شریف پڑھے اور بچے کو کھلائے۔

برائے دردِ سر۔ مریض کے سر پر یَا بَاسِطُ لکھے انشاء اللہ تعالیٰ مرض دفع ہو جائے گا۔

برائے دفعِ ناراضگی۔ اگر کوئی کسی سے ناراض ہو اور اس کو راضی کرنا چاہے اسم یَا وَدُوْدُ ہر روز ہزار بار پڑھے۔ اوّل و آخر درود شریف گیارہ بار پڑھے۔ بفضلِ خدا سے راضی ہو جائیگا۔

رفعِ حاجت اور غائب کو حاضر کرنے اور شفائے مریض کیواسطے
صبح کی سنت و فرض کے درمیان ۴۱ بار سورہ فاتحہ پڑھے۔

دیوانہ کتے کے کاٹنے کے لیئے۔ کہ جس سے دیوانہ ہونیکا خوف ہو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ہر روز ایک ٹکڑا سگ گزیدہ (مریض) کو کھلائے۔

جو شخص بادشاہ سے ڈرتا ہو: کہے كٓهٰيٰعٓصٓ کفیت اور ہر حرف کے ساتھ داہنے ہاتھ کی انگلی بند کرے۔ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ حمیت اور ہر حرف پر بائیں ہاتھ کی انگلی بند کرے۔ پھر جس شخص سے ڈرتا ہے جب اس کے سامنے جائے دونوں ہاتھ کھول دے۔

تمام امراض کے لیئے۔ یہ چھ آیات کہ ان کو آیاتِ شفاء کہتے ہیں چینی کے پیالہ یا کسی اور چیز میں لکھ کر اور پانی سے دھو کر مریض کو پلائے تین روز یا سات روز تک انشاء اللہ تعالیٰ شفاء پائیگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ۔ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ۔

ہر قسم کے نفع کے لیئے قرآن مجید میں ۳۳ آیتیں ہیں یعنی جادو کیلئے شیطانی اثر۔ چور و درندے کے لیئے نہایت مؤثر ہیں ان کو لکھ کر پلائے یا دم کرے یا مریض کو حکم کرے کہ وہ خود پڑھے۔

حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جو شخص ان آیتوں کو یک بار صبح۔ یک بار شام پڑھے امان الٰہی میں رہے۔ اور کسی اسم و دعاء کا اس پہ اثر نہیں ہو سکتا اور شیطان و بدخواہوں کے شر سے محفوظ رہیگا۔ آیات یہ ہیں۔ چار آیات اوّل سورہ بقر سے اور آیت الکرسی اور دو آیت بعد آیۃ الکرسی خالدون تک اور تین آیت آخر سورہ بقر لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ الخ تین آیت سورہ اعراف سے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ تا مُحْسِنِيْنَ اور آخر بنی اسرائیل قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ الخ اور دس آیتیں اول صافات سے لَازِبٌ تک۔ اور دو آیتیں سورہ الرحمٰن سے يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ تک اور آخر سورہ حشر لَوْ اَنْزَلْنَا الخ اور دو آیتیں سورہ جن کی قُلْ اُوْحِيَ سے شَطَطًا تک ان آیتوں کا نام ثلث و ثلثون آیت ہے۔ اور بعض ان پر یہ سورتیں زیادہ کرتے ہیں۔ سورہ فاتحہ۔ سورہ کافرون۔ سورہ اخلاص اور معوذتین اور سورہ جن کی شروع

کی آیتیں قُلْ اُوْحِیَ سے شَطَطًا تک۔

برائے مرض چیچک جس وقت چیچک ظاہر ہوجائے نیلے دھاگے کے تار تُکَذِّبٰان کے کلموں کی برابر لئے جائیں جو سورہ الرحمٰن میں ہے پھر سورۂ رحمٰن کو پڑھے۔ جس وقت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰان پر پہونچے اس دھاگہ پر دم کرکے گرہ لگائے یہاں تک کہ سورہ تمام ہوجائے۔ پھر بچے کے گلے میں باندھ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مرض دفع ہوگا اور صحت ہوجائیگی۔

برائے حاجات:۔ یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ بارہ سو مرتبہ روزانہ بارہ روز تک پڑھے حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے حاجت پوری فرماویگا۔

رنج دِہ حاجت کیلئے۔ چار رکعت اس طرح پڑھنی چاہیئے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ اور دوسری رکعت میں سو مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور تیسری رکعت میں سو مرتبہ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اور چوتھی رکعت میں سو مرتبہ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پھر سلام پھیر کر سو مرتبہ پڑھے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔

برائے جن و شیاطین کہ گھر میں پتھر پھینکتے ہیں۔ اس آیت کو پڑھے اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا ۖ۔ رُوَیْدًا تک چار میخ لوہے کی بیکہ ہر ایک پر پچیس پچیس بار پڑھے اور گھر کے ہر ایک گوشہ میں ایک ایک دفن کردے۔

ایضًا اصحاب کہف کے نام لکھ کر گھر کے چاروں طرف چپاں کرے۔

جس عورت کے صرف لڑکی ہوتی ہو۔ عورت کے پیٹ پر شہادت کی انگلی سے گول دائرہ کھینچے ستر بار۔ اور ہر بار انگلی پھراتے وقت یَامَتِیْنُ کہے۔

بانجھ عورت کیواسطے۔ ہرن کی جھلی پر گلاب و زعفران سے لکھے یہ آیت شریفہ وَلَوْ اَنَّا فُتِحْنَا تا جَمِیْعًا عورت کی کمر میں باندھے حمل قرار پائے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایضًا لونگ کے چالیس دانوں پہ آیت اَوْ کَظُلُمٰتٍ تا نُوْرٍ ہر ایک دانہ پر سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر اس کو ہر روز ایک ایک دانہ کھلائے۔ اور حیض کے بعد غسل کرنے پر شروع کرے اور شوہر ان ایام میں بیوی کے ساتھ خلوت کرے۔

برائے حفاظتِ حمل۔ اکہتّر تار دھاگہ زعفران میں رنگا ہوا عورت کے قد کے برابر لیکر یہ آیۃ شریفہ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور سورہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ سات مرتبہ دم کرے اور ہر بار دھاگے میں گرہ لگائے اور عورت کی کمر میں باندھے۔

جس عورت کے صرف لڑکی ہوتی ہو۔ تین ماہ حمل کے گذرنے سے پیشتر ہرن کی جھلی پر گلاب و زعفران سے یہ آیت شریفہ لکھے اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی تا مُتَعَال اور آیۃ یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ تا سَمِیًّا پھر لکھے بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اِبْنًا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمَا وَسَلَّمْ۔ کمر میں باندھے اللہ تعالیٰ اس کو لڑکا مرحمت فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

برائے قرارِ حمل۔ اسم یَامُبْدِئُ تین کاغذ کے ٹکڑوں پہ لکھے۔ شروع ماہ میں تین روز تک ایک ایک کھائے۔ اور آیۃ اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ

كُلُّ اُنْثٰى - متعال تک لکھ کر کمر میں باندھے۔ فضلِ خدا سے حمل قرار پائے۔

جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو۔ اجوائن و سیاہ مرچ لیکر دونوں پر ظہر کے قریب پیر کے دن سورہ والشمس چالیس مرتبہ اور ہر بار سورہ کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھے۔ پس تھوڑی تھوڑی کھائے حمل قرار پانے کے دن سے بچہ کے دودھ چھڑانے کے دن تک۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچہ زندہ رہیگا اور عمر دراز پائے گا۔

جس مریض کے علاج سے طبیب عاجز ہو جائیں۔ سفید چینی کے پیالہ میں (یا رکابی اور پیالہ میں) يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ۔ اور بعض کے نزدیک اس پر سورہ فاتحہ زیادہ کرتے ہیں۔ چالیس روز لکھ کر پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا پائے گا۔

گم شدہ چیز کے لئے يَا حَفِيْظُ ایک سو انیس بار پڑھے بغیر کمی زیادتی کے پھر اسی قدر یعنی ایکسو انیس مرتبہ یہ پڑھے يَا بُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ۔ انشاء اللہ تعالیٰ گم شدہ مل جائے گی۔

برائے تپ ولرزہ یہ عبارت لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلٰى اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِيْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتِ يَهُوْدِيَّةً فَبِحَقِّ مُوْسَى الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّا تَاْكُلِيْ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَّلَا تَشْرَبِيْ لَهٗ دَمًا وَلَا تَهْشِمِيْ لَهٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِيْ عَنْهُ اِلٰى

مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ بَرِيْءٌ مِّنْكِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

برائے تپ مجرّب ہے۔ كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا۔ تا شَقِيًّا لکھ کر مریض کے سر پر باندھے اور آیہ قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ لکھ کر دھو کر پلائے۔

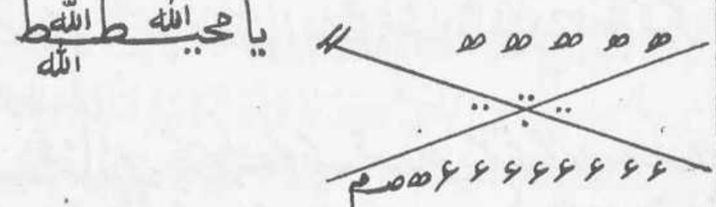
برائے خنازیر۔ کچے چمڑے کا ایک تسمہ مریض کے قد کے برابر لے۔ اور اس میں اکتالیس ۴۱ گرہ دے۔ ہر گرہ دینے کے وقت کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ پھر اس چمڑے پر دم کر کے گرہ دے یہاں تک کہ ۴۱ گرہ پوری ہو جائیں۔ پھر مریض کے گلے میں لٹکا دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہو جائیگی۔

برائے ضعفِ بصر۔ ہر نماز فرض کے بعد تین مرتبہ پڑھے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ اور آنکھ پر دم کرے۔

برائے مرگی۔ تانبے کے پترے پر ایک طرف اتوار کی پہلی ساعت میں يَا قَهَّارُ اور دوسری طرف يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ۔ اور گردن میں لٹکائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا پائیگا

برائے چھڑانے قیدی کے وآسانی مشکل۔ عشاء کے بعد ۶۰۵۶ مرتبہ پڑھے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ اول وآخر درود شریف تین تین مرتبہ وصلوٰۃ التنجینا الخ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ خلاصی پائیگا۔

فتوحات وتمام امراض کیلئے۔ اس نقش کو لکھ کر مریض کو دھو کر پلائے۔ اور دیگر امور کے لئے پاک کپڑے میں سی کر دہنے بازو یا گلے وغیرہ میں باندھے۔



دردِ سر کے لئے پیشانی میں باندھا جائے

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح
وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

محبتِ زوجین کیلئے دہنے بازو میں باندھنا چاہیئے۔ اور خوشبو بھی لگائی جائے :-

٧٨٦

یُحِبُّوْنَهُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ یا غفار	وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ - یا کریم	وَاَلْقَیْتُ علیك مَحَبَّةً مِّنِّیْ یا کریم	اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ یا ودود ٨
اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ یا ودود ١٢	وَاَلْقَیْتُ علیك مَحَبَّةً مِّنِّیْ یا کریم	وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ یا رحیم ٢	یُحِبُّوْنَهُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ یا لطیف ١٣
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ یا لطیف	یُحِبُّوْنَهُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ یا رحمٰن ٩	اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ	وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ یا رحمٰن ٣
وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ یا رحمٰن ١٥	اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ٤	یُحِبُّوْنَهُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ یا کریم ٥	وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ یا رحیم ١٠

بواسیر کے لئے کمر میں پُشت پر باندھنا چاہیئے :-

یا حلیم کل صریخ ومکروب وغیاثہ ومعاذہ یا رحیم

غزلیات

صورتِ مرشد کو دیکھا یہ تو بسم اللہ ہے
یہ تلاوت عاشقوں کی ہے کلام اللہ ہے

زینتِ رخسار گیسوئے یار پر جب کی نظر
یہ حقیقت سے کھلا ہے راز الا اللہ ہے

ڈھونڈھتے ہو طالبِ حق جسکو اب تم کو بکو
صورتِ مرشد میں دیکھو خاص بیت اللہ ہے

یہ ولی ہے یہ علی ہے یہ نبی ہے یہ کلیم
یہ مسیحا وقت کا ہے یہ خلیل اللہ ہے

چشمِ باطن سے اسے دیکھو گے پاؤ گے کمال
دیکھ کر محبوبؔ اسے بولے یہ عین اللہ ہے

غزل

کرو تم شغلِ برزخ کو یہی بہتر قرینہ ہے
کہ بس اہلِ طریقت کا یہی مقصود زینہ ہے

اسے ہر وقت تم دیکھو یہ ہے آئینہ وحدت کا
یہی دیدار احمد ہے یہی بس طور سینا ہے

جمالِ دلربا اس میں ہمیشہ ہے نظر آتا
یہی دیدار بس حق ہے یہی حسن حسینا ہے

خدا حاضر اسے جانو اسے عینِ خدا مانو
دلِ عاشق میں رہتا ہے یہ کیا اعلیٰ نگینہ ہے

نہ کر اس کو عیاں بس تو یہ ہے رازِ نہاں محبوبؔ
یہ تعلیمِ طریقت ہے نہ یہ علمِ سفینہ ہے

غزل

باقی نہ رہے بوئے خودی کی وہ لا شراب
عرفاں کے خُم سے مجھ کو پلا ساقیا شراب

وجدی کو وجدِ عشق سے کرتی ہے باخبر
ہے راہِ معرفت کے لئے رہنما شراب

اے پیرِ مے فروش ہمیں بھی وہی پلا
پینے ازل سے آئے جو اہلِ ہُدا شراب

کھلتے ہیں ایک جام میں چودہ طبق کے راز
اے شیخ پی کے دیکھ تو بہرِ خدا شراب

گر وحدت وجود ہے مطلوب اس کو پی
کرتی ہے سب عدم یہ غمِ ماسوا شراب

پیرِ مغاں کے فیض کو محبوبؔ دیکھنا
اہلِ فنا کے حق میں ہے آبِ بقا شراب

غزل

خدا جس سے ملے پہلے وہی سامان پیدا کر
نہیں گر عشق دل میں عشق کا ارمان پیدا کر

ملائک کا بنے مسجود ایسی شان ہو پیدا
بزرگی پھر وہی پہلی سی اے انسان پیدا کر

نگاہِ حق ایسے حق بین و حق جو یاں ہو پیدا
نظر آئیگا تجھ کو نورِ حق عرفان پیدا کر

ملے جس طرح ہم سے وہ وہی سامان ہو جائے
نظر میں یار کی صورت رہے وہ دھیان پیدا کر

خدائی میں خدا کی جلوہ فرمائی نظر آوے
اسی کا نام حق بینی ہے اے ذیشان پیدا کر

گدازِ عشق مثلِ شمع ہو وہ دل کی حالت ہو
فدا ہو یار پر پروانہ ساں وہ جان پیدا کر

خودی کا تب مزہ ہے جب خدا بین ہو فنا محبوبؔ
وصالِ حق کا یہ درجہ ہے یہ ایمان پیدا کر

غزل

ظاہر و باطن نہاں تو ہی تو تھا
ایں مکان و لامکاں تو ہی تو تھا

عارضِ گل میں نزاکت کی بہار
جس کی ہے وہ نازنیں تو ہی تو تھا

وجد کرنے کیوں نہ مستانِ الست
دل میں ان کے بالیقیں تو ہی تو تھا

بامِ عرفاں پر نہیں چڑھنا کٹھن
عشق کی حبل المتیں تو ہی تو تھا

تھی ازل سے لاگ تجھ کو عشق سے
حسن تو ہی تھا حسیں تو ہی تو تھا

تھی خودی حائل کی مہجوری رہے
ورنہ شہ رگ سے قریں تو ہی تو تھا

ہے نیازِ مرشدی محبوبؔ قدیم
ناز تھا تو نازنیں تو ہی تو تھا

غزل

یہ کون و مکاں جو کہ ارض و سما ہے
حقیقت میں تو ہی تو جلوہ نما ہے

ہے تیرے سوا کون موجودِ عالم
تو ہی آپ محفل تو ہی خود شمع ہے

انا الحق کی گفتار تیری ادا تھی
تو ہی فنمِ باذنی کا شور و فغاں ہے

لیلیٰ میں خود آپ محبوب بن کر
یہ مجنوں کی صورت میں در وہاں ہے

تو وحدت سے امواجِ کثرت میں آکر
تو ہی آپ خود اپنی حمد و ثنا ہے

ہے مرشد کے فیضِ کرم سے یہ محبوب
کہ قطرے میں دریا کو دیکھا رواں ہے

غزل

تجھے خوب اہلِ نظر دیکھتے ہیں
کہ بس تو ہی تو ہے جدھر دیکھتے ہیں

تماشائی کثرت میں وحدت خدا کی
جنہیں راز کی ہے خبر دیکھتے ہیں

کوئی تجھ کو دیکھے نہ دیکھے ولیکن
نظر بھر کے اہلِ نظر دیکھتے ہیں

وہ آنکھیں ہیں اربابِ باطن کی روشن
تجھے خوبرو باہنر دیکھتے ہیں

نظر عارفوں پر ہے رحمت خدا کی
تجھے بیٹھ کر اپنے گھر دیکھتے ہیں

مئے عشق پی کے جو بیخود ہوئے ہیں
وہ اپنے کو حق سر بسر دیکھتے ہیں

حمایت سے پیرِ مغاں کے یہ محبوب
تجھے چار سو جلوہ گر دیکھتے ہیں

غزل

ایک دور ساقی نے مجھے مستانہ کر دیا
بیخود بنا کے پھر مجھے دیوانہ کر دیا

جوشِ انا الحق آ گیا مستی کا ہے سرور
وحدت کی مٹی سے یار نے پیمانہ بھر دیا

دیر و حرم میں ایک ہی جلوہ دکھا دیا
کفر اور اسلام سے بیگانہ کر دیا

الفت کی مے پلائی کہ مجھے دلربا نے خوب
صورت پہ اپنی یار نے پروانہ کر دیا

جب دل میرا بیتاب ہوا عشقِ صنم میں
تب دل کو ہم نے دلبر کے نذرانہ کر دیا

سو جان سے قربان ہو مرشد پہ تو محبوب
دل کو مرے آباد خدا خانہ کر دیا

غزل

نفی سے بقا ہم کو حاصل ہوا ہے
وصالِ خدا ہم کو حاصل ہوا ہے

یہ ہستی کو اپنی کیا دور جس نے
کہ راہِ خدا میں وہ کامل ہوا ہے

فقیری میں ہے گا وہی مرد کامل
جو اس شغل پر خوب شاغل ہوا ہے

محو رہتے ہیں ذاتِ حق میں ہمیشہ
جنہیں مرتبہ بس یہ حاصل ہوا ہے

جو مرشد میں محبوب ہوا مرد فانی
وصولِ بقا اس کو واصل ہوا ہے

غزل

فنا ہو گئے وصلِ بقا ہم نے پایا
حقیقت کو اپنی خدا ہم نے پایا

نہ دیکھا کہیں غیر اپنے سوا کچھ
کہ اپنے کو کل پہ ملا ہم نے پایا

شریعت میں بندے کی صورت میں دیکھا
حقیقت میں بندہ خدا ہم نے پایا

جسے رمزۂ معرفت ہو سو جانے
نہ دریا سے قطرہ جدا ہم نے پایا

نہیں غیر موجود حق کے سوا کچھ — یہ عین عبادت صلہ ہم نے پایا
فقط نورِ ہستی ہے نظروں میں محبوبؔ
جو تھا رازِ مخفی کھُلا ہم نے پایا

غزل

خودی دُور کر کے خدا دیکھتے ہیں — تجھی کو صنم بر ملا دیکھتے ہیں
تجھے عرش سے فرش تک ہم نے دیکھا — تو ہی تو فقط جا بجا دیکھتے ہیں
اُٹھا جبکہ پردہ ہے عن ما سوا کا — فقط نورِ وحدت کھُلا دیکھتے ہیں
یہ ہے مرتبہ حضرتِ عشق یارو — کہ اپنے کو ذاتِ بقا دیکھتے ہیں
کیا جس نے موہوم ہستی کو اپنی — انہیں میں کمالِ خدا دیکھتے ہیں
ہوئی اصل اپنی سے جو مردِ عارف — وہ اپنے کو خاصِ خدا دیکھتے ہیں
کہ پیرِ مغاں کی عنایت سے محبوبؔ
یہ کُل شئے کو عینِ خدا دیکھتے ہیں

نصیحت

عزیزو دوستو یارو یہ دنیا دارِ فانی ہے — دلِ اپنا مت لگاؤ تم فقط یہ دارِ فانی ہے
تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذاتِ دنیا میں — ہوئی اندھی عقل تیری تیری کیسی جوانی ہے
گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تو کر توبہ — کہاں ہیں! باپ دادا سب کے تو جنکی نشانی ہے
نہ کر بل اپنی دولت پر نہ طاقت پر نہ حشمت پر — کہ اس دنیا کی ہر ایک چیز تجھ کو چھوڑ جانی ہے
تو کر نیکی نمازیں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم — کہ آخر میں تری ہر نیکی تیرے کام آنی ہے

نہ ہو شیطان کے تابع نہ بے فرمان رب کا ہو — نبیؐ کے در کا خادم بن مراد اچھی جو پانی ہے
شریعت کی غلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا — بُری حالت ہو ظالم چور کی جو مرد زانی ہے
تو روزی کھا حلال اپنی سراپا نورِ تقوٰی بن — کہ تقوٰی میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے
پکڑ لے پیرِ کامل کو کہ بیعت بھی ضروری ہے — بجز مرشد کے اچھی بات کس جا تجھکو پانی ہے
خدا یاد آئے جس کو دیکھ کر وہ پیرِ کامل ہے — سوا مرشد کے دنیا کی محبت کس مٹانی ہے
شریعت کا غلام ہو عجیب اخلاق ہو اسمیں — دل اس کا مثلِ آئینہ ہو یہ اسکی نشانی ہے
اگر تو طالبِ مولا ہے اور اصلاح کا جویا — تو جلدی کر پکڑ مرشد نصیحت یہ ایمانی ہے
فقیرِ دست بستہ عرض کرتا ہے سنو بھائی
قسم رب کی نہ جھوٹ اسمیں نہ لائق بدگمانی ہے

ضروری گذارش

ناظرین والا تمکین کی خدمت میں التماس ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کے تحت کتاب ہذا میں اگر کوئی سقم یا سہو پائیں۔ تو مصنف کو از راہِ تلطف اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ اشاعت میں درستی کر لی جائے۔

مؤلف

اشاعت اوّل ۱۹۶۲ء — اشاعت دوم - اپریل ۲۰۰۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ یجتبی الیہ من یشآء ویھدی الیہ من ینیب ط

الحمد للہ علی احسانہ کہ دریں زمان مسعود داوان محمود نسخۂ نادر الوجود در بیان

اذکار واشغال وعلم سلوک اعنی

وصلِ حق

یعنی

کشکول محبوبی

وصلِ حق میں سید شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاندان قادریہ غوثیہ کے ذکر شغل مراقبہ معائنہ مشاہدہ اور محاسبہ نفس وتصفیہ قلب وارشادات خاص وختم خواجگان اسرار وبرکات صمدانیہ وفیضِ غوثیہ اور شجرہ خلافت قادریہ غوثیہ ونصیحت خاص وعام رفاہ عام کی خاطر مفصل درج کر دیئے ہیں تاکہ مریدانِ خاص وطالبانِ حق شرابِ شوق و عشق پی کر معرفت کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر دنیا فانی سے بقا باللہ ہو کر دوامی زندگی حاصل کر کے فقیر سید محبوب الٰہی کو دعا خیر سے یاد کریں آمین ثم آمین

مؤلف کتاب ھٰذا

فقیر حقیر سید محبوب الٰہی عرف نور اللہ شاہ قادری چشتی نقشبندی موضع کوڑے شاہ زیریں ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع ساہیوال پنجاب ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ بمطابق ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء کو طبع کی گئی۔ طبع دوم (۲۰۰۱۶)

غرہ رجب ۱۳۸۵ھ تیرہ سو پچاسی ہجری ہے۔ بعض خاص دوستوں کی درخواست سے کچھ لقمہ وصل صاحبِ حال اولیاؤں اور فقیروں کے دروازوں سے حاصل کر کے اس کشکول وصل میں جمع کئے ہیں تاکہ ذوق وشوق والے طالبِ حق اس سے پورا پورا حصہ لیں۔ اور میری مدد دعائے خیر سے کریں۔ اب ہمارا سوال حق تعالیٰ سے یہی ہے کہ جب ہم مانگیں تو خدا ہی سے مانگیں بواسطہ اُس پیغمبر کے جس کو حق تعالیٰ نے اولیت تنزل کے لئے برگزیدہ اور پسند فرمایا

فقیر نے اس کتاب کی تالیف میں بہت سے بزرگوں کی کتابوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ جیسے شاہ کلیم اللہ کی کشکول کلیمی بھلا اس احقر کو اس مرتبہ کا یارا کہاں

فقط

فقیر سید محبوب علی شاہ بانوا

تمہید

جاننا چاہیئے کہ یہ کتاب وصلِ حق منقسم ہے ایک مقدمہ اور دو وصل اور ایک خاتمہ و محاسبہ نفس و تصفیہ قلب و ارشادات خاص اور ختم خواجگان مشائخ و اسرار برکات صمدانیہ و قصیدہ غوثیہ اور شجرہ شریف خلافت قادریہ غوثیہ و نصیحت خاص و عام پر جس کے ذیل میں قول کل ہے ملاحظہ ہو ۔

مقدمہ

اے طالبِ خدا تجھ کو اللہ تعالیٰ عارفوں کے اعلیٰ درجہ کو پہنچا دے جان کے کہ وہ وجود مطلق (باری تعالیٰ) قبل اس کے کہ مخلوقات کے وجود ظلّی کے ساتھ ہو پوشیدہ تھا اور اس بے نشان کا نشان تک نہ تھا ۔ اپنی محبت کے اقتضا سے خود بخود اُس صرافت سے مراتب الٰہی اور کیانی کی جانب نزول فرمایا اور ہر متعین میں اُس تعین کی قید سے عاشق بنا ۔ اور بلا تعین کے اعتبار سے معشوق ہوا ۔ اب ہر تعین کا کمال اسی میں ہے کہ اُس اطلاق پر پہنچے ۔ اور بیرنگی سے جو نکل پڑا تھا پھر اس میں جا ملے ۔ اور ہمارا کلام صرف تعین خاص حضرت انسان میں ہے ۔ جو ذات اور صفات کا مظہر جامع اور ساری تعینات کے اندر بار امانت کے اٹھانے میں ممتاز ہے ۔ پس کمالِ انسانی اسی میں ہے ۔ کہ فنا فی اللہ کی سرحد میں پہنچ کر بقا باللہ میں باقی رہے ۔

سیرِ اوّل

سیر اوّل میں سیر الی اللہ کا بیان ہے ۔

سیرِ ثانی

سیر ثانی میں سیر فی اللہ کا ۔ اور انتہا کمال پہلی سیر میں ہے دوسری میں نہیں ۔

لقمہ وصل : تتمہ سے وصل حق مراد ہے ۔ اس سے کہ اللہ تعالیٰ کے ماسوا سے قطع تعلق کرنا ۔ اور تمام مخلوقات کی طرف توجہ نہ کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا اور بیرنگی محض اور اطلاق صرف میں فنا ہونا ۔ جس کا پہلا درجہ بے خودی ہے ۔ اور تمام حواس سے غیبت ہے ۔ جو موت کے مشابہ ہے ۔ مگر موت میں حضور نہیں ہے اور اس میں حضور ہی حضور ہے ۔ اور سالک جب اس سرحد پر پہنچے تو ولایت اس کے حوالے ہوتی ہے ۔ گویا حالت اُس کی ایک ساعت بھر کے لیئے ہو پھر اگر درست حالت پر ہو تو اُس کو اصحاب تمکین کہتے ہیں ۔ اور یہ حالت کبھی جلد پیدا ہوتی ہے، کبھی دیر میں اور اگر اسی بے خودی اور سکر میں رہے ۔ تو اُس کو ارباب تلوین کہتے ہیں ۔ پس سلوک میں جب سالک کو مدنظر محض فنا ذات بے رنگ کے مشاہدہ کا ہو تو اُس کا سلوک پورا ہے ۔ اگر داہنے بائیں دیکھنے لگے اور دوسرے تعینات کے کشف میں پھنسے گا تو سیدھی راہ سے دُور پڑ جائے گا ۔

لقمہ وصل : جاننا چاہیئے کہ کتب سلوک میں جس مقام کو جس ڈھنگ اور عنوان سے آراستہ پائیے ۔ کہ دل اُس کے سوا دوسرے کی طرف مائل نہ ہو اور اُس کے اختیار میں ہمت مستحکم پاوے ۔ کہ بلا حصول اُس کے آرام نہ ملے اور طلب اس کا فوت کل کا ہے ۔ اس باعث سے اُس کے اختیار کرنے میں تذبذب میں پڑ جائے اور مقدم

کرنے میں اس کے متردّد ہو جائے۔ اور ہر کسی کو اُس کے اختیار کرنے میں ایک شان ہے۔ مگر میرے نزدیک مختار یہ ہے۔ کہ سالک اپنی پوری ہمت اُس جانب پھیرے کہ فرائض اور سنن مؤکدہ اور سنن زوائد سے فارغ ہو کر (کلمہ) توحید کی طرف متوجہ ہو اور ذکر اور فکر اور اُنس کے مقام میں مستعد رہے۔ اور چند روز نوافل اور تلاوت قرآن اور تسبیح اور وظیفہ اور دُعا کی کثرت اختیار کرے اور ثواب کا ذخیرہ پیدا کرے اور عبارات اور اشارات اور تمام اعمال خیر کی تزئین سے کنارہ کشی کرے۔ اور رات دن اپنی مذموم ہستی کو فنا میں کوشش کرے تب اُمید ہے کہ عنایت ازلی کا جذبہ اُس شخص کو خودی سے نکال کر فناء الفناء تک اور اس سے آگے بقاء البقاء کی سرحد تک پہنچا دے گا تو خدا ہی کی ذات کو اُسی کی صفت کو دیکھے گا اور تمام اُسی کا اثر پائے گا اور سب فعل اُسی کا معلوم ہوگا۔ اور جو اعمال اُس کام کے معیّن ہوں اختیار کرے اور اور مخل سے بچتا رہے کہ تمام اہل شغل کا یہی مرجع ہے اور تمام سلسلہ کے لوگوں کا اسی پر اتفاق ہے پس طالب وصلِ حق کو لازم ہے کہ ایسے شغل اشغال کو اختیار کرے جس سے بے خودی پیدا ہو۔ اس باب میں ذکر اور فکر سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے لیکن ذکر کے بعض اقسام ہیں کہ بعض بعض پر مقدم ہیں اور مشائخ نے اسی ترتیب سے اُس کو رکھا ہے۔

لقمہ: مشائخ رحمہم اللہ کا کلام تعریف میں اقسام ذکر اور فکر کے بہت مختلف ہیں لیکن عمدہ قول ابی عبد الرحمٰن اسلمیؒ کا ہے فرماتے ہیں کہ ذکر چند قسم پر ہے۔ ایک ذکر زبانی ہے اور یہ تو ظاہر ہے اور ایک ذکر دل کا ہے جو نفسانی خطرے اور شیطانی وسوسہ سے دل کی صفائی کرتا ہے۔ تا کہ حق تعالیٰ کے ذکر میں انہماک پیدا ہو اور ایک ذکر سرّ ہے جو باطن کو اس پر بھرتا ہے کہ اگر کوئی خطرہ دل میں آنے کا ارادہ کرے تو ہرگز نہ آ سکے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ذکر سرّ ذکر قلب کا اثر ہے۔ اور سرّ ایک لطیفہ ہے جو فوق

قلب ہے اور دائمی حضور سرّ کا مقتضا ہے اور ذکر قلب میں چونکہ ہر وقت انقلاب ہے اس واسطے اُس سے حضور دائمی نہیں ہوتا۔

اور ایک ذکر رُوح ہے جس سے ذاکر اپنی صفت سے فنا ہو جاتا ہے۔ جب ذاکر کو معلوم ہوتا ہے کہ خود حق تعالیٰ اُس کا ذکر کرتا ہے۔ تو اُس کا نہ ذکر باقی رہتا ہے۔ نہ حال نہ صفت اس وجہ سے کہ وہ اس بات کو جانتا ہے۔ کہ میرے ذکر کرنے سے پہلے میرا ذکر اللہ تعالیٰ کرتا ہے

عجب است با وجودت کہ وجود من بماند
تو بگفتن اندر آئی مارا سخن نماند

ترجمہ: یعنی تعجب کی بات ہے کہ تیرے وجود کے سامنے میرا وجود باقی رہے اور جب تو بات کرنے لگے تو میں بول سکوں

اس کے بعد ابو عبد الرحمٰن اسلمیؒ فرماتے ہیں۔ کہ جیسے ذکر کے چند اقسام ہیں اسطرح فکر کے بھی چند قسم ہیں۔ ایک سالک کا تفکر ہے جو گناہ اور مخالفات کے خیال میں اور حق تعالےٰ کے حقوق نہ ادا کرنے سے ہوتا ہے۔ اور ایک اُس کا تفکر وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسان اور اُس کے کرم کا شکر ادا نہ کیا اور جو ادا بھی کیا تو اُس احسان کے مقابلہ میں بہت کم اور ناقص سا اور ایک اُس کا تفکر اس بات کا جو ازل میں ہو چکی ہے اور اب اس ظہور ہوتا ہے۔ جیسا کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہے۔

جف القلم ھو اکائن اما السعادۃ و اما الشقاوۃ نی ہونے والی چیزوں کو لکھ کر قلم سوکھ گیا اب یا سعادت ہے یا شقاوت اور ایک اس کا تفکر ملکی اور ملکوتی صنائع اور بدائع میں ہے جس سے حق تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا دبدبہ سالک کے دل پر تازہ ہو جاتا ہے اور جس سے وعدہ وعید اُسے یاد آجاتے ہیں اس کے بعد پھر حضرت ابو عبد الرحمٰن اسلمیؒ فرماتے ہیں۔ کہ جاننا چاہئے کہ متفکر کا جلیس نفس ہے

اور ذاکر کا جلیس حق تعالیٰ ہے اس واسطے اماموں نے ذکر کو فکر پر ترجیح دی ہے ۔ یہاں تک ابو عبدالرحمٰن اسلمی کا قول تمام ہوا

ور ایک دلیل ذکر کے فکر پر ترجیح ہونے کی یہ بھی ہے کہ ذکر حق تعالیٰ کی صفت ہے ۔ اور فکر ایسا نہیں ہے تو جو اُس کی صفت ہے ضرور کامل ہے اور جو اس کی صفت نہیں ہے وہ ناقص ہے اور ذاکر فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف راجع ہے کیونکہ معرفت اور محبت کا نتیجہ ذکر ہی ہے اور متفکّر اپنے نفس اور وقت اور حال اور قلت اور کثرت اور زیادتی اور نقصان کا مطالبہ اور نفس کا محاسبہ کرتا

خلاصہ خلاصہ یہ ہے کہ ذکر فکر کے تابع ہے اور فکر ذکر کے مگر ذکر فکر سے بہت کامل اور اعلیٰ اور اصفےٰ ہے ۔ کیونکہ فکر توبہ کا مقدمہ ہے اور ذکر اللہ تعالےٰ کے وصول کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ : یعنی تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے تئیں ذاکر کہا متفکر نہیں کہا ۔

لقمہ : عارف ربانی حضرت عبدالکریم گیلانی زبیدی فرماتے ہیں کہ جس کو ذکر قلب حاصل ہوگیا ہے ۔ اُس کی یہ علامت ہے کہ ذاکر اپنے ذکر کو ہر وقت یا بعض وقت بقدر اپنی قوت اور استعداد کے تمام چیز یا بعض چیز سے سُنتا ہے ۔

اور جس کو (ذکر روح) ذکر روح حاصل ہوگیا اس کی نشانی یہ ہے کہ تمام چیز سے تسبیحات مخصوصہ سُنتا ہے ۔ اور سوائے حق تعالےٰ کے فاعل کسی کو نہیں دیکھتا ۔ احمد بن غیلان مکی فرماتے ہیں کہ ذکر قلب میں حضور حق اور حضور خلق برابر ہے ذکر روح میں حضور خلق کی نسبت حضور حق کو غلبہ ہے اور (ذکر سرّ) ہے کہ ذاکر کو سوائے حضور حق کے کوئی حضور نہیں ہوتا اور (ذکر خفی) یہ ہے کہ وجود روح میں چھپ جاتا ہے جیسے مخلوقات ذکر سرّ میں چھپ جاتے ہیں ختم ہوا کلام حضرت احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ کا

(لقمہ وصل حق) جاننا چاہئے کہ ذکر نسیان کی ضد ہے تو پھر جس سے مقصود کی یاد حاصل ہو اُس کا وسیلہ پکڑنا اور اس کی طرف متوجہ ہونا عبادت ہے ۔ خواہ وہ شے اسم ہو یا رسم فعل ہو ۔ یا جسم یا جسمانی ہو ۔ یا مجرد یا اس کے سوا اور کچھ ہو اور جس سے مقصود بھول جائے اُس کا وسیلہ پکڑنا اور اس کی طرف متوجہ ہونا گمراہی اور بطالت ہے ۔ چاہے وہ شے اسم ہو یا اس کے سوا اور کچھ ہو ۔ پس صوفی کے تمام افعال اور اقوال بشرطیکہ اُن سے یاد اور بیداری اور آگاہی ہو وہ ذکر ہیں اور جو ایسے نہ ہو وہ ذکر نہیں ہیں ۔

(بیت) گر با تو بوم مجاز من جملہ نماز
گر بے تو بوم نماز من جملہ مجاز

ترجمہ : یعنی اگر میں تیرے ساتھ ہوں تو میری مجاز ساری نماز ہے اور اگر بے تیرے ہوں تو میری نماز ساری مجاز ہے ۔

(لقمہ وصل حق) جاننا چاہئے کہ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ ذکر کے بہت سے اقسام ہیں ۔ ذکر لسان[۱] خواہ زور سے ہو یا آہستہ سے ۔ ذکر قلب[۲] ۔ ذکر روح[۳] ۔ ذکر سرّ[۴] ۔ ذکر خفی[۵] ۔ ذکر اخفی[۶] ۔ ذکر اخفی اخفی[۷] ۔ ذکر لسان لفظی ہے ۔ کہ جس میں حروف کی ہیئت اور بعضے حروف کی بعض پر تقدیم و تاخیر اور حرکات و سکنات معتبر ہیں اگر اُن کو آواز سے ادا کریں تو جہر اور بے آواز کے خفی ہے اور ذکر قلب لفظ کا مطالعہ کرنا یا اسم کے معنی کو دل میں حاضر رکھنا ہے ۔ بلا لحاظ تقدم اور تاخر اور حرکات اور سکنات ۔ حروف کے بلکہ یک مرتبہ اُس اسم کے حروف اور حرکات اور سکنات کو دل میں حاضر کر لینا ہے ۔ اور ذکر روح اُس اسم کے لفظ کی فراموشی اور اُس کے مسمّٰی کو دل میں حاضر کر لینے کا نام ہے اور یہ ذکر ذاکرین کے حالات کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتے ہیں ۔ بعضے کو کبھی ہو جاتا ہے ۔ اور اکثر نہیں ہوتا ہے ۔ اور بعضوں کو اس کے برعکس اکثر ہوتا ہے ۔ اور کبھی نہیں بھی ہوتا ۔ اور بعضوں کو ہمیشہ ہوا کرتا ہے ۔ لیکن ان لوگوں کو خبر رہتی ہے ۔ کہ ہم ذاکر

ہیں اور ہمارے مذکور کے درمیان میں ذکر ہی ہے۔ اور ہمارا مقصود مذکور ہے جو ہماری بصیرت کے سامنے حاضر ہے۔ اور یہ اب تک انحطاط کے درجہ میں ہے۔ اور اعلیٰ درجہ یہ ہے۔ کہ ذکر اور ذاکر کا نام ونشان بھی درمیان سے اُٹھ جاتا ہے۔ اور مذکور کے سوا کچھ بھی جانا بوجھتا نہیں اور ذکر کی لذت بھی نہیں رہتی اور اس لذت کو جانتا بھی نہیں اور ذکر اخفی اور اخفی اخفی کے مقامات بھی اسی طرح سے ہیں۔ اور ذکر جو باقی ہیں۔ اُن کو انہیں مراتب پر جو مذکور ہوئے محمول کرتے ہیں۔

لقمہ وصل: حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری فرماتے ہیں کہ ذکر چار طور پر ہے۔ اول معانی کی معدن میں زبان ذاکر ہے۔ اور دل غافل ہے۔ دوسرے زبان ذاکر ہے۔ اور دل بھی اُس کے موافق ہے لیکن اتنا ہے کہ دل کبھی کبھی غافل ہو جاتا ہے۔ مگر زبان کا ذکر نہیں جاتا۔ تیسرے زبان دل سے اور دل زبان سے موافق ہے لیکن کبھی کبھی دونوں غافل ہو جاتے ہیں۔ چوتھے زبان غافل اور بیکار ہوتی ہے۔ مگر دل ذاکر اور حاضر رہتا ہے۔ اور یہ اعلیٰ درجہ مقامات کا ہے۔ یہاں پر سارا ضروری کام حضور اور آگاہی ہے۔ اور یہی ذکر کی حقیقت ہے۔ اور ذاکر کو اس مقام میں بھی وہ رتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ اپنے دل کی آواز کو سنتا ہے۔ اور ذاکر کے ماسوا کوئی اس آواز کو نہیں سُن سکتا۔ ختم ہوا شیخ کا کلام۔

لقمہ وصل: بعضے فرماتے ہیں کہ مبتدی کے لائق ذکر ہے اور متوسط کے مناسب تلاوت قرآن اور منتہی کے واسطے نماز نفل ہے۔ لیکن میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ ذکر خفی پر فقط ملازمت کرنا اور غیروں کے نقوش سے دل کو صاف رکھنا اور خدا کے سوا کی طرف توجہ نہ کرنا اور یک سوئی اور صمیم قصد کر لینا حضور کی طرف اور حضرت قدس میں انس حاصل کرنا اور فنا ہونا اور اسی میں محو ہو جانا اور اسی کار میں اپنے کو مٹا دینا قرب الی المقصود اور اوصل الی المطلوب ہے اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ اکثر قسم کی عبادات اس صورت میں فوت ہو

جائیں گی۔ لیکن کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ یہ طور اُس کا ہر نقصان کو رفع کر دے گا۔

لقمہ وصل: اب ہم ذکر کے چند آداب بیان کرتے ہیں۔

آداب ذکر: جاننا چاہیئے کہ کتاب منہج السالک الی اشرف المسالک میں آداب ذکر کو بیس عدد لکھا ہے۔ پانچ ذکر کے شروع کرنے سے پہلے اور بارہ ذکر کے وقت میں اور تین اس کے بعد لیکن جو ذکر کے پہلے ہیں وہ یہ ہیں توبہ کرنا۔ اور دل کو مطمئن رکھنا اور طہارت حاصل کرنا اور شیخ سے مدد لینا اور یہ بات جاننا۔ کہ شیخ سے مدد لینا گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد لینا ہے۔ اور حضرت حق جل وعلا سے لیکن وہ آداب جو ذکر کے وقت میں ہیں وہ یہ ہیں۔ دو زانو بیٹھنا جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھنا۔ اور ذکر کی مجلس کو خوشبودار کرنا اور پاک کپڑے پہننا۔ اور حجرہ کا تاریک ہونا۔ اور دونوں آنکھوں کا اور کان کے دونوں سوراخ کو بند کرنا اور شیخ کی صورت دل میں حاضر رکھنا اور ظاہر و باطن صدق اور خلوص اور فقط کلمہ توحید کا اختیار کر لینا اور کلمہ توحید کو ہر بار ذہن میں رکھنا۔ کہ موجود حقیقی کے موجود ہوتے ہو ہر وہمی موجودات معدوم ہے۔ مراد صدق سے یہاں پر یہ ہے۔ کہ حق تعالیٰ ہی کے لئے اپنے اعمال میں مبالغہ کرے۔ اور اخلاص سے مراد یہ ہے کہ ریاکاری اور دکھاوے کے واسطے نہ کرے اور شرائط میں جو شیخ کی صورت دل میں حاضر کرنی اور کلمہ کے معنی کو ذہن میں رکھنے کو کہا گیا ہے۔ یہ دونوں ضروری شرط ہیں اور بر آمد حاجات میں اس کو بڑا دخل ہے۔

اب جو ذکر کے بعد کے آداب ہیں وہ یہ ہیں کہ ذکر کے بعد دیر تک چپکا رہنا اور نفس کو روک رکھنا۔ اور سرد جیسے پانی اور سرد ہوا کا استعمال نہ کرنا کیونکہ اس سے دل کی حرارت فرو ہو جاتی ہے اور منہج السالک کے مصنف نے اُس کے بعد اس ذکر کے چند فائدے بھی لکھے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ کلمہ توحید کا ذکر حضرت قدس میں اُنسیت پیدا کرتا ہے پھر جو کوئی ذکر زیادہ کرے اور اُنس حضرت قدس کا زیادہ نہ ہو تو جان لے کہ

ضرور اُس نے کچھ شرائط کو چھوڑ دیا ہے۔ پس اُن کو اختیار کرنا چاہئے اور امر کو مشروع کرنا چاہئے۔ اور ابن عطاء اللہ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کہتا ہے۔ تو عرش عظیم ہلنے لگتا ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ کلمہ جبروتی ہے۔ اور اس کو ملک کے ساتھ نسبت ہے۔ اور ملکوت پر چھا جاتا ہے۔ اور عالم کی حقیقت سے اُس کو کچھ تعلق نہیں ہے۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو شخص صبح وقت طہارت کے ساتھ ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب اُس پر آسان کر دیتا ہے۔ حضرت مصنف اس رسالہ کے فرماتے ہیں کہ غالباً روزی سے مراد عام ہو خواہ روحانی ہو یا جسمانی۔ تیسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو شخص ہزار مرتبہ پڑھ کر سو رہے۔ اُس کی رُوح عرش کے پاس پہنچ کر اپنی قوت کے موافق روزی پاوے گا۔ چوتھا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو شخص دوپہر کے وقت ہزار مرتبہ پڑھ لے تو اُس کے باطن سے غلبہ شیطانی جاتا رہے گا۔ پانچواں فائدہ یہ ہے کہ جو شخص ہلال دیکھتے وقت ہزار مرتبہ پڑھ لے اللہ تعالیٰ اُس کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ چھٹواں فائدہ یہ ہے۔ کہ جو شخص شہر میں داخل ہونے کے وقت یا خارج ہونے کے وقت ہزار مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو تمام خوفناک چیزوں سے محفوظ رکھے گا۔ ساتواں فائدہ یہ ہے۔ کہ جو شخص اطمینان اور حضور قلب سے ہزار مرتبہ پڑھ کر سرکش ظالم جبار کی طرف دم کرے تو اللہ تعالےٰ اُس کو برباد اور نیست و نابود کر دے گا۔ آٹھواں فائدہ یہ ہے۔ کہ جو شخص ہزار مرتبہ اِس قصد سے پڑھے گا۔ کہ اُس پر غیب کی باتیں ظاہر ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اس پر ملک اور ملکوت کے پردے کھول دے گا۔ نواں فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اُس کو ستر ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل کرے گا۔

لقمہ وصل: بعض عارفین فرماتے ہیں کہ لسانی ذکر سے سالک ذکرِ قلب کو پہنچ جاتا ہے۔ پس جب زبان اور دل دونوں یکساں ہیں تو بے شبہ ذکر بہ ترتیب کمال کو

پہنچ جائے گا۔ اور یہ ترتیب اکثر سلسلے میں ہے۔ مگر سلسلۂ نقشبندیہ میں جذب باطن کے ساتھ ذکر قلبی پر اقتصار کرتے ہیں۔ اور مبتدی اسی ذکر سے شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔

اولِ ما آخرِ ہر منتہی   ز آخر ما جیب تمنا تہی

ترجمہ: یعنی ہر منتہی کا جو آخر ہے۔ وہ ہمارا اول ہے اور تمنا کی جیب ہمارے آخر سے خالی ہے۔

مگر ظاہر ہے کہ جو دوسرے سلسلے کے منتہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے وہ اس سلسلے کے مبتدی لوگوں کو حاصل نہیں ہوتا۔ ہاں اس سلسلہ میں طریقہ تعلیم کا اسی طور سے رکھا گیا ہے۔ پس دوسرے سلسلے کے منتہی لوگ جو ذکر قلبی سے مجذوب ہو جاتے ہیں۔ اور مبتدی لوگ اس سلسلہ کے جو ذکر قلبی سے مجذوب ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق ہے۔

لقمہ وصل: بعضے فقہا ذکر قلبی کا انکار کرتے ہیں اور ذکر کو فقط لسان ہی پر منحصر کرتے ہیں۔ اور یہ ہٹ دھرمی کی بات ہے۔ اس واسطے کہ ذکر نسیان کا ضد ہے اور یہ خاص کر کے قلب کی صفت ہے۔ ہاں اتنی بات البتہ ہے۔ کہ ہر ایک کیلئے احکام مختصہ ہیں کہ اُس پر مترتب ہوتے ہیں۔

بیان حبس نفس کا

لقمہ وصل: جاننا چاہئے کہ ذکر میں حبس نفس کرنا بعضوں کے نزدیک عمدہ اصل ہے بلکہ خطرات کے مٹانے میں اصل الاصول ہے۔ اور چشتیہ اور کبرویہ اور شطاریہ اور قادریہ سلسلہ کے لوگوں نے حبس نفس کو شرط قرار دیا ہے۔ مگر نقشبندیہ نے اس کو شرط نہیں کہا۔ اور اُس کے اولیٰ ہونے کے منکر بھی نہیں ہیں۔ البتہ طریقہ سہروردیہ کے

لوگ فرماتے ہیں۔ کہ حبس نفس نہ ہونا شرط ہے۔ چنانچہ یہی مسلک ہے۔ حضرت بہاء الدین عمر اور زین الدین خوافی قدس سرہما کا جو سلسلۂ سہروردیہ کے بڑے لوگوں میں سے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہاں دو امر ہیں ایک حبس نفس اور دوسری حصر نفس۔ حبس نفس دو طور پر ہے تخلیہ سے ہو یا تملیہ سے پس دم سے کھینچنا شکم کی طرف سے اور ناف اور اُس کے اطراف کا کھینچنا پشت کی جانب اور دم کا روکنا سینہ میں اور بعضوں کے نزدیک دماغ میں اُس کا نام تخلیہ ہے۔ اور اس کی حاجت نہیں ہے کہ انگلیوں کو دونوں ناک کے پردے اور دونوں کان کے سوراخ اور دونوں آنکھوں پر رکھے۔ جیسے بعضے لوگ احتیاطاً اس کو کرتے ہیں۔

حبس نفس کرنا حوض میں: اور اصل طریقہ اس کا یوں ہے۔ کہ حوض میں جا کر غوطہ مار کر یہ عمل کریں اور اس طریقہ کو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ کو بتلایا تھا۔ اور یہ ایسا طریقہ ہے۔ جس سے بہت کچھ تاثیر کی امید ہے۔ اور دم کا اندر کی جانب کھینچ کر نفخ کے ساتھ بند کر لینا اس کا نام تملیہ ہے۔ اس طریقہ میں بسبب نفخ شکم کے ناف پشت سے بہت دُور پڑ جاتی ہے۔ مگر پہلے طریقہ میں بہت حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسرے میں کھانا ہضم ہوتا ہے اور دم کا قطع کرنا دونوں طرف سے اسطور ہے پر کہ معہود تک دراز نہ کریں بلکہ اُس سے کم کھینچیں۔ اس کا نام حصر نفس ہے۔ اور اس میں شک نہیں ہے۔ کہ یہ عمل دل میں حرارت پیدا کرتا ہے۔ مگر پھر بھی حرارت حبس نفس کی راس سے بڑھ کر ہے اور یہ سب باتیں نفس مسافر میں ہوتی ہیں۔ اور نفس مقیم میں حرارت اور برودت نہیں ہوتی اور دل اُس کا بدلنا گوارہ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ حبس نفس اور حصر نفس اور اُس کے بعد ہمیشہ رہتا ہے۔ اور جدا نہیں ہوتا۔ پس جو کوئی اس کو پہچان لے اور ذکر کی کسوٹی بنا لیوے تو دائم الذکر ہو جائے گا۔ اور حضوری کا سلسلہ اس کے لئے موافق ہونا چاہئے گا اور جس قدر اُس کو بڑھاتا جائے گا حضوری بڑھتی جائیگی

جاننا چاہئے کہ حبس نفس کے زمانہ میں جو غذا کہ بہت مرطب یا ترش ہے اُس سے بچنا چاہئے اور کبھی اوائل میں دونوں کانوں کے پردے یا دونوں ناک کے سوراخ سے یا بہار میں خون جاری ہو جاتا ہے۔ اس سے خوف نہ کرے اور کام کرتا جائے کہ تھوڑے زمانہ میں یہ دفع ہو جائیں گے۔ لیکن بہت گرم کھانے سے خواہ اس کی گرمی طبعی ہو یا عارضی بچتا رہے۔ ورنہ مرض پیدا ہو جائے گا۔ یا بڑھ جائے گا اور یہ بھی نہ چاہئے۔ کہ ایک بارگی اعداد حبس انفاس کو اسقدر بڑھاوے کہ مشکل پڑ جائے اور شاق گذرے بلکہ تھوڑا تھوڑا بڑھاتا جائے تاکہ دشوار نہ ہو۔ جب حبس نفس سے فارغ ہو تو تھوڑے تھوڑے سانس کو ناک کے راستہ سے نکالے اور منہ سے نہ نکالے۔ ورنہ دانتوں کو ضرر کرے گا۔ اور بڑی شرائط سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ پیٹ بھرے پر اور بھوک میں حبس نہ کرے بلکہ درمیانی حالت میں یہ عمل اختیار کرے یہ شرط مبتدی کے واسطے ہے۔ اور جس کو انتہا اور کمال ہو اُس کو اختیار ہے جس حالت میں چاہے حبس شروع کرے یا ختم کرے اس عمل کو اور دوسرے حبس کے طریقے کو مشائخ رحمتہ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ اگر حبس نفس کی مشق اسقدر بڑھائے کہ دو تین گھنٹہ تک سانس روک سکے تب فقیر کا نفس قابو میں آجاتا ہے۔ جسم میں خاص قسم کی لہریں جاری ہو جاتی ہیں اور اتنی طاقتیں پیدا ہو جاویں گی کہ غائب چیزوں کو دیکھ سکے اور آنے والی باتوں کو جان سکے۔ خیال کرتے ہی جس جگہ چاہے پہنچ جائے۔ دوسرے کے جسم میں اپنی روح داخل کر سکے۔ کسی کو نظر نہ آئے ہوا میں اڑ سکے۔ کیونکہ تمام روحانی قوتوں کی کنجی بھی حبس نفس ہے۔

لقمہ وصل: بعضے اہل معرفت فرماتے ہیں کہ جب انسان کا نفس تنقیۂ باطن کر لیتا ہے اور مالوفات اور محسوسات کی خواہشات سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور استغراق ذکر اور نعمت حضوری سے معمور ہو جاتا ہے۔ اور اس کو ایک قسم کی نسبت اور ربط روحانیت سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اُس نسبت سے اُس کا دل روشن ہو جاتا ہے۔ تب اُس

نور سے ذات حق تعالیٰ کو مشاہدہ کرتا ہے ۔ اور اس کے احکام پر واقف ہو جاتا ہے پھر وہ نور بصیرت آنکھوں میں آجاتا ہے ۔ جس کے باعث سے ظاہری اعضاء سے عالم غیب کو دریافت کر لیتا ہے ۔ پس اس وقت میں یہ شخص اپنے ظاہر اور باطن سے اس عالم سے نکل جاتا ہے ۔

لقمہ وصل: اے طالب تو جان لے کہ مقامات میں اول توبہ ہے اور آخر حیرت اور بعضوں نے رضا و تسلیم کو آخر کہا ہے ۔ اور حیرت کی جگہ پر قائم ہے ۔ اور جبروت دو قسم کی ہوتی ہے ۔ حیرت مذمومہ اور حیرت ممدوحہ اس کی تشریح یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا جمال اور کمال حیرت کو مقتضی ہے نہ شک کو اور کبھی حیرت اور شک میں اشتباہ ہوتا ہے ۔ جب یہ معلوم ہوئی تو جاننا چاہیئے کہ ذات شے کی ادراک اور معرفت سے حیرت پیدا ہوتی ہے بخلاف شک کے کہ اُس کا منشاء جہل اور ناشناسائی ہے ۔ اور حیرت حضور میں ہوتی ہے ۔ اور شک غیبت میں اور متحیر آناً فاناً اس کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے نہایت شوق سے بلندی کی جانب صعود کرتا ہے ۔ اور شاک آناً فاناً بے توجہی کے سبب سے حقیقت دریافت کرنے سے جہل کی پستی میں گرتا جاتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ حیرت دو چیز سے مرکب ہے ۔ ایک وجود کا علم دوسرے کنہ نہ جاننے سے جہل اور شک ان دونوں میں متذبذب ہے نہ تو جز علمی پایا جاتا ہے ۔ نہ جز جہلی بلکہ اس کا علم مشکوک الوجود اور جہل مشکوک الثبوت ہے اُس کی حالت ہمیشہ نفی اور اثبات میں دائر ہے اور حیرت مذمومہ اسی شک کا نام ہے ۔ اور اُس کے مقابل کا نام حیرت ممدوحہ پس حیرت مذمومہ عوام کا حصہ ہے اور حیرت ممدوحہ خواص کے لئے ہے ۔

لقمہ وصل: انوار جو ظاہر ہوتے ہیں کبھی سفید ہوتے ہیں اور کبھی سبز اور کبھی عقیق رنگ کے اور سب سے اخیر میں سیاہ ظاہر ہوتے ہیں جو جبروت کا نور ہے جاننا چاہیئے

کہ اگر نور داہنی طرف کندھے کے متصل ظاہر ہو تو وہ نور داہنے کرام کاتب کا ہے ۔ اور اگر کندھے کے متصل نہ ہو تو شیخ کا ہے اور اگر آگے ظاہر ہو تو وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۔ اور اگر بائیں جانب ملا ہوا معلوم ہو تو وہ نور بائیں کرام کاتب کا ہے ۔ اگر ملا نہ ہو تو جان لے کہ شیطان کا فریب ہے ۔ ایسی ہی اگر بائیں طرف کو کوئی صورت ظاہر ہو تو بھی شیطانی فریب ہو ۔ اگر اوپر یا پیچھے سے ظاہر ہو تو سمجھ لے کہ یہ نور نگہبان فرشتوں کا ہے ۔ اور اگر نور ظاہر ہوا اور کسی جہت میں نہ ہوا اور اُس سے خوف پیدا ہو اور زوال کے بعد حضور نہ باقی رہے تو جان لے کہ شیطان کا فریب ہے اور اگر ظہور کے وقت حضور ہوا اور زوال کے بعد فراق اور اشتیاق ہو تو جان لے کہ یہ مطلوب کا نور ہے اور اگر سینہ کے اوپر یا ناف اوپر سے ظاہر ہو تو جان لے کہ یہ شیطان کا فریب ہے اور اگر دل کے اوپر سے ظاہر ہو تو سمجھے کہ دل کی صفائی کے سبب سے ہے لیکن طالب صادق کو چاہیئے کہ ان انوار پر نازاں ہو کر مطمئن نہ ہو جائے

لقمہ وصل: قوم نے اس میں اختلاف کیا ہے ۔ کہ آیا عارف کے لئے مشاہدہ ہمیشہ رہتا ہے یا نہیں ایک گروہ قائل ہے ۔ کہ ہمیشہ رہتا ہے ۔ اور دوسرے گروہ کا میلان ہے ۔ کہ ہمیشہ نہیں رہتا ایک عارف فرماتے ہیں ۔ مُشَاهَدُ الْأَبْرَارِ بَیْنَ التَّجَلِّیْ وَالْاِسْتِتَارِ ۔ یعنی نیکوں کا مشاہدہ تجلی اور پردہ کے درمیان میں ہے ۔ اور حق بات یہ ہے کہ جب ربط قلب اور اتصال سر محکم ہو جائے اور پورے طور سے ثابت ہو جائے تو ہرگز وصول کا زوال نہ ہوگا ۔ ہاں انوار اور مکاشفات کبھی ہوں گے اور کبھی نہ ہوں گے یہی معنی ہیں ۔ قول حضرات صوفیہ کے کہ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ وَبَرْقٌ لَامِعٌ ۔ یعنی وقت تیغ بران ہے اور برق رخشان ہے

لقمہ وصل: غیبت اور بے خودی ۔ محویت اور فنا کے وقت میں ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جس کا بیان نہیں ہو سکتا اور اُس وقت سوائے احدیت حق تعالیٰ اور

وجود مطلق سبحانہٗ و تعالیٰ کے کچھ ہوتا ہی نہیں اگر کوئی کہے کہ وجود مطلق حق سبحانہٗ ادراک میں آ ہی نہیں سکتا اور جو کچھ ادراک میں آئے گا وہ حادث ہی ہوگا اور جو صورت ذہن میں آتی ہے۔ وہ بھی عالم ہے اور عالم حادث ہے۔ اور چونکہ وجود مطلق قدیم ہے۔ تو حادث کیسے ہوگا اور جو قدیم ہے وہ ادراک میں نہیں آسکتا میں جواب میں کہوں گا۔ کہاں بات تو وہی ہے جو تم نے کہی ہے۔ اس میں ایک بات یہ ہے۔ کہ فنا کی حالت میں وہ نسبت جس کا مقتضا دو طرف منسوب اور منسوب الیہ کا اثبات ہے اُس سے سالک جس کی توجہ فنا میں ہے بالکل غافل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ اُسی کو فناء فناء کہتے ہیں۔ پس یہاں پر ادراک کا عدم ہے۔ نہ کہ عدم کا ادراک۔ اسی معنی کی طرف سیدنا ابی بکر صدیق رضؓ کا قول پکار رہا ہے۔ العجز عنی درك الادراك ادراكٌ۔ اگر کوئی کہے کہ پھر حضرات صوفیہ کے اقوال شہود الذات و تجلی الذات و محبة الذات و معرفت الذات کے کیا معنے ہوں گے اور یہ امور کیونکر پائے جائیں گے اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ عرفان کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہر چیز کو اپنے موقع اور مرتبے پر رکھے۔ اور ہر شے کے حق کا لحاظ رہے پس جس بات کے درپے ہم ہیں اُس میں دو امر ہیں ایک ذات محض خالص سادہ دوسرے ایسے امور جو اس مرتبہ کے سوا ہیں پس اول کا حق اثبات ہے۔ اور ثانی کا حق نفی اور اول میں معرفت کا حق یہ ہے۔ کہ قطعاً پہچانا نہ جائے اور دوسرے میں معرفت کا حق ہے۔ کہ جیسا ہے ویسا سمجھا جائے پس جو پہلے میں معرفت کا قصد کرے اور دوسرے میں عدم معرفت کا وہ کام سے دور پڑے گا۔ پس حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرنا معرفت ہے اور کسی سے کے عدم معرفت سے یہ لازم نہیں آتا کہ نفس الامر میں اُس کا تحقق ہی نہ ہو۔ پس ذات مقدس حق تعالیٰ ثابت محقق غیر معروف ہے پس شہود ذات کے یہ معنی ہیں کہ ذات کے سوا جتنے امور ہیں اُن سب کی غیبت ہو جائے اور معنی تجلی ذات کے یہ ہیں کہ سب امور بصیرت سے منتشر ہو جائیں

اور محبة الذات کے معنی یہ ہیں کہ ان امور سے محبت منقطع ہو جائے اور معرفة الذات کے یہ معنی ہیں۔ کہ ان امور سے ناآشنا ہو جائے۔ انہیں پر قیاس کر لو اُن معانی کو جو ذات کی طرف مضاف ہوں پس معرفت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی محض اسماء اور صفات اور افعال ہی میں ہوتی ہے۔ اس پر بھی بکنہ نہیں بلکہ بوجہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر شے کے کنہ کی معرفت کا راستہ ہی بند ہے اس وجہ سے کہ ہر شے کی کنہ حق تعالیٰ کی حقیقت ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سارے حقیقتوں کی حقیقت ہے۔ اور اس کی حقیقت کا ادراک کسی بشر اور فرشتے اور جن کا کام نہیں ہے۔ پس کسی چیز کی حقیقت ادراک میں نہیں آسکتی اور عرفان کا یہ اعلیٰ مرتبہ ہے پس کسی نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ اول العوام آخر الخواص وبداية الجهال نهاية العلماء یعنی عوام کا اول۔ خواص کا آخر۔ اور جہلاء کی ابتدا۔ علماء کی انتہا ہے۔

ع کہاں سے کہاں تک تفاوت ہے اس میں

لقمہ وصل: جاننا چاہیئے۔ کہ یہ سب ترتیب اشغال اور اذکار اور افعال کی اصطلاحی ہے مگر ہمت کی ترتیب ان جھگڑوں سے بری ہے کہ یہاں پر پیر مرید کا تخلیہ تعریف کے طور پر کرتا ہے۔ اور مرید کے حق میں شیخ کی مدد حاضر ہو یا غائب ہر ہمت سے ہوتی ہے۔ اور شیخ کی ہمت سے مرید پر فیض کے دروازے کھلتے ہیں اور یہ طریقہ ازحد عمدہ ہے۔ اور اکثر نادان اس طریق کے متلاشی ہیں کہ طریقت کا کام اور اس راہ کی دشواری ان لوگوں سے نہیں ہو سکتی ہے اس واسطے اس طریقے کی آرزو کرتے ہیں۔

لقمہ وصل: چونکہ صوفی فرماتے ہیں کہ من لیس لهٗ الشیخ فشیخه الشیطان یعنی جس کا شیخ نہیں ہے اُس کا شیخ شیطان ہے۔ اس کے مطابق ہر صاحب دل پر ضروری ہے۔ کہ شیخ کامل ڈھونڈھے یہاں ایک مشکل ہے کہ مبتدی مصلح اور مفسد کی تمیز نہیں کر سکتا اور ولی کو غیر ولی سے جدا نہیں کر سکتا پس اچھوں پر قیاس کر کے مفسد کو

مصلح اور مصلح کو بروں پر قیاس کر کے مفسد جانے گا اور دونوں صورت میں غلطی میں پڑے گا۔ حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہٗ اس مشکل کا حل یوں کرتے ہیں ۔ کہ عادت الٰہی اور سنت خداوندی اس طور پر جاری ہے ۔ کہ کوئی زمانہ مشائخ اور زہاد اور عباد اور اوتاد اور اخیار اور نجبا اور نقبا اور ابدال اور اقطاب اور غوث اور تمام اہل اللہ اور سارے اہل جذبات اور غیر ان کے عاشقین اور معشوقین سے خالی نہیں رہا اور نہیں ہے اور نہیں رہے گا ۔ پس طالب صادق کو ضرور ہے ۔ کہ جو مشائخ کہ اس طریق پر چلتے ہیں اور اس بات میں مشہور ہیں ۔ اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر مزاولت اس عمل کی کرے ۔ اور مدتوں تک ان حضرات کی خدمت میں حاضر رہے ۔ اور ہر بار اپنے دل کی خدمت لیتا رہے کہ طرح طرح کے وسوسے اور قسم قسم کے خطرات جو اس کے دل پر جمے ہوئے ہیں کچھ قطع ہوئے یا نہیں یا اُن کی مجالس میں بیٹھنے سے کچھ قلب کے انقلاب میں کسی وقت کمی معلوم ہوتی ہے یا بدستور سابق ہے ۔ اگر کچھ خطرات اور وسوسے سے رہائی معلوم ہو تو صحبت ایسے شخص کی کہ جس کے دروازہ سے یہ دولت میسر ہوئی ہے غنیمت جان کر لازم پکڑ لے کہ تھوڑے دنوں کی صحبت سے تو یہ نعمت ملی ہے ۔ بشرط استمرار بہت کچھ اُمید ہے اور اگر کچھ تفاوت اپنی حالت میں نہ پاوے تو جان لے کہ اس شیخ کے یہاں میری قسمت کا حصہ نہیں ہے ۔ پس اپنی دوا دوسرے دروازہ سے تلاش کرے اور دل میں اول کا انکار نہ رکھے

تتمہ وصل : شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آدھی رات کو اُٹھ کر وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور جس قدر قرآن چاہے دو رکعت میں پڑھے اور بارگاہِ خدا میں سجدہ کر کے عاجزی اور استغاثہ کرے اور یہ دُعا کرے ۔ اللہ تعالیٰ اُس پر ضرور وصول کا دروازہ کھول دے ۔ اور کسی ایسے ولی کے پاس پہنچا دے گا جو اُس کو حق سبحانہٗ کی طرف پہنچا دے اور بارہا اس دعا کا تجربہ ہو چکا ہے اور وہ دعا یہ ہے

-

يَا رَبِّ دُلَّنِيْ عَلٰى عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ حَتّٰى يَدُلَّنِيْ عَلَيْكَ وَيُعَلِّمَنِيْ طَرِيْقَ الْوُصُوْلِ اِلَيْكَ ۔

ترجمہ : یعنی اے میرے خدا تو اپنے مقربین بندوں میں سے کسی بندے کو بتلا دے تاکہ وہ مجھ کو تجھے بتا دے اور تیری طرف پہنچنے کا مجھ کو راستہ دکھا دے ۔ اور متاخرین گروہ شاذلیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی حضور دل سے درود اور لا الٰہ اِلّا اللہ پڑھتا رہے گا ضرور اس کو شیخ کامل ملے گا ۔ اور شاذلیہ فرماتے ہیں ۔ کہ ہمارے پیشوا اس طریقہ کے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں

پہلا وصل اذکار کے بیان میں

تتمہ وصل : اے طالب صادق اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ تجھ کو توفیق دے اُس چیز کی جس سے وہ راضی اور خوش ہے ۔ جان لے کہ جب شیخ کامل کی خدمت میں طریقہ حاصل کرنے کو حاضر ہو تو شیخ کو چاہئے ۔ کہ پے در پے تین روزے کا حکم دے اور اگر ہو سکے تو بالکل بھوکا رکھے اور نہیں تو تھوڑا سا کھا کر افطار کرے اور ہر روز ہزار ہزار مرتبہ لا الٰہ الا اللہ ۔ اور استغفار اور درود پڑھتا رہے اور تیسری شب کو غسل کر کے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو اور شیخ مرید کو حکم دے کہ سورۂ فاتحہ اور اخلاص اور آمن الرسول بما انزل الیہ الخ اور استغفار اور شہد اللہ انہٗ لا الٰہ الا ہو حکیم تک پڑھے اُس کے بعد شیخ کہے کہ تو نے بیعت کی مجھ ضعیف کے ہاتھ پر اور میرے مشائخ اور مشائخ مشائخ پر اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت رب العزت پر اور تو نے عہد کیا کہ اعضاء کو شریعت مستقیم کے طریقے پر رکھے گا ۔ اور دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں دے گا اور اُس وقت میں اپنا داہنا ہاتھ مرید کے داہنے ہاتھ پر رکھے ۔ بدلیل اس آیت کے کہ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تمہارے ہاتھ کے اوپر ہے ۔ اور جو لوگ گرد و پیش بیٹھے ہوں طالب کا دامن پکڑیں اور ہجوم زیادہ ہو تو جس شخص نے طالب کا دامن پکڑا ہو اُس کا دامن دوسرا شخص پکڑے

اور پھر اُس کا دامن تیسرا اسی طرح جہاں تک ہوں پھر مرید کہے کہ میں نے بیعت کی اور اقرار کیا کہ شرع کے طریقہ پر رہوں گا اور خدا کی محبت میں اپنے دل کو دیا اس کے بعد خرقہ پہنادے اور پڑھے ھٰذا الباس التقوی و ذالک خیر والعاقبۃ للمتقین پھر مرید کو خلوت میں اس طرح پر کہ غیر کو خبر نہ ہو۔ جو اس کے مناسب ہو ذکر سکھائے۔

لقمہ وصل ۔ طریق تلقین

کسرہ: تعلیم کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بار شیخ کہے مرید سنے پھر مرید کہے شیخ سنے اسی طرح تین مرتبہ کرے اور حوالہ کرے یعنی شیخ کہے کہ جیسے مجھے اپنے پیروں سے پہنچا ہے میں نے تجھے پہنچایا اور مرید قبول کرے اور طالب کو حکم دے کہ ہر نماز پنجگانہ کے بعد دس بار درود شریف اور دس بار اخلاص اور صلوٰۃ اوابین چھ رکعت تین سلام سے پڑھے۔ اس کے بعد بہ نیت حفاظت ایمان دو رکعت نماز پڑھے صلوٰۃ اوابین کا طریقہ یہ ہے تین سلام سے پڑھے پہلے دوگانہ میں فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے اور دوسرے دوگانہ میں چھ چھ بار اور تیسرے دوگانہ میں معوذتین ایک ایک بار پڑھے اور سوتے وقت لا الٰہ الا اللہ سو بار پڑھے اور اپنے سلسلہ کے مشائخ پر فاتحہ پڑھ کر بخشتا رہے۔

کسرہ: جاننا چاہیئے کہ اذکار کو مراقبہ پر مقدم رکھنا چاہیئے اور بعضے پہلے ہی دہلہ میں مراقبہ کا حکم دیتے ہیں پس اگر مرید کی استعداد اُس کے لائق ہو تو یہ بھی روا ہے بلکہ جسقدر محنت زیادہ کرے گا۔ اُسی قدر بہتر ہوگا مگر حق یہ ہے کہ طالب کو اولاً ذکر سے رنگین کریں اور جوش و خروش میں لاویں اُس کے بعد مراقبہ سے دھیما کریں اور سکوت اور آرام دیں لیکن اذکار میں چونکہ تفاوت ہوا کرتا ہے۔ پس جب پیر مرید کو دیکھے کہ دنیا کی طرف متوجہ ہے۔ تو پہلے نفی و اثبات تعلیم کرے اور جس میں کچھ عشق کی بو معلوم ہو اُس کو اسم جلالی یعنی اللہ سکھاوے اور جس کی طبیعت میں نرمی ہو اور دل بے تعلق ہو اور آزادی پائی جائے تو اُس کو ھو کا حکم دے اسی طرح ہر موقع اور محل کو دیکھ لے

کیونکہ ہر کسی کے لئے ایک طریقہ اور طرز اور رسمی جداگانہ معین ہے۔ جس کی تفصیل ہم اس ذیل میں کریں گے اگر خدا کو منظور ہے اور ان ورقوں میں ہمارا مقصود یہ نہیں ہے۔ کہ مراقبات اور اذکار کی تعداد کو پورا لکھیں جس طرح بعض کتابوں میں ذکر کے اقسام ہزارہا اور مراقبات کے انواع صدہا مندرج ہیں بلکہ یہ مقصود ہے۔ کہ اذکار میں جو لب لباب ہے اور مراقبات میں جو مغز ہے اور مختار ہے اُس کو یہاں پر لکھیں کیونکہ جو اُس پر قادر ہو جائے گا وہ اُس کے نیچے پر قادر ہو گا۔

لقمہ وصل نفی و اثبات چار ضربی کے بیان میں

ایک مکان تنگ اور تاریک میں مربع بیٹھے اگرچہ مربع بیٹھنا بدعت ہے۔ اور متکبروں کی نشست ہے سوائے حالت ذکر کے ہر وقت یہ نشست ممنوع ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو اُسی مقام پر مربع بیٹھ کر ذکر کرتے یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا۔ اور پیٹھ سیدھی رکھے اور آنکھ بند کرے اور دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اُس انگلی سے جو اس سے ملی ہے بائیں پاؤں کی رگ کی ما کو زور سے پکڑے تاکہ قلب کے اندر حرارت پیدا ہو جائے جو تصفیہ کا باعث ہے اور اس حرارت کے باعث سے وہ چربی جو دل کے گرد اگرد ہے۔ اور جس کو خناس کا محل اور قرارگاہ کہتے ہیں پگھل جاتی ہے اور وسوسے اور خطرات کم ہو جاتے ہیں اس کے بعد تک اور تک زبان ہو کر مقتضائے طبیعت اور وقت کے جہر سے یا آہستہ سے ذکر میں مشغول ہووے اس بیت کی شرائط کی رعایت کرے

بیت — برزخ و ذات و صفات و مد و شد و حت و وق
می نماید طالبان را کل نفس دوق و سوق

مراد برزخ سے شیخ کی صورت ہے اور ذات سے مراد وجود مطلق سبحانہ تعالیٰ

[illegible] اچھی بات ہے ۔ اور اگر مرید عجمی ہو تو اُسی کی زبان

[illegible] تعلیم کرے ۔

نفمہ وصل : ذکر دو ضربی یہ ہے ۔ کہ دمبدم داہنے کندھے پر لا الٰہ کی ایک

[illegible] اور دل کی فضا پر الا اللّٰہ کی دوسری ضرب ہے ۔ اور تین یا پانچ یا سات یا نو بار

کہہ کر ایک بار محمد رسول اللّٰہ کہے ۔ اور چونکہ بہ نسبت ذکر چار ضربی کے اس

[illegible] سے اس وجہ سے اس میں تفرقہ نہیں ہے

نفمہ وصل : نفی اور اثبات کے بعد اثبات اور اثبات کے بعد اسم ذات

کہنا چاہئے ۔ اور الا اللّٰہ سے اللّٰہ اور لا الٰہ الا اللّٰہ سے الا اللّٰہ زیادہ کہنا چاہئے

نفمہ وصل : ذکر تفلقہ یہ ہے ۔ کہ اللہ کا کلمہ آہستہ متصل بلا فصل کے منہ کھول کر

مانند کر کے کہے بعضے اس میں حبس نفس کرتے ہیں اور بعضے نہیں

نفمہ وصل : ذکر سر پایہ ۔ یہ ذکر سر پایہ ابریق کے مشابہ ہے ۔ کہ اگر ایک پایہ

نہ ہو ۔ تو قائم نہیں ہو سکتا اس ذکر میں تین رکن ہیں ایک اسم ذات اور دوسرے اصول

صفات یعنی علیم، سمیع، بصیر کا ملاحظہ تیسرے واسطہ اس کو برزخ کہتے ہیں اور اس ذکر کی

سات شرط ہیں

بیت برزخ و ذات و صفات و تشدد و مد و تحت و فوق

می نماید طالباں کل نفس ذوق و شوق

یعنی یہ سات صفات ایسی ہیں کہ طالبوں میں ہر دم ذوق اور شوق پیدا کرتے

ہیں برزخ مراد ہے واسطے سے جیسا گذر چکا اور مراد ذات سے اسم ذات اور مراد صفات

سے اصول صفات یعنی علیم سمیع بصیر ہے اور مراد شد سے یہ ہے کہ لفظ اللہ کا تشدید پورے

طور سے ادا کرے اور مراد تمدید سے یہ ہے کہ اللہ کے الف کو خوب طول دے اور

مراد تحت سے یہ ہے کہ اللہ کے ہمزہ کو زور سے ناف کے نیچے سے شروع کرے

کا ہے ۔ اور صفات سے مراد ساتوں امام ہیں ۔ یعنی [illegible]

ارادہ اور سمع اور بصر اور کلام اور مد سے مراد یہ ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ کھینچے اور

مراد الا اللّٰہ کی تشدید ہے ۔ اور تحت سے مراد آغاز کلمہ لا کا بائیں زانو

کے شروع سے اور پہنچانا کلمہ الٰہ کا داہنے کندھے تک اور یہاں پر دم کو روک

کر کے فضائے دل پر زور سے کلمۂ الا اللّٰہ کے ساتھ مارنا اور فوق مراد اسی سے ہے

اس ضرب کا نام نفی اثبات چار ضربی ہے اور اس بیت کی شرطوں کو ذکر سر پایہ میں بھی

رعایت رکھنا چاہئے ۔ مگر وہاں پر کچھ اور مقصود ہے ۔ اور یہاں پر جو بیان ہوا ۔

نفمۂ وصل : جاننا چاہئے کہ خطرے چار ہیں

خطرۂ[1] شیطانی : جو تکبر اور غضب اور عداوت اور حسد وغیرہ کا باعث

ہے ۔ اور جو خطرۂ[2] نفسانی : جس سے خواہش طعام اور شہوت فرج اور حرص ذخیرہ

اور ہوس زینت وغیرہ پیدا ہوتی ہے ۔ اور خطرۂ[3] ملکی : جس سے ثواب کے امور

جیسے طاعات و عبادات اور اس کی مثل پیدا ہوتے ہیں

خطرۂ[4] رحمانی : جس سے اخلاص اور محبت اور شوق اور اس کی مثل ؛

ہونا پس بائیں زانو کا سر شیطانی خطرے کے دفع کا محل ہے کیونکہ بائیں جانب

مقام شیطان کا اور داہنے زانو کا سر خطرۂ نفسانی کے دفع کا موضع ہے کیونکہ

بھٹکانے میں ہمیشہ نفس اور شیطان کے درمیان شرکت ہے مقابلہ رہتا اور

داہنا کندھا خطرہ ملکی کے دفع کا مقام ہے اور چونکہ ان خطرات کی تفصیل بیانی میں

پراگندہ خاطر اور پریشان حال ہو جائے گا ۔ اس واسطے جو امر کلی کہ ان مراتب کے جامع

ہوں تعلیم کرے پس اوائل میں لا الٰہ الا اللّٰہ یعنی لا معبود الا اللّٰہ تعلیم کرے ۔ اس

کے بعد لا مَقْصُوْدَ پھر لا مَطْلُوْبَ پھر لا مَوْجُوْدَ ۔ سارے خطرات اس سے مٹ

جائیں گے اور میرے نزدیک بھلے ہیں اس کے آخر کا سکھانا اچھا معلوم ہوتا ہے کیونکہ

مراد فوق سے یہ ہے کہ دماغ میں تمام کرے اور چونکہ اس ذکر کو بلا حبس نفس کے نہیں کرتے اس وجہ سے شرطیہ کے طور پر شعر میں نہیں ذکر کیا اُس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اللّٰہ کے ہمزہ کو ناف کے نیچے سے زور سے کھینچے اور تمام سانس کو سینہ کی طرف لے کر بند کرے۔ اور دل میں اللّٰہ کہے اور اُس کے ساتھ سمیع کہے اور اُس کے معنے کو تصور کرے پھر اللّٰہ کہے اور اس کے ساتھ بصیر کہے اور اُس کے معنی کو تصور کرے پھر اللّٰہ کہے اور اس کے ساتھ علیم کہہ کر اُس کے معنی کو تصور کرے اس کو عروج کہتے ہیں۔ پھر علیم پھر بصیر پھر سمیع اس کو نزول کہتے ہیں پھر سمیع پھر بصیر پھر علیم اس کو عروجِ ثانی کہتے ہیں اس میں یہ بھید ہے۔ کہ سمیع کا احاطہ بصیر کے احاطہ سے کمتر ہے۔ اور بصیر کا احاطہ علیم کے احاطہ سے کمتر ہے۔ پس سالک اول حال میں عقل اور شہادت کے مرتبہ میں ہے۔ اور یہ مرتبہ تمام مراتب سے بہت تنگ ہے اُس کے بعد سمیع کو مقدم کرے اور جب اس سے بڑھ کر غیب کے مرتبہ کو پہنچے۔ جو ایک وسیع مرتبہ ہے۔ تو بصیر کو مقدم کرے اور جب اس سے بڑھ کر غیب الغیب کے مرتبے میں پہنچے جو ایک وسیع تر مرتبہ ہے۔ تو علیم کو تصور کرے۔ اور پھر رجوع کرے جاننا چاہئے کہ اللّٰہ سمیع اللّٰہ بصیر اللّٰہ علیم۔ اللّٰہ علیم۔ اللّٰہ بصیر۔ اللّٰہ سمیع۔ اللّٰہ سمیع اللّٰہ بصیر اللّٰہ علیم ایک ذکر ہے۔ جس میں دو عروج ہیں اور اُن کے درمیان میں ایک نزول ہے اور اسقدر حبس دم کرے کہ دو تین ذکر یا ڈھائی سو تک کر سکے تاکہ باطن میں حرارت پیدا ہو جائے اور وسومات باطنہ جو خناس کے وسوسے کے محل ہیں جل جائیں اور خطرہ بندی ظاہر ہونے لگے اور محویت غالب آجائے جاننا چاہئے کہ تحت میں بہت سے فائدے ہیں اور ہرج بھی بہت ہیں مگر بے تحت کے ذکر ناقص ہے اور بلا اس کے چارہ بھی نہیں ہے۔ مگر ذاکر کو چاہئے کہ اپنے کو بہت ہرج میں نہ پڑنے دے اور اُس کو کرتا جائے اور خدا سے حفاظت طلب کرتا جائے۔ کہ اُس سے بچا دے گا۔

ذکر سہ پایہ کی تفصیل اس طرح پر ہے: کہ مربع بیٹھ کر داہنے پاؤں کے

انگوٹھے اور سبابہ سے بائیں پاؤں کی رگ کی ماس کو مضبوط پکڑے اور ناف کو اندر کر کے ذرا نیچے سے اوپر کی جانب کرے۔ اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور شیخ کی صورت کو دل میں حاضر کر کے اسم مبارک اللّٰہ کو ناف کے نیچے سے سختی سے اوپر کو کھینچے۔ اور دوسرے لام کی مد کو بہت طول کرے اور اللّٰہ کے ساتھ سمیع کو اس کے بعد بصیر کو اُس کے بعد علیم کو معنے کا لحاظ کر کے ملاوے۔ مشائخ کی کتابوں میں اس کو نزول لکھا ہے۔ مگر میرے نزدیک مختار وہ ہے جو اوپر گذرا اور اُس کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا اور جب محنت کرتے کرتے یہاں تک نوبت پہنچے کہ ایک سانس میں ڈھائی سو بار اُن تینوں اسموں کے ساتھ مع شرائط ادا کرنے لگے تو اُن تینوں اسموں کے ساتھ اور پانچ صفات یعنی دائم، قائم، حاضر، ناظر شاہد بھی ملاوے اور جب یہ بھی عروج اور نزول میں ایک سانس میں ڈھائی سو ۲۵۰ مرتبے تک پہنچ جائے اور ہر ایک کے انوار سے بہرہ مند ہو جائے تو ان صفات کے ساتھ اور صفات جن کو سات امام کہتے ہیں ملاوے اور جب یہ بھی پوری ہو جائیں تو صفات مرکبہ جیسے اکرم الاکرمین اور ارحم الراحمین اور اجود الاجودین اور ذوالفضل العظیم اور رب العرش العظیم ملاوے۔

لقمہ وصل: شطاری طریقہ میں اسم ذات زبان سے یا دل میں کہے اور اسماء صفات یعنی سمیع، بصیر، علیم کو خیال میں جماوے اور شیخ کی برزخ کو نظر کے سامنے رکھے اور مد و شد کرے اور ناف کے نیچے سے شروع کرے اور سر کے تالو تک پہنچاوے۔ حملۂ صغیر میں ایک سانس میں ایک بار اور حملۂ کبیر میں ایک سانس میں سو بار پھر جب ان صفات کو حاصل کر لیا تو دوسری شروع کرے۔ اور عروج و نزول کی رعایت کرتا رہے۔ اور حملۂ کبیر میں شیخ کی صورت کا تصور کر کے خوب زور سے دم کر کے ذکر کرے یہاں تک کہ بے ہوشی اور بے خودی طاری ہو جائے۔ اور جو مقصود کہ بہت بھوکے رہنے اور کثرت سے بیداری کرنے سے حاصل ہوتا ہے اس میں تھوڑے زمانہ میں حاصل ہوگا

لقمہ وصل : ذکر شش ضربی و چار ضربی کا بیان۔ اللہ کے ذکر کو شش ضربی و چار ضربی بھی کہتے ہیں۔ شش ضربی یہ ہے کہ ہر چھ جہت میں ہو اور چار ضربی یہ ہے کہ قبلہ رو بیٹھ کر مصحف یا کسی بزرگ کی قبر سامنے رکھے پہلی ضرب بائیں طرف اور دوسری ضرب دائیں طرف اور تیسری ضرب مصحف پر اور چوتھی ضرب دل پر مارے اور ذکر میں مستغرق ہو۔ اور معنی قرآن اور اہل قبور کے حال کا انکشاف چاہیئے اس میں شیخ کی صورت کا تصور ضرور ہے بغیر اس کے فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

لقمہ وصل : ذکر حدادی کا بیان۔ کلمہ لا الہ کو کشش اور تصور شیخ کے ساتھ بائیں طرف سے شروع کرے اور دونوں زانو کے بل کھڑا ہو جائے اور کلمہ الا اللہ کو خوب زور سے ضرب شدید کے ساتھ دل کی فضا پر مارے اور بیٹھ جائے جیسے لہار دونوں ہاتھ سے ہتھوڑا لوہے پر زور سے مارتا ہے اسی طریقہ پر کرتا ہے۔ تاکہ ذوق پیدا ہو جائے اس میں محنت بہت ہے اور امام ابو حفص حدادؒ سے یہ منقول ہے۔

لقمہ وصل : پاس انفاس کا بیان۔ کلمہ لا الہ کو دم کے ساتھ باہر نکالے اور کلمہ اِلَّا اللّٰہ کو دم کے ساتھ اوپر کو کھینچے اور دم سے ذکر کرے اور ہر وقت بست و کشاد میں نظر ناف پر رکھے اور اتنا ذکر کرے کہ جس سے دم خواب اور بیداری میں ذاکر ہو جائے۔ اس ذکر سے ذاکر کی عمر دوگنی ہوتی ہے۔

لقمہ وصل : کبھی پاس انفاس لفظ اللہ سے ہوتا ہے۔ اُس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اللّٰہ کے ھا کو پیش پڑھیں اس طرح کہ اُس میں واؤ پیدا ہو اور سانس کھینچنے کے وقت اللّٰہ سانس سے کہے گویا وہ سانس دل کی زبان سے ہے۔ اور سانس نکلتے وقت ھُو سانس سے کہے وہی معنی خیال کر کے اور پاس انفاس میں چاہے لا الٰہ اِلّا اللّٰہ کا ذکر کریں یا اللّٰہ کا اگر ناک کی راہ سے آواز پیدا ہو تو اُس کو ناک کا آرہ کہتے ہیں اس سے بہت سوزش اور سوزش اور دماغ میں بہت حرارت اور خشکی پیدا ہوتی ہے تو ناک

اور دماغ پر روغن بادام استعمال کرتے رہیں اور اُس ذکر کو کامل کریں اور اس کا کمال یہ ہے کہ بے خبری کی حالت میں ذاکر رہے اور اگر کسی سادے شخص کو جس کے دل پر اذکار اور افکار کا اثر نہیں پڑا ہے۔ مرشد اپنے سامنے زانو با زانو بٹھاوے اور کہے کہ ٹھوڑی کو سینے پر رکھے اور کمر کو پیٹ کی جانب اور سینہ اُبھار کر بیٹھے اور آنکھ بند کرے۔ اور اُس کے نفس کو مرشد دریافت کرتا رہے۔ جب مُرید اپنا سانس اندر کھینچے تو مُرشد اپنے سانس کو اُس کے سانس پر چھوڑے اور جب اُس کا سانس باہر نکلے تو مرشد اپنا سانس اندر کھینچے جب اس طریقے کو کرتا رہے گا تو یکایک مُرید میں سوزش پیدا ہو جائے گی اور مُرشد کا جو مقام غالب ہوگا خواہ ذکر لا الہ الا اللہ ہو یا ذکر اللّٰہ کا وہ مُرید کی زبان اور سانس سے جاری ہوگا۔ جس سے لوگوں کو حیرت ہوگی اور اس قدر غلبہ ہوگا جس کی گرمی سے مرید کے کان اور ناک سے خون جاری ہوگا اس کو ذکر سینہ بسینہ کہتے ہیں کیونکہ اس کو بلا ذریعہ زبان سکھاتے ہیں لیکن اگر سیکھنے والا ذکر میں مشغول ہو خصوصًا اُس مراقبہ میں جس میں حبس نفس کرتے ہیں تو شیخ کی تدبیر کچھ کارگر نہ ہوگی کیونکہ اُس نے حبس دم کر لیا ہے بلکہ اُس کی بے خودی کا اثر مرشد پر پڑ جائے گا۔ جس سے وہ اپنی تدبیر سے بے کار ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ ایک مجلس میں مجھ پر گذرا جس سے مجلس کی صورت برعکس ہو گئی

لقمہ وصل : ذکر کشف روح۔ کوئی روح ہو اور جہاں ہو۔ پہلے اکیس[21] مرتبہ یارب کہے۔ پھر یا روح الروح کہے اور دل پر ضرب مارے پھر سر اُٹھا کر یا روح ماشاءاللّٰہ کہے جب ذکر سے فارغ ہو تو مطلوب کی طرف متوجہ ہو پس خواب یا بیداری میں وہ روح حاضر ہوگی اور اگر دو ہزار[2000] مرتبہ یہ عمل کرے جلد مقصود حاصل ہوگا حضرت سید گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ سے سیکھا ہے

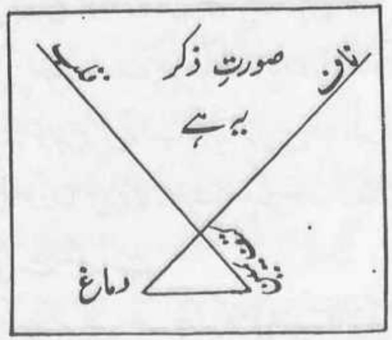
لقمہ وصل : بعضے کلمۂ طیب کا اختصار کر کے ھَ ھَ ھہ کہہ کر پہلی ضرب داہنی جانب

اور دوسری بائیں جانب از زیری دل پر مارتے ہیں ۔

لقمہ وصل : ذکر کشف القبور ۔ قبر کے پاس بیٹھے اور آسمان کی طرف منہ کر کے ۔ اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ ۔ کہہ کر دل پر ضرب مارے اور اکشف لی کہہ کر مردہ کے منہ کے مقابل میں قبر پر مارے اور عَنْ حَالِہٖ کہے ۔ علانیہ یا خواب میں میت کا حال معلوم ہو جائے گا ۔

لقمہ وصل : ذکر دُعا قبول ہونے کے لئے یارب کہہ کر داہنی بغل پر مارے پھر یارب کہہ کر دل پر اس کے بعد یاربی اسی طریقہ سے کہے اور یہ ذکر بہت کرے جب پورا کرنا چاہے ۔ تو دونوں ہاتھ اُٹھا کر یاربی کہہ کر منہ پر پھیرے اور جو مقصود ہو دل میں حاضر رکھے یہ ذکر حضرت شیخ محی الدین عربیؒ سے منقول ہے ۔

لقمہ وصل : اصل ذکر سلسلہ نقشبندیہ میں یہ ہے کہ زبان تالو میں لگاوے اور حبس دم کرے اور ناف سے کلمۂ لا کو شروع کر کے دماغ میں پہنچاوے اُس کے بعد مائل ہو کلمۂ الٰہ کے ساتھ داہنے کندھے کی طرف اور ۔ الا اللہ کے ساتھ بائیں کندھے کی طرف اور قوی ضرب دل پر مارے جس کے آثار سارے بدن پر ظاہر ہو جائیں اور یہ ذکر اس طرح کرے جیسا ایک خط میں ہے ۔ جس کی صورت کلمۂ لا کی ہے ۔ پس اس ذکر کی صورت کے موافق ذاکر اپنے کو نابود اور حق کو ثابت کرے اور دل کی زبان سے کہے ۔ اِلٰہِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاکَ مَطْلُوْبِیْ ۔



اس نفی و اثبات میں سالک کے ظاہر میں حس و حرکت نہ ہونا چاہیئے اور اس میں ذکر متواتر کرتا رہے اور ختم کے وقت دل کی زبان سے محمد رسول اللہ کہے اس ذکر کا یہ اثر ہے کہ نفی سے منفی ہوتا ہے اور اثبات سے ثابت جب اکیس بار سے زیادہ ہو اور

اس کا اثر نہ معلوم ہو اور بے خودی اور محویت نہ ظاہر ہو تو پھر شروع سے کرے کہ کسی شرط میں چوک ہو گئی ہے ورنہ یہ ذکر ضرور اپنا اثر دکھاتا ۔

لقمہ وصل : نفی اور اثبات دو ضربی یا چار ضربی شروع کرے اور داہنی طرف پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کا بائیں طرف شیخ کا اور دل کے سامنے حق تعالیٰ کا تصور کرے ۔ اور ہونٹوں کے نزدیک منہ کے سامنے حضرت وجود مطلق کا تصور کرے ۔

لقمہ وصل : ذکر دفع مرض کا ۔ یَا اَحَدُ داہنی طرف اور یَا صَمَدُ بائیں طرف اور یا وتر دل پر کہے ۔

لقمہ وصل : عشا کے بعد نفل سے فارغ ہو کر ستر بار یا وَہَّابُ کہے اس سے دنیاوی حاجات دفع ہوں گی اس کے پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے ۔

لقمہ وصل : ذکر مشی اقدام کا یعنی چلتے ہوئے ذکر کرنا اگر جلدی چلے تو ہر قدم پر الا اللہ ۔ الا اللہ کہے اور اگر آہستہ چلے تو داہنا قدم اُٹھاتے وقت لا کہے اور بایاں اُٹھاتے وقت الٰہ پھر داہنے پر الا اور بائیں پر اللہ کہے اور متوسط چلے تو ہر قدم پر اللہ اللہ کہتا جائے ۔

لقمہ وصل : مجموعۂ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ذکر ناسوتی ہے اور الا اللہ ملکوتی اور اللہ جبروتی ہے اور ھو لاہوتی ہے ۔

لقمہ وصل : چند ذکر ہیں جو سینہ بسینہ پہنچتے ہیں ۔ جب مریدین ریاضات اور مجاہدات اور چلہ کشی کر کے پورا تصفیہ حاصل کر لیتے ہیں اور انتہا کو پہنچتے ہیں تب مرشدین اس ذکر کو تعلیم کرتے ہیں ۔ اُن میں سے ایک ذکر معیت ہے ۔ جب ذاتی اور صفاتی مشاہدہ میں کمی ہو تب یا معی یا معی یا ھو یا ھو یا ھو تعلیم کرتے ہیں ۔ اس کا طریق یہ ہے ۔ کہ جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اس طرح بیٹھے مگر دونوں قدم سرین سے باہر نکالے

رہے ۔ اور دونوں سرین زمین پر رکھے اور داہنے ہاتھ سے بایاں بازو اور بائیں ہاتھ سے داہنا بازو خوب مضبوط پکڑے اور پانچ ضرب سے ان کلمات کو کہے پہلی ضرب داہنے قدم اور داہنے زانو کے درمیان میں اور دوسری ضرب آسمان کی طرف اور تیسری ضرب بائیں قدم اور بائیں زانو کے درمیان میں اور چوتھی ضرب جگر پر اور پانچویں ضرب فضائے دل پر خوب زور اور قوت سے مارے اور خیال کرے کہ ھُو سے مراد احدیت مطلقہ ہے کہ جس کا مثل کوئی نہیں ہے ۔ اور اس ذکر کے ایام میں دودھ کا استعمال رکھے اگر اس میں زعفران بھی ملاوے تو اور بہتر ہے اور عطریات کا استعمال اکثر رکھے ۔ اور کبھی تین ہی کلمہ پر اس ذکر کو اقتصار کرتے ہیں ۔ اور ھُو ھُو یا معی کہتے ہیں ۔ اور ان کی نشست بھی مثل سابق کے ہے ۔ مگر اتنا فرق ہے کہ ھُو ھُو کی ضرب آسمان کی طرف اور یامعی کی دل پر کرتے ہیں ۔

دوسرا ذکر کلیہ ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ یلك الكل منك الكل اليك الكل یاکل الكل اور میں نے دوسرے مقام پر یوں دیکھا ہے اللهم انت الكل ومنك الكل وبك الكل ولك الكل واليك الكل وكل الكل ۔ اس ذکر سے ذات اور صفات کا مشاہدہ ہوتا ہے ۔ اُس کا یہ طریقہ ہے ۔ کہ آگے ایک ضرب اور داہنے ایک ضرب اور بائیں ایک ضرب اور آسمان کی طرف ایک ضرب یا دل پر ایک ضرب مارے ۔

تیسرا ذکر احاطہ ہے وہ یہ ہے ۔ یامحیط ظهرًا وبطنًا ۔ یہ ذکر مشاہدہ کا باعث ہے اس کا طریقہ یہ ہے ۔ کہ ظہرًا کہتے وقت آنکھ کھولے اور بطنًا کہتے وقت آنکھ بند کر لے ۔

چوتھا ذکر محو الجہات ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ انت فوقي انت تحتي انت امامي انت خلفي انت يميني انت شمالي انت في وانا مع الجهات فيك اينما تولوا فثم وجه الله ۔ اُس کا طریقہ یہ ہے کہ اُٹھ کر عرش کی طرف منہ کرے

اور انت فوقي کہے پھر زمین کی طرف دیکھے اور بیٹھ کر انت تحتي کہے پھر آگے منہ کر کے انت امامي کہے پھر پیچھے پھر کر انت خلفي کہے اسی طرح داہنے اور بائیں پھر دل پر ضرب مار کر انت في کہے اور اُٹھ کر گھوم کر انا مع الجهات فيك اينما تولوا فثم وجه الله کہے ۔

پانچواں ذکر تجلی انانیت ہے ۔ وہ یہ ہے اِنّی انا اللّٰہ لاالہ الا انا تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر سَو مرتبہ اس کو کہے اس کا یہ طریقہ ہے کہ آسمان کی طرف سر اُٹھا کر انی انا اللّٰہ کہے پھر داہنے بازو کی طرف سر پھیر کر لا الہ کہے پھر فضائے دل پر سخت ضرب مار کر الا انا ان پانچوں ذکروں میں معانی اور شیخ کی صورت کا تصور شرط ہیں اور پانچواں ذکر جو حضرت شیخ شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے پنجابی زبان میں ذکر کیا ہے ۔ یہ ہے اُھول تُوں (علویات کی طرف اشارہ) اور اِھول تُوں (سفلیات کی طرف) اور توھیں تُوں (اطلاق کی طرف اشارہ ہے)

تقمہ وصل ؛ جاننا چاہیئے کہ مجلس ختم ہونے کے بعد تین بار کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَقَدْ ذَكَرْتُكَ عَلٰی قَدْرِ قِلَّةِ عِلْمِیْ وَعَقْلِیْ وَفَهْمِیْ فَاذْكُرْنِیْ عَلٰی قَدْرِ سَعَةِ نَفْسِكَ وَفَضْلِكَ وَعِلْمِكَ وَمَغْفِرَتِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِيْنَ ۔

دوسرا وصل مراقبات کے بیان میں ؛ جان لے اے طالب خدا اللہ تعالٰی تجھ کو اپنے نفس کی پہچان عطا فرمائے کہ اصلاحِ صوفیہ میں مراقبہ کہتے ہیں دل کی نگہبانی کو تاکہ اس میں غیر حق تعالٰی کا آنے نہ پاوے ۔ جاننا چاہیئے کہ تین چیزوں سے دل میں مرض پیدا ہوتا ہے جس سے وہ غیر خدا کی طرف مشغول ہے ۔ اول حدیث نفس ہے جو ہمیشہ خلا و ملا میں قصد و اختیار سے دل میں آتی ہے ۔ دوسرا خطرہ ہے جو دل میں بلا قصد و ارادہ کے

آتا جاتا ہے۔ تیسرا غیر کی طرف نظر ڈالنا ہے یعنی علم اشیاء متکثرہ کا اصل علاج اس مرض کا یہ ہے کہ باطن کو ذکرِ حق میں لگا رکھے اور اُس کی بہت سی قسمیں ہیں۔

لقمہ وصل: بجائے حدیث نفس کے اسم اعظم کو جو اسم ذات ہے قائم کریں اور خطرہ کے مقام پر اسمائے صفات امہات کو رکھیں اور دل کی نظر جمال مرشد پر رکھیں جس کو واسطہ اور رابطہ اور برزخ کہتے ہیں۔

لقمہ وصل: ملاحظہ معنی مقدس یہ ہے کہ اسم ذات کو بلا تقیید اور کسی عبارت اور لغت کے اپنے ذہن میں لحاظ کرے اور ہمیشہ قلب صنوبری کی طرف کامل توجہ رکھے اور اس کے معنی کے لائق ذہن روشن اور طبیعت نقاد ہونی چاہیئے۔ اور اگر یہ ذہن نشین نہ ہوں تو اُس کے معنی مقدس کو نور خالص تصور کرے اور اپنے کو اس نور میں منتشر جانے گویا وہ ایک نور کا دریا ہے اور تو اس کا قطرہ ہے۔ یا یوں کرے کہ اُس معنی مقدس کو ظلمت خالص تصور کرے اور اپنے کو اُس کا ایک خاص سایہ سمجھے کیونکہ سایہ جب ظلمت میں آتا ہے تو اُس میں منتشر ہو جاتا ہے اور فرق باقی نہیں رہتا۔

لقمہ وصل: بعض عارفوں نے شغل کا طریقہ اس طور پر بیان کیا ہے۔ کہ خیال میں شیخ کی صورت لاوے تاکہ حرارت کا اثر اور جو شاغلین کو کیفیت معہودہ ہوتی ہے ظاہر ہو۔ اور کیفیت مذکورہ کے ساتھ شیخ کی صورت میں اپنی حقیقت جامعہ انسانی کی طرف متوجہ ہو یعنی اپنی حقیقت جامعہ کو شیخ کی صورت بنا کر اُس کو اپنا شیخ تصور کرے مگر چونکہ یہ حقیقت جامعہ جس کو اصطلاح صوفیہ میں قلب کہتے ہیں۔ اجسام میں حلول نہیں کر سکتی اور اُس کا احضار فی الجملہ دشواری سے خالی نہیں ہے۔ اس سبب سے بائیں طرف کے صنوبری ٹکڑے کی طرف جس کو عوام دل کہتے ہیں متوجہ ہو اور ایسی طرح سے متوجہ ہو۔ کہ تمام حواس یکسو ہو جائیں اسلئے کہ قلب مجازی اور حقیقی کے درمیان میں ایسا ارتباط ہے جو دوسرے اعضاء میں نہیں ہے۔ اور بے شبہ اس وقت میں بیخودی اور غیبت ہو گی پس اس غیبت

اور بے خودی کو نہایت سیدھا راستہ سمجھ کر تصور کرے کہ گویا اُس پر جا رہا ہے اور یہ راستہ غیر متناہی ہے اب اگر کوئی خطرہ یا وسواس تیرے پیچھے پڑے اور تو اُس راہ سے بھاگے تو وہ خطرہ تجھ سے چھوٹ گیا اور پیچھے رہ گیا یا پہنچ کر تجھ کو پکڑ لیا اگر چھوٹ گیا تو بہتر ہے۔ ورنہ پھر اس صورت جامعہ کی طرف جس کو اپنا شیخ بنا لیا ہے متوجہ ہووے اور اس کو دفع کرے اور اس بات میں کوشش کرے کہ یہ حالت طول پکڑے اگر اس سے بھی نہ دفع ہو تو تخلیہ دماغ کا کرے اس طرح پر کہ ناک کے راستہ سے نہایت زور سے سانس نکالے اور پھر اُسی حالت کی طرف متوجہ ہو اگر اس سے بھی دفع نہ ہو تو اُس استغفار کی کثرت کرے اور زبان کو دل سے موافق کرے استغفار یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِہَ اللّٰہُ قَوْلاً وَّ فِعْلاً وَّ حَاضِراً وَّ غَائِباً وَّ سَامِعاً وَّ نَاظِراً وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اگر اس سے بھی نہ دفع ہو تو اسم یا فعال کو اُس کے معنی سمجھ کر وظیفہ کرے کہ وسواس دفع کرنے میں اُس کی خاصیت عظیم ہے اور اگر اس سے بھی دفع نہ ہو تو لا الٰہ الا اللہ، یعنی لا موجود الا اللہ کے معنی میں غور کرے اگر یہ بھی نہ نفع کرے تو شد و مد سے باآواز بلند اللہ اکبر کہہ کر اپنی صنوبری دل پر مارے۔

لقمہ وصل: جو اس خمسہ ظاہری یا باطنی میں جو چیز آوے گی وہ دو حال سے خالی نہیں ہے یا مطابق واقع کے ہے تو حق ہے یا مطابق واقع کے نہیں ہے تو باطل ہے۔ اور وحدت وجود کے قائلین کے نزدیک ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جیسا حق بعض مظاہر حق تعالیٰ کا ہے۔ ویسا ہی باطل بھی بعض مظہر اُس کا ہے۔ چنانچہ ابو مدین مغربی جو حضرت محی الدین ابن عربی کے شیخ ہیں فرماتے ہیں۔ لا تنکر الباطل فی طورہ فانہ بعض ظہوراتہ واعطہ منک بمقدارہ حتی توفی حق اثباتہ۔ یعنی بعضے اطوار میں باطل کا انکار مت کیجیو۔ کیونکہ وہ بھی حق تعالیٰ کے بعض مظاہر سے ہے اور اپنے حتی المقدور اُس کا

حق ادا کیجیو اُس وقت تک کہ اُس کے اثبات کا حق پورا کر لے ۔ اُس کے تتمہ میں حضرت مؤید الدین جنیدی فرماتے ہیں ۔

؎ فالحق قد یظهر فی صورة   وینکر الجاهل فی ذاته

اور حق کبھی صورت انسانی میں ظاہر ہوتا ہے اور جہلا اُس کا انکار کرتے ہیں پس جو کلیات اور جزئیات کہ نفس میں مدرک ہوں اُس میں وجود مطلق کو ایک شان خاص کے ساتھ مطالعہ کرے یہ عمدہ طریقہ خطرہ روکنے کا ہے اور بلا شبہ اس حالت میں کیفیت غیبیہ اور حالت ذوقیہ پیدا ہو گی اور اس ادراک میں مراتب کیانی اور الٰہی معلوم ہونے لگتے ہیں اور بہتر ہے کہ اس مطالعہ کی بھی نفی کر ڈالے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر اُس کیفیت غیبیہ کو اختیار کرے اور بیہوشی کا دامن مضبوط پکڑ لے کیونکہ اس طریقہ کو محققین کے مذہب میں غیبت سے نکلنا کفر ہے ۔ اگرچہ یہ خروج حقائق کے تفکر اور توجہ اور دقائق علمی اور عملی کے تدبیر کے لئے کیوں نہ ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ غیبت اور بے خودی حیرت کی ابتدا ہے اور تمام مقامات کا آخر ہے ۔

تتمہ وصل : سالک کو چاہیئے کہ اپنے دل کی آنکھ سے اپنی حقیقت کو جس کا نام حقیقت جامعہ ہے دیکھے اور اُس کو چشم دل کے سامنے ہر احوال اور افعال میں رکھے پس اپنی حقیقت جامعہ کو تمام موجودات میں خواہ حسنہ ہوں یا قبیحہ لطیفہ ہوں یا کثیفہ محسوسہ ہوں یا غیر محسوسہ ساری اور طاری دیکھے گا یہاں تک کہ سارے عالم کو اپنے میں قائم دیکھے گا اور اپنی سرایت تمام موجودات میں پائے گا پس سارے محسوسات اور معقولات آئینے معلوم ہوں گے جس میں اپنی حقیقت جامعہ کو دیکھے گا گویا سارا عالم بمنزلہ جسم کے ہے اور سالک اس کی روح ہے اصطلاح صوفیہ میں اس مرتبے کا نام جمع الجمع ہے ۔ اور جب یہ مراقبہ قوی ہو گا تو جو کچھ عالم میں ہو گا خواہ شادی ہو خواہ غمی سب پر مطلع ہو گا کیونکہ روح کو اپنے بدن کی خوشی اور رنج کا جاننا ضرور ہے ۔

تتمہ وصل : لا الٰہ الا اللہ یا اسم جلالہ کے مکتوبی صورت کو اُس صفحہ میں جو کچھ آنکھ اور بصارت کے سامنے یا علم کے صحیفے اور خیال کے تختے پر جو آنکھوں کے سامنے موجود ہے پڑھتا رہے اور ہمیشہ اسی ہیئت کا خیال رکھے اُس وقت تک کہ اُس پر غیبت آجاوے اور وہ ہیئت نسیاً منسیاً ہو جاوے حتیٰ کہ بھولنے کا علم بھی نہ باقی رہے ۔

تتمہ وصل : پتھر یا کلوخ یا قبر یا مصحف یا پھول یا شیخ یا معشوق کے چہرہ یا کسی چیز کی طرف آنکھ اور نظر اس طرح لگائے کہ پلک نہ جھپکے اور قوائے باطنی کو حقیقت مطلقہ غیر مکیفہ کی طرف متوجہ کرے یہاں تک کہ خطرات کے راستے بند ہو جائیں اور غیبت کے آثار اُس پر طاری ہونے لگیں اور ہر چیز سے غافل ہو جائے اس درجہ تک کہ اپنی غفلت کی بھی خبر نہ رہے اس طریقہ کو حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہٗ کی طرف منسوب کرتے ہیں ۔

تتمہ وصل : بعضے کبرائے طریقت نے فرمایا ہے کہ پوری توجہ حق سبحانہٗ کی طرف اور اُس کے حضور کے کمال مرتبے یہ ہیں ۔ کہ تصرفات مختلفہ سے قوائے کلیہ اور جزئیہا ظاہریہ اور باطنیہ کو بیکار اور ہر علم اور اعتقاد بلکہ ماسوی اللہ سے دل کو خالی کر کے حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف جیسا وہ فی الواقع ہے بلکہ قید تنزیہ اور تشبیہ کے توجہ کرے ۔ بلکہ توجہ کرے ایسی توجہ اجمالی ہیولانی الصفتہ کے ساتھ جس میں ہر قسم کے صور حسنہ ہوں یا قبیحہ محسوسہ ہوں یا غیر محسوسہ کے قابلیت ہو یکسوئی اور دلجمعی اور پختگی اور کامل اور اخلاص کے ساتھ ہمیشہ اُس کو کرتا رہے بلا فتور اور بلا پریشانی کے اور یقین اس کا رکھے کہ حق تعالیٰ کا کمال ساری صفات کو محیط ہے ۔ خواہ اُس صفت کی خوبی ہم کو معلوم ہو یا نہ معلوم ہو اور اُس کا بھی یقین رکھے کہ عقل اور فکر اور وہم کو طاقت نہیں ہے کہ اُس کے سراپردۂ اسرار تک پہنچ سکے پس حق سبحانہٗ تعالیٰ جیسا ہے ویسا ہی ہے وہ مختار مطلق ہے عالم کی جس صورت میں یا کل عالم کے کل صورت میں چاہے اپنا جلوہ ظاہر فرما دے اور چاہے سب سے منزہ اور پاک رہے ۔

لقمہ وصل : سالک کو مناسب ہے کہ اپنے کو مبداء مراتب تجلیات سے منتہائے مراتب تجلیات تک ملاحظہ کرے اور اس ملاحظہ کو اپنا مدنظر رکھے پس نہ دیکھے مگر وجود مطلق اور وجود مقید اور ایک وجود حقیقی من حیث ہی ہی جو دونوں قسم میں ایک ہی ہے۔ اور مطلق اور مقید محض اعتباری اور نسبتی ہے اور اس ملاحظہ پر مداومت کرنا ذوق کثیر پیدا ہونے کا باعث ہے

لقمہ وصل : دونوں آنکھیں بند کرے اور اپنے دل پر نظر رکھے اور حق تعالے کو حاضر اور ناظر اور اپنے ساتھ جانے ۔

لقمہ وصل : دونوں آنکھ کھولے رکھے اور نظر سامنے یا اوپر ڈالے اور لحاظ رکھے کہ پلک نہ بند ہو۔ اس شغل سے کچھ انوار ظاہر ہوتے ہیں اور پلک سے آگ بھڑکتی ہے اور تمام بدن میں پھیلتی ہے اور عشق پیدا ہوتا ہے روشن ضمیری حاصل ہوگی

لقمہ وصل ۔ مقام نصیرا : دونوں آنکھ کھولے رہے اور نظر ناک پر رکھے ۔ اور اس طرح جماوے کہ دونوں آنکھ کی سیاہی غائب اور سپیدی ظاہر ہو جائے اور خاطر مطمئن اور خطرہ بند ہو جائے اس شغل کا نام مقام نصیرا ہے اور بیٹھک میں اختیار ہے چاہے نماز کی بیٹھک بیٹھے چاہے کتے کی اور اگر نظر اپنی بھوں پر جماوے اور بدستور سابق اس شغل کو ختم کرے تو اس سے بہت فائدے ظاہر ہوں گے اس شغل کا نام محمود ہے اس سے اپنا چہرہ نظر آئے گا روشن ضمیری حاصل ہوگی ۔

لقمہ وصل : جوگ کی چوراسی بیٹھک ہیں اور ہر ایک میں ایک خاص نفع ہے لیکن شیخ بہاؤالدین قادری قدس سرہٗ نے ایک بیٹھک جو سب کو جامع ہے اختیار کر ہے وہ یہ ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں پاؤں اکٹھے کرے اور بائیں پاؤں ایڑی خصیتین کے نیچے رکھے اور داہنا پاؤں اس کے پاس اور اس کے بعد سرین رکھے

اور سانس اوپر کھینچے اور ناف کو پشت کی طرف سمیٹے اور منہ بند کرے اور زبان تالو سے چپکائے اُس کے بعد وہم میں مشغول ہو یعنی دل میں فکر کرے کہ اُو ہی ہے اور ہُو کا رہے اور سونا ترک کرے اور اگر تین روز پیہم پھر بے طعام اور بے خواب اسی شغل کو کرتا رہے تو ایسی بے خودی اور بے ہوشی اُس پر طاری ہوگی جس میں غیب کے پردے اُس پر کھل جائیں گے پھر ہوش میں آوے گا یا مجذوب اور مدہوش رہ جائے گا اگر تین روز اول میں یہ کیفیت نہ حاصل ہو تو اُس کے بعد متصل اور تین دن کرے اور ہر تین دن کے درمیان میں کسی قدر کھا پی لے اور سو لے ورنہ سودائی ہو جائے گا ۔ اسی طرح کرتا جائے ۔

لقمہ وصل : جاننا چاہیئے کہ ام الدماغ میں ایک نقطہ آفتاب کی طرح چمکتا ہوا ہے اُس کو دل دور مدور کہتے ہیں اور صوفیا اخفی بھی کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شغل بلاواسطہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہٗ کو پہنچا تھا اور اُن کو اُس کی برکت سے معراج باطنی حاصل ہوئی اسی سبب سے کہتے ہیں اَلْعِلْمُ نُقْطَۃٌ یعنی علم صرف ایک ہی نقطہ ہے جو کہ صوفیا اکرام بنام دلِ مدوّر سے موسوم کرتے ہیں اُس کا طریقہ یہ ہے کہ بطریق خلوت بیٹھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی یہی طرز تھی اور احتبا ہاتھ سے نہ کرے احتبا ایک قسم کی نشست ہے کہ گھٹنوں کھڑے رکھ کر بیٹھنا اور چادر لپیٹ لینا بالکل رسی یا چادر دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو دونوں رانوں کے سروں پر رکھ کر ہر دو انگوٹھوں سے کان کے دونوں سوراخ بند کر دے چنانچہ ان سے سانس باہر نہ جا سکے اور دونوں شہادت کی انگلیوں سے دونوں آنکھوں کو بند کر دے اس طریقہ سے کہ اوپر کو نیچے لا کر دونوں انگلیوں کو جمائے رکھے کہ انگلی آنکھ پر نہ آئے اور دونوں ہاتھوں کی خنصر اور بنصر انگلیوں کو دونوں لبوں پر رکھ کر سانس کا راستہ بند کر دے اور بیچ کی ہر دو انگلیوں کو ناک کے دونوں نتھنوں پر اس طرح رکھے

کہ اول دائیں سوراخ کو اچھی طرح پکڑ کر سانس کی راہ بند کرے اور بائیں طرف کے سوراخ کو کھلا چھوڑ کر زبان لوتا کو تالو میں چپکا کر سانس کو ام الدماغ میں بند کر کے ھُو ھُو کو آفتاب کی صورت سُرمئی رنگ سرخی مائل آنکھ کی پتلی کی طرح تصور کرے کہ نقطۂ مذکور پھیل کر تمام بدن پر محیط ہو گیا ہے گویا سالک کے بدن کو محو کر کے اس گرہ ھُو کا وجود بے جہت و بے کیف کے عین ذات ہے اس کی جگہ قائم ہو گیا ہے اِس کے بعد بائیں سُوراخ کو بھی مضبوط پکڑ کر حبسِ نفس میں بیٹھے اس شغل کے شروع سے لے کر کمال کثرت تک بدُون تکلیف کے جس قدر ہو سکے سانس کو روکے اور سانس لینے کے وقت وہ اُنگل کہ بائیں نتھنے پر تھی اُٹھائے اور سانس کو آہستہ سے نکال کر اللہ کے ساتھ چھوڑے کیونکہ جلد چھوڑنے میں نفس کو تکلیف پہنچتی ہے پس اس طریقہ سے جسقدر ہو سکے عمل کرے اس شغل کے بعض عالموں نے یہاں تک مشق کی ہے ۔ کہ چار پہر کو چار دم میں گذار دیتے ہیں اس شغل کو شغل بساط کہتے ہیں

ع رفت او ز میانِ ہمیں خوُد ماند خدا

اور رُویتِ تجلّیٰ ذات اور لاہوت محمدی اسی فنا کے مرتبے کا نام ہے اس شغل میں اگر زرد نُور نظر آئے تو وہ نُورِ نفس اور عالمِ ناسُوت کا ہے اور اگر سُرخ نظر آئے تو عالمِ ملکوت کا اور اگر سبز نظر آئے تو عالمِ جبروت کا اور اگر محض سیاہ نظر آئے تو عالمِ لاہوت کا ہے اور حضرت الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال تک غارِ حرا میں اس شغل میں مشغول رہے ہیں اور میں اس غار میں بارہ سال تک اس شغل میں رہا ہوں پس جس نے اس شغل کو کیا اس نے اپنے مقصد کا گنج پا لیا ہے ۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

تقمہ وصل : بیان مراقبہ اور مشاہدہ اور معائنہ کا ۔

نماز کی بیٹھک بیٹھے اور علیم اور سمیع اور بصیر کو شیخ کی صورت کے ساتھ ملاحظہ کرے

اور ہر حال کا التزام کرے جب اس میں مستقیم ہوا ہو تو اُسی ہیئت پر بیٹھے اور دل کی جانب مائل کرے اور آنکھ بند کرے اور باطنی آنکھ سے دل کی طرف دیکھے اور خدا کے دیکھنے کا تصور کرے پھر جب اس میں مستقیم ہو تو اُسی بیٹھک پر بیٹھے مگر آسمان کی طرف نظر اور صاحب لزوم کی طرح آنکھ بند کر کے تصور کرے کہ روح قالب سے نکل کر آسمانوں کے اوپر پہنچے اور حق تعالیٰ کو دیکھنے لگے اگر کوئی اس پر مستقیم ہو جائے تو سبز دھاگا ظاہر ہو گا جس کا ایک سرا ساتویں آسمان کے اوپر اور دوسرا اس کے دل میں ہو گا یہ فکر کا اعلےٰ درجہ ہے ۔ اس شغل کو مشائخ علیہ الرحمۃ چھپائے رکھتے ہیں ان میں شیخ کی صورت کا ملاحظہ نہیں درست ہے پہلے کو مراقبہ اور دوسرے کو مشاہدہ اور تیسرے کو معائنہ کہتے ہیں ۔ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہٗ نے ان اشتغال کو حضرت سلطان جی نظام الدین قدس سرہٗ سے نقل کیا ہے ۔

تقمہ وصل : میر سید محمود گیسو دراز علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ ساکت رہے اور فکر کرے کہ میں نہیں ہوں جو کچھ ہے وہی ہے ۔ شعر یہ ہمہ اوست ہے ۔

شعر من نیم واللہ یاراں من نیم جان جانم سر سرم تن نیم

جب اس طرح متفکر ہو گا تو بحکم اذا جاء الحق وزھق الباطل کی آواز انا انت کے سنائی دے گی پس اور راہوں سے یہ راہ اقرب ہے ۔

تقمہ وصل : جو شخص مراقبہ اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہے گا تو سارے عالم کی اُس پر تجلی ہو گی لڑکپن سے مرتے تک حضرت سلطان العارفین کو یہی شغل رہا

تقمہ وصل : مراقبہ معراج العارفین کا بیان : ساری موجودات کو تو متعدد آئینے تصور کرے اور جو کچھ اس میں کمالات محسوسہ اور معقولہ دیکھے حق تعالےٰ کے اسماء اور صفات کی صورت بلکہ سارے عالم کو ایک آئینہ فرض کر کے اُس میں حق تعالیٰ کو مع اسماء و صفات کے دیکھ پس تو البتہ اہل مشاہدہ سے ہو گا جیسا اول میں اہل مکاشفہ سے تھا پھر تو اُس سے اوپر چل اور اُس طرح پر تصور کر جب تو عالم کو دیکھتا اور جانتا ہے کہ تیری ذات سب

کو محیط ہے ۔ اور سب کچھ تجھ میں منقش ہے ۔ پس تو اُن سب کا آئینہ ہے ۔ اور پہلے تو حق سبحانہٗ تعالیٰ کا مشاہدہ دوسروں میں کرتا تھا اور اب اپنے ہی میں دیکھتا ہے ۔ پھر تو اُس سے اوپر چل اور ممکنات مِن حیث ہی کو معدوم جان کر اُن کو درمیان سے نکال ڈال اور سبھوں کو تجلیات حق کی صورت دیکھ اور حق میں قائم سمجھ لے پس جو کچھ اس میں دیکھے گا وہ کمال اور جمال حق سبحانہٗ تعالیٰ کا ہوگا پھر اُس کے بعد اوپر چل کر اپنے وجود کو مٹا دے پس جو کچھ جانے گا اور دیکھے گا حق تعالیٰ کو جانے گا اور دیکھے گا پس وہی شاہد ہے اور وہی مشہود ہے ۔

لقمہ وصل : سلسلۂ علیہ نقشبندیہ میں سلوک کی بنیاد تین طریقہ پر مقرر ہوئی ہے پہلا طریقہ توجہ اور مراقبہ کا ہے جو مبارک اسم اللہ کے معنی بے چون وبے چگون اور بے شبہ اور بے نمون سمجھ کر کیا جاتا ہے ۔ اُس کو عبارت عربی اور فارسی وغیرہ کے ذریعہ سے ملاحظہ کرے اور بدن کو تمام مدرکہ اور قویٰ سے اس طرف متوجہ ہو جس سے بے تکلفی آگاہی دائمی حاصل ہو اور فناء فناء تک پہنچا دے ۔ دوسرا طریقہ رابطہ ہے وہ یہ ہے کہ شیخ کی صورت کی طرف جو فانی اللہ اور باقی باللہ ہے اسقدر توجہ کرے کہ غیبت اور بے خودی ہو جائے اور یہ صورت جو مُرید کی جہت اسفل ہے نظر سے جاتی رہے ۔ اور حق تعالیٰ کے حضور اور شہود ذات پر جو اُس کا طرف علو ہے نظر ڈالے تیسرا طریقہ ذکر لا الٰہ الا اللہ کا ہے خفیتہ کہ نفی اور اثبات کے معنی کا جامع ہے ۔ اُن میں سے پہلا طریقہ اعلیٰ ہے لیکن قبل اس کے کہ سالک میں جذبہ پیدا ہو اُس کا حاصل ہونا دشوار ہے اور دوسرا طریقہ سبھوں میں اقرب ہے اور عجائب اور غرائب ظاہر ہونے کا باعث ہے اور تیسرا طریقہ سب میں نہایت استوار ہے اور اس کی بنا بہت محکم ہے ۔

لقمہ وصل : اکثر آئینہ دیکھا کرے اور اپنے خیال میں شیخ کی صورت جما دے اور اُس کو نظر میں محفوظ رکھے اسقدر کہ حواس جاتے رہیں ۔



لقمہ وصل : اللہ کو سونے یا چاندی کے پانی سے لکھ کر ہمیشہ اُس کو دیکھا کرے اور وہمی کرے کہ اللہ کی صورت وہمی دل کے صفحہ پر لکھ کر ہمیشہ اُس پر توجہ رکھے اسقدر کہ حواس جاتے رہیں ۔

خاتمہ : اے طالب خدا اللہ تعالیٰ تیرے اعمال کا خاتمہ بخیر کرے جان لے کہ ذکر اور فکر کے اقسام جو دونوں وصل میں مذکور ہوئے اُن میں سے ہر ایک کی مدامت کرنا مطلوب تک پہنچا دے گا اور بغیر عمل کرنے اور بلا مدامت کے مطلب حاصل ہونے کی اُمید رکھنا بے فائدہ ہے اور محض ان ورقوں کے پڑھ لینے سے وصول کی آرزو رکھنا حماقت کی دلیل ہے کیونکہ تصوف عمل کرنے کی چیز ہے نہ کہنے کی پس جس قدر مشق بڑھتا جائے کا کام بڑھتا جائے گا چنانچہ بعضے اہل اللہ یعنی ابوحفص حداد قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ تصوف وہم پکاتے کانے کا نام ہے ۔ اور اس کے کچھ نہیں ہے فی الواقع بات یہی ہے کہ جب یہ اوہام پک کر جان کے مغز تک پہنچ جائیں تو عجیب وغریب آثار اُس سے خواص وعوام کو ظاہر ہوتے ہیں جس سے صاحب مقام کو لذت ملتی ہے ۔ اور دیکھنے والے کو حیرت ہوتی ہے مگر بعضے نادان جو اذکار اور مراقبات کے اقسام کو جاننے لگتے ہیں اپنے کو صوفی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا وسیع علم ان کے گناہوں کو معاف کرے ورنہ ان لوگوں نے اپنے ہلاک ہونے میں قصور نہیں کیا ہے اور بعضے اس سے بھی گھٹ کے ہیں کہ نام کے لئے چند روز ہاتھ پاؤں مارتے ہیں جب اُس کی لذت اور اُس کا اثر نہیں پاتے تو اُن میں سے کچھ لوگ اس سے قطع تعلق کر کے دنیاوی کاروبار میں پھنس جاتے ہیں اور جو کچھ کر چکے ہیں اُس کو بھی چھوڑ دیتے ہیں اور کچھ لوگ اُسی قدر پر اکتفا کر کے مکر وفریب کا جال پھیلاتے ہیں اور اپنے کو عارف جاننے لگتے ہیں، اور ایک عالم کو ہلاک کرتے ہیں ظاہر

ہے کہ سب بے سود ہے اور بنا فاسد بر فاسد اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے مراتب سے بچاوے ۔ مرد وہ ہے کہ اس میں مردانہ وار قدم جما کر طریقت کا حق ادا کرے اور جب تک صاحب تاثیر نہ ہوئے کسی کو کانوں کان خبر نہ دے اسقدر غافل کی تنبیہہ کے لئے کافی ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس کے بعد یہ خاتمہ مزین ہے ایک خاص طریقہ کے ذکر میں اور یہ اُس مرید صاحب تعلیم کے واسطے ہے جس کا ظاہر انواع اور اقسام صلاحیت سے آراستہ ہو چکا ہے اور قوی اُمید ہے کہ اگر اس ترتیب کے موافق چلتا رہے گا تو پراگندگی کی پستی سے جمع کی بلندی پر پہنچ جائے گا اور شغل بیان کرنے کے ضمن میں ہم نے کچھ اس کے فائدے بھی ذکر کر دئیے ہیں خدا ہی کے ہاتھ میں توفیق ہے اور مطلب کو پہنچانا اُسی کا کام ہے اور ہر آن میں اُسی پر بھروسہ ہے ۔

لقمہ وصل : جاننا چاہئے کہ علم دو قسم پر ہے بسیط اور مرکب اگر معلوم ہر جہت اور حیثیت سے واحد ہے تو ضرور علم بسیط ہوگا اور اگر معلوم متعدد ہے مگر بحیثیت اجمالی مدرک ہوتا ہے تو وہ بھی بسیط ہے ہاں اسقدر فرق ہے کہ پہلا بسیط حقیقی ہے اور دوسرا بسیط حکمی اور اگر واحد ہے لیکن چند جہت سے مدرک ہو یا متعدد بتفصیل مدرک ہو تو بے شبہ یہ علم مرکب ہوگا بعض صوفیہ صافیہ علیہ کی ہمت اُس جانب ہے کہ علوم مرکبات کو تتر بتر کر کے حضرت واجب الوجود کا علم بسیط اس طرح حاصل کریں کہ ہر وقت یا اکثر وقت اس جمعیت سے ممتاز رہیں اور جو تفرقہ کہ ماسوی اللہ کے دل میں آنے سے پیدا ہو جاتا ہے اُس سے گریز کر کے اُسی جمعیت میں پناہ لیں پس ماسوا کے فنا ہونے کو فنا فی اللہ کہتے ہیں اور اس حضور سے فنا ہونے کو فناء فنا ۔

لقمہ وصل : طہارت کاملہ کے ساتھ تنہائی میں قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر آنکھ بند کر کے اور زبان تالو میں چپکا کر سوچے کہ دل کا ٹکڑا اللہ کہتا ہے مگر میں نہیں سنتا اور اس کے سننے کی کوشش کرے اور اپنی ساری ہمت اُسی جانب مصروف رکھے تھوڑے دنوں

کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ کچھ نہ کچھ اُس کو حرکت معلوم ہونے لگے گی جس سے اُس کو دل کی حرکت یا نفس کی حرکت یا وسواس کا گمان ہوگا جب اس درجہ تک پہنچے تو ہمت بلند کرے تاکہ یہ حرکت زیادہ ظاہر ہو اور حرکت نفس اور وسواس کا شبہ دفع ہو جائے اور تحقیقاً ثابت ہو جائے کہ دل کا ٹکڑہ متحرک ہے اور اللہ کہتا ہے ۔ جب اس درجہ تک پہنچے تو ہمیشہ اپنی ہمت اور بڑھاوے کہ ہر وقت خلا اور ملا میں باوجود زبان بند ہونے کے دل کی آواز سنتا ہے اس حالت میں دل ذاکر ہو جاتا ہے ۔ مگر اس دولت کے حاصل ہونے میں ہر شخص کا حال مختلف ہوتا ہے بعضوں کو جلدی اور بعضوں کو دیر کے بعد اور بعضوں کو ادنے توجہ میں اور بعضوں کو زیادہ کوشش کے بعد حاصل ہوتا ہے ۔ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ ۔ یعنی خدا کی رحمت سے نا اُمید مت ہو کیونکہ نا اُمیدی اُس کی رحمت سے کافروں کا کام ہے ۔

لقمہ وصل : کبھی دم جاری رہنے سے یہ حرکت معلوم نہیں ہوتی اُس کے دفع کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ دم کو ناف کے نیچے حبس کرے تاکہ دل کی کیفیت ایسی ہو جائے جیسے طشت کا پانی کہ موج سے محفوظ ہے اور حرکت معلوم ہونے لگے مگر حبس اتنا نہ کرے جس سے امراض مہلکہ پیدا ہو جائیں کیونکہ اس کا ضرر حبس نہ کرنے سے زیادہ ہے بلکہ حبس اپنی طاقت کے قدر پر کرے اور دم چھوڑے تو آہستہ سے چھوڑے اور اسوقت بھی اُس حرکت کا لحاظ رکھے ۔

لقمہ وصل : جب حرکت معلوم ہونے لگے اور ذکر حاصل ہو جائے تو اُس کی خوب محافظت کرے ورنہ یہ حرکت ایسی ضعیف ہے کہ ادنیٰ مانع سے جاتی رہے گی اور پھر کوشش اور محنت سے نہ ملے گی بلکہ کوشش بھی تفرقہ کا باعث اور حرکت گم ہو جانے کا سبب ہوگی اس سے نا امید نہ ہو بلکہ عجز و انکسار اور خشوع و خضوع سے اپنا گم شدہ تلاش کرے اور حرکت کم ہو جانے کا سبب اکثر حدیث نفس ہوا کرتی ہے یا خطرہ یا اشیاء

منکشف کا علم چنانچہ دوسرے وصل کی ابتدا میں اس کا بیان ہو چکا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ بالاصالتہ دل کا دو طرف متوجہ ہونا محال ہے ۔

لقمہ وصل: جب یہ جلیل القدر کام حاصل ہو جائے تو اُس کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھے بلکہ اس نسبت کی شب و روز پرورش کرے اور جب سخت حاجت پڑے تب دوسرے کی طرف توجہ کرے اور نوافل اور وظیفہ اور تلاوت قرآن وغیرہ اگر مخل ہوں تو اُن کو چھوڑ دے اور اگر حفظ نسبت میں مخل نہ ہوں تو کرنا چاہیئے کہ وہ بھی مؤید ہوں گے اور اپنے تئیں اس نسبت میں لگا دے اور تھوڑی تھوڑی آنکھ کھولے اور نسبت کا استحضار کرے تا کہ ایسا ملکہ ہو جائے کہ آنکھ کھول کر قلب کی طرف متوجہ رہے ۔

خلوت در انجمن اسی کو کہتے ہیں توفیق الٰہی سے یہ نسبت قوت پکڑے گی اور نسیان کے وقت تھوڑی سی توجہ میں پائے گا اور دریافت کے بعد زیادہ ہو گی اور بڑھتی جائے گی اور کسی مانع اور مزاحم سے زائل نہ ہو گی اس مرتبہ میں ذکر سے لذت پاوے گا اور جمعیت حاصل ہو گی ۔

لقمہ وصل: جب حرکت کی حالت اس درجہ تک پہنچ جائے کہ زبانِ دل سے لفظ اللہ کا سننا تکلیف نہ ہو تو یہ حرکت جو قلب صنوبری سے پیدا ہوئی ہے بدن میں پھیل جائے گی اُس کے پھیلنے کی صورت یہ ہے کہ پہلے سالک کے کسی عضو میں ظاہر ہو گی اس طرح پر کہ جیسے دل کے ٹکڑے میں حرکت معلوم ہوتی ہے ویسے ہی اُس عضو میں معلوم ہو گی لیکن اس میں شرط ہے کہ حرکت عضو کی طرف نہ متوجہ ہو بلکہ دل کی طرف متوجہ رہے کبھی ہاتھ متحرک ہو گا اور کبھی پاؤں اور کبھی سر بلا قصد کے کیونکہ عضو کی طرف کرنے سے دل غافل ہو جائے گا حالانکہ اس کام کا افسر دل ہے اور اعضاء اُس کے تابع ہیں ۔

لقمہ وصل: جب ذکر کا نور پھیلنے لگے گا تو تھوڑے عرصہ میں چاروں طرف سے

کھینچے گا اور سر سے پاؤں کے ناخن تک ذکر میں معمور ہو گا اور مختلف حالات ظاہر ہونے لگیں گے تو کبھی شاداں اور کبھی خنداں ہو گا اور کبھی افسردہ و حیران اور کبھی گریاں اور بریان لیکن چاہیئے کہ ان حالتوں میں التفات نہ کرے اور ذکر کا مشغلہ دنیا کے اہم مہمات سے سمجھے پھر تو مدد الٰہی اُس پر ایسی ہو گی کہ ایک بارگی تمام بدن سے اللہ کا ذکر سننے گا اور سارے اعضاء دل کے ساتھ ہم صورت و ہم صدا ہو جائیں گے اس حالت میں کبھی بعض اعضاء میں ذکر کا غلبہ زیادہ ہو گا اور بعض میں کم اور کبھی تمام اعضا میں برابر ہو گا تو بہت لذت حاصل ہو گی اصطلاح صوفیہ میں اس حالت کو سلطان الذکر کہتے ہیں ۔

لقمہ وصل: ذکر قلب کا علم اوائل میں بے مدد سامعہ کے ہوتا ہے اور جب ذکر قلب میں قرار پکڑ لیتا ہے تو اکثروں کو کانوں سے سنائی دیتا ہے اور سالک صاحب قدرت کو سننے کا ذریعہ اس مقام میں خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے مگر عوام میں جو یہ بات مشہور ہے کہ سالک کے دل کا ذکر غیر شخص سنتا ہے اور خبردار ہو جاتا ہے وہ غلط ہے پس ایک قوم جو قائل ہے کہ سالک کے دل کی آواز غیر شخص دور سے یا نزدیک سے بحسب تفاوت درجات سامعین اور ذاکرین سن سکتا ہے بے اصل ہے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے صاحب معدن المعانی شیخ شرف الدین یحیٰ منیریؒ سے ایک گروہ نے جو بعض صاحب کیفیت سے ایسی آواز کو نقل کیا ہے غالباً اُس کا سبب واللہ اعلم یہی ہو گا کہ جب ذکر کو سینے سے کھینچتے ہیں تو خفیف سی آواز گلے سے پیدا ہوتی ہے سننے والا دل کی آواز سمجھتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔ اور ہم نے اس قسم کو دیکھا اور سنا ہے ۔

لقمہ وصل: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی سر کے ظاہر ہونے کا ذوق سالک پر غالب ہو جاتا ہے یہ بات اُس کی ترقی کے مانع ہوتی ہے اور جب باطن میں اُس کے پھر تشویش پیدا ہو جائے تو ظاہراً اور باطناً مع رعایت آداب کے شیخ کی طرف رجوع کرے پس اگر شیخ مناسب سمجھے اور اُس کا دفعیہ کر سکے تو صراحتہً یا کنایتہً اس کی ترکیب بتلا دے اور

نہیں تو موقوف رکھے کہ ابھی اُس کے کشف کا وقت نہیں آیا ہے۔

لقمہ وصل : ذکر سے مقصود یہ ہے کہ مذکور میں فنا ہو جائے پس زبان اور دل سے کلمہ جلالہ کے تلفظ پر اکتفا نہ کرے کیونکہ اس سے اگرچہ کچھ نہ کچھ فائدہ ہوگا لیکن مقصود تک بغیر حضور مذکور کے نہیں پہنچے گا اس واسطے کہ ذکر سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ مذکور میں فنا ہو جائے نہ کہ اسم مذکور میں۔

لقمہ وصل : اس مرتبہ کے سالکوں کو جو عجائب حالات اور غرائب واردات حاصل ہوتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مخلوقات جو ذکر کرتے ہیں اس کا عالم ہوتا ہے اگرچہ بتدریج سہی چاہیئے کہ یہیں رُک نہ جائے کیونکہ مقصود ابھی بہت کچھ ہے۔ یہاں پر ایک باریک بات ہے اُس کو خیال رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اس مرتبہ میں سالک کو دو باتوں میں اشتباہ پڑتا ہے ایک یہ ہے کہ مثلاً بعضے جب اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو جنگل اور صحرا اور دیوار پتھر کنکر ہاتھ سے اللہ اللہ سنتے ہیں پر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ذاکر پر ذکر کا غلبہ ہو جاتا ہے نہ اس وجہ سے کہ مخلوقات کا ذکر سُنتا ہے کیونکہ ہر مخلوقات کا ایک ذکر خاص حالی ہے چنانچہ اکثر علما کی یہی رائے ہے اور بعضے مقالی کے بھی قائل ہیں پس ہر ایک کی تسبیح کا جاننا یہ ہے کہ معانی متغائرہ متفاوت کا ادراک ہو اور ہر شخصی مخلوقات کے مختلف اذکار ہیں اور ہر جنس اور نوع کے لئے ایک ذکر معین کا شغل رہتا ہے مگر طرز خصوصیت کا مقتضا یہ ہے کہ ذکر ہر ایک کے لئے مخصوص ہو دوسری بات یہ ہے کہ سالک ذکر کے وقت دیوار کا ایک ذکر خاص سنتا ہے اور دروازہ سے ایک ذکر خاص اور سجادے سے ایک ذکر خاص علیٰ ہذا القیاس البتہ ہو سکتا ہے کہ یہ ذکر مخلوقات کا ہو مگر پھر بھی اس مرتبہ میں احتمال ہے۔

لقمہ وصل : اس مرتبۂ اعلیٰ اور رتبہ علیا پر پہنچنے کے بعد کبھی صنوبری دل کی طرف توجہ تام کی حالت میں دل اور سر پاپائت میں ایک حرکت معلوم ہوتی ہے جس میں پہلی حرکت کی سی

لطیف نہیں ہوتی کیونکہ پہلی میں حرکت متصل ہوتی ہے اور اس میں منفصل مثلاً پہلی میں ھُو ھُو کی حرکت اس کلمہ کی تکرار سے ہوتی ہے اور دوسری میں فقط ایک کلمہ ھُو کی دراز معلوم ہوتی ہے اور مثال پہلے کی ایسی ہے جیسے جھرنے سے پانی گرنے کی آواز کہ تھوڑا سا ایک جگہ سے دوسری جگہ گرے اور دونوں جگہ کی آواز ایک دوسرے سے جدا پیہم لگی جائے اور دوسرے کی مثال چادر آبی کی آواز کی مثل ہے کہ یک لخت پیہم گرے بغیر اس کے کہ سلسلہ اُس کا منقطع ہو اور ایک مثال پہلی کی مثل آواز نہانی کے ہے۔ جو پیہم ہتھوڑا مارنے کے پیدا ہوتی ہے اور دوسری کی مثال کانسی کے برتن کی آواز کی مانند ہے جو ایک مرتبہ مارنے سے پیدا ہوتی ہے اور دیر تک رہتی ہے علاوہ اول اور آخر آواز کے کہ بسبب قوت اور ضعف کے متفاوت ہے اور آخر کی حرکت بہ نسبت اول کے بہت لطیف ہوتی ہے اسی وجہ سے بہت مشق کے بعد معلوم ہوتی ہے۔ جاننا چاہیئے کہ حرکت اول منفصل کو کلمہ اللہ یا کلمہ حق یا کلمہ ہو وغیرہ پر سابق حمل کر سکتا ہے اسو جہ سے کہ ہر کلمہ کے واسطے ایک آواز ہے جس کی ابتدا اور انتہا ہے پس آواز منقطع کو بلا اعتبار ابتدا اور انتہا کے جس کے ہر جزء کا مبتدا اور منتہا متعین ہے کلمات منفصلہ پر حمل کر سکتا ہے لیکن حرکت ثانی کو جو متصل واحد ہے کلمات منفصلہ پر جس میں یہ مبتدا اور منتہا ہے کیسے حمل کر سکتا ہے پس اس کو مذکور پر حمل کرتے ہیں نہ ذکر پر یعنی مسمیٰ پر حمل کرتے ہیں نہ اسم پر بخلاف حرکت اول کے کہ اُس کو ذکر اور اسم پر محمول کرتے ہیں اور مذکور اور مسمیٰ اس میں ضمناً حاصل ہوتا ہے اور یہاں پر مذکور اور مسمیٰ اصالتہً بعضے مشائخ رحمہم اللہ سے یوں سُنا گیا ہے۔ اس مقام کی تفصیل یوں ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مذکور اور مطلوب ایسا مطلق ہے کہ اطلاق کو قید کے طور پر نہیں بول سکتے یعنی لابشرط شے کے مرتبے میں ہے بشرط لاشے کے مرتبے میں نہیں اور سالک جو اس مقام میں حرکت ثانی کو جو عالم محسوسات سے ہے دریافت کرتا ہے اُس کو مقصود پر کیسے حمل کر سکتا ہے اُس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ بات

توبیع ہے مگر یہ بھی جان لو کہ جس میں کچھ اطلاق ہے وہ مقصود سے قریب تر ہے بہ نسبت اس کے کہ جس میں کچھ تقیید ہے اور جب بہ نسبت حرکت اول کے جس میں تقیید ہے حرکت ثانی میں زیادہ اطلاق ہے اس وجہ سے وہ مقصود کے ساتھ زیادہ اشبہ ہے اور واقع میں یہ دونوں حرکتیں عالم تنزلات اور مظاہر اسماء اور صفات سے ہیں اور اس راہ کے چلنے میں مقصود اُس وقت حاصل ہوتا ہے کہ فناء فنا اور بقاء بقا کا مرتبہ حاصل کرے اور یہ بات یہاں پر اکثر ہوتی ہے یہاں پر ایک حکایت اس کام کے تکملہ کے لئے لکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اوائل حال میں ایک دن مستقیم کی طلب میں ایک بزرگ کے پاس گیا اُس کے پہلے بھی مشغولی سے خالی نہ تھا بلکہ میری مشغولی نے ایک صورت پیدا کر لی تھی لیکن مجھ کو تشنگی باقی تھی اور میری مشغولی عالم فکر کی تھی اُن بزرگ نے فرمایا کہ تیرے مناسب مشغولی صوت سرمدی ہے جس کو صوت لا یزالی اور جوگ انہد کہتے ہیں میں نے کہا پھر مجھے وہ بتلا دیجئے فرمایا کہ دونوں سبابہ انگلیوں سے دونوں کانوں کے سوراخ خوب بند کر کے متوجہ ہو کہ تجھ کو آواز سنائی دے گی جیسے سیم پانی اوپر سے گرتا ہو تو اس آواز سننے پر متوجہ ہو اور ایک لحظہ غافل نہ ہو جب اس میں استحکام ہو جائے تو تھوڑی سی انگلی ڈھیلی کر کے متوجہ ہو کہ عالم کے شور سے وہ آواز بند نہ ہو گی اسی طرح مشق بڑھا کر بغیر کان بند کئے وہ آواز سنائی دینے لگے اور عالم اور اہل عالم کا شور مزاحم نہ ہو بلکہ یہ سرمدی آواز تمام آوازوں سے تجھ پر غالب ہو جائے پھر تجھ کو ایسا شوق پیدا ہو گا کہ لکھنے اور کہنے سے باہر ہے اور بعضے گول مرچ کو روئی میں لپیٹ کر کان کا سوراخ خوب بند کر لیتے ہیں اُس کی حرارت سے آواز قوی ہوتی ہے اور میں نے بعضوں سے سنا ہے کہ مرچ میں دھاگا باندھنے کو کہتے ہیں اس غرض سے کہ شاید کان کے اندر رہ جائے اور نکل نہ سکے تو دھاگے کو کھینچ کر نکال لیں یا مرچ کو سرخ حریر میں لپیٹ کر کان میں رکھتے ہیں اس سے بہت حرارت پیدا ہوتی ہے اور آواز بہت قوی ہو جاتی ہے اور سال بھر کے بعد وہ آنکھوں کی بیماری کے لئے بہت مفید ہے

اُن بزرگ کے مقابلہ میں ہو جب اُن کے فرمانے کے میں نے دونوں انگشت سبابہ سے اپنے دونوں کان بند کئے فی الواقع جیسا فرمایا تھا ویسے ہی آواز سنائی دی چنانچہ تھوڑے عرصہ تک میں اُس میں متوجہ رہا اور ایسا مزہ پایا کہ اُس کے قبل کبھی نہیں پایا تھا میں نے کہا کہ مولانا آخر مقصود جس کا میں طالب ہوں کب ملے گا اور شوق بھی بڑھا ہوا ہے فرمایا کہ یہاں پیر لاہوری اور اُن کے تلامذہ کا یہی شغل تھا اس سرمدی آواز کو حضرت حق کہتے ہیں چونکہ میں اُس وقت طالب علم تھا اور کتب متداولہ پر نظر بھی پڑی تھی اور ابتدائی حال تھا اس بات سے مجھ کو رنجیدگی پیدا ہو گئی اور اس شغل کو انہیں کے لئے چھوڑ دیا جب جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی برکت سے مدینہ منورہ پہنچا اور اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ یحییٰ مدنیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس قصہ کو بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ شغل بہت مفید ہے اور اصحاب کرامت اور اہل استدراج کے درمیان میں مشترک ہے . اور اُس کا یہ اثر ہے کہ پراگندہ خاطر کو جمعیت اور یکسوئی پیدا کرتا ہے ۔ اور یہ آواز مقصود اس شخص میں ربط دیتی ہے اور ربودگی اور بے خودی اور غیبت جو فناء الفنا کا مقدمہ ہے پیدا کرتی ہے اور جو لوگ اسی کو حق سمجھتے ہیں تو اُس اعتبار سے کہ اطلاق کی مشابہت اس میں محض ہے اور نہیں تو حق تعالیٰ کی شان تو یہ ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اور اعتبار مشابہت اطلاق اور تقیید کا بیان قبل اس کے حرکت اولیٰ اور ثانیہ میں ہو چکا ہے ۔

تتمہ وصل : جب یہ حرکت جس کو منفصل کہتے ہیں سالک کو معلوم ہوتی ہے تو بعضوں کو دماغ کی صفائی اور قوت حرکت کے باعث سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اور بعضوں کو کسی عضو خاص میں بہر صورت اس کا ظہور مقصود کی طرف متوجہ ہونے کا باعث ہے اگر مقصود کی طرف توجہ ظاہر نہ ہو تو بلا اعتبار اسم کے دل ٹکڑے کی طرف توجہ کرے اور اگر بلا اعتبار اسم کے مقصود کی طرف توجہ دشوار ہو تو اسم کے ضمن میں توجہ کرے مگر اس درجہ میں بلا اعتبار وصل کے فقط اسم کی طرف توجہ کرنے میں سخت ضرر ہے بلکہ یہ مرتبہ اُس مرتبہ کے مقابل میں

کفر ہے حسنات الابرار سیئات المقربین اسی کا ...
منفصل کا علم ایسا ہو کہ گویا اس حرکت متصل کے برابر حرکت ہے کیونکہ مقدار سوائے اُس علم کے دوسرے میں نہیں ہے اور ہم اُس علم کے بڑھانے کے اسباب پیدا کرتے ہیں کیونکہ ثواب اور عقاب اور قرب اور بعد اور حضور اور غیبت اسی پر موقوف ہیں اور جب دونوں حرکتوں میں دل مجازی اصل ہے اسواسطے اگر ممکن ہو اسی دل سے علم اس حرکت کا حاصل کرے دوسرے عضو سے نہیں کیونکہ غیر دل کی طرف توجہ کرنے سے دوسرے عضو کی طرف توجہ پیدا ہونے کا سبب کمتر ہوتا ہے بخلاف دل کی طرف توجہ کے کہ یہ ہمارے اعضاء کی طرف توجہ کا موجب جلد ہوتا ہے جب یہ حرکت سارے بدن میں ہو جائے تو مذکور کو تمام بدن کی حرکت پر منطبق کرے اور علم کو اس مذکور پر منطبق کرے اس وقت تین چیزوں کا انطباق یعنی حرکت کا، بدن کی اور مذکور جو کلمہ اللہ کا معنی اور مسمی ہے اور مذکور کا علم اس طرح پر جیسے حرکت اور زمانہ اور مسافت اس میں منطبق ہوتی ہے حاصل ہوگا اور اس انطباق کا بیان علم ریاضی کے مبحث اور عراض میں مذکور ہے اور اس مرتبے میں غیبت اور بے خودی کا ہجوم اور فنا میں نزول فناء الفنا ہے

لطیفہ وصل: جب ریاضت کرتے کرتے اس درجہ پر پہنچ جائے کہ اکثر وقت علم اس حرکت کا حاصل رہے تو ہمت بڑھائے کہ یہ علم بلا واسطہ اس ٹکڑے کے حاصل ہو اور مطلقاً توجہ اس ٹکڑے کی طرف نہ ہو تاکہ ترقی حاصل ہو اور ٹکڑے کی طرف اور تمام بدن کی حرکت کی طرف کی توجہ جاتی رہے اور مذکور کے ساتھ وہی علم سادہ حاصل ہو اور انطباق مٹ جائے بسبب معدوم ہونے دونوں طرف کے یا ایک طرف کے ۔ عدم الطرفین اُس صورت میں کہ انطباق علم اور مذکور میں یا علم اور حرکت میں فرض کیا گیا ہو اور نیز اس نسبت کی پرورش پر ہمت بڑھائے کہ کم سے زیادہ اور

زیادہ سے دائمی ہو جائے اور اگر کسی وقت بسبب ضعف نسبت کے بلا واسطہ مذکور کی نسبت کے نگہداشت نہ کر سکے تو اسی حرکت کے وسیلے سے متوجہ ہو اور اپنے کار بدر ہے اور اگر حرکت متصلہ کلیہ و بدنیہ سے بھی غفلت ہو تو حرکت متصلہ جزئیہ قلبیہ کی طرف متوجہ ہو اور اگر وہ بھی مفقود ہو تو حرکت منفصلہ جزئیہ قلبیہ کی طرف متوجہ ہو اور اگر وہ بھی مفقود ہو اور قادر ہو تو سرد پانی سے غسل کرے یا دو تین مرتبے زور سے نفس کو دماغ سے جھاڑے یا اسم افعال چند مرتبے حضور دل سے معنی سمجھ کر پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے اپنا گم گشتہ پائے گا ۔

لطیفہ وصل: جب عنایت الٰہی کے باعث کثرت ریاضت سے اس درجہ تک نوبت پہنچے کہ اکثر وقت مذکور کا حضور بلا ذریعہ حرکت کلیہ بدنیہ کے ہونے لگے تو اس دولت سے ایک لحظہ غفلت خواہ افعال جوارح سے ہو یا افعال قلب سے روا نہ رکھے اُس وقت ہاتھ کام پر اور دل یار تک پہنچے گا ۔

سر رشتہ دولت اے برادر بکف آر — دین عمر گرانمایہ بہ غفلت مگداز
دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار — میدار نہفتہ چشم دل جانب یار

لطیفہ وصل: یہ انطباق کے مذکور کی توجہ بڑی دولت ہے کیونکہ ذکر قلبی اس مرتبے میں حاصل ہوگا اور جب تک ذکر درمیان میں ہے دل ذاکر نہ ہوگا کیونکہ دل ایک روحانی لطیفہ ہے کہ بعضوں کے نزدیک نہ جسم ہے نہ جسمانی اور ایک گروہ اس کو نفس مدرکہ کہتا ہے اور بعض مجرد اور ایک گروہ بخار لطیف جانتا ہے اور کچھ لوگ اس کو امر ربّ کہتے ہیں اور ایک گروہ اس کو عرض میں داخل کرتا ہے اور دوسرا گروہ اس کو جوہر کہتا ہے اور ایک گروہ اس میں سکوت کرتا ہے ہم نے اس کا مفصل بیان عشرۂ کاملہ میں کیا ہے اور اطلاقات قلب اور نفس اور روح اور عقل کے حالات لکھ دئے ہیں اور حرکت جو اجسام اور اجرام کو عارض ہے دل سے منزلوں دور ہے

لقمہ وصل جب ذکر قلبی حاصل ہو جائے اور انوار ظاہر ہوتے ہیں تو کسی وقت سینے میں ہوں گے اور کسی وقت خارج میں۔ جو اپنے میں ہوں یا دل میں ہوں یا میں یا داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں اور یہ سب بہتر ہیں اور کسی وقت تمام بدن میں ہوں گے مگر یہ کم ہوتا ہے اور جو اپنے سے خارج میں ہوں تو کبھی داہنے اور کبھی بائیں اور کبھی سر کی جانب سے اور کبھی آگے کی جانب سے اور یہ سب بھی بہتر ہے جس کی تفصیل اوپر ہو چکی ہے الغرض اس مرتبہ میں سالک کو ٹھہر جانا اور انوار پر عاشق ہونا بے سود ہے اور جس کو اس راہ طے کرتے میں کچھ بھی نور نہ ظاہر ہو اُس کا سلوک ہر خطرے سے محفوظ ہے اور مقصود تک پہنچنے کی جلد اُمید ہے اگرچہ اس نور کا ظاہر ہونا بھی رحمت ہے لیکن کوشش کرے کہ یہ علم بلا کیفیت اور بلا جہت کے پیدا ہو تا کہ مناسبت پیدا ہو جائے علم اور معلوم جس کا اطلاق محض مطلوب ہے اُن کی تفصیل یوں ہے کہ سالک اپنے دل میں ایک نسبت مثل دھاگے کے پاتا ہے جو دل سے جم کر مطلوب تک پہنچ گئی ہے اور اُس کا دوسرا سرا مطلوب تک پہنچ کر ختم ہو گیا ہے اور چونکہ وہ ذات بباعث اطلاق کے غیر متعین ہے جس سے وہ دھاگا اُس پر لگ نہیں سکتا ناچار امر مطلق غیر متعین فی حد ذاتہ پر جس میں کم اور کیفت کا شائبہ نہیں ہے اُس کو مرتبط کرنا چاہئے اور جو سالک کہ علوم عقلیہ سے بے بہرہ ہوتے ہیں وہ اس قسم کے تصور سے متذبذب ہو جاتے ہیں لیکن جو لوگ کہ علوم کی باریکیوں سے بہرہ یاب ہوتے ہیں اُن کو اتنی پریشانی نہیں ہوتی ہاں بے مزگی کا چارہ نہیں ہے جبکہ ابتدائے حال میں اس سررشتہ امر مطلق میں جمیع الوجوہ میں ربط دینے سے لذت نہیں پاتا بلکہ اُس کو بے کاری اور تضیع اوقات سمجھتا ہے لیکن عشق اور محبت کی مدد اور قوت سے اور طمع سے اُس مرتبے کے جو اس بے مزگی پر مترتب ہوگا غالباً اس پر مستعد ہو گا لیکن جب اس کو اختیار کرے گا اور یہ وہم پختہ ہو جائے گا تو جانے گا کہ اس میں کیا کچھ ہے اور مشائخ اُس مقام کے سالکوں کو کثرتِ اوراد

اور وظائف اور نوافل سے اور جس سے اس نسبت کے ٹوٹ جانے کا خوف ہے منع کرتے ہیں اور بعضے مشائخ جب ایسے امر مطلق کا پانا مرید پر دشوار دیکھتے ہیں تو بلا اعتبار التشخص اور تعین کے سارے عالم کی طرف متوجہ ہونے کا حکم دیتے ہیں کیونکہ تعین اور تشخص اُٹھ جانے کے بعد صرف اطلاق ہیولائی رہ جائے گا۔

فائدہ: بعض اُس مطلق کو نور کا غیر متناہی دریا تعبیر کرتے ہیں اور اپنے تئیں نور کا ایک قطرہ اس دریا میں مل جانے والا دیکھتے ہیں اور بعض اس کو غیر متناہی ظلمت قرار دیتے ہیں اور اپنے تئیں اپنا سایہ جو اندھیری رات میں اس کے اندر فنا ہو جاتا ہے اور بعضے اُس کو آسمان اور زمین کے درمیان کا یا ہر چیزوں کے خلا اور مثال اس کے تصور کرتے ہیں اور یہ سب معقول کی محسوس کے ساتھ تمثیل ہے تا کہ ضعیف عقل والے سمجھ لیں ورنہ کہاں واجب پاک حق تعالیٰ کی اور کہاں یہ تمثیلات یہ وہی بات ہے کہ جس کو جس سے عشق ہوتا ہے وہ اسی ڈھنگ پر چلتا ہے ان سب سے مطلوب ہستی موہوم کا مٹانا ہے جس نے سالک کی آنکھوں پر دیکھنے سے وجود مطلق کے جو اُس کی حقیقت ہے پردہ ڈال دیا ہے اور اسی امر بلند اور مطلوب ارجمند کے لئے یہ سب حیلے نکالے گئے ہیں جب غلبہ حال سے اپنا علم بلکہ اپنے علم کا علم نہ رہے گا اور غیر کا تو بر کنار پس فنا حاصل ہو گی اور جب اس علم کا علم بھی نہ رہے تو فناء الفنا جتنا اپنے سے گذرا اور بے خود ہوا اتنا ہی مطلوب سے ملا۔

ع آن قدر کز خویشتن رفتم در آغوش توام

الحاصل سالک اپنے میں ایک نسبت پاتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ اُس دوسرا سرا کہاں لگا ہے اور جس میں اُس کو بند کرے گا ضرور اُس کا تعین ہو گا اور حضرت مطلوب اور مقصود اُس کے ماسویٰ ہے اور جس مرتبے میں رکے مطلوب اُس کے ماورا ہے کیونکہ جو سالک احاطۂ تصور میں متعین ہو گا وہ لامحالہ متعین ایسے تعین کے ساتھ ہو گا کہ سالک

کا ذہن حسین کو محیط ہے اور جو چیز کسی قید اور تشخص سے منزہ اور محض ہے وہ ہرگز منسوب نہیں ہے یہیں سے لوگوں نے کہا ہے کہ مطلق کی کنہ کو کسی نبی اور ولی نے نہ جانا ۔

بیت: عنقا شکار کس نشود دام باز چین
اینجا ہمیشہ باد بدست است دام را

یعنی جال اُٹھا لو کہ عنقا کبھی پھنسنے کا نہیں ہے اور جال بیکار رہے پس سالک جانے کہ میں اُس کی طرف متوجہ ہوں لیکن نہیں معلوم کہ کس طرف متوجہ ہوں یعنی سالک جانتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ کیا جانتا ہے یہ فنا کا مرتبہ ہے اور اگر جانتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ کیا جانتا ہے اور جاننے کو بھی نہیں جانتا یہ فناء الفنا کا مرتبہ ہے ۔ سیر الی اللہ کا یہ مرتبہ ہے اس کے آگے سیر فی اللہ ہے ۔

لقمہ وصل: فنا دو قسم پر ہے اول علم مرکب ۔ دوم علم بسیط ۔ علم مرکب کیفیت ادراکیہ کو کہتے ہیں جو سالک کے باطن میں پیدا ہو اور حضرت مقصود کی طرف متوجہ اور اس کے ماسوا سے منقطع ہو اور جس میں غیر مقصود کو راہ نہ ہو یا اس وجہ سے کہ جو کچھ اس کو دریافت ہوتا ہے اس میں غیریت کی صفت ملحوظ نہیں ہوتی بلکہ غیریت کی صفت ملحوظ ہوتی ہے انتہا یہ ہے کہ خصوصیت اور تعینات کے ساتھ ہوتی ہے جس کا خارجی وجود نہیں ہے اور اس ادراک کو نفس الامری اور واقع کے مطابق جیسا قائلین وحدت وجود نے اس کو صاف طور سے بیان کیا ہے اس وجہ سے کہ جو کچھ اُس کو مدرک ہوتا ہے بسبب اس کے مقصود کی طرف غایت توجہ اور مطلوب کا نہایت لحاظ اور دیار کے ساتھ بہت محبت اور دوست کے ساتھ قوی عشق ہے سب مطلوب اور مقصود اور یار اور دوست ہی دکھائی دیتا ہے ۔ اگرچہ نفس الامر میں ایسا نہیں ہے بلکہ وجودات متکثرہ اور متغایرہ واقع میں حضرت واجب الوجود کے خاص وجود سے ہیں مگر کثرت عشق سے ایسا ظاہر کرتے ہیں اور ہمہ اوست کا حکم کاذب ہے اور مطابق واقع کے

باطل ہے جیسا کہ قائلین وحدت وجود کی خام خیالی ہے بہر تقدیر بحالت تحصیل وحدت غیر کو من حیث الغیریت مٹا دینے میں فریقین متفق ہیں پس سالک نے علوم متکثرہ سے بھاگ کر علم واحد میں پناہ لی اور اس سبب سے اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا مگر اتنا رہ گیا کہ اس علم کا علم رکھتا ہے اور اسی سبب سے اُس کا علم مرکب ہے یعنی اب تک اُس کا علم دوسرے علم کی طرف منسوب ہے ۔

تا در تو زپندار ہستی باقیست　　میدان بیقین کہ بت پرستی باقیست
گفتی بت پندار شکستم رستم　　ایں بت کہ تو پندار شکستی باقیست

اور بسیط علم مراد اس سے ہے ۔ کہ سالک کی کیفیت ادراکیہ کے ساتھ اس طرح مقصود کی طرف متوجہ ہو کہ اس کو ماسویٰ سے الگ کر دے یہاں تک کہ یہ علم بھی باقی نہ رہے پس اُس وقت سالک کا علم بسیط ہوتا ہے اور حقیقی فنا حاصل ہوتی ہے اور بعضوں کے نزدیک اول علم کو جو مرکب ہے فنا کہتے ہیں اور دوسرے علم کو جو بسیط ہے فناء الفناء کہتے ہیں اور دونوں مرتبے کسبی نہیں بلکہ وہبی ہیں اور اُس کا فیضان حق تعالےٰ کی جانب سے ہوتا ہے ۔ اور اس میں سالکوں کے سلوک کی کچھ تاثیر نہیں ہوتی ۔

بجستجوئے نیابد کسے مراد　　کسے مراد بیابد کہ جستجو نکند

اور جذب اور بےخودی اور غیبت کا یہ انتہائی مرتبہ ہے اور جو سعادتمند ہیں ان کو حاصل ہوتا ہے اور اس کے لئے نشانیاں ہیں پس ہر مدعی اُس کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور سالک جب تک جذب اور بےخودی کے مرتبے میں نہیں پہنچے گا ولایت کی صف میں نہیں داخل ہو سکتا اور بلا اس جذب کے زہاد اور عباد اور اخیار اور ابرار سے ہو سکتا ہے مگر قرب وصول تک جو ولایت کے معنی ہیں اب تک نہیں پہنچا ہے جاننا چاہئے کہ ولایت کے لئے جذبہ شرط ہے لیکن اُس کا دائمی ہونا شرط نہیں بلکہ بعضے برسوں جذب اور مستی میں رہتے ہیں بعد اُس کے ہوشیار ہو جاتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ

سلطان العارفین حضرت بایزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس ۳۰ برس تک اس مقام میں رہے اور بعضے ایک ساعت مجذوب ہو جاتے ہیں مجذوبین اس مرتبے میں پھنس گئے اور نکل نہ سکے اور ہوشیار نہ ہوئے اسی وجہ سے اس ترتیب کے لائق نہیں ہیں مشائخ ملک ہوشیاری کے بادشاہ ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے خلیفہ اس دولت مشرف ہیں

لقمہ وصل : بقاء باللہ مراد ہے مرتبہ جمع الجمع سے جو حیرت کبریٰ آخرین مقام رضا اور تسلیم ہے جاننا چاہیئے کہ بقا باللہ اولین حالت کی طرف رجوع کرنے کا نام ہے یعنی بدایت میں جو تفرقہ اور ان اشیاء متعینہ کا مرتبہ ہے مبتدی کی نظر مظاہر میں رہتی ہے بلا لحاظ ظاہر کے اس مرتبے میں پوری غفلت اُس کے شامل حال ہے اور غیبت اور بیخودی اور جذب کامل اور رفع قید اور تعینات اور تشخصات اور اضافات کی طرف ترقی کے بعد پھر باعتبار تعینات اور مظاہر تشخصات اور اضافات کے رجوع کرتا ہے لیکن دوسری نظر سے نہ نظر اول سے اگرچہ دونوں مرتبے آپس میں شریک ہیں اور اسقدر تعینات کا اعتبار دونوں میں معتبر ہے مگر فرق ظاہر ہے کیونکہ اول میں سالک کے دل کا مقصود اور مطلوب اور متوجہ الیہ محض امور متعینہ متشخصہ مقیدہ ہیں اور امر مطلق ملاحظہ اور مطالعہ بالکل مفقود اور معدوم ہے اور دوسرے میں سالک کے دل کا مقصود اور مطلوب اور متوجہ الیہ صرف ذات مطلق ہے اور تشخصات اور اضافات تعینات اس طرح سے ملحوظ ہوتے ہیں کہ وہ اُس کے اسماء اور صفات کے مظاہر ہیں پس جیسا اول میں درمیان جمال اور جلال کے سالک فرق کرنے والا ہے ۔ ویسا ہی دوسرے میں بھی مگر دوسری نظر سے اور دوسری آنکھ سے لیکن دوسرے مرتبے میں بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو مخلوقات کے مشاہدہ میں پہلے پہل ذات مطلق ملحوظ اور مرئی ہوتی ہے اور اُسے ذات کے نور سے دوسری بار تعینات اور اضافات دیکھتے ہیں اور بعضے وہ لوگ ہیں جو ہر چیز کے

مشاہدہ میں ذات مطلق کا مطالعہ کرتے ہیں اور بعضے وہ لوگ ہیں جو ہر چیز کے مشاہدہ کے بعد ذات مطلق کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ایک کہتا ہے کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ یعنی جس چیز کی طرف ہم نے نظر اُٹھا کر دیکھا اس میں خدا ہی کو پایا دوسرا کہتا ہے مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہِ بَعْدَہٗ یعنی جس چیز کو ہم نے دیکھا اُس کے بعد خدا ہی کو دیکھا الغرض ہم لوگوں میں ہر ایک کا مقام معین ہے ۔ عارف جب مقام آخر میں پہنچتا ہے تو اس میں اور لوگوں میں عوالناس کو فرق کرنا دشوار ہو جاتا ہے ایسے مقام میں حدیث قدسی کا مطلب سمجھ میں آتا ہے ۔ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ یعنی میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں میرے سوا اُن کو کوئی نہیں پہچانتا ایسے مقام پر چند عامی کا قول محمول ہے جس کو اللہ نے نقل فرمایا ہے مَا لِھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ یعنی اس پیغمبر کو کیا ہو گیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے اور اسی مقام کی اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ یعنی کچھ خدا کے مرد ہیں کہ تجارت اور خرید و فروخت اُن کو خدا کے ذکر سے نہیں روکتی ۔ پہچاننا اہل اللہ کا جو کمال کے درجے کو پہنچے مشکل ہے کیونکہ اُن کا ظاہر اور لوگوں کے ظاہر کے مانند ہوتا ہے بخلاف مجذوبوں اور مجنونوں کے کہ لوگ ان کی تمیز کر لیتے ہیں اور اعتقاد سے پیش آتے ہیں اس سبب سے کہ اُن لوگوں کا طور اور لوگوں کے مخالف ہوتا ہے لیکن ہوشیار لوگ جو فردیت حقیقیہ کے مقام میں پہنچ چکے ہیں اُن سے کرامات کمتر ظاہر ہوتی ہیں کیونکہ ان لوگوں کا متوجہ الیہ صرف ذات بیرنگ ہے اور نفوسی اور آفاقی تصرفات صفاتی تاثیرات سے ہیں جو لوگ اس مقام کے نیچے ہوں گے اُن سے بہت تصرفات ہوں گے اس مقام کی تفصیل لکھنے سے باہر ہے چنانچہ یہ آیت شاہد ہے قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمَاتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا ط اے بھائی اگر یہ چند سطر تو دل کی نظر سے

مطالعہ کرے گا تو امید قوی ہے کہ ظاہر میں بلا ذریعہ شیخ کے اپنے کو بھی اسے بلندی پر پہنچا سکتا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ بلا مدد شیخ کے پورا کام نہ ہوگا کیونکہ بہت سی ایسی مشکلیں ہیں جس سے شیخ ہی کی مدد باطن نکالے گی اور کتاب پڑھنے سے کچھ نہ ہوگا بعضے خود بین اور خود پرست اس کے مشتاق ہیں کہ کسی شیخ کی بیعت میں نہ داخل ہوں اور نہ خدا رسیدہ کی صحبت کا التزام کریں اور چاہتے ہیں کہ ذکر اور فکر اور کام کی تکمیل کتاب ہی کے ذریعہ سے کریں یہ دشوار اور مشکل اور نادر ہے خداوند ہمارے اور قوم کے درمیان میں سچا فیصلہ کر دے تو ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

قول کلی

لقمہ وصل اے طالب خدا تجھ کو راہ بتادے جان لے کہ تمام اذکار اور افکار اور مراقبات کی قسموں سے مقصود محویت اور فنا ہے کیونکہ ابتدائے فطرت میں لطیفہ ربانیہ کی شان قصد کی یکسوئی اور جمعیت ہے اور مخلوق کی ربط سے اس کے تعلقات بڑھتے ہیں اور اس قصد کی یکسوئی اور جمعیت سے قصد کے کثرت اور تفرقہ کی طرف پہنچتا ہے صاحب انصاف کی ہمت کا مقتضاء یہ ہے کہ پھر اسی یکسوئی کی طرف مائل ہو اور لطیفہ کے متفرقات کو یکسوئی سے ربط دیوے اور اس کے حاصل کرنے کا طریقہ سوا اس کے نہیں ہے کہ اپنے علم کو بسیط کرے اور متفرقات سے ایک جا متوجہ ہونا کہ ہر طرح سے خدا ہی کو دیکھے یعنی عالم ذات میں ذات کو اور صفات میں صفات کو اور افعال میں افعال کو جس سے اس کو اپنے وجود کا ساری مخلوقات میں ساری ہونا معلوم ہو جائے اس میں سالک کو ایمان حقیقی اور کمال تقویٰ حاصل ہوگا اور اس کو معلوم ہو جائے گا کہ جنت کیا ہے اور دوزخ کیا دنیا کیا ہے اور آخرت کیا اور روح کیا ہے اور نفس کیا شیطان کون ہے اور رحمان کون رہنما کون ہے اور گمراہ کرنے والا کون

کی غرض عارف کے متعلق نہیں ہے لیکن بمقتضائے شہود اس سے چارہ بھی نہیں ہے اور ان اذکار اور افکار اور مراقبات کے طریقے کا مدار در اصل عشق پر ہے جس قدر عشق زیادہ اسی قدر تاثیر زیادہ اور جس قدر عشق سست اسی قدر تاثیر کمتر کمتر اور کبھی ان اقسام کی مزاولت سے ٹوٹی ہوئی محبت کا رشتہ مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے اور ان اذکار اور افکار اور مراقبات کو ثواب حاصل کرنے کی نیت سے نہ کرنا چاہیے کیونکہ عاشق کی شان اس سے برتر ہے۔

لقمہ وصل: جاننا چاہیے کہ جیسے یہ گذشتہ اذکار توحید کی معنی خبر دیتے ہیں۔ اسی طرح ابیات اور اشعار توحید کے معنی بتاتے ہیں مگر اتنا فرق ہے کہ عربی زبان کو کامل مظہر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوی مناسبت ہے پس تاثیر زیادہ ہوگی اگرچہ زبان کی نسبت حقیقت نبوی کے ساتھ برابر ہے۔

بیت: عشق را با مومن و کافر نباشد احتیاج
این سخن در مسجد و بتخانہ مے باید نوشت

لقمہ وصل: مشائخ رحمۃ اللہ علیہم نے جو برزخ مقرر کیا ہے اس سے مقصود پراگندگی کا اجتماع ہے۔ کیونکہ آدمی حواس کی پراگندگی اور خطرات کے ہجوم کے باعث توحید علمی سے محروم رہتا ہے برزخ حواس میں جمعیت پیدا کرتا ہے خصوصاً جب برزخ ادیب ہو کیونکہ اس برزخ کی صورت وہبی یا حقیقی کے ملاحظہ سے جس کی شان طلب ادب ہے حضوری کا خشوع اور خضوع حاصل ہوتا ہے اور نفع پہنچاتا ہے اور مشتاق اس معنی کو جو اس برزخ میں رکھی گئی ہے سالک میں پیدا کر دیتی ہے کیونکہ اندیشہ جس طرف دوڑایا جاتا ہے اسی کا رنگ پکڑ لیتا ہے اسواسطے کہ وہ ہیولانی صفت اور قابل صورت ہے مولانا روم فرماتے ہیں۔

مثنوی: اے برادر تو ہمی اندیشہ ما بقی تو استخوان و ریشہ

گر گل است اندیشۂ تو گلشنے　　　　در بود خارے تو ہیمہ گلخنے

اور ہر مخلوق برزخ ہو سکتا ہے اسواسطے کہ برزخ اُس واسطہ کو کہتے ہیں جو دل اور مقصود کے درمیان میں ہے کیونکہ مقصود نہایت لطافت اور پاکی کے باعث مدرک نہیں ہو سکتا پس اُسی کے جمال کو جس چیز میں لاویں وہی واسطہ ہے ذرہ سے آفتاب تک اور فرش سے عرش تک ہر ایک میں اُسی کا جلوہ ہے جس میں نظر کرے گا اگر آنکھ بینا ہے تو اُسی کو دیکھے گا ہاں برزخوں میں تفاوت ہے مثلاً شیخ کا برزخ کچھ اور ہی بات پیدا کرتا ہے۔ اور پتھر کنکر کا کچھ اور جس قدر برزخ زیادہ لطیف اور عقلی ہوگا اُسی قدر کام بنے گا اور جسقدر برزخ کثیف اور صور محسوسہ سے ہوگا اسی قدر زیادہ خراب مشائخ ہر سالک کی استعداد کے لائق برزخ مقرر کرتے ہیں جس میں قوت عاقلہ ہے اُس کو برزخ عالم معقول کا بتلاتے ہیں اور جس میں قوت عاقلہ نہیں ہے عالم محسوسہ جزئیہ کا لیکن میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ سالک کی حالت پر غور کریں کہ کس چیز کی وقعت اُس کے جی میں ہے اور کیا چیز اُس کو بھلی معلوم ہوتی ہے مثلاً کوئی کسی لڑکے پر عاشق ہے اور اُس کے عشق میں حیران و پریشان پس اُس لڑکے کا جمال اُس کی نظر میں شیخ کے جمال سے زیادہ بھلا معلوم ہوگا۔ ایسی حالت میں شیخ اپنے برزخ کا حکم نہ دے بلکہ اس لڑکے کے برزخ کا حکم دے۔ کثرت شغل مراقبہ اُس موج سے آہستہ آہستہ اُن کو نکالے گا اور ظاہری تعلقات کو چھوڑا کر اُس کو معنوی تعلقات کی طرف پہنچا دے گا اور بھی مثلاً کسی کی نظروں میں پھول اور چمن بھلا معلوم ہوتا ہے اُس کا برزخ بھی مقرر کرنا چاہیئے اسواسطے کہ شیخ کے جمال کا اثر ایسا نہیں ہوگا جیسا اُس پھول اور چمن کا ہوگا لیکن یہ شغل اُس کو بھنور سے نکال لے گا۔ اسی طرح اوروں کو بھی قیاس کر لینا چاہیئے۔

تقمہ وصل: حبس نفس اور حصر نفس اور ذکر دو ضربی اور شش ضربی اور حدادی وغیرہ جس میں سخت حرکات ہیں اُس سے باطن میں حرارت پیدا کرنا مقصود ہے جس سے عشق

اور شوق پیدا ہو اور محبت کی آگ بھڑکے اور سالک میں جوش و خروش پیدا کرے، اور اس کو مست کر دے اسی واسطے کہا گیا ہے کہ جوانوں کو ذکر تعلیم کرنا زیادہ مفید ہے اور کہتے ہیں کہ صوفی تیس برس کے بعد سرد پڑ جاتا ہے لیکن لڑکپن میں ذکر نہیں سیکھنا چاہیئے کیونکہ ذکر کی حرارت جلا دے گی اور جب بلوغ کے قریب پہنچے تو حرج نہیں ہے اور جوانی کے زمانہ میں جو محنت سالک کر سکتا ہے بڑھاپے میں نہیں کر سکتا اور شہود اور کشف جو اوائل سن میں ہوگا بڑھاپے میں نہیں ہوگا شیخ نظام الدین نارنولی قدس سرہ اللہ تعالی اُن کی کوشش کا پھل عطا فرمائے بار دصوفیوں کو تخم بنواڑ کھانے کو فرماتے تھے تاکہ نباتی دواؤں سے اُن لوگوں کی طبیعت میں سوزش اور گرمی پیدا ہو۔

تقمہ وصل: اشغال اور اذکار گذشتہ میں جو حرکت قلب اور آواز سرمدی اور نوالی انفاس وغیرہ کو اختیار کیا ہے اُس میں یہ بھید ہے کہ یہ امور اپنے معیار ہونے کے باعث اُس علم کو جو تقرب اور تواصل کا موجب ہے دائم الوقوع کر دیتے ہیں کیونکہ ان کا دوام اور اتصال ثابت ہے اور جس کا ایسا معیار ہوگا اور وہ بھی دائم الوقوع ہوگا اگرچہ ایسے امور دائمی اور بھی ہیں کہ اس کے معیار ہو سکتے ہیں جیسے آسمان اور ستاروں کی چال اور دریا کے پانی کا آنا جانا وغیرہ مگر اس میں بات یہ ہے۔ کہ یہ امور آدمی کے جسم سے علیحدہ ہیں اس وجہ سے ان پر توجہ بعید ہے ان پر توجہ ایسے نہیں ہو سکتی جیسے آدمی کو اپنے میں توجہ ہے اگر کوئی کہے کہ ہر آن اور ہر لحظہ میں آدمی کا رنگ معدوم ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کا مثل موجود ہوتا جاتا ہے اور یہ حالت دائمی ہے پھر اس کو معیار کیوں نہیں بناتے ہم اس کا جواب دو طرح پر دیں گے۔ پہلا جواب یہ ہے کہ رنگ کا تعلق آنکھ سے ہے اور مراقبات میں بلکہ تمام ذکروں میں آنکھ کا بند کرنا نافع بلکہ ضروری ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اس کا ہر آن میں معدوم اور موجود ہونا بدیہی نہیں ہے بلکہ نظری ہے جب چند مقامات مخدوشہ قائم کیئے جائیں گے تو اُس کا ثبوت ہوگا

پھر بھی ظنی طور پر۔

لقمہ وصل :۔ آتشین نغمہ جو خود سالک میں ہے محبت کی زیادتی سے بھڑک جاتا ہے کسی دوسری چیز کے جمع کرنے کی حالت نہیں ہوتی اور چونکہ کثرت ذکر سے ڈر پیدا ہوتا ہے اس باعث سے ابتدا میں گریہ وزاری و بے قراری اور سخت حرکتیں پیدا ہوتی ہیں اور آنکھ اور منہ اور ناک سے رطوبات جاری ہو جاتی ہیں اور جو لوگ تحیر کے مرتبے تک پہنچ گئے ہیں وہ فراق سے نہیں روتے اور اگر حالت وصال میں روتے ہیں تو اُن باتوں پر جو اُن سے چھوٹ گئی ہیں یا اور کسی بات پر جو عشق کا مقتضا ہے اس میں یہ فرق کرتے ہیں کہ ان لوگوں کا آنسو میٹھا ہوتا ہے اور درد سے رونے والوں کا کھاری اور کڑوا اور ان کے رقص کی حالت بہت سبک اور ملائم اور نہایت موزوں ہوتی ہے اور اکثر وزن الحان کے موافق رقص کرتے ہیں اس کا نام نواطق روحانی ہے یہ نہایت سینہ کی کشادگی اور خوش وقتی پر دال ہے اگرچہ اس قسم کے رقص کا عوام زیادہ اعتبار نہیں کرتے اور اُس ہجوم لانے والے سماع سے کشادگی پاتے ہیں مگر خواص جانتے ہیں کہ یہ حرکت کہاں سے ہے یعنی سجود قلب کی ہے اور جو شخص پہلے پہل اس مجلس میں اُٹھے اور جو کام رقص میں کرے اور پھر جو کچھ اُس مجلس میں ہو سب اُس کے ذمہ ہے اگر بہتر ہے تو بہتر اگر برا ہے تو برا اور سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر صوفی کی پیٹھ زمین پر لگ جائے تو اپنے کو یا اپنے کپڑوں کو قربان کرے اور صاحب رسالہ قشیریہ فرماتے ہیں کہ جس شخص سے حرکت صادر ہو خواہ مبتدی ہو یا متوسط یا منتہی اس کے حال میں کچھ نہ کچھ نقصان آوے گا اور جب تک ہجوم اور غلبہ نہ ہو اپنی جگہ سے ہلنا نہ چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو ثابت اور راسخ رہنا چاہیئے یہ اُس کا آخر ہے جس کے لئے ہم نے قلم اُٹھایا تھا اور اب تک بعضے طریقے توقف میں رہ گئے ہیں اگر اشارہ ہوگا اُن کے ذکر کرنے سے چارہ نہیں ہے

خاص ہدایت

توحید ذاتی کے مراقبہ کو کہ تمام ذوات حق جانے اور ماسوا کو غیر موجود سمجھے محققان حال نے منع فرمایا ہے کہ اس کا سمجھنا بدون وجدان کے نہیں ہو سکتا۔ اجمالی طور پر سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمیشہ اسی حال میں رہے عنایت الٰہی سے رفتہ رفتہ پورے طور پر کشف ہو جاوے گا اور ابتداً حال میں تلاش اور تحقیق نہ کرے۔

فائدہ :چاہیئے کہ مراقبہ میں نہایت مشق اور ملازمت کرے تا کہ دل کا بتکلف متوجہ کرنا جاتا رہے بلکہ یہ بات حاصل ہو کہ مراقبہ کا چھوڑنا غیر ممکن ہو جاوے اور اُس سے حالت اور حضوری اور محویت اور اپنی اور عالم کی نفی اور حق کا اثبات ظاہر ہو اور ایک لحظہ بھی موقوف ہونے میں ہلاک ہونے کا خوف ہو۔

ارواح ملائکہ اور ہر روح کے کشف کا طریق

طالب کو چاہیئے کہ داہنی طرف سبوح اور بائیں طرف قدوس اور آسمان کی طرف رب الملٰئکۃ کہے اور دل پر والروح کی ہزار مرتبہ ضرب لگائے اور مطلوب کی طرف توجہ کرے پس وہ روح بیداری یا خواب میں ملاقی ہوگی اور اگر دو ہزار بار ضرب لگائے گا جلدی مقصود حاصل ہوگا۔

ذکر کشف آئندہ کے لئے

داہنی طرف یَا اَحَد اور بائیں طرف یَا صَمَد اور سر کو شانے کی طرف [illegible] کر یَا حَیّ اور دل میں یَا قَیُّوم کی ہزار ضربیں لگائے اور دفع بلا کے واسطے

بھی ہزار مرتبہ اسی طرح لہنا مجرب ہے

ذکر بیمار کی شفا کے واسطے

داہنی طرف یَا اَحَدُ بائیں طرف یَا صَمَدُ آسمان کی طرف وِتْرُ دل میں یَا فَرْدُ ہزار بار کہے

ذکر امورِ مشکلہ کے حاصل ہونے او، وقائع آئندہ کے کشف کے واسطے

تہجد کی نماز کے بعد ہزار دفعہ داہنی طرف یَا حَیُّ بائیں طرف یَا قَیُّوْمُ آسمان کی طرف یَا وَهَّابُ دل میں یَا اَللّٰهُ کی ضرب لگائے اور دعائے کرے ۔ ۱۲

ذکر کشف قبور کے واسطے

پہلے اکیس دفعہ یَا رَبُّ کہے بعدہٗ آسمان کی طرف یَا رُوْحُ اور قبر پر یَا رُوْحَ اور دل پر یَا رُوْحَ الرُّوْحِ کی ضرب لگائے میت کا حال علانیہ یا خواب میں معلوم ہو جائے گا

دوسرا طریق

قبر کے پاس بیٹھ کر پہلے میت پر فاتحہ پڑھے پھر آسمان کی طرف اکشف لی یا نور ۔ اور دل پر بھی اکشف لی یا نورُ ۔ اور قبر پر عن حالہ کی ضرب لگائے اور قلب کی طرف متوجہ ہو

ذکر کشف رُوح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

چاہیئے کہ حضرت کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود پڑھے اور داہنی طرف

یَا اَحْمَدُ اور بائیں طرف یَا مُحَمَّدُ اور دل میں یَا رَسُوْلَ اللّٰه ہزار مرتبہ کہے علانیہ یا خواب میں دولت دیدار سے مشرف ہوگا

محاسبہ نفس

معلوم ہو کہ اکثر فقراءِ غنی صفت و اغنیائے فقیر صورت طالب اس بات کے ہیں کہ رموزِ فقر سے وقوف حاصل کریں اور اپنے آپ کو نین حرام و ممنوع طریقہ سے بچائیں لیکن طاقت علمی اسقدر نہیں رکھتے کہ کتب مروجہ کے مطالعہ سے اپنے مُدعا کو پہنچ سکیں اور تمنائے دلی و آرزو قلبی۔ استفادہ بہرہ اٹھا دیں لہذا بندہ حقیر فقیر محبوب الٰہی نے بہ طبق ارشاد پیر و مرشد قل ہو اللہ شاہ ۔ کے ارشادات فراہم کر کے رسالہ لکھا اور جاننا چاہیئے کہ انسان کو ۔ جو حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ۔ پیدا کیا ہے اور خلعت بشریت سے اس کو مشرف فرمایا ہے ۔ تو اسی مطلب کے واسطے کہ یہ پابندِ نفس ۔ اپنے آپ کو حضیض غفلت سے نکال کر اوج معرفت پر پہنچائے ۔ اور اپنی ہستی موہوم کو باقی قدیم کے ۔ وجود ابدی میں محو کر دے اور اپنی اصلی ۔ مبتداء اور حقیقی وطن کی سیر کرے ۔ اسی لئے باری تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنی ہم نے جن و انس کو محض اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری شناسائی اور عرفان حاصل کرے ۔ چنانچہ اہل تفسیر کا اتفاق ہے کہ کلمہ لِیَعْبُدُوْنَ کے معنے یعرفون ہیں ۔ یعنی تا کہ پہچانیں باری تعالیٰ نے جو بشر کو تمیز عطا کی اور اس سبب سے اس کو کل مخلوق پر شرف دے کر اشرف المخلوقات کا خطاب عطا فرمایا تو محض اس مطلب کے واسطے خدمت خالقیت پر مخلوق سے عیاں ہے پس ہر ایک فرد بشر کا جو حدِ بلوغت کو پہنچا ہو ۔ پر فرض ہے کہ اس مقصد اقصٰے و مطلب اعلٰے کو مقدم سمجھے ۔ اور جانے کہ بدوں اس کے نجات کسی صورت سے حاصل

نہیں ہو سکتی ۔ چونکہ طلب اس کی ہر ایک شخص کے حق میں فرض ہے ۔ پس اس فرض [illegible] کرنا بھی علیٰ ہذ القیاس ، فرض ہے ۔ سو اس فرض کی مختصر کیفیت فقیر یہاں بیان کرتا ہے ۔ بغور ملاحظہ ہو

واضح ہو کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ کی معرفت کسی صورت سے حاصل نہیں ہو سکتی ۔ جب تک کہ اپنے نفس کی معرفت حاصل نہ ہو ۔ مرشد نامدار امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ صاف فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے حق سبحانہٗ تعالیٰ کو پہچانا ۔ اسی واسطے فرماتے ہیں کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ یعنی جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا اور حق تعالیٰ فرماتا ہے سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ یعنی ہم نے اپنی نشانیاں جہان میں اور اُن کے نفسوں میں دکھا دیں گے تا کہ حق کی حقیقت اُن پر آشکارا ہو جائے اور جان لیں کہ حق یہی ہے فی الحقیقت کوئی چیز ایسی نہیں ۔ جو تیرے نفس سے زیادہ تجھ سے نزدیک ہو ۔ جب ایسی نزدیک تر چیز پہچاننے میں نہ آئے ۔ تو اور چیز کیا پہچانی جائے گی ۔ اور تم جو کہتے ہو کہ ہم اپنے آپ کو پہچانتے ہیں سو غلط ہے ۔ ایسی پہچان خدا کی معرفت میں کام نہیں آتی ۔ کیونکہ انسان کے علاوہ ہر حیوان مثلاً بیل بھی تو اسقدر پہچان سکتا ہے کہ یہ میرا سر ہے ۔ یہ ہاتھ ہے یہ پیر ہے اور یہ شکم وغیرہ ہے ۔ لہذا یہ اعضائے ظاہر ہیں ۔ اور باطن کی معرفت اگر صرف اسقدر حاصل ہے کہ جب تجھ کو بھوک لگتی ہے تو کھانا مانگتا ہے ۔ غصہ آتا ہے تو کسی کو کاٹ کھانے دوڑتا ہے ۔ اور جب شہوت غلبہ کرتی ہے تو عورت کی تلاش کرنے لگتا ہے ۔ پس اس معرفت میں بھی کل چارپائے ہی نہیں ۔ بلکہ کل حیوانات تیرے ساتھ ہیں ۔ پس اے انسان تجھ کو جو اپنی معرفت حاصل کرنی ہے ۔ تو معلوم کرنا چاہیئے کہ میں کیا چیز ہوں ۔ اور کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جاؤں گا اور اس دنیا میں کس واسطے آیا ہوں ۔ اور تجھ کو کس واسطے پیدا کیا گیا ہے ۔ اور سعادت تیری کس کام میں ہے ۔ اور شقاوت کس فعل میں ۔ تیری ذات

میں جو اوصاف ہیں بعض اُن میں سے چارپایوں میں پائے جاتے ہیں بعض درندوں میں بعض صفات شیطانی ہیں اور بعض ملکی ۔ پس جب تک تو ان سب میں سے ۔ یہ نہ پہچان لے کہ میں کون ہوں اور میری اصل کیا [illegible] تب تک تو اپنے نفس کی معرفت سے بالکل بے بہرہ ہے ۔ اگر تو چارپایوں کے اصل میں سے ہے تو ان کا کام فقط کھانا اور سونا ہے تو بھی اس پر کفایت کر ۔ اور درندوں کا کام چیرنا پھاڑنا اور شیطان کا کام مکر فساد پیدا کرنا ہے اگر تو ان میں سے ہے تو ان کے فعل اختیار کر اور فرشتوں کا کام مشاہدۂ جمال الٰہی حاصل کرنا اور چشم اور غضب وصفات بہیمی وسبعی سے دور رہنا ۔ اگر تیری معرفت فرشتوں سے ملتی ہے تو ان میں جا مل اور کوشش کر کہ مشاہدہ جمال مطلق تجھ کو حاصل ہو [illegible] اور صفاتِ عارضی جو تیری ذات میں پیدا کئے گئے ہیں صرف اسی واسطے ہیں کہ تجھ کو اپنے شکنجہ میں پھنسا لیں اور رات دن تجھ سے مشقت لیں ۔ یا تو ان کو اپنے قابو میں لائے اور اس دنیا کے سفر میں جو تجھ کو درپیش ہے ۔ کسی کو اپنا مرکب اور کسی کو اپنا صلاح بنائے اور جب تک اس منزل میں تو فرو کش ہے ان کو کام میں لگائے رکھے ۔ جب یہ تیرے سارے مطیع اور تابعہ ہو جائیں گے تو تُو اپنی منزل گاہ میں جس کو خاص حضرت الٰہی اور عوام بہشت کہتے ہیں پہنچ جائے گا ۔

اور سب سے آسان وسہل طریقہ اپنی شناسائی کا یہ ہے کہ انسان کی پیدائش دو چیز ہے ایک قالب بدنی ظاہر ہے جس کو تن کہتے ہیں اور اس کو ظاہر آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں اور دوسرا تن باطن ہے جس کو نفس کہتے ہیں ۔ یا دل یا جان کہتے ہیں ۔ اور یہ باطنی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے نہ ظاہری آنکھ سے اور شناسائی فقط اسی جان یعنی نفس سے درکار [illegible] تن کی اور شناسائی دل کی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ہستی اُس کی نہ معلوم ہو جائے اور [illegible] نہ جائے کہ نفس کیا چیز ہے ۔ پس ہستی اُس کی صریح ہے ۔ کسی کو اسکی ہستی کی [illegible] شک نہیں اور یہ ہستی کچھ تن کے متعلق نہیں ۔ کیونکہ تن مُردے کا بھی ہوتا ۔

اور جب جان نہیں ہوتی تو تن مردار ہو جاتا ہے اگر کوئی شخص آنکھیں بند کرلے ۔ اپنے تئیں اور زمین و آسمان سب کو فراموش کردے پھر بھی اپنی ہستی کو ضرور پہچانتا ہے ۔ اس سے فراموش ممکن نہیں ۔ اگرچہ کالبد کا قالب زمین و آسمان سے فراموش ہوسکتا ہے ۔ جب یہ بات مثال آدمی اپنے ذہن نشین کرلے تو آخر کی حقیقت بھی اُس کو بخوبی معلوم ہوسکتی ہے اور جان لیتا ہے کہ ممکن ہے کہ قالب بدن ظاہری فناہ ہو جائے اور وہ ویسے کا ویسا قائم و درست رہے ۔ کیونکہ نفس ناطقہ جسے دوسرے لفظوں میں جان یا روح کہتے ہیں ۔ ازبسکہ جوہر بسیط نورانی ہے ۔ حادث ہے ۔ مگر من حیث نہیں ہے ۔ بسبب کمال نورانیت کے مدرک الکلیات ہے امور نیک و بد کا سمجھنا جزا و سزا کا مترتب ہونا ۔ اسی کی ذات سے متعلق ہے اس کی مثال جسم انسان میں ٹھیک ایسی ہے جیسے شمع لالٹین میں رکھی ہو ۔

اب لالٹین کی حالت دیکھنی چاہئے کہ کیسی ہے ۔ کبھی تو لالٹین کے شیشے باریک شفاف صاف بے غبار اور سفید ہوتے ہیں ۔ کبھی وہ شیشے سیاہ یا سُرخ یا سبز ۔ اودھے یا نیلے رنگوں وغیرہ کے ہوتے ہیں ۔ کبھی وہ شیشے بالکل بے جرم ہوتے ہیں کبھی جرم دار کبھی اُن پر سیاہی پھیل جاتی ہے کبھی غبار سے اُن کی رنگت میلی ہوتی ہے ۔ ان مختلف حالتوں کے لحاظ سے اُس شمع کی روشنی بھی کم و بیش ہوتی رہتی ہے اگر لالٹین کے شیشے بالکل سفید، باریک شفاف بے جرم ہوں گے تو روشنی صاف ظاہر ہوگی دُور تک کی چیزیں دکھائی دیں گی ۔ باریک چیزیں بھی چھپی نہ رہیں گی ۔ اور اگر غبار پڑا ہوگا ۔ تو ذرا اُس کی روشنی میں کمی ہوگی ۔ اگر شیشوں پر سیاہی جمی ہوگی ۔ تو اُس سے بھی زیادہ روشنی میں کمی ہوگی ۔ اگر علاوہ سیاہی کے کوئی اور حائل ہوگا ۔ اور بالکل روشنی باہر نہ آسکے گی ۔ اگر شیشے رنگین ہوں گے تو اُن کی صفائی اور عدم صفائی کے مطابق روشنی کا ظہور ہوگا ۔

اسی طرح نفس کا حال انسان کے جسم میں ہے ۔ کیونکہ جسم انسان یا تو معتدل القوام،

معتدل الترکیب اجزا سے ترکیب پایا ہوگا ۔ امراض ۔ اسقام ۔ اوہام ۔ افکار وغیرہ سے خالی ہوگا ۔ تو لطیف ہوگا حاشے سب درست ہوں گے افعال بدنی درست ہوں گے یا یہ کہ ترکیب اجزا کثیفہ سے ہوتی ہوگی تو غذا اُس کی اچھی نہ ہوگی ۔ امراض و اسقام اُس میں ہوں گے ۔ حاشے کمزور ہوں گے افعال بدنی کا نظام قائم نہ ہوگا ۔ یا یہ کہ ترکیب جسم تو معتدل ہوگی ۔ مگر افکار و اوہام و تخیلات کی وجہ سے حاشے منتشر ہوں گے ۔ یا یہ کہ ترکیب جسم کے اعتدال کے ساتھ اسباب خارجیہ کی وجہ سے امراض و اسقام پیدا ہو کر حاشیوں کو تباہ اور قوت روح کو نقصان پہنچاتے ہوں گے ۔

اگر پہلی صورت ہے تو نفس کے ادراکات سعی ہوں گے ۔ روشنی زیادہ ہوگی معلومات وسیع ہوں گے ۔ اگر دوسری و تیسری صورتیں ہوں گی ۔ تو لامحالہ ادراکات کمزور اور روشنی نفس کی کم ہوگی ۔ پھر جس طرح جسم میں لطافت ہوگی اور اخلاق میں درستی ہوگی اُسی طرح کم و بیش ادراکات کی بھی حالت ہوگی ۔ وہ لوگ جو اس کے ذائقے سے کسی قدر آگاہ ہیں کہ نفس کی روشنی کیا کام دیتی ہے وہ لوگ ہمیشہ اسی فکر میں رہتے ہیں ۔ کہ یہ جوہر نفیس نورانی جو انسان کو مرحمت ہوا ہے اُس کو ویسا ہی صاف رکھیں اسی سے وہی کام لیں جس کے لئے یہ البابا پیدا کیا گیا ہے اور جو لوگ اس سے واقف نہیں وہ اُس کے ساتھ دشمنی کرکے اس کی اصل قوت کو بھی ضائع کر دیتے ہیں ۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسم یا حواس میں خلقی کمزوری ہوتی ہے مگر انسان اُس کو اور ان تدبیروں کے ذریعے سے دفعہ کرتا ہے مثلاً اخلاق کی اصلاح کرتا ہے ۔ امراض روحانی و جسمانی کو دفعہ کرتا ہے جو امور جسم کی کثافت کے بڑھانے والے اور روح کو گندہ و تاریک کرتے والے ہیں ان کو زائل کرتا ہے ۔ جس سے صفائی نفس کی حاصل ہوتی ہے

فائدہ ۵ تصفیہ نفس کا یہ ہوتا ہے کہ نورانیت روح کی بڑھ جاتی ہے

اور امور غائبہ حاضر معلوم ہونے لگتے ہیں دوسروں کے دل کی باتوں پر اطلاع ہونے لگتی ہے انسان جو کچھ خواہش کرتا ہے وہ شے روحانی کشش سے حاصل ہو جاتی ہے علم لذیذ معلوم ہونے لگتا ہے اور جہل بدمزہ معلوم ہوتا ہے۔

اس تصفیہ یعنی تصفیہ نفس کی اچھی صورت یہ ہے کہ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو ترک کر دے گناہوں سے اجتناب کر کے پاک نفس اور حسن اخلاق کو اپنا شعار قرار دے غذائے لطیف کھائے اور کم کھائے۔ صحبت جہال و اشرار سے پرہیز کرے اختلاط و ارتباط عوام سے ترک کے ذکر خدا کی مزاولت کرے۔ اور عبادات خدا میں سرگرم رہے قوتِ سبعیہ اور حیوانیہ کو مغلوب کر کے قوت ملکیہ کو غالب کرے اسی کا نام جہادِ اکبر ہے اور یہ جہاد نفس پروردگار عالم کو حد سے زیادہ پسند ہے۔

چونکہ علمِ نفس اور جہادِ اکبر عمدہ ترین اشیائے عالم میں سے ہے جس کو تحصیل ابدی کے کامیابی کا باعث ہے تو قرآن مجید نے جہادِ نفس کی تعلیم بھی ان لفظوں میں دی ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں یا جن لوگوں نے ہماری خوشی کے لئے جہادِ نفس کیا ہے ضرور بالضرور ہم اُن کو اپنی راہ کی ہدایت کریں گے۔ ظاہر لفظ سے جہاد کے یہی معنے ہیں کہ اپنے نفس کو شہوات اور غضبنات سے جو کوئی روکے گا اور اپنے اخلاق کی اصلاح کرے گا پاک باطنی کو شعار بنائے گا اس پر اسرار خدائی منکشف ہوں گے اور معلومات وسیع ہوں گے

چنانچہ تجربہ بھی اس کا شاہد ہے کہ جس قدر اخلاق رذیلہ کو آدمی کم کرتا اور اخلاق حسنہ کو حاصل کرتا ہے ترک شہوت کر کے اپنے نفس امارہ کو مغلوب کرتا اسی قدر اس پر اسرار الٰہی مخفیات ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ عوام الناس کے نزدیک وہ شخص عالم الغیب ہو جاتا ہے اور بیشک یہ بات ممکن بلکہ حاصل ہے آج کل بھی جو آیت کے مفہوم پر عامل ہیں وہ حقائق امور پر بالنسبت دوسروں کے

بہت زیادہ اطلاع رکھتے ہیں۔ انبیاء و اوصیاء کو اسی علم النفس اور جہاد نفس نے اس مرتبہ پر پہنچا دیا ہے جو آپ کو کتب سیر سے معلوم ہوتا ہے اور فقراء ہنود و فقراء اہل اسلام کو بھی جو بیشتر یہ صفت حاصل تھی وہ بھی اسرار دان رہے ہیں اور اب بھی اس صفت سے متصف ہیں۔ البتہ انبیاء و ائمہ علیہ السلام اور دیگر لوگوں میں یہ فرق ہے کہ فریق اوّل کو یہ صفت خلقتہً صفائی نفس کی وجہ سے بطور عطیہ الٰہیہ حاصل تھی اُس پر انہوں نے جہاد نفس کو اضافہ کر دیا اور فریق ثانی یعنی علاوہ انبیاء و اوصیاء کے جن کو یہ صفت حاصل ہوئی ریاضت سے اور جہاد نفس سے حاصل ہوئی ہے۔

اس آیت کے علاوہ اور بھی اس مضمون کی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں مگر چونکہ معنے بالکل متقارب ہیں اسلئے تکرار کچھ چنداں مفید نہیں سمجھے۔

اکثر فقراء ہنود کے علاوہ فقراء اسلام میں تصفیہ نفس کے طریقے بہت سے رائج ہیں لیکن ایک طریقہ تصفیہ نفس کا جو فقرائے اسلام قدم سے ہر خاندان قادریہ چشتیہ میں رائج چلا آتا ہے وہ یہ ہے کہ تمام معلومات مذکورہ بالا کے علاوہ حبس نفس کی مشق اس قدر بڑھائے کہ دو تین گھنٹہ تک سانس روک سکے۔ تب فقیر کا نفس قابو میں جلدی آجاتا ہے جسم میں خاص قسم کی لہریں جاری ہو جاتی ہیں۔ اور اتنی طاقت پیدا ہو جائے گی کہ غائب چیزوں کو دیکھ سکے آنے والی باتوں کو جان سکے خیال کرتے ہی جس جگہ چاہے پہنچ جائے دوسرے جسم میں اپنی روح داخل کر سکے کسی کو نظر نہ آسکے ہوا میں اڑ سکے کیونکہ یہ تمام روحانی قوتوں کی کنجی حبس نفس ہے۔

اور انسان کا نفس تنقیہ باطن کر لینا ہے مالوفات اور محسوسات کی خواہش سے پاک ہو جاتا ہے اور استغراق ذکر اور نعمت حضوری سے معمور ہو جاتا ہے اور اُس نسبت سے اُس کا دل روشن ہو جاتا ہے تب اس نور ذاتِ حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس کے احکام پر واقف ہو جاتا ہے۔ پھر نور بصیرت آنکھوں میں آجاتی ہے جس کے باعث

ظاہر اعضاء سے عالم الغیب کو دریافت کر لیتا ہے پس اس وقت یہ شخص اپنے ظاہر اور باطن سے اس عالم سے نکل جاتا ہے اور مقامات اول تو ۔ اور آخر میں حیرت ہے اور بعضوں کے نزدیک رضا و تسلیم آخر ہے ۔

تصفیہ قلب

معلوم ہو کہ جسم انسان میں ایک لوتھڑہ گوشت کا ہے۔ جس کو قلب کہتے ہیں یہ بائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے ۔ لہذا ہر انسان کو لازم ہے کہ قلب ظاہر اور باطن کی اصلاح کر کے عقل سلیم سے کام لے کر فلاحیت دارین کو اپنا قبلہ مقصود سمجھے کیونکہ کسی نے خوب کہا ہے ۔

لما وہ دنیا جس میں ہو کوشش د۲ کے واسطے
واسطے واں کے بھی کچھ یا سب یہیں کے واسطے

یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خبردار ہو اس بات سے کہ بدن میں ایک جز۔ اور وہ ایک بوٹی ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ جز فاسد ہو جاتا ہے تو تمام بدن فاسد اور خراب ہو جاتا ہے اور وہ جز دل ہے اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے مطلب یہ ہے کہ اعضاء کی درستی اور اطاعت خداوندی بجالانا موقوف ہے قلب کی درستی پر۔ کیونکہ قلب سلطان البدن ہے ۔ اور رعیت کی اصلاح موقوف ہوتی ہے سلطان کے صالح ہونے پر باقی اعضاء نیک کام جب ہی کریں گے جب کہ قلب صالح ہو لہذا اصلاح قلب میں کوشش کرنا واجب قرار پایا ن طور کی اطاعت خداوند واجب ہے خواہ وہ اطاعت فقط قلب سے تعلق رکھتی ہو یا اس میں قلب کے ساتھ اعضاء کا بھی داخل ہو۔ اور اطاعت کا صحیح اور مقبول ہونا موقوف ہے صلاحیت قلب پر نتیجہ یہ نکلا کہ اصلاح

قلب واجب ہے خوب سمجھ کر دیکھو شریعت ایسی حالت میں جبکہ انسان کو بھوک کی خواہش ہو اور اس حالت میں نماز پڑھنے سے طبیعت پریشان ہو ۔ تو حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ پہلے کھانا کھا لو پھر نماز پڑھو ۔ بشرطیکہ نماز کا وقت فوت نہ ہو جا تو اس میں حکمت یہ ہے کہ مقصود عبادات سے حق تعالیٰ کے سامنے حاضری اور اظہار عبدیت ہے اس طرح کہ ظاہر و باطن اس کے کام میں مشغول ہوں ۔ اور غیر اللہ کی طرف حتی الامکان توجہ نہ رہے ۔ اور جب بھوک لگی ہو ۔ تو ظاہر بدن نماز میں مشغول ہوگا۔ لیکن قلب پریشان ہوگا اور یہی دل چاہے گا کہ جلدی نماز سے فارغ ہو جائیں تا کہ جلدی کھانا مل جائے ۔ پس حق تعالیٰ کے سامنے جس طرح حاضری چاہیئے تھی اس میں بہت بڑا خلل واقع ہوگا ۔ لئے ایسی حالت میں نماز کو مکروہ کہا گیا ہے پس معلوم ہو کہ اصل محل نظر خداوندی قلب اور شریعت مقدسہ میں اس کی اصلاح کا بہت انتظام کیا گیا ہے ۔ اور بزرگان دین نے اصلاح قلب کے لئے برسوں مجاہدے اور ریاضتیں کی ہیں ۔ اس مختصر رسالہ میں بوجہ خوف طوالت زیادہ مضمون نہیں لکھا گیا کیونکہ کتابوں کی کتابیں تصفیہ قلب کے بارے میں موجود ہیں

حوب مجھو

تا نصیحت بجائے خود کردیم زگار دریں بسر بردیم
گر نیا باگوش رغبت کش بر رسولاں بلاغ باشد وبس

لہذا جب تک انسان دل سے حسد، بخل، کبر، کینہ، عجب، ریا، بغض وغیرہ کو دور نہ کریں گے تب تک ہرگز ہرگز دل عبادت الٰہی میں مشغول نہ ہوگا اور جب تک انسان اوصاف حمیدہ جیسے علم اور حلم سخاوت تواضع اور ذلت نفس رضا و تسلیم وغیرہ اور کم کھانا کم سونا کم بولنا۔ کم چلنا اور تنہا پسند نہ ہوگا تب تک ہرگز وصول الی اللہ کی استعداد میسر نہ ہو گی ۔ اس واسطے مرشد کی صحبت اور مرشد کی اتباع کو ضروری اور

لازم پکڑے کیونکہ قرآن میں حق تعالیٰ فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ان دونوں آیتوں میں امر کا صیغہ واقع ہے اور امر مقتضی وجوب ہے ۔ اور یہ بات کچھ چھپی ہوئی نہیں ہے کہ سچے نائب اور سچے منیب ایسی قوم کے لوگ ہیں ۔ اور بیعت کرنی ۔ اور پیر و مرشد کی صحبت اختیار کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اصحابہ کا فعل ہے ۔ بزرگان دین نے فرمایا ہے ۔ کہ جو شخص اللہ کا طالب ہے اُسے چاہیئے اہل تصوف کی مجلس میں بیٹھا کرے جیسے نبی کی صحبت اصحابہ پر ضروری تھی ایسے ہی بسبب نیابت شیخ کی خدمت بھی مریدوں کو لازمی ہے پس اگر شیخ کامل کے حضور میں رہ کر اپنے سب کاروبار اور ارادہ کو شیخ کے اختیار میں کر دے گا اور شیخ کے حکم کے موافق عمل کرے گا تو خدا کی ذات ۔ امید قوی ہے کہ بہت جلد کامیاب ہو کر منزل مقصود کو پہنچے گا ۔

اور تصفیہ قلب حاصل ہو جائے گا ۔ کیونکہ جس طرح ذات کا آئینہ ہے ۔ جس میں رب اعلیٰ کے حُسن جمال کی شکل نظر آتی ہے ۔ اسی طرح قلب کا تصفیہ پیر و مرشد کی صحبت میں بیٹھنے اور اُس کے امر پر چلنے اور اُس کے مطابق عمل کرنے سے تصفیہ قلب ہو جائے گا جس طرح رُوح ذات کا آئینہ ہے اسی طرح قلب اسماء صفات حق تعالیٰ کا آئینہ ہے ۔ جو تجلی ذات کی روح میں مجمل ہے ۔ وہ قلب میں درخشاں ہو کر مفصل ہو جاتی ہے کیونکہ تصفیہ قلب و تزکیہ نفس ہی حق تعالیٰ کے ملنے کا اصل راستہ ہے ۔ لہٰذا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اکابر اور کل صوفیاء کرام اور اولیاء عظام کا تصفیہ قلب و تزکیہ نفس کا طریقہ یہ ہے کہ شہوت و غضب سے خالی ہو کر دن کو روزہ رکھے رات کو نماز پڑھے با غذا بالکل ترک کرکے بھوکا رہ کر مجاہدہ اور ریاضت کے خلوت میں داخل ہو کر ذکر اسم اعظم اللہ اللہ کو زبانِ قلب سے کہے اور ساکت رہے اور فکر کرے کہ میں نہیں ہوں جو کچھ ہے وہی ہے اور جو کچھ دیکھتا ہوں یا پاتا ہوں یہی میرا مقصود ہے ۔

اور کل حواس کو تم کر کے ذکر میں متوجہ رہے یہاں تک کہ اس کے نفس کا وجود باقی نہ رہے اور سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھے ۔ اس طرح اگر سات روز کرو گے ۔ تو اس وقت طالب کے آگے ایک دریچہ کھل جائے گا اور اس میں سے وہ باتیں دیکھے گا ۔ خواب میں دکھائی دیتی ہیں ۔ اور ارواح انبیاء و ملائکہ او عمدہ عمدہ صورتیں اس کے سامنے آئیں گی ۔ اگر چودہ روز اسی طرح کرو گے تو عجائب روئے زمین ظاہر ہوں گے اگر اکیس روز کرو گے تو عجائبات ملکوت منکشف ہوں گے اور اگر اٹھائیس روز کرو گے تو آثار قدرت ظاہر ہوں گے ۔ اگر پورے چالیس روز کرو گے ۔ تو اسرار صمدانیہ و کرامات تم سے ظاہر ہوں گی اور موجودات عالم میں تصرف کرو اور بحکم اذا جاء الحق و زھق الباطل کی آواز انانیت کے سنائی دے گی اور جو کچھ کمالات محسوسہ اور معقولات دیکھے گا وہ حق تعالیٰ کے اسماء صفات کے دیکھے گا ۔ پس پھر تو اہل مشاہدہ سے ہو گا جیسے اول میں اہل مکاشفہ سے تھا ۔ پھر تو اُسے آگے چل کر دیکھے گا کہ تیری ذات نے کو محیط کئے ہوئے ہے اور سب کچھ تجھ میں منقش ہے پس تو اس کا آئینہ ہو جائے گا ۔ اور پہلے حق تعالیٰ کا مشاہدہ دوسروں میں کرتا تھا اور اب اپنے آپ میں دیکھے گا پس جو کچھ ان میں دیکھے گا وہ کمال و جمال حق سبحانہٗ تعالیٰ کا دیکھے گا پھر آپ اہل کرا وجود کو مٹا دے پس پھر جو کچھ جانے گا اور دیکھے گا وہ حق تعالیٰ کو جانے گا اور دیکھے گا ۔ پس وہی شاہد اور وہی مشہود ہے ۔

تو ہرگز باقی نہ رہا کمال میں یہی ہے ۔ جا اس میں گم ہو جا بس وصال یہی ہے

یہ راستہ تمام راستوں سے قریب تر ہے فقیر محبوب الٰہی نے اسرار سلوک ظاہر کر دئے اور راستہ واضح کر دیا اس کو تم خوب سمجھ لو ۔ فقط والسلام

در طریقہ ما محرومی نیست ۔ ہما شیراں جہاں وابستہ این سلسلہ اند

غزل

نہیں بھاتا نظر میں کچھ مگر اللہ ہی اللہ ہے
جدھر دیکھوں مجھے آتا نظر اللہ ہی اللہ ہے
چمن میں بھی تنا شام و سحر اللہ ہی اللہ ہے
کہ رٹتا ہر گل بوٹا ثمر اللہ ہی اللہ ہے
صدف میں چھپ کے بھی گوہر کہتا اللہ ہی اللہ ہے
جدھر ہی غور کرتا ہوں ادھر اللہ ہی اللہ ہے
بھلا راہِ حقیقت کو ارے ناصح تو کیا جانے
مٹا دل سے خودی اپنی خدا کو پھر تو پہچانے
نہ سمجھا آپ کو تو نے مجھے آیا ہے سمجھانے
ذرا پردہ دوئی دل سے اٹھا کر دیکھ دیوانے
شمع پر کیوں عبث آ کر جلا کرتے ہیں پروانے
حقیقت میں نظر آتا فقط اللہ ہی اللہ ہے
جمالِ خود جہاں آرا خدا اپنا جو دیکھنا چاہا
تو بنا کر خاک کا پتلا ہو پھر اُس پہ خود شیدا
اسی میں چھپ کے جا بیٹھا بنا کر اُسے نورِ تجلیٰ
اُسی پر نحنُ اقرب کے تمامی راز کو کھولا
یہی بندہ بنا پُتلا بنا بندے سے پھر مولا
دکھا کر اُس میں پھر جلوہ صنم پھر آپ ہی بولا

مٹے گر خیال دوئی دل سے تو بشر اللہ ہی اللہ ہے
نہیں بھاتا نظر میں کچھ مگر اللہ ہی اللہ ہے
یہ ایک سرِ حقیقت ہے کوئی کیا اس کو سمجھائے
گذر جائے وہ ہستی سے سمجھ میں جس کے یہ آئے
کرے سجدہ بذاتِ خود اگر کچھ راز کھُل جائے
خدا ہر شئے میں پھر تجھ کو ارے محبوب نظر آئے
مٹا دوئی فکر کر کے واصل جب تو ہو جائے
قشم و جبر کے معنے سمجھ میں تیرے تب آئے
نہیں آتا نظر میں کچھ مگر اللہ ہی اللہ ہے
جدھر آنکھیں اٹھاتا ہوں ادھر اللہ ہی اللہ ہے
ریاضت قلب آپ نے کی طریقہ سب سے اولیٰ ہے
یہی کعبہ یہی قبلہ یہی عرش معلےٰ ہے
یہی ہے چادر عصمت یہی طور تجلےٰ ہے
اسی کو ڈھونڈ دیوانے اسی میں تیری لیلےٰ ہے
ہوا ہے جس پہ تو عاشق اُسی کا اس میں جلوا ہے
نہیں کچھ ما سوا اس میں مگر اللہ ہی اللہ ہے
نہیں بھاتا نظر میں کچھ مگر اللہ ہی اللہ ہے
جدھر دیکھوں مجھے آتا نظر اللہ ہی اللہ ہے

غزل مولانا روم

	ترجمہ
استین بر رخ کشیدی ہمچو مکار آمدی	منہ پر پردہ ڈال کر مکاروں کی طرح تو آیا ہے
باخودی با خود تماشہ سوئے بازار آمدی	اپنا ہی تماشہ دیکھنے کو آپ بازار میں آئے
خویشتن را جلوہ کردی اندرین آئینہ ہا	تمام آئینے میں تو نے خود منہ دکھایا
آئینہ رسم نہادی خود با اظہار آمدی	آئینہ نام رکھا خود ظاہر ہو کر آیا
در بہاراں گل شوی در صحن گلزار آمدی	فصل بہار میں پھول ہوا تو بیچ صحن گلزار لے کر آیا تو
بعد ازیں بُلبُل شُدی با نامہ و زار آمدی	آپ ہی بلبل بن کر نالہ و زاری کرتا ہے
گاہ با تسبیح زاہد گاہ بزنار آمدی	کبھی تسبیح پکڑ کر عبادت کرتا کبھی زُنار پا کر آتا ہے تو
گاہ کافر نشینی گاہ با دیندار آمدی	کبھی کافر کے ساتھ بیٹھتا ہے کبھی مسلمان بن کر آیا تو
شورِ منصور از کُجا دارِ منصور از کُجا	شور و غل منصور کا کہاں اور سولی منصور کی کہاں
خود ردی بانگ اناالحق بر سرِ دار آمدی	آپ ہی دار اَناءَ الحق پکارا آپ ہی سولی پر آیا تو

ہر نوں جائز ہے

اللہ وسدا ئے جد انسان دیوچ ساڈا سجدے توں انکار نہیں
رب اقرب توں بھی اقرب ہے مُلاں اجے تینوں اعتبار نہیں
تیرا بھائی ابلیس بھی عاری ہا   اوہ بھی سجدے دا انکاری آ
پڑھ فاسجدو الا آدم تینوں اس کل دا نروار نہیں
رب جدا نہیں انسان کولوں   بندہ وکھرا نہیں رحمان کولوں
ھُوَ مَعَکُمْ آیات سہی ایویں من دا توں مردار نہیں
سب نقشے ذاتی مورت دے   بے صورت اوہ صورت دے
جے تیں دیکھنا ہے بے صورت توں بن صورت دے دیدار نہیں
ملاں کیوں محروم ہے دید کولوں   اللہ اقرب حبل ورید کولوں
ہے عرش اوہدا دل مومن دا تینوں اجے ہویا اظہار نہیں
قرآن ایہا گل دسدا اے   رب وچ انسان دے وسدا اے
توں سن نزمن فی انفسکم ساڈا اس گل دا تکرار نہیں
دل مومن دا بیت اللہ ہے   اوہدا سینہ عرش معلے ہے
انسان رشتہ رحمان دا اے اس توں باہر کوئی انوار نہیں
پھر کیوں سجدہ کردا نہیں   وڈا شرک کفر توں ڈردا ہیں
کیتا ملکاں سجدہ آدم نوں تینوں اجے وی بھلیا سار نہیں
جیہڑا بندہ نیک نصیب ہووے   کرے سجدہ جلد قریب ہووے
بن سجدے قرب نہیں ہوندا اے جاندا بن سجدے ہنکار نہیں

رب مومن وچ سماندا اے — بے شک ایہہ تینوں آندا اے
پھر ہے انکاری کس گل دا — دا کیا صاف صحیح اعتبار نہیں

جد مومن بیردا ہے — وچوں مومن دے رب لبھدا اے
انکار اندر بیا چکدا ہیں کیا توں فرماں بردار نہیں

کجھ شرم تینوں آندا اے — کیا کعبے وچ رب رہندا اے
اوہ مکان بنایا خلیل اللہ کیا رب ایہدا معمار نہیں

تیرے دل دی کالی تختی ہے — تائیں ایہہ تیری بدبختی اے
دل صاف ہووے رب دسدا اے ایویں اوگت وقت گذار نہیں

تیری اکھ موتیا ذوئی دا — جیویں کپڑا پردا روئی دا
پا سرمہ یکسوئی دا ایہہ میری منت وساز نہیں

ایہو سجدہ دین ایمان دی جڑ — یوم یکشف عن ساق پڑھ
ہوسی ایہہ سجدہ دینہہ محشر دے بن سجدیوں لنگھنا پار نہیں

ساجد آدم دے مقبول ہوئے — جو موحد بنے مجہول ہوئے
ابلیس دا ساتھی منکر ہے اوہدا ملکاں نال شمار نہیں

جیویں دل چاہی تو اویں بن — ایہہ گل اساڈی من نہ من
ابلیس خبیث پلید کولوں ہوندا سجدے دا اقرار نہیں

جے چاہیں یار نظارے نوں — کر سجدہ پیر پیارے نوں
چھڈ ملاں کرماں مارے نوں تیرا دشمن ہے ایہہ یار نہیں

نہیں رب انسان دے کولوں وکھ — توں محبوب ایہہ سجدے کیتی رکھ
کی رمز جاتے اوہ سجدے دی جیہدا پیر مرشد نے اعتبار نہیں

تبیغ ہے لا الہ غیرک خدا غیر کوئی نہیں

دو عالم کیست نقش صورت دوست
چہ جائے نقش صورت صورت بلکہ خود است

[illegible] جیسا پہلے تھا خدا کے سوا کچھ نہ تھا - ایسا ہی اب بھی خدا کے سوا کچھ نہیں - یعنی باطن کا نام خالق ہے جب ظاہر ہوا اُس کا نام مخلوق ہے یہ جو [illegible] ہے سارا جہاں اسی کا وجود ہے تعینات کا لباس پہنا ہوا ہے اسے پردہ [illegible] بابازار آمدہ خلق دریں طلسم گرفتار آمدہ - یعنی تو برقع پہن کر بازار میں آیا اور [illegible] کو اس طلسم میں گرفتار کر لیا - مثلاً دریا میں طغیانی آئے تو سوا پانی کے کچھ نہیں [illegible] سب لوگ اس کو بھل کہتے ہیں - اس میں وہ صرف پانی ہی پانی ہوتا ہے - [illegible] ہر شے جلوہ خدا ہے بھل نہ دیکھ بھولیں نہیں سارا دریا ہے نور السموات والارض - ہر ہر دے اندر ہرنوں جاننا فرض ہے -

عشق یہ ہے

[illegible] کر دی میں آپے رانجھا ہوئی — سیوئی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھیو کوئی
[illegible] میں رانجھے وچ ہور نہ خیال کوئی — میں نہیں وہ آپے اپنے آپ کرے دلجوئی
ہتھ کنڈی میرے اگے منگو موہرے بھوالوی

چند خلفائے یاراں طریقت کے نام

جن جن طالب مولا اور عاشق صادق مریدان نے باقاعدہ علم سلوک خاندان [illegible] کے نام ذکر فکر شغل مراقبہ وغیرہ فقیر سے حاصل کر چکے ہیں اور خلافت کے

حفدار ہیں اُن مریدوں کے نام حسب ذیل درج ہیں -

۱ - پیر نقی شاہ عرف فیض اللہ شاہ ولد نوڑے شاہ قوم کھگہ قریشی موضع کوڑے شاہ زبیریں ضلع ساہیوال -

۲ - پیر محمد شاہ ولد پیر نقی شاہ کھگہ قریشی موضع کوڑے شاہ زبیریں ضلع ساہیوال -

۳ - پیر غلام دستگیر شاہ ولد نقی شاہ کھگہ قریشی موضع کوڑے شاہ زبیریں ضلع ساہیوال -

۴ - مولوی رحمت علی عرف کلیم اللہ شاہ ولد مولوی محمد الدین کھوکھر قطب شاہ علوی موضع کوڑے شاہ زبیریں ضلع ساہیوال

سفیق احمد ولد مولوی رحمت علی کھوکھر قطب شاہ علوی موضع کوڑے شاہ زیریں ضلع ساہیوال

سو ، ولد مولوی رحمت علی کھوکھر قطب شاہ علوی موضع کوڑے شاہ زیریں ضلع ساہوال

مولوی غلام رسول قاد ی ولد مولوی محمد حسین کھوکھر قطب نا د علوی حکی منظفر شاہ ضلع ساہیوال

مولوی نور احمد صاحب کھوکھر قطب شاہ علوی موضع کوڑے شاہ زبیریں ضلع ساہیوال

۹ حافظ عبد العزیز ولد صوفی غلام محمد انصاری خاص شہر ساہیوال

حافظ عبد الغنی ولد صوفی غلام محمد انصاری خاص شہر ساہیوال -

صوفی عبد الرزاق ولد حاجی محمد علی مستری سلائی مشین دیپالپور بازار ساہیوال

. سید علی شیر ولد صدر الدین شاہ شیرازی موضع دولا بالا تحصیل و ضلع ساہیوال -

. صوفی فضل الٰہی ملتان لکڑ منڈی ملتان -

۱۴ . صاحبزادہ پیر حق نواز ولد صاحبزادہ غلام قادر خاص عبد الحکیم ضلع ملتان

سید حبیب شاہ بالواہ قادری خاص شہر شجاع آباد ضلع ملتان

۱۶ - اللہ دتہ ولد عنایت خاں قوم نول چاہ شکر پور تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

۱۷ - ڈاکٹر غلام محمد ولد محمد خاں نول چاہ اکبر والا تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ -

۱۸ - مولوی خادم حسین ولد محمد عبد اللہ قوم پُپرا چاہ گوجرہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

۱۹ - ڈاکٹر عبد الحفیظ ولد حکیم رحمت علی دیپالپور خاص شہر ضلع ساہیوال -

۲۰ - سید بہادر علی شاہ رکھ حیدر آباد تحصیل و ضلع جھنگ -

۲۱ - صفدر شاہ ولد پیر شاہ دگادھی مہر شاہانہ تحصیل سمندری ضلع لائلپور -

۲۲ - سید نذیر احمد شاہ ولد سید عثمان علی شاہ محمودہ آباد کراچی -

۲۳ - محبوب علی شاہ ولد رحمت علی شاہ محمودہ آباد کراچی -

۲۴ - گل محمد شاہ صدر کراچی -

۲۵ - مولوی عبد الغفور صدر کراچی -

۲۶ - محمد سلیم خاں لالوکھیت کراچی -

۲۷ - صفدر حسین لالوکھیت کراچی -

مصنف کتاب ہذا کے چار برخورداران

سید محمد شاہ صائم، سید عابد علی شاہ موج دریا، سید ابو صالح شاہ چمن

سید ابو سعید شاہ گلشن ہیں ان کو بھی کتاب ہذا کی پوری پواری اجازت ہے

چند یاران طریقت

۱- میاں روشن دین ولد وریام قوم جوپو کوڑے شاہ زیریں ضلع ساہیوال۔

۲- چودھری محمد طفیل کوڑے شاہ زیریں ضلع ساہیوال۔

۳- حافظ محمد ادریس ولد مولا بخش قوم بھٹی کھوکھر موضع ٹھٹھیاں تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال۔

۴- حافظ محمد علی ولد ماچھیا قوم ڈھڈی موضع بودلہ فارم تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال۔

۵- مولوی رشید احمد ولد شمس الدین قوم سدھراج بودلہ فارم تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال۔

۶- حکیم محمد انور ولد کرم علی قوم پُریانہ موضع کوڑے شاہ زیریں ضلع ساہیوال۔

۷- حکیم لال خاں ولد محمد خاں قوم کھوکھر کوڑے شاہ زیریں ضلع ساہیوال۔

۸- محمد امیر ولد غلام محمد توول موضع شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ۔

۹- محمد شمیر ولد محمد خاں ماڑھا موضع شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ۔

۱۰- محمد رمضان ولد میاں جوایا قوم کھوکھر موضع نور شاہ ضلع ساہیوال۔

۱۱- کبیر خاں ولد مل خاں قوم کھیرا کھرل موضع سیدن شاہ بوہڑ تحصیل و ضلع ساہیوال۔

۱۲- خورشید احمد ولد خواجہ دل محمد قوم کھوکھر موضع کوڑے شاہ زیریں ضلع ساہیوال۔

۱۳- ملک فضل حسین صوفی ولد میاں محمد بخش صاحب صوفی دیپالپور۔

۱۴- صوفی رحمت اللہ ماسٹر ولد میاں فتہا مد چک نہال تیجے کا تحصیل دیپالپور۔

۱۵- صوفی عبدالستار ولد نواب الدین قوم راجپوت خاص شہر دیپالپور دربار عبدالرشید غازی صاحب۔

مولوی حکیم ابوالعرفان غلام مرتضیٰ اعلوی نقشبندی ولد مولانا الحاج محمد یوسف علوی خطیب جامع مسجد دینڈالہ جاگیر ڈاکخانہ بونگہ حیات تحصیل دیپالپور ضلع ساہیوال۔

حسن محمد ولد ... چک ۴۶/۶ آر-بی متصل سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

علی محمد 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۱۹ جان محمد

۲۰- علم الدین ولد جمال الدین چک ۴۵/۶ آر-بی متصل سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

۲۱- غلام سرور ولد علی محمد 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۲۲- رستم علی ولد علی شیر 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۲۳- علم الدین ولد لبو 〃 〃 〃 〃

۲۴- ڈوگر خان ولد برکت علی 〃 〃 〃 〃 〃

- محمد شفیع ولد نواب الدین 〃 〃 〃 〃

غلام مرتضیٰ ولد رستم علی 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۲۷- ڈی۔ یو۔ ایم۔ ایس۔ حکیم صوفی محمد رفیق ولد عمر دین ساکن چک ۴۵ مڑ سانگلہ ہل

۲۸- بشارت احمد ولد محمد شریف 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۲۹- مختار احمد ولد حسین بخش 〃 〃 〃 〃 〃

۳۰- رانا عطاء اللہ ولد چودھری اللہ دتہ 〃 〃 〃 〃

۳۱- محمد شفیع ولد سلطان چک ۱۳۴ ضلع ساہیوال

۳۲- عبدالرشید ولد محمد شفیع 〃 〃 〃

۳۳- مختار احمد ولد سلطان علی جبر بھیر ضلع شیخوپورہ

۳۴- صوفی محمد سرور ولد صوفی فضل الٰہی لکڑ منڈی ملتان خاص

۳۵- حکیم ابوالسنیاس محمد اسمٰعیل امرتسری مصنف کتاب کلید کیمیا بادامی باغ لاہور

خلفائے اعظم و مریدانِ طریقت کے لئے ارشاداتِ خاص

۱۔ اسم اللہ ۔ بالاتفاق یہی اسم اعظم ہے ۔۔ جو فقط ذات ربوبیت باری کا نام ہے معنی اس کے سردار کے ہیں اور یہی اسم ذات ہے ۔ باقی کل اسماء اسم اللہ کی صفات ہیں۔ مگر یہ کسی اسم کی صفت نہیں ہے ۔ جو شخص اس کا ذکر کرے گا اُس کو کوئی شخص بسبب بزرگی کے دیکھ نہ سکے گا ۔ کیونکہ یہی اسم اعظم ہے جس کے ساتھ جو بھی دُعا کی جائے فوراً قبول ہوتی ہے اور جو مانگا جائے فوراً مل جائے ۔ اور کوئی کام اُس پر مشکل نہ ہوگا ۔ اور کل سختیاں آسان ہوں گی اور یہ ذکر اسم اعظم اللہ اکابرین مؤلفین اہل خلوت میں سے ہے کیونکہ اسی ذکر اسماء اعظم سے تصفیہ قلب ہو کر تمام درجاتِ روحانی اور کراماتِ خرقِ عادات حاصل ہوتے ہیں ۔

۲۔ شہوت طبعی کا مادہ بغیر ایک سال بھوکے رہنے کے معدوم نہیں ہوتا اسرار ریاضت میں یہی عادت قدیم سے جاری ہے ۔ لیکن طبائع کی پاکی کی حد ۔ اٹھائیس[۲۸] روز ہیں ۔ مگر اسرار صمدانیہ کے سالک کو اکتالیس[۴۱] روز کا چلہ بھوکا رہ کر ذکر اسماء اعظم کرنا ضروری ہے ۔ کیونکہ اہل کمال ایسے شخص کو جس کا نفس خواہشات کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہو ۔ اپنی خلوتوں سے نکال دیا کرتے ہیں ۔ کیونکہ ان کو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اس کا باطن خراب ہے ۔ اور موارد ربانی اور مواہب ایمانی کی قابلیت نہیں رکھتا ۔

۳۔ اور جب تک جہاد کر کے یعنی بھوکا رہ کر ذکر فکر کر کے نفس کو نہ مارے گا تب تک دیدار حق نہیں ہوتا ۔ جب تک اسم اعظم اللہ کے ذکر سے تصفیہ قلب نہیں کرے گا ترقی درجات روحانی اور ملاقات انبیاء و ارواح خصوصاً حاضری دربارِ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوتی ۔

۴۔ تصوف وہم پکانے کا نام ہے کہ سالک ساکت رہے اور فکر کرے کہ میں نہیں ہوں جو کچھ ہے وہ وہی راہ طریقت رضا اور تسلیم ہے اگر کوئی گردن پر تلوار کرے اور وہ اُس پر راضی ہو جائے ۔ بلکہ دم نہ مارے وہ درویش ہے ۔

۵۔ جو درویش عشق الٰہی اور محبت صادق کا دعویٰ کرے اُس کے لئے لازمی ہے کہ جب تک اُس کے دم میں دم ہے اپنے محبوب کے دروازے کو نہ چھوڑے اگر وہ ایسا کرے گا ۔ تو اُس کے لئے دروازہ ضرور کھل جائے گا ۔

۶۔ صاحب اسرار کے لئے قوت ذاتی یعنی قوت ارادی بھی ضروری ہے وہ اس لئے کہ جو اسرار اللہ کی طرف سے اُس پر وارد ہوں ۔ ان کو نگاہ میں رکھے ۔ کیونکہ اسرار دوست ایک جمال اور اُس کو صاحب جمال کی جگہ عاشق کے دل کے سوا اور کہیں نہیں آتش عشق ایک ایسی آگ ہے جو سوائے درویش کے دل کے اور کہیں نہیں رہ سکتی ورنہ اگر کوئی درویش غلبات اور شوق وارد سے ایک آہ بھی کرے تو مشرق سے مغرب تک سارا جہان جل کر خاک ہو جائے ۔

درویش کا ولولہ یہی ہے ۔ کہ پہلے سے سُکر اور محبت کے دریا میں غرق رہے۔

درویشوں کے سینہ میں ایسی سخت آگ رکھی گئی ہے کہ اگر وہ عالمِ سُکر میں ایک شعلہ بھی اُسے نکالے تو عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک سب کو جلا کر سیاہ کر دیں۔

۹۔ مومنوں کا دل پاکیزہ اور مقدس زمین کی مانند ہے اگر اس میں تخم محبت بویا جائے تو ہر طرح کی نعمتیں اُس میں پیدا ہوں ۔

۱۰۔ درویش کو سانپ کی طرح کینچلی سے باہر نہ ہو جانا چاہیئے ۔

جو درویش کامل ہوتے ہیں ان کو دوسروں کی احتیاج نہیں ہوتی بلکہ اپنی نیامت طالبوں کو کچھ نہ کچھ نیامت عطا کرتے ہیں

۱۲- جو لوگ درویشی کا دعوے کریں اور دنیا کی طلب کے لئے سلاطین اور امراء کے پاس دنیاوی خواہشات کے لئے آمد و رکھیں اُن کو نعمت درویشی سے خالی سمجھنا چاہیئے کیونکہ اگر وہ صاحب نعمت ہوتے تو کبھی مخلوق کے دروازے پر نہ جاتے۔

۱۳- جس کے دل میں درویشی گزر کرتی ہے اس میں دوسری چیز کا گزر ہونا ناممکن ہے۔

۱۴- جب عالم نورانی - انوار و اسرار تجلیٰ الٰہی وارد ہوتے ہیں تو پہلے دل پر اُن کا نزول ہوتا ہے اور جب زبان دل کے ساتھ اور دل کے ساتھ اتفاق کر جاتے ہیں اور موقع پر عشق کے انوار سکونت پذیر ہوتے ہیں اور جو دل اور زبان میں موافقت نہیں ہوتی تو وہ محبت کے انوار واپس ہو جاتے ہیں غرضیکہ انوار الٰہی اُس دل درویش پر وارد ہوتے ہیں جس کے دل اور زبان کا اتفاق ہو۔

۱۵- طالب کو چاہیئے مطلوب کے عشق و محبت میں مستغرق رہ کر ہر وقت اُس کی یاد میں رہے تا کہ اپنے محبوب کا عشق ہر ساعت بڑھتا رہے۔

۱۶- وہ طبقہ بھی ہے جس کا ظاہر اور باطن خراب ہے اُن کو طاعت و عبادت کی کچھ خبر نہیں وہ طبقہ جن کا ظاہر اور باطن معرفت کے نور سے منور ہے وہ درویش اور مشائخ ہیں۔

۱۷- مشائخ وہ ہیں کہ جس وقت وہ کسی خیال میں ہوں اگر لاکھ تلواریں اُن پر چلائیں تو ان کو کچھ خبر نہ ہو۔

۱۸- جس درویش نے اپنے آپ کو جیتے جی مُردہ کر رکھا ہے اور دین اور دنیا کی ہر چیز سے اپنے آپ کو الگ کر لیا ہے ہاتھوں کو اپنے اس لئے سمیٹ لیا ہے تا کہ چھونے والی چیز یہ چھوئے۔ زبان کو اس لئے گنگ کر دیا ہے نہ کہنے والی بات زبان سے نہ نکالے پاؤں کو اس لئے لنگڑا کر رکھا ہے کہ جو جگہ نہ جانے کی ہوں وہاں نہ جائے۔ پس جو ایسا کر لے حقیقت میں وہ درویش اپنے

مقصد کے مکان میں پہنچ گیا۔

۱۹- گناہوں سے ایک گناہ یہ بھی ہے کہ انسان رزق کے لئے مغموم اور غمگین ہو۔ یا اُسے یہ فکر ہو کہ آج کے کھانے کے واسطے تو ہے کل کیا کروں گا۔

۲۰- اگر کوئی شخص سَو برس تک سارے جہان میں خاک چھان مارے لیکن جتنی روزی کہ اُس کی معین ہے اُس سے ذرہ بھر بھی نہیں بڑھ سکتی۔

۲۱- زکوٰۃ تین طرح پر ہے اول زکوٰۃ شریعت دوم زکوٰۃ طریقت سوم زکوٰۃ حقیقت۔

۲۲- زکوٰۃ شریعت یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس دو سَو درہم ہوں تو ایک سال کے بعد اُس میں سے پانچ درہم اللہ کی راہ میں ادا کر دے۔

زکوٰۃ طریقت یہ ہے کہ ان دو سَو میں سے پانچ درہم اپنے پاس رکھے باقی سب خدا کی راہ میں دے دے۔

زکوٰۃ حقیقت یہ ہے کہ کچھ اپنے پاس نہ رکھے سب کچھ اللہ کی راہ میں دے دے۔

۲۵- اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر دو بہت بڑے احسان کئے ہیں ایک تو ظاہری اور دوسرا باطنی۔ ظاہر احسان لو   ہے اور باطنی احسان عقل ہے یاد رکھو اگر کوئی شخص عالم ہے اور   سے عمل نہیں تو علم اس کو کوئی فائدہ   دے گا

اہل سماع جو سماع کی حالت میں بے ہوش ہو جاتے ہیں ان کی ابتداء یہیں سے ہے کہ وہ ندائے الست بربکم کے سنتے ہی بے ہوش ہو گئے تھے پس یہی ان کی بیہوشی ہے جواب تک ان میں چلی آتی ہے جب وہ دوست کا نام سنتے ہیں تو حرکت و ضرب ذوق بیہوشی اُس میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور یہ سب نشان معرفت کے ہیں اگر اس وقت دوست کی شناخت نہ ہو تو چاہے کوئی ہزار برس عبادت کرے لیکن اُس کو طاعت ذوق حاصل نہ ہو گا کیونکہ اُس کو یہ تو معلوم ہی نہیں کہ وہ کس کے لئے عبادت کرتا ہے

۲۷۔ عشق مجازی کی کیفیت سے بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جب تک معشوق کو دیکھ نہیں لیتا۔ اس پر عاشق نہیں ہوتا اور جب تک اس کے ملنے والوں سے میل جول نہیں کرتا معشوق تک اُس کی رسائی نہیں ہوتی۔

۲۸۔ میں تین باتوں سے ڈرتا ہوں ایک تو اُمید کو درازی سے۔ دوسرے دنیا کی اتباع سے۔ تیسرے ہوائے نفس سے کیونکہ نفس بندہ کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتا ہے اور امید دولتِ آخرت کو بھلا دیتی ہے اور دنیا کا اتباع درویشی کی صفت نہیں۔

۲۹۔ زُہد اور درویشی میں تین باتیں ہیں۔ جس میں یہ تین باتیں ہیں۔ وہ زہد نہیں ہے پہلے یہ کہ دنیا کو پہچان کر اُس سے دست بردار نہ ہو جانا۔ دوسرے اپنے مولا کی خدمت کرنے اور نگاہِ ادب رکھنا۔ تیسرا یہ کہ آخرت کی آرزو مند اور اُس کی طلب کرنا۔

۳۰۔ جو دنیا کو ترک کر دے وہ روزِ قیامت دوزخ سے محفوظ رہے گا۔

۳۱۔ تمام برائیاں ایک خزانے میں جمع ہیں۔ اور اُس خزانے کی کنجی دنیا ہے عقلمند لوگ نہ اس خزانے کے پاس جاتے ہیں۔ اور نہ اس کی کنجی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۲۔ وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ سب سے بزرگ ہے۔ اُس جیسا کوئی نہیں ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسی نعمت سے اپنے آپ کو دُور رکھیں اور اپنے خالق و مالک کے ذکر و فکر میں اپنی عُمر صرف نہ کرے۔

۳۳۔ صاحب سلوک جب ایک وقت بھی اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو مُردہ خیال کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگر ہم زندہ ہوتے تو ذکر فکر اپنے محبوب سے غافل نہ ہوتے۔

۳۴۔ ذکر اللہ۔ زبان دل پر جاری رکھنا وصلِ حق کے انجام کی نشانی ہے

۳۵۔ علم کی کئی قسمیں ہیں۔ اگرچہ علم ظاہری والوں کو عالم کہا جاتا ہے مگر حقیقت میں عالم دینی

ہے۔ جو علم نبوی سے واقف ہو۔ علم نبوی علم آسمانی ہے۔ جو پروردگار عالم نے وحی کے ذریعہ نبیوں پر ظاہر فرمایا۔ اور اُن کے ذریعہ ہم تک پہنچایا ہے۔

۳۶۔ جو اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتا۔ وہ ہوا و ہوس میں دوسروں کا محتاج رہتا ہے۔ اور جو اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے وہ دوسروں سے اُلفت نہیں رکھتا۔

۳۷۔ میرے پیر و مُرشد قبلہ ہو اللہ شاہ بھڑونچی نے فرمایا ہے کہ عقل کے درخت کو فکر کا پانی دینا چاہئے تاکہ شجرِ عقل خوب پھلے پھولے۔

۳۸۔ جب انسان کا دل دنیا کی لذتوں اور خواہشوں اور ماکولات و مشروبات میں مشغول ہوتا ہے تو غفلت اُس پر اثر کر جاتی ہے اور خواہش اُس پر چھا جاتی ہے۔ سوائے یاد الٰہی کے سب قسم کے خیال و فکر اس کے دل میں آنے لگتے ہیں۔ یہ خیالات اُس کے دل کو سیاہ کر دیتے ہیں۔ بس جب دل سیاہ ہو جاتا ہے تو وہ ایسی پتھریلی اور ناکارہ زمین کی مانند ہو جاتا ہے جس میں تخم نہیں بویا جاتا۔ چنانچہ اسی ناکارہ زمین کو مردہ زمین کہا جاتا ہے اسی طرح اس کے دل کو بھی مردہ دل کہا جاتا ہے۔

۳۹۔ جو کچھ ہے وہ ذکر فکر تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس ہے۔ سوائے اس کے سب باطنی امور ہیں۔ انسان کو واجب ہے کہ سوائے حق کے اور کچھ نہ سنے اور نہ سوائے حق کے کچھ دیکھے کیونکہ دل زندہ جائے سماع ہے نہ مردہ کی۔

۴۰۔ جس وقت دنیا کا تعلق دل سے دُور ہو جاتا ہے۔ اور ہوائے نفسانی اُس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر بندہ اپنے آپ کو ہمیشہ ذاکر و شاغل رکھتا ہے۔ اور اُس کا دل ذکر فکر کے نور سے زندہ ہو جاتا ہے۔

۴۱۔ صلاحیت کا حاصل حصول دل کی صلاحیت پر منحصر ہے۔ جو شخص اپنے باطن کو ہر ایک مزمومات دنیا سے پاک کرے وہی درویش ہے۔

۴۲۔ جب تک بندہ اپنے آئینہ دل سے دنیا کے زنگار کو محبت کی صیقل سے پاک و صاف

نہیں کرے گا۔ اُس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر فکر سے اُنسیت نہ ہوگی۔ اور جب تک غیر کی ہستی کو درمیان سے نہ اُٹھاوے گا خدا کے ساتھ لگاؤ نہ ہوگا۔

۴۳۔ وہ لوگ ہیں۔ جن کا ظاہر و باطن حق سے آراستہ ہو۔ اور اُن کے ظاہر و باطن میں ریا کو دخل نہ ہو۔ وہ جو طاعت اور عبادت کریں وہ خاص دعا کے واسطے کریں۔ نہ کہ لوگوں کے دکھانے کے واسطے کیونکہ عبادت کرنے والا اگر طاعت سے آراستہ ہو۔ تو اس کی طاعت لپیٹ کر اُس کے منہ ماری جاتی ہے۔

۴۴۔ اپنے نفس کو مارنے کا نام مجاہدہ ہے۔ یعنی جس طاعت سے نفس راضی ہو۔ اس کو انجام نہ دینا چاہیئے۔

۴۵۔ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے ذکر فکر سے چھ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

- جو اللہ تعالیٰ کا ذکر فکر کرتا ہے یعنی زبان قلب، اسم اعظم اللہ اللہ اور ساکت رہ کر فکر کریں کہ میں نہیں ہوں جو کچھ ہے وہی ہے تو وہ اللہ کو دل کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اپنے طالب کو ہر قسم کے گناہوں سے الگ رکھتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا ذکر فکر کثرت سے کرنے والا دل پُر سکون ہوتا ہے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھے گا وہ اللہ کا دوست بن جاتا ہے۔
- کثرت سے ذکر فکر اللہ تعالیٰ کا کرنے والا شیطان سے امن میں رہتا ہے۔
- خداوند تعالیٰ کثرت سے ذکر فکر کرنے والے کا قبر میں اور آخرت میں رفیق ہوگا اور ہمیشہ اُس کو دوست رکھے گا۔

۴۶۔ خدا جو سب کا مالک حقیقی اور خالقِ کل کائناتِ عالم ہے۔ اُس کو مانو۔

۴۷۔ اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگنا۔ آئندہ گناہ سے بچے رہنے کے لئے مدد مانگنا ہے۔

۴۸۔ خدا کے ساتھ ذکر فکر کے طریقے پر دل لگانے سے انسان خود بخود گناہ سے بچا رہتا ہے۔

۴۹۔ دنیا کے دکھانے کے لئے عبادت نہ کریں۔

۵۰۔ خدا کو ہمیشہ حاضر ناظر سمیع بصیر جانے اور فکر کرے کہ جو کچھ ظاہر باطن نظر آتا ہے وہی ہے غیر اللہ کچھ نہیں ہے۔

۵۱۔ دنیا کو مثل سرائے جانے چند روز گزار کر پھر واپس اصل وطن کو جانا ہے۔

۵۲۔ اچھے کام کرنے والوں کو مزدوری کا فکر نہیں رہتا۔

۵۳۔ اگر تم دنیا میں بھلائی نہیں کر سکتے تو برائی بھی نہ کرو یہ تمہارے اختیار میں ہے۔

۵۴۔ رشک کرنا سیکھو حسد نہ کرو۔ ورنہ حسد کی آگ میں خود ہی جل جاؤ گے۔

۵۵۔ ہمیشہ غریبوں سے محبت سے پیش آؤ آپ کی بہت عزت بڑھ جائے گی۔

۵۶۔ غریبوں کی مزدوری وقت پر دو خدا تمہارے کام میں برکت کرے گا۔

۵۷۔ تجربہ کرنے سے ہوتا ہے اور تجربہ سے زندگی بنتی ہے۔

۵۸۔ جو مالک وقت پر اُجرت نہیں دیتا مزدور بھی اُس سے خوش نہیں ہوتے اور وقت پر کام نہیں کرتے۔

۵۹۔ سچ بولنا ایک وصف ہے لیکن کانے کو کانا کہنا گناہ ہے ایسا سچ بولنے سے خاموشی بہتر ہے سچ ایسا بولنا چاہیئے کہ دنیا اور خدا دونوں خوش ہوویں۔

۶۰۔ جو کام تم خود کر سکتے ہو۔ دوسروں سے اُس کام کی مدد نہ مانگو۔

۶۱۔ بیوقوف کی صحبت سے اکیلے بیٹھنا اچھا ہے۔

۶۲۔ ہر کسی کے اچھے کاموں پر نظر رکھو۔ اُس کے بُرے کام کی طرف دھیان مت کرو۔

۶۳۔ اگر تم لوگوں کے بُرے کاموں کی طرف دیکھتے رہو گے تو تم خود ایک بُرے کام کا مجموعہ بن جاؤ گے۔

۶۴۔ جب تم کسی کے ساتھ نیکی کرو تو اُس کو بھول جاؤ۔ اُس کا عوض مت مانگو۔

۶۵۔ دنیا میں دوست بہت مشکل سے ملتا ہے۔

۶۶۔ ہر کسی کو دوست مت بناؤ۔

۶۷۔ اگر دوستی کر لی ہے تو اس کو نبھانے کی کوشش کرو۔

۶۸۔ جو کام کرو پہلے اُس کا انجام سوچ لو۔ بعد پچھتانا نہ پڑے۔

۶۹۔ بغیر سوچے کام کرنا دانائی سے بعید ہے۔

۷۰۔ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو قرض مت دو۔ اگر قرض بطور مدد کے سکتے ہو تو خوشی سے دے دو لیکن کبھی عوض کی خواہش مت رکھو۔

۷۱۔ نیکی کرنے سے انسان کی عزت بڑھتی ہے۔

۷۲۔ بُروں پر خدا بھی ناراض ہوتا ہے۔

۷۳۔ اگر کوئی تم کو اپنا بھید دے تو کبھی کسی پر اُس کا بھید ظاہر نہ کرو۔ خدا کے آگے لوگ اسی لئے اپنا بھید ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ہر ایک بھید جانتے ہوئے بھی کسی کا بھید کبھی ظاہر نہیں کرتا۔

۷۴۔ جہاں تک ہو سکے اپنا بھید کسی پر ظاہر نہ کریں ممکن ہے آج تمہارا دوست ہے کل دشمن بن جائے۔

۷۵۔ دنیا میں ہر ایک پر اعتبار نہ کرو۔ لیکن کسی پر بدگمانی بھی ظاہر نہ ہونے دو۔

۷۶۔ اگر کسی مجلس میں جاؤ تو اپنے رتبے کے مطابق بیٹھو۔

۷۷۔ کبھی کسی مجلس میں ایک دوسرے کے ساتھ کانا پھوسی مت کرو۔

۷۸۔ ہر مجلس میں عام فہم زبان میں گفتگو کرو ایک دوسرے کے ساتھ کسی غیر زبان میں گفتگو نہ کرو۔

۷۹۔ اگر کوئی پوشیدہ گفتگو کرنی ہو تو الگ جا کر کرو۔

۸۰۔ اگر کسی سے قرض لیا ہے تو جہاں تک ہو سکے جلدی اتارنے کی کوشش کرو۔

۸۱۔ وقت ہاتھ سے گذرا ہوا، تیر کمان سے نکلا ہوا لفظ زبان سے نکلا ہوا پھر واپس نہیں آتے۔

۸۲۔ جوانی اگر ایک دفعہ نکل جائے تو پھر واپس نہیں آتی اور اگر بڑھاپا آجائے تو پھر واپس نہیں جاتا۔

۸۳۔ دنیا میں اگر شہرت چاہتے ہو تو خلقِ خدا کی بھلائی کرو۔

۸۴۔ اگر تنگ دستی ہے تو دنیا کی سب دولت پاس ہی ہے۔

۸۵۔ حاکم، پیر، اُستاد، والدین یا نیک اوصاف آدمی کی جائز خوشامد کرنا فرض ہے۔ یہ ایک وصف ہے۔

۸۶۔ خود غرض لوگوں کی بے جا خوشامد کرنا گناہ میں داخل ہے۔

۸۷۔ جہاں دو آدمی آپس میں باتیں کر رہے ہوں اُن کی بات میں دخل نہیں دینا چاہیے بلکہ دُور ہو جانا چاہیئے۔

۸۸۔ اگر کوئی شخص اپنا بھید تم سے چھپائے تو تم اس کے جاننے کی کوشش مت کرو۔

۸۹۔ اپنے فائدے کے لئے دوسروں کا نقصان مت کرو۔ جو کرتا ہے وہ خود غرض ہوتا ہے۔

۹۰۔ ہر کام میں اعتدال کی ضرورت ہے۔

۹۱۔ جو شخص دوسروں کا عیب دیکھتا رہتا ہے وہ اپنے دُور کرنے کے لئے وقت نہیں پاتا۔

۹۲۔ دوسروں کی عزت کا پورا لحاظ رکھو۔ مگر ساتھ ہی اپنی عزت کا بھی لحاظ رکھو۔

۹۳۔ وہاں مت جاؤ جہاں جانو کہ تمہاری عزت تمہاری حیثیت کے مطابق نہیں ہوگی۔

۹۴۔ حیا مرد کا لباس اور عورت کا زیور ہے۔

۹۵۔ گئی ہوئی عزت پھر نہیں آتی۔

۹۶۔ بغیر عمل کے نصیحت بے فائدہ ہے۔

۹۷۔ نیکی کے عوض خوشی ملتی ہے۔

۹۸۔ صبر اگرچہ کڑوا ہوتا ہے لیکن اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

۹۹۔ خوشحال وہ رہتا ہے جو صلح کل ہے۔

۱۰۰۔ مذاق زبانی ہونا چاہیئے اور تہذیب کے دائرہ سے باہر نہ ہو۔

۱۰۱۔ فضول خرچی انسان کو برباد کرتی ہے۔

۱۰۲۔ جو بات تمہارے اختیار سے باہر ہو اس کا فکر مت کرو۔

۱۰۳۔ تجارت میں بغیر روپے کے کسی کو حصہ دار مت بناؤ ورنہ جان کا دشمن بن جائیگا

۱۰۴۔ کم بولنے میں زیادہ دانائی ہے۔

۱۰۵۔ عمدہ چال چلن دلیری پیدا کرتا ہے۔

۱۰۶۔ بیماری سے پہلے صحت کی قدر نہیں ہوتی۔

۱۰۷۔ اگر بڑھاپے میں آرام چاہتے ہو تو جوانی میں محنت کرو۔

۱۰۸۔ سچ بولنے میں ہمیشہ راحت ہے۔

۱۰۹۔ نیکی کے عوض ہمیشہ نیکی ملتی ہے۔

۱۱۰۔ موذی کو ہمیشہ دھکے ملتے ہیں۔

۱۱۱۔ زہر کے عوض ہمیشہ زہر ملتا ہے شکر کے عوض میں شکر ملتی ہے۔

۱۱۲۔ اگر خیرات کرنی ہو تو راستہ پر مت کرو۔ بلکہ دائیں ہاتھ سے خیرات کرے تو بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو۔

۱۱۳۔ دنیا میں اگر موت نہ ہوتی تو دنیا دوزخ سے بھی بدتر ہوتی۔

۱۱۴۔ موت ہی ہے جس نے دنیا کو خوشنما بنایا ہوا ہے۔

۱۱۵۔ اگر زندگی خوشحال بنانا چاہتے ہو۔ تو گناہوں سے بچو۔

۱۱۶۔ انسان اپنی زندگی کے ہی عمل سے دوست دشمن بناتا۔

۱۱۷۔ انسان کے برے اعمال انسان کے دشمن ہیں۔

۱۱۸۔ اگر انسان برے اعمال چھوڑ دے تو پھر اس کا کوئی دشمن نہیں ہے اگر دشمنی کرے گا تو خود منہ کے بل گرے گا۔

۱۱۹۔ نیک عورت سے گھر آباد ہوتا ہے اور جنت کا سکھ ملتا ہے۔

۱۲۰۔ سچائی کو چھپانا بہت برا ہے۔

۱۲۱۔ غصہ جس جگہ سے پیدا ہوتا ہے پہلے اس جگہ کو جاتا ہے۔

۱۲۲۔ غصہ سے انسان کی شکل بگڑ جاتی ہے۔

۱۲۳۔ اتفاق سے بڑھ کر دنیا میں برکت نہیں۔

۱۲۴۔ بیجا تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔

۱۲۵۔ ہمیشہ سچائی کے متلاشی رہو۔ سچی بات ماننے کے لئے ہمیشہ تیار رہو۔

۱۲۶۔ اگر بیوقوف سے واسطہ پڑے تو خاموش رہنا چاہیئے۔

۱۲۷۔ اپنی ضرورت کو محدود رکھو تاکہ تم کو ناحق تکلیف نہ ہو۔

۱۲۸۔ دشمن اور بیماری کو کبھی چھوٹا مت سمجھو۔

۱۲۹۔ اگر کسی کا کوئی نقصان ہو جائے تو اس کو دیکھ کر خوشی مت کرو۔

۱۳۰۔ سو دن چور کا ایک دن سادھ کا۔

۱۳۱۔ دولتمند بننے سے نیک نام بننا اچھا ہے۔

۱۳۲۔ سچ اور جھوٹ آخر ایک دن ظاہر ہو ہی جاتا ہے۔

۱۳۳۔ جھوٹ بولنے والے کا حافظہ بالکل کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۔ اگر تم سے کوئی صلاح پوچھے تو اس کو نیک صلاح دو۔ بری صلاح کبھی مت دو۔

۱۳۵۔ احسان فراموش مت بنو۔ خدا سخت ناراض ہوتا ہے۔

۱۳۶- جو آدمی دوستوں کے ساتھ دغا کرتے ہیں اُن کے گناہ کسی جگہ بھی معاف نہیں ہوتے۔

۱۳۷- اگر دشمن کو بھی دوست بنانا ہو۔ تو اُس سے بُرائی کے عوض نیکی کرو وہ خود بخود شرمندہ ہو کر دشمنی سے ہٹ جائے گا بلکہ معافی مانگے گا۔

۱۳۸- اگر کسی کا قصور تم سے ہو جائے تو فوراً اُس سے معافی مانگو۔ اس سے اُس کا دل بھی خوش ہو جائے گا اور تمہارا دل بھی خوش ہو جائے گا۔

۱۳۹- اگر تمہاری جان خطرے میں ہو تو بیشک مال قربان کردو۔

۱۴۰- کوئی کام کرو اس میں کمال پیدا کرو۔

۱۴۱- اپنی عورت کے سوائے دوسری عورت کی محبت قابلِ اعتبار نہیں ہے۔

۱۴۲- بیوقوف دوست سے دانا دشمن اچھا ہے۔

۱۴۳- اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا ہے تو بکثرت درود شریف پڑھا کریں۔ حضور بہت خوش ہو کر دیدار دیں گے۔

۱۴۴- اگر اللہ کو خوش کرنا ہے تو بکثرت استغفار پڑھا کریں۔ جیسا اللہ استغفار سے خوش ہوتا ہے ایسا کسی چیز سے نہیں ہوتا۔

۱۴۵- اگر دوزخ سے نجات چاہتے ہو تو کلمہ طیب بکثرت پڑھا کریں سوائے کلمہ طیب کے دوزخ سے نجات کسی چیز سے نہیں ہوگی۔

۱۴۶- اگر ماں باپ، استاد، پیر اور اپنے بڑوں کو خوش رکھو گے اور اُن کی جائز خدمت کرو گے تو وہ تم سے ہر وقت خوش رہیں گے اور اپنے سینے کا راز تمہیں بتائیں گے۔ اور تم سے خدا اور رسول بھی خوش رہیں گے اور دنیا و دین دونوں جہان میں تم کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

فقط والسلام (۱-۱-۱۹۲۰ھ)

تعینات و تنزلات

صوفیوں کی اصطلاح میں الفاظ تعینات اور تنزلات اکثر بولے جاتے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ موجودات کی یہ جسقدر شکلیں اور صورتیں نظر آتی ہیں یہ ذات کی صفات اور اُنکی تجلیات کے جلوے ہیں۔ مگر اُن کی اصلیت بغیر ذات وصفات کے پرتو کے کچھ بھی نہیں ہے۔

مثلاً ایک ڈورے میں چند گرہیں لگی ہوئی ہیں ان گرہوں کو ڈورا نہیں کہتے بلکہ ان کی شکل و صورت کے سبب سے گرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں حالانکہ گرہ کے اندر سوائے ڈورے کے اور کچھ بھی موجود نہیں ہے۔

پس اس گرہ کو تعین کہیں گے جب گرہ لگ گئی تو گرہ ہے۔ اور کھل گئی تو ڈورا ہے گرہ کو ڈورا نہیں کہہ سکتے۔ اور ڈورے کو گرہ نہیں کہہ سکتے۔ اسیطرح تمام موجودات کی شکلوں اور صورتوں کو تعینات کی نظر سے دیکھنا چاہئیے اگرچہ وہ ذات الٰہی سے جدا اور غیر نہیں ہیں مگر جب تک ان کی صورتیں قائم ہیں اور تعینات کی قید میں ہیں۔ ان کو ذات الٰہی نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ کہنا یا سمجھنا شرک ہے۔

پس جب ایک اصلیت وحقیقت سے مختلف قسم کی صورتیں نمودار ہوتی ہیں تو ان شکلوں کو تعینات کہتے ہیں اور جب کسی اعلےٰ حقیقت کی شکلیں ادنےٰ درجوں میں تقسیم ہونے لگتی ہیں تو ان کو تنزلات کے نام سے یاد کرتے ہیں یعنی اس حقیقت کا ظہور اشکال تنزل میں ہوا ہے۔

مثلاً ہوا ایک اعلیٰ حقیقت ہے حرارت آفتاب زمین کی رطوبت کو ہوائی ابخرے کی شکل میں زمین سے فضائے آسمانی میں لے جاتی ہے اور پھر پانی ہوا زمین پر برساتی ہے اور وہ پانی کھیتوں میں بھی جاتا ہے اور گندی موریوں اور نالیوں میں بھی۔ پس ہوا کی

حقیقت اعلیٰ نے حسب شکل تعین کی صورت اختیار [illegible]
ہے اور پھر برسنا اور زمین پر رواں دواں پھرنا دوسرے تنزلات ہیں -
یہ سب مجازی مثالیں ہیں اس ذات حقیقی کی کہ وہ بھی تعینات و تنزلات میں اسیطرح اپنی صفات کی تجلیات دکھایا کرتی ہے - اور انہی تعینات و تنزلات سے اس کائنات کا یہ کارخانہ گھما گھمی سے چلتا نظر آتا ہے -

رُوح

قرآن شریف کی زبان میں روح امر رب ہے حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا - حالانکہ خدا کی کوئی صورت نہیں ہے اور نہ ہوسکتی ہے تو اس طرح معلوم ہوا کہ یہ صورت روح سے مراد ہے کہ ذات الٰہی جان ہے اور روح اُس کی صورت ہے - پس نہ ذات کی کوئی شکل ہے - اور نہ اُس کے امر روح کی کوئی صورت

جس طرح ذات مخفی ہے روح بھی پوشیدہ ہے اور جس طرح ذات کی دید و فہمید خاکی بشری صورت سے ممکن نہیں اسیطرح اُس کے امر روح کی دید و فہمید بھی ناممکن ہے -

روح ایک ہی چیز ہے اُس کی تقسیم محال ہے - مختلف اجسام میں - جو ارواح ہوتی ہیں یہ روح اعظم کا پرتو ہیں - جس طرح سورج ایک ہے اور اُس کی شعاعیں بے شمار ہیں کہ صاف مقام پر آتی ہیں تو تمام آفتاب کی شکل اُن کے اندر نظر آجاتی ہے حالانکہ سورج خود وہاں نہیں ہوتا - اور میلی کثیف چیزوں پر آفتاب کی شعاعوں کی جھلک پڑتی ہے تو وہ اپنی جسمانی کثافت سے نور تو قبول نہیں کرسکتیں - مگر حیات و نشوونما کی قوت اُن میں بھی انہیں شعاعوں سے پیدا ہوتی

پس روح ذات کا آئینہ ہے جس میں اس کے حُسن و جمال کی شکل نظر آتی ہے

برائے کشف القلوب

یہ علم عزائم سے ہے اور نہایت عظیم النفع ہے جو شخص یہ چاہے کہ لوگوں کے دلوں کی بات معلوم ہوجائے وہ تین ہفتہ تک روزہ رکھے ترک حیوانات کے ساتھ اور ان اسماء سبعہ کو جو مفتاح نبع العلم کہلاتے ہیں پڑھے اول آخر درود شریف سَو سَو بار اور ان اسماء کو روزانہ ہزار بار پڑھے وہ اسماء یہ ہیں -

سَهيَدٰيَدعٍ هَلَيهُوُنٍ لَالَهُوُنٍ دمَدعوث هَاجَنِيُ فَلَسْنَاءَ هَيلوُب

پھر یہ دُعا تین[۳] بار پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَكْشِفُ عَنْ قَلْبِيُ حِجَابَ الْغَفْلَةِ وَعَلِّمْنِيُ مَا لَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ وَبَيِّنْ لِيُ مِنْ كُلِّ مَا اَسْئَلُ عَنْهُ يَا مَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا مَعْبُوْدَ سِوَاهُ

پھر سَو بار درود شریف پڑھے اکیس[۲۱] روز کے بعد اثر ظاہر ہونا شروع ہوگا جو شخص سامنے آئے گا جو کچھ اس کے دل میں ہوگا عامل پر منکشف ہوجائے گا انشاءاللہ تعالیٰ جس کا دل چاہے کرکے دیکھ لے - فقط

اب یہاں چند دعائیں وہ لکھی جاتی ہیں جو کہ صوفیائے اکرام اور پیران عظام وقت توقت واسطے قضائے حاجات وحصول مرادات ودافع بلیات وقہر اعداء وحصول درجات وقرب الٰہی وظہور تجلیات کے لئے ہر خاندان قادریہ چشتیہ ونقشبندیہ پڑھا کرتے ہیں الگ الگ مفصل حسب ذیل سے پتہ لگے گا۔

ختم تمام خواجگان جو ہر مہم کے لئے پڑھتے ہیں وہ یہ ہے

اور اکثر بزرگان دین واولیاء کاملین نے فرمایا ہے جو کوئی اس ختم کو روزانہ پڑھا کرے تو اس کی ایک ہزار دعائیں اور حاجتیں قبول بدرگاہ ایزدی ہوگی وہ ختم یہ ہے۔

استغفار	۱۰۰ بار	یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ	۱۰۰ بار
سورۃ فاتحہ یا تسمیہ	۱۰۰ بار	یَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ	بار
درود شریف	۱۰۰ با	یَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ	۱۰۰ بار
الم نشرح	۷۹ بار	یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ	
سورۃ اخلاص	۱۰۰ بار	یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ	۱۰۰ بار
پھر سورۃ فاتحہ شریف	بار	یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ	بار
پھر درود شریف	بار	یَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ	بار
یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ	۱۰۰ بار	یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ	۱۰۰ بار

یہ ختم شریف ایک آدمی خواہ چند آدمی مل کر پڑھ سکتے ہیں بعد ختم کے کل مل کر اپنی حاجت بدرگاہ رب العزت خشوع وخضوع کے ساتھ عرض کرے انشاء اللہ تعالیٰ ہر مدعا بر آئے گا۔

نوٹ: ہر ایک اسماء شریف کے اول مرتبہ ایک بار اَللّٰهُمَّ پڑھے اور رجب یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پڑھے دوم مرتبہ اول برحمتك پڑھے اور پڑھ کر کل ختم کا ثواب جملہ ارواح خاندان قادریہ چشتیہ نقشبندیہ کے بزرگان دین کو پہنچائے اور اپنے حق میں دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ جو دعا کرے گا مقبول ہوگی   فقیر محبوب الٰہی مخدوم قادریہ غوثیہ

ختم خواجگاں چشت

ہر مہم کے واسطے خواجگان چشت اس ختم کو باوضو روبقبلہ ہو کر اور دس بار درود شریف پڑھ کر پھر ۳۶۰ بار لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ پڑھے پھر ۳۶۰ بار اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھے پھر ۳۶۰ بار دعائے مذکور پڑھے اس کے بعد اپنے مطالب کے مطابق بارگاہ الٰہی میں دعا کرے پھر اس کے بعد درود شریف دس بار پڑھے ہر دعا مستجاب ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

ختم خواجگان نقشبند حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ با تسمیہ پانچسو بار پڑھ کر جو اپنی حاجت ہو بارگاہ الٰہی سے طلب کرے پھر درود شریف ۱۰۰ بار پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ کیسی ہی مشکل حاجت ہوگی بر آئے گی۔

ختم حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۵۰۰ بار پڑھ کر اپنی حاجت رب العزت سے مانگے پھر ۱۰۰ بار درود شریف پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ہمہ قسم حاجات دینی ودنیاوی جلدی بر آئے گی بسیار مجرب ہے۔

ختم ہر قسم مشکلات وکفایت مہمات وقضا حاجات کے لئے یہ مجرب ہے

از حضرت مخدوم سید جلال الدین سرخ پوش بخاری اچوی رحمۃ اللہ (نے فرمایا)

اگر ایک رات میں عمل کرنے والے کی حاجت پوری نہ ہو تو قیامت کے دن میرا دامن اور اس کا ہاتھ ہو۔ لہٰذا اس طریقہ سے پڑھے پھر دیکھے کیسے حاجت خدا کے بر تر سے پوری ہو دوسرے طریقہ یہ ہے کہ عشا کی نماز پڑھ لینے کے بعد پھر دوبارہ وضو کرے اور الگ

کسی گوشے میں بیٹھ کر کسی سے بات چیت نہ کرے ۔ پہلے اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر سو بار استغفار پڑھے پھر سو بار درود شریف پڑھ کر پھر دو ہزار بار اسم مبارک مع بسم اللہ کے اسی طرح پڑھے ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ فَسَہِّلۡ یَا اِلٰھِیۡ کُلَّ صُعۡبٍ بِحُرۡمَۃِ سَیِّدِ الۡاَبۡرَارِ سَہِّلۡ ۔ اس کے بعد اپنے مقصد کی دعا کر کے پھر سو بار درود شریف پڑھے پس ہر قسم مہمات و مشکلات وقضاء حاجت خدا برتر سے پوری ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ختم لاجل الحاجات

حضرت امام مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کو بحضرت قادر ذو الجلال کوئی حاجت دینی و دنیاوی پیش آئے تو اُس کو چاہیے کہ شب جمعہ کو اول آخر سو سو بار درود شریف پڑھ کر ۳۶۰ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر اپنی حاجت قادر ذو الجلال سے طلب کرے اگر اُس کی حاجت پوری نہ ہو تو مقاتل کی قبر پر لعنت کرے دعا بزرگوار یہ ہے ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا دَائِمُ یَا فَرۡدُ یَا وِتۡرُ یَا اَحَدُ یَا مَالِکَ الۡمُلۡکِ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ بِرَحۡمَتِکَ اَسۡتَغِیۡثُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۔

ختم بہت ضروری حاجت کیلئے یہ بھی ہے

بہت ضروری حاجت کے لئے اس آیت شریف کو ایک ہزار ایک بار مع درود شریف سو سو بار اول آخر قبلہ رو تنہائی میں تلاوت کرے درمیان میں کسی سے گفتگو نہ کریں حق تعالیٰ اس کی حاجت دینی ہو یا دنیاوی روا فرمائے گا پڑھنے والا اپنی مراد کو پہنچے

انشاء اللہ تعالیٰ ۔ آیت شریف یہ ہے ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ۝

ختم روز عاشورہ

جو کوئی عاشورہ کے دن ستر بار حَسۡبِیَ اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ ۝ پڑھے گا حق تعالیٰ اُس کو بخش دے گا اور جو کوئی عاشورہ کے دن یہ دعا سات بار پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس سال موت کے صدمہ سے محفوظ رہے گا اور جس سال اُس کی موت ہوگی اُس سال اُس سے دعا نہ پڑھی جائے گی دعا بزرگوار یہ ہے ۔

سُبۡحَانَ اللّٰہِ مِلۡءَ الۡمِیۡزَانِ وَمُنۡتَہَی الۡعِلۡمِ وَمَبۡلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ الۡعَرۡشِ لَا مَلۡجَاَ وَلَا مَنۡجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیۡہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِہِ التَّامَّاتِ کُلِّہَا اَسۡئَلُہُ السَّلَامَۃَ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَہُوَ حَسۡبِیۡ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ؕ

ختم خرچہ بے خرچان

یہ دس اسم ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعصا پر لکھے تھے بزرگان دین ان دس اسموں کو ختم بے خرچان کہتے ہیں سیاحان متوکل درویشوں کے لئے جنگلوں اور منزلوں میں لازم ہیں جو ان دس اسموں کو روزانہ پڑھا کرے گا قدرت کاملہ غیب سے روزی عطا کرتا

ہے تعلیم ان دس اسماء کی سلسلہ قادریہ چشتیہ میں عام ہے خصوصاً سید پیر محبوب الٰہی کے سلسلہ میں جاری وساری ہے۔

ترکیب عمل کرنے کی یہ ہے

جب خواب سے بیدار ہو تو بغیر کسی سے کلام کئے یَابَاسِطُ کو دس بار پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے منہ پر ملے پھر صبح کی سنت پڑھ کر اکتالیس ۴۱ بار پڑھے یَا اِسْرَافِیْلُ یَا طَاطَائِیْلُ یَا دَرْدَائِیْلُ بِحَقِّ یَا اِلٰہَ الْاٰلِھَۃِ الرَّفِیْعُ جَلَالُہٗ یَا اَللّٰہُ ۔ اور پھر فرض سے فارغ ہو کر سو بار یَا بَاسِطُ اور سو بار یَا عَزِیْزُ اور پچیس ۲۵ بار سورۃ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ پوری پڑھے۔ پھر ان دس اسموں کو بہتر بار پڑھ کر پھر ۳۰۸ بار یَا رَزَّاقُ پڑھے پھر آٹھ نقش لکھ کر ہفتہ عشرہ میں آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں اسیطرح روزانہ معمول رکھیں تو خداوند عالم ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے کبھی گمان بھی نہیں ہو سکتا یہ طریقہ اہل فقراء کے مجربات سے ہے۔

دہ اسماء شریف یہ ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَزَایُوْلِذَرْعِیْ جُوْسًا مَنُوْعًا عَلَمًا طَیُوْسُوْنًا سَلِیْخًا مَلِیْخًا مَلْقُوْمًا یَا قَیُّوْمًا بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ

۷۸۶

۱۰۴۳	۱۰۴۷	۱۰۵۰	۱۰۳۶
۱۰۴۹	۱۰۳۷	۱۰۴۴	۱۰۴۸
۱۰۳۸	۱۰۵۲	۱۰۴۵	۱۰۴۱
۱۰۴۶	۱۰۴۰	۱۰۳۹	۱۰۵۱

اور نقش جو روزانہ آٹھ بار لکھے جاتے ہیں وہ یہ ہے اور نقش کی پشت پر یہ لکھے ....

اَحِبْ یَا جِبْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَا بَاسِطُ ۔ لکھے۔

یہ خاص الخاص چیز ہے جس نے کیا اُس نے پایا جو کچھ اُس کی قسمت میں ہے۔

نوٹ: یہی دس اسم دفع شر جن و انس وبلیات و آفات ہر مشکلات و قضاء حاجات اور خیر خلائق خصوصاً تسخیر بادشاہ حاکم یا امراء کے لئے بھی پڑھتے ہیں اور جن نکالنے کے لئے بھی عمل میں لاتے ہیں اگر کسی کے گھر میں جن کا خلل ہو تو ان دس اسما کو دس بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے چھڑک دیں تو اُس گھر میں کوئی جن یا کسی قسم کی روحانی چیز نہ رہے گی بارہا تجربہ کردہ ہے۔ اور یہ اسما دفع رجعت میں بھی اثر قوی رکھتے ہیں اور ہر قسم جادو ٹونہ طلسم وغیرہ کے دُور کرنے کو چند بار پانی پر دم کر کے پلادیں فوراً اثر دُور ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ باقی خواص حسب ذیل ہیں۔

خواص دہ اسماء شریف

یہ دس اسماء شریف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا پر لکھے ہوئے تھے ان ہی دس اسماؤں کی برکت وعظمت سے عصا فوراً اژدھا ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام معجزہ دکھاتے تھے۔ ان اسماء کے لاکھوں کیا بلکہ بے شمار خواص ہیں اگر لکھے جائیں تو دفتر کے دفتر بھر جائیں گے لیکن خواص ختم نہ ہوں گے۔ فقیر ناچیز سید محبوب الٰہی چند خواص خاصان خاص طالب حق کے لئے حسب ذیل درج کرتا ہے جو صاحب فیض حاصل کرے فقیر کو بھی دعائے خیر سے یاد فرمائے۔

۱۔ خاصیت اول: یہ ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے کہ میرے گھر میں برکت ہو اور کبھی افلاس نہ رہے تو ان دہ نام شریف کو روزانہ بعد نماز صبح بہتر ۷۲ بار مع چند بار درود شریف اول آخر کے پڑھتا رہے پس ہمیشہ خوش حال رہے گا اور گھر میں ہر طرح ہر چیز میں بکثرت برکت ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ بارہا تجربہ کردہ ہے۔

۲۔ خاصیت دوم: اگر کوئی چاہے کہ دنیا کی تمام نعمت حاصل ہو تو اُس کو چاہیے کہ ان دس اسماء شریف چالیس ۴۰ روز تک روزانہ ہزار بار پڑھے اور بعض روایت ہے کہ

روزانہ ۵۰۰ بار پڑھے اول آخر سَو سَو بار درود شریف ۔ پرہیز جلالی گوشت انڈا مچھلی بالکل نہ کھاویں کوئی منہ سے جھوٹا کلام نہ کریں اور کسی عورت کے نزدیک نہ جائے نہ اپنے حجرہ میں کسی کو آنے دیں ۔ جامہ پاک و جگہ پاک میں بیٹھ کر پڑھا کرے ۔ پس اسقدر نعمت دنیاوی حاصل ہوگی کہ پڑھنے والا خوش حال ہو جائے گا اور بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ زمین کا مدفون خزانہ نظر آئے گا یہ عمل مجرب ہے جس کا دل چاہے کریں ۔ فقط

۳ ۔ اگر کوئی شخص چاہتا ہو کہ جملہ درندگان و پرندگان دشتی و وحوش و جن و ماہی و مور و کژدم و موش و مار و کل حشرات الارض وغیرہ فرمانبردار ہو جاویں اور ہر وقت خدمت گار رہیں تو اس کو چاہیئے کہ تین ۳ چلہ تک خلوت میں رہے اور کسی فاسق عورت یا مرد کا منہ نہ دیکھے اور روزی حلال کھائے اور یہ دہ ۱۰ نام شریف روزانہ ہزار بار پڑھا کرے یعنی دو ہزار صبح کو اور تین ہزار رات کو پڑھا کریں ۔ اسیطرح جب تین چلہ پورا ہوگا اس دوران میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر درود بکثرت پڑھتا رہے ۔ جب تینوں چلوں سے فارغ ہوگا تو تمام درندگان و پرندگان دشتی و کل جانوران تری و خشکی عامل کے فرمانبردار ہو جائیں گے اور شیر سواری کے لئے سانپ کا کوڑا تجھے حاصل ہوگا ۔ اور جو بھی عامل کو دیکھے گا دوست رکھے گا لیکن ان اسماء کے جو بھی اسرار عامل پر ظاہر ہوں کسی سے بیان نہ کرے اور صاحب دعوت اپنی حفاظت خود کرے تاکہ رجعت نہ ہو یہ طریقہ اکثر بزرگان سلف کا معمول تھا ۔

۴ ۔ طریقہ یہ ہے کہ کوئی یہ چاہتا ہو کہ دیو پری میرے مسخر ہوں تو ایک سال تک روزانہ پانچ ہزار بار دس اسماء کو پڑھے ۔ تخلیہ میں بیٹھا رہے اور فاسق آدمی و حیض والی عورت کو نہ دیکھے ہر قسم جلالی پرہیز کریں اور جس برتن میں گوشت لگ گیا ہو اس کو استعمال میں نہ لائے اسیطرح سے جب ایک سال ہو جائے گا تو جملہ دیو و پری حاضر ہو کر فرمانبردار ہوں گی اور حکم عامل کرے گا فوراً بجا لاویں گی انشاءاللہ تعالیٰ یہ عمل کئی

بزرگان کا معمول ہے ۔

۵ ۔ طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی چاہتا ہو کہ میرے دل کی آنکھ باطنی کھل جائے جس سے میں عرش عظیم و فرش و تحت الثریٰ تک دیکھ سکوں اور جو کسی کے دل میں بات ہو وہ فوراً معلوم ہو جائے تو چاہیئے کہ دس نام شریف کو ایک سال تک روزانہ پانچ ہزار بار پڑھے اور سال بھر تک روزہ بھی رکھے افطار صرف ڈیڑھ تولہ سبزی سے کریں اور کوئی فاسق مرد عورت حائضہ کو نہ دیکھے پس اس مدت میں ہزاروں قسم کی نعمتیں حاصل ہوں گی دل کی باطنی آنکھ کشادہ ہو کر مشرق تا مغرب تک ہر چیز کو دیکھ لے گا اور کشف القلوب حاصل ہو جائے گا ۔ انشاءاللہ تعالیٰ ۔

۶ ۔ چھٹا خواص یہ ہے : کہ اگر کوئی کشف الارواح یا کشف القلوب حاصل کرنا چاہتا ہو تو چار چلہ تک متواتر روزہ رکھیں اور روزانہ دہ اسماء شریف پانچ ہزار بار پڑھا کرے اور فاسق عورت و مرد کو اپنے سامنے نہ آنے دیں اور کس و ناکس سے گفتگو نہ کرے منہ سے کوئی جھوٹی بات نہ کرے اور ہر قسم خطرہ نفسانی سے بچا رہے انشاءاللہ تعالیٰ چار چلہ پورا ہونے پر کشف ارواح و کشف القلوب ایسا ہوگا جس کا خیال کرو گے فوراً اس کی دل کی بات معلوم ہو جائے گی ۔ انشاءاللہ تعالیٰ ۔

۷ ۔ ساتویں خاصیت یہ ہے : کہ اگر بارش نہ ہوتی ہو اور قحط سالی ہوگئی ہو تو چار روز تک روزانہ پچیس ۲۵ ہزار بار دس اسماء کو پڑھے پھر آسمان کی طرف منہ کرکے پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تا آخر تک پڑھے پس فوراً بارش شروع ہوگی جب تک عامل یہ نہ کہے گا کہ بند ہو جا تب تک بند نہ ہوگی ۔ انشاءاللہ تعالیٰ ۔

۸ ۔ آٹھواں خواص یہ ہے : کہ اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ زمین سے پانی کا چشمہ جاری ہو جس سے سارا عالم فیض حاصل کرے اور کبھی کم نہ ہو تو تر جلالی اور بو دار چیز نہ کھائے

اور دہ نام شریف روزانہ یار پڑھے پس چلہ پورا ہونے پر جو کچھ عامل کہے گا فوراً اجابت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۹۔ نویں خاصیت یہ ہے، کہ جو شخص یہ چاہے کہ حق تعالیٰ رزق اپنے غیب سے عطا کرے جس میں کوئی آدم درمیان میں وسیلہ نہ ہو جس طرح عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو آسمان سے ہر نعمت آتی تھی اسی طرح آوے تو چاہیئے کہ ایک سال تک متواتر روزانہ روزہ بھی رکھے اور دہ اسماء شریف کو روزانہ ہزار بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ سال پورا نہ ہوگا کہ غیب سے رزق آنا شروع ہو جائے گا۔ یہ دہ نام کا ورد بزرگان دین خاص الخاص سچے عاشق وصادق مرید طالب کو تعلیم کرتے ہیں۔ نا اہل کو خبر تک نہیں دیتے تاکہ دنیا میں فتنہ نہ پھیلائے۔

۱۰۔ دسویں خاصیت یہ ہے، کہ اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ ملائک معظم کو ظاہری آنکھ سے دیکھوں اور میں ملائکہ سے گفتگو کروں۔ تو دہ اسماء شریف کو ہفت چلہ میں دس لاکھ بہتر ہزار ۱۰۷۲۰۰۰ باصوم وصلوٰۃ کے پڑھے اور کسی فاسق عورت یا مرد کو نہ دیکھے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے چلہ میں ملاقات ملائکہ ہو جائے گی۔ بعض کو دوسرے چلہ میں۔ بعض کو تیسرے چلہ میں کسی کو چوتھے چلہ میں۔ اگرچہ ساتویں چلہ تک ضرور ملائکہ اُس کے سامنے حاضر ہوں گے جن کو ظاہری آنکھ سے دیکھے گا اور ہر طرح گفتگو کرے گا اور کل حالات موت زندگی خیر و شر سے آگاہ کریں گے لیکن عامل کو چاہیئے کہ ڈیڑھ تولہ سے زیادہ غذا نہ کھائے تاکہ دل صاف رہے بسیار مجرب ہے اکثر بزرگان دین کا تجربہ ہے۔

۱۱۔ گیارہویں خاصیت یہ ہے، کہ اگر ہر جانور کی گفتگو کو بخوبی سمجھ لوں تو عامل کو چاہیئے کہ ایک سال تک خلوت اختیار کرے افطار دو تولہ سبزی کے علاوہ اور کچھ نہ کھائے اور دہ اسماء کو روزانہ ہزار بار پڑھا کرے اس کے علاوہ بکثرت درود شریف پڑھا کرے اور پھر ہزار بار کلمہ طیب بھی پڑھے پس اس حال سے سال گزرے گا تو ہر جانور کی بولی

بخوبی سمجھنے لگ جائے گا مجرب ہے۔

۱۲۔ خواص یہ ہے، کہ اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ دریا اور آگ و ہوا ہر جگہ زمین مشرق تا مغرب تک پہنچنے کی طاقت اور پانی پر چلنے آگ میں نہ جلنے کی قوت حاصل ہو تو اُس کو چاہیئے کہ دو تولہ سے زیادہ نہ کھائے اور دہ اسماء شریف روزانہ پانچ ہزار بار مع بکثرت درود شریف پڑھے ایک چلہ تک تو پانی پر چلنے کی قوت ہوا پر اُڑنے کی قابلیت اور آگ پر چلنے کی توفیق حاصل ہوگی اگر اسی حال سے تین ۳ چلہ کرے تو آگ پانی و ہوا و زمین مسخر ہوگی جو عامل حکم کرے گا ویسا ہی ظہور میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۳۔ خواص یہ ہے، اگر روزانہ ہزار بار دہ اسماء شریف کو پڑھ کر پھر درود شریف بکثرت پڑھا کرے تو جمال ذو الجلال کا مشاہدہ کرے گا لیکن خلوت بہت ضروری ہے اور دنیا کی کوئی چیز خدا سے نہ طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ جمال الٰہی سے مشرف ہوگا۔

۱۴۔ اگر دہ اسماء شریف کو دو   پڑھے باصوم وصلوٰۃ اور ہمیشہ روزہ سے رہے تو اللہ تعالیٰ درجات عالی پر فائز کرے گا اور ہمیشہ دل میں عشق الٰہی کے سوائے کوئی چیز گزر نہ کرے گی اور سرور کائنات کی حضوری حاصل ہوگی اور خدا کے خاص الخاص بندوں میں شمار ہوگا اور دین دنیا و آخرت تینوں جہان میں اُس کا ہمسر کوئی نہ ہوگا جو بات منہ سے نکالے گا فوراً ظاہر ہوگی زمانہ حال کے رجال الغیب کا سردار ہوگا۔ ان دہ اسماء کی دعوت اول حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے دی ہے ان کے بعد ہزارہا بزرگان دین نے دہ اسماء کی دعوت دے کر مدارج عالی حاصل کئے ہیں فقط

۱۵۔ اگر کوئی شخص کسی مرض میں مبتلا ہے اور کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا تو دہ اسماء کو روزانہ ستائیس بار پڑھ کر مریض پر دم کریں اور چند بار پانی پر دم کر کے پلائے انشاء اللہ تعالیٰ جسم کے اندر جو بھی مرض ہوگا دفع ہو کر تندرست ہو جائے گا مجرب ہے۔

۱۶۔ اگر کوئی شخص، کسی ظالم کے قبضہ میں گرفتار ہو یا کسی حاکم جابر سے خطرہ ہو دہ اسماء

کو لکھ کر داہنے بازو پر باندھیں انشاءاللہ تعالیٰ کوئی ظالم کیوں نہ ہو افسر یا حاکم کل مہربان ہوکر ہر طرح امداد کریں گے ۔

۱۷۔ **خواص ذہ اسماء شریف** کے یہ ہیں جسم میں خواہ کوئی مرض کیوں نہ ہو مثلاً درد سر درد شقیقہ، درد چشم، درد گوش، درد دندان، درد گلو خناق و گلہڑ و خنازیر، درد سینہ و پہلو نمونیہ، درد ناف، درد پیٹ، درد جگر، درد گردہ، عرق انسان اور وجع المفاصل، نقرس، بند بش پیشاب انسان ہو یا جانور۔ ادر تپ محرقہ و لرزہ، سل و دق، فالج، لقوہ، رعشہ، مالیخولیا، جنون، مراق، ذیابطیس ہر قسم کے زہر خوردہ و مار گزیدہ۔ یا مرد و عورت بستہ ہو۔ یا بخت بستہ ہو۔ یا کہ جادو ٹونہ جن دیو پری کوئی آسیب کیوں نہ ہو مرض اٹھراہ مان یا کند ذہن نسیان ہو۔ اگرچہ جسم میں کوئی بیماری یا علت خواہ کسی عمل سے رجعت ہو کر بیمار ہو گیا ہو ہر مرض ہر درد۔ ہر علت و ہر تکلیف کا علاج بھی بزرگان دین ان ذہ نام سے کیا کرتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ ان ہی ذہ نام کو لکھ کر گلے میں باندھ دیں اور پلیٹ پر لکھ کر دھو کر پلائے بھی اور مریض پر چھڑکے بھی اور پڑھ کر مریض پر دم کریں یا جائے ماؤف پر ہاتھ رکھ کر ایک سے لیکر ۱۳ تک پڑھ کر ہر طاق پر دم کریں اسی طرح چند بار ایک دو روز، اور مہلک امراض میں ہفتہ عشرہ تک عمل کریں انشاءاللہ تعالیٰ درد وغیرہ تو اسی وقت بند ہونگی بخار بھی جاتا رہے گا۔ یاد رکھیں اس سے بھی کئی گنا زیادہ فوائد و خواص ذہ اسماء شریفہ کے ہیں جو بھی عامل جس نیت سے پڑھے گا کامیاب ہوگا۔ یہ خاص الخاص فقراء کی چیز گوہر نایاب اسرار مخفی خزانہ لاجواب ہے ان ذہ نام عمل کی اجازت سید قاضی حمید الدین ناگوری چشتی سے واسطہ بہ واسطہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری اور واسطہ بہ واسطہ سلسلہ قادری غوثیہ سید محبوب الٰہی تک پہنچا ہے جو کتاب ہذا و صل حق میں درج کر دیا ہے ۔

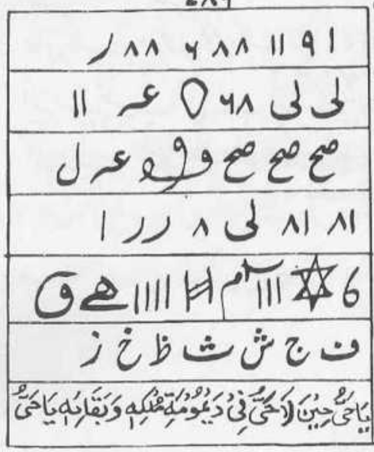
ذہ نام شریف یہ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شَزَایُو لِذَرُعِی جُوسًا مَنُوعًا عَالِمًا طَیُوسُونًا سَلِیُخًا مَلِیُخًا مَلُقُومًا یَاقَیُّومًا بِحَقِّ کھیعص وَبِحَقِّ حمعسق

دائیرۃ قمقمۃ الکبریٰ

یہ دائیرۃ **قمقمۃ الکبریٰ** حضرت امام احمد بن بونی نے شمس المعارف حصہ اول میں لکھا ہے یہ دائیرہ ہر مرض و ہر درد کے دور کرنے کو نہایت مفید بزرگان دین اس دائیرہ کو لکھ کر دھو کر بھی پلاتے ہیں اور اسی پانی سے غسل بھی کراتے ہیں اور یہی دائیرہ لکھ کر کسی تیل میں ڈال کر رکھیں ہر درد کے مقام پر مالش کریں تو درد سر، شقیقہ، شقیقۃ العین، درد سینہ، درد پہلو، درد پیٹ، وجع المفاصل، عرق انسان اور جسم کے ہر درد کو دور کرتا ہے ہر مرض کو دفع کر کے مریض کو تندرست و توانا کرنے میں یہ دائیرہ نہایت مفید ہے کیونکہ اس دائیرہ میں اسم اعظم ہے جو استعمال کرے گا فائدہ اٹھائے گا۔ فقیر محبوب الٰہی کے معمول میں ہے۔

۷۸۶



علاج سگ دیوانہ کا معمول طریقہ یہ ہے

آب کوار سے کچلہ مدبر کریں اور باریک کر کے سفوف بنا کر رکھیں رتی رتی روزانہ نہار منہ کھلائیں اس کے ساتھ ہی روزانہ ایک نقش بھی پلائے ۱۳ روز تک اس کے بعد ایک جلاب دیں جس سے دو تین دست آجاویں نقش یہ ہے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَفِیْظُ یَا سَلَامُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

یہ نقش پلانے کا ہے۔

اور ایک نقش گلے میں باندھ دیں جو یہ ہے ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ ۔ کو ۲۱ بار لکھ کر سال بھر تک گلے میں رکھیں پس اللہ کے حکم سے سگ دیوانہ کا اثر بالکل دور ہو جائے گا یہ عمل حضرت جلال الدین سرخ پوش اوچ شریف ریاست بہاول پور سے بودلہ اور کھگہ دونوں قوم کو عنایت ہوا ہے جس کی وجہ سے زمانہ حال تک یہ دونوں قوم سگ دیوانہ کا علاج کرتے آئے ہیں یہ چلتا ہوا خاص الخاص ہے فقیر سید محبوب الٰہی کتاب ہذا کے پڑھنے والوں کو اجازت دیتا ہے جس کا دل چاہے کرتا رہے ۔ شافی مطلق شفا دے گا۔

بیان فضائل و خواص اصحاب کہف

اصحاب کہف سات آدمی اور ایک ان کا کتا ہے ۔ یہ اصحاب دقیانوس بادشاہ جو دعوئ خدائی کرتا تھا کے زمانہ میں اپنا ایمان بچا کر ایک غار میں داخل ہو گئے اور ابھی تک اسی غار میں ہیں جب زمانہ آخر زمان حضرت امام مہدی علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آئے گا اس وقت یہ اصحاب غار سے باہر آئیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام قبول کریں گے یہ اصحاب بہت جلیل القدر ہستی ہیں ان کے نام کی برکت سے اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے اور ہر مصیبت و ہر مشکل و ہر رنج و غم سے نجات دیتا ہے خواص تو ان مبارک ناموں کے ہزاروں ہیں لیکن فقیر سید محبوب الٰہی چند خواص جو خواص و عام کے کام آنے والے ہیں حسب ذیل درج کرتا ہے ضرورت مند حضرات فائدہ اٹھا کر فقیر کو دعاء خیر سے یاد فرمائے والسلام ۔

اسماء اصحاب کہف یہ ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰھِی بِحُرْمَتِ یَمْلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُوْطَطْ تَبْیُوْنَس اَذَرْفَطْیُوْنَسْ کَشَافَطْیُوْنَسْ یُوَانَسْ بُوَس وَاسْمِ کَلْبِھِمْ قِطْمِیْرُ بفضل الٰہی و برکت ایں اسماء مبارک اصحاب کہف فلاں حاجت روا گردد ۔

چند خواص یہ ہیں

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بروایت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص نام اصحاب کہف لکھ کر اپنے پاس سفر و حضر میں رکھے گا یا اپنے سامان میں

رکھے گا تو وہ ہر طرح کے خطرہ چور ڈاکو یا پانی میں ڈوبنا یا آگ میں جلنے سے حق تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا کسی قسم کا اُس کا نقصان نہ ہوگا سلامت سفر سے گھر آئے گا مجرب ہے۔

۲۔ اگر اصحاب کہف کے نام لکھ کر اپنے مکان یا چھپر یا سامان میں رکھے گا تو ہر طرح کی حفاظت میں رہے گا اور کبھی اُس جگہ کو آگ نہ لگے گی بسیار مجرب ہے۔

۳۔ اگر کسی جگہ آگ لگی ہو تو نام اصحاب کہف سفید کپڑا پر لکھ کر اس کپڑا میں چند سنگریزہ باندھ کر آگ میں ڈال دیں فوراً آگ بجھ جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۴۔ اگر اصحاب کہف لکھ کر لکڑی میں باندھ کر زمین کے چاروں طرف چکر دے کر پھر درمیان کھیت کے گاڑ دیں تو اُس کھیت میں کوئی جانور یا چوہا نہ آئے گا اور نہ کسی دوسرے طریقہ سے کوئی نقصان ہو گا تمام فصل اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گی۔

۵۔ اگر ان ناموں کو لکھ کر کسی کتاب یا غلہ میں رکھیں تو کرم وغیرہ اور چوروں سے محفوظ رہے گا اگر وہاں پانی بھی آجائے تب بھی کوئی نقصان نہ ہوگا۔

۶۔ اگر کاغذ پر لکھ کر دردزہ والی عورت کے بائیں ران پر باندھے تو فوراً بچہ پیدا ہوگا۔ یا مٹی کے پیالہ پر لکھ کر عورت دردزہ والی دونوں ہاتھ رکھ کر زمین پر زور سے توڑے تو بھی فوراً بچہ پیدا ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۷۔ اگر مٹی کے پیالہ پر لکھ کر جہاں دریا زمین میں ڈھا لگاتا ہو زمین کے اندر دفن کر دیں تو اُس جگہ سے دریا ہٹ جائے گا اور پھر اُس جگہ کبھی نہ آئے گا۔

۸۔ اگر لکھ کر تیر یا بندوق پر باندھ دیں کبھی نشانہ خالی نہ جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۹۔ اگر کسی کے مکان میں جن وغیرہ کوئی روح رہتی ہو یا باہر سے پتھر مکان میں آتے ہوں تو ان ناموں کو کاغذ پر لکھ کر مکان کے ہر کمرہ کے چاروں کونہ میں ایک ایک چسپاں کر دیں اور چند بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے مکان کے اندر باہر اوپر نیچے ہر جگہ چھڑک دیں تو ہر قسم جن یا جو بھی ارواح اس مکان میں ہو یا پتھر آتے ہوں کل دفع ہو کر یہ جگہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کی حفاظت

میں رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۰۔ اگر ان ناموں کو لکھ کر گلے میں باندھ دیں اور جنگ میں جائے تو ہر طرح کے صدمہ سے بچا رہے گا اور مظفر و منصور ہوگا۔

۱۱۔ اگر ان ناموں کو لکھ کر ہر قسم بخار اور درد سر و درد سینہ و درد کمر درد پیٹ پر باندھیں تو اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

۱۲۔ اگر ان ناموں کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں تو نظر حکام و اُمراء و احباب عزیز ہوگا۔ اور ہر رنج و چور سے محفوظ رہے گا۔

۱۳۔ اگر کوئی حاجت مند دوگانہ قضاء حاجت پڑھ کر اصحاب کہف کے نام سو بار پڑھے اول آخر درود شریف چند بار پڑھ کر ہاتھ اُٹھا کر ان ناموں کے وسیلہ سے اللہ سے دُعا کرے بفضل تعالیٰ حاجت بر آئے گی۔

نوٹ: خواص ان ناموں کے ہزاروں ہیں جس کام کے لئے کرو گے وہی ہوگا فقیر نے چند خواص لکھے ہیں۔

اسرار برکات صمدانہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترکیب ریاضت اللہ الصمد باموکیل کتب تصوف میں مختلف طریقہ پر درج ہے جس کو اکثر طالبانِ حق پڑھتے ہیں۔ لیکن کما حقہٗ فوائد سے بے حصول رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل اللہ الصمد باموکیل صحیح نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے پوری کامیابی حاصل نہیں ہوتی اس لئے فقیر سید محبوب الٰہی بہ اجازت خاص پیشوائے عارفین پیرومرشد قبلہ ہواللہ شاہ قادری، چشتی، نقشبندی کے طریقہ اللہ الصمد باموکیل صحیح رفاہ عام و برادران طریقت وطالبانِ حق کے لئے لکھتا ہے تاکہ پڑھ کر پورا فائدہ اٹھا کر دین و دنیا کے ہر مقاصد میں کامیابی حاصل کرکے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے محتاج نہ رہیں اور مصنف ہذا سید محبوب الٰہی اور اُس کی اولاد کو دعائے خیر سے یاد کریں۔

باب اوّل

باب اوّل دعوت، زکوٰۃ، عشر اور قفل کا بیان یہ ہے کہ جب کوئی دعوت صمدیہ کرنا چاہے تو اللہ الصمد باموکیل اس طرح پڑھے۔

اللّٰہُ الصَّمَدُ اَجِبۡ یَا اِسۡرَافِیۡلُ اَجِبۡ یَا مَدۡدَفَائِیۡلُ یَاھُوۡ کَلَانۡ.

اس طرح چار لاکھ مرتبہ پڑھے اور چار حصہ کرے۔ پہلا حصہ نصاب کی نیت سے پڑھے اور اُسے خدا کے لئے بخش دے۔ دوسرا حصہ زکوٰۃ کی نیت سے پڑھ کر اس کا ثواب رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بخشے۔ تیسرا حصہ عشر کی نیت سے پڑھ کر اُس کا ثواب مصنف ہذا سید محبوب الٰہی اور اُس کی اولاد کو بخشے۔ چوتھا حصہ قفل کی نیت سے پڑھے۔ اور تمام مسلمانوں کی ارواح کو بخشے۔ ایسا کرنے سے عامل کے

سارے دینی و دنیاوی کام سرانجام ہو جائیں گے اور ولایت کے مرتبہ کو پہنچ جائے گا۔ جس چیز پر نظر ڈالے گا مثل کبریت احمر کے کیمیا ہو جائے اور جو آرزو دل میں کرے گا جلدی بر آئے گی۔ کیونکہ صمد اسم اعظم ہے۔ اور صمد کے معنی ہیں نیازمندوں کی پناہ۔ نصاب زکوٰۃ عشر اور قفل کے بعد درگاہ باری تعالیٰ میں ہاتھ اُٹھا کر یوں عرض کرے۔ اے بارِ خدایا میں نے اپنی پہنچ کے مطابق نصاب زکوٰۃ عشر اور قفل پڑھ کر ادا کر دیا ہے۔ تو اپنے لطف و کرم سے میری کل دینی و دنیاوی حاجتیں بر لا۔ پھر اِس کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ بِاِسۡمِکَ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یَا عَالِمَ السِّرِّ وَالنَّجۡوٰی یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالۡبَلۡوٰی اِکۡشِفۡ عَنِّیۡ الۡحُزۡنَ وَالۡاَذٰی وَفَتِّحۡ عَنِّیۡ فِی الۡحَضَرِ وَیَسِّرۡ بَابَ الۡمُرَادَاتِ مِنَ الدِّیۡنِ وَالدُّنۡیَا کُلِّ اَمۡرٍ بِقُدۡرَتِکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحۡمٰنُ یَا رَحِیۡمُ یَا کَرِیۡمُ اَغۡنِیۡ بِحُرۡمَتِ ھٰذِہِ الۡاَسۡمَآءِ بِحُرۡمَتِ اَوۡلَادِ الۡحَسَنِ وَالۡحُسَیۡنِ سَیِّدِ مَحۡبُوۡبِ الٰھِیۡ اِبۡنِ سَیِّدِ عُثۡمَانِ الۡبُخَارِیۡ وَجَمِیۡعِ اَوۡلِیَآئِکَ وَاَصۡفِیَآئِکَ وَمَلَآئِکَتِکَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ اِقۡضِ حَاجَاتِیۡ یَا قَاضِیَ الۡحَاجَاتِ یَا عَالِمَ السِّرِّ وَالۡخَفِیَّاتِ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ۔

ترکیب ریاضت اللہ الصمد باموکیل کی یہ ہے کہ عروج ماہ قمری سعید بروز چہارشنبہ شروع کریں۔ لیکن تاریخ دوم یا سوم نہ ہو پاکیزہ لباس پہن کر تنہا حجرہ میں بیٹھ کر بعد نماز عشا اوّل آخر اکیس اکیس بار درود شریف پڑھ کر اللہ الصمد باموکیل یعنی اللّٰہُ الصَّمَدُ ۔۔۔ کو چار لاکھ مرتبہ پڑھے اور یہ عامل کو اختیار ہے کہ تعداد چار لاکھ بیس روز سے ساٹھ روز تک میں جتنے دن میں چاہے

پورا کرے ۔ اس سے کم و زیادہ دن نہ لگائے اور اثنائے چلہ کشی میں ترکِ حیوانات جلالی جمالی کریں ۔ یعنی سوائے مونگ کی دال جو کی روٹی یا چاول جس میں صرف نمک یا کھانڈ کے سوا کچھ نہ کھائے گھی ، دودھ ، انڈا ، مچھلی ، پیاز ، لہسن ، مولی ، ہینگ ، گوشت ہر قسم بالکل ترک کر دے ۔ اور بعد چلہ کے ہمیشہ ترکِ حیوانات اور بدبودار چیزیں نہ کھائیں تا کہ عمل کی رجعت نہ ہو اور دوران چلہ میں ہر کس و ناقص کو اپنے میٹھے نہ لگنے دیں ورنہ رجعت کا خطرہ ہے ۔ اور اگر رجعت ہو گی تو پڑھنے والا ہلاک یا دیوانہ ہو جائے گا ۔ اور ہمیشہ قوتِ حلال کھائے خلافِ شرع کوئی کام نہ کریں ۔ بعد چلہ کے ہر روز بلا ناغہ ایک ہزار بار الصمد یا موائیل بمعہ درود شریف کے پڑھا کریں تا کہ عمل کی تاثیر مکمل رہے ۔ اور دن بدن ترقی درجات روحانی اور ہر مقاصد دینی و دنیاوی پوری ہوتی رہیں ۔ اور دوران چلہ میں اللہ الصمد یا موائیل کا غذ یا ظرف گلی پر لکھ کر روزانہ صبح و شام تا مدت چلہ کے پیا کریں بفضلِ الٰہی رجعت سے امان میں رہے گا اور ایام چلہ کشی میں بعد نوم غسل کریں ۔ حالتِ ناپاکی ایک ساعت بھی نہ رہے ۔ اگر آب میسر نہ ہو تو تیمم کریں اور خوراک خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر کھائے اور دعا اللہ الصمد کو کثرت سے پڑھا کرے انشاءاللہ تعالیٰ پڑھنے والا عامل ہو جائے گا اور ہر مقاصد میں ہر طرح کامیابی ہو گی ۔ ہر طرح کا کشف حاصل ہو جائے گا ۔

دوسرا باب

کفایت و مہمات جزوی و کلی کے بیان میں

کہ جب کوئی دینی و دنیاوی مشکل درپیش آئے جو کسی طرح حل نہ ہوتی ہو تو چاہیئے کہ اللہ الصمد یا موائیل کو بعد نماز عشاء ایک ہزار بار بمعہ اول آخر درود شریف پڑھ کر

اپنے مقصد کی بارگاہ الٰہی میں دعا کریں انشاءاللہ تعالیٰ ہر مہم خواہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو آسان ہو کر بر آئے گا ۔

جو شخص ہر نماز پنجگانہ کے بعد ایک سو بار اللہ الصمد یا موائیل پڑھا کرے گا تو کسی رنج و غم میں مبتلا نہ ہو گا اور ایمان سلامت رہے گا ۔ جیسا کہ آنسرور ﷺ نے اپنے بعض یاروں سے فرمایا ۔

یَا وَالِدی مَنْ قرا اللّٰہِ الصَّمَد بَعْدَ کُلِّ صلوٰۃ ماۃ لا یسلب ایمانہ فی الموت ۔

ترجمہ : اے میرے بیٹے ! جس نے اللہ الصمد کو ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھا اُس کا ایمان موت کے وقت کھویا نہیں جائے گا ۔

جو شخص ہمیشہ دائمی نماز عصر کے بعد اللہ الصمد یا موائیل پچاس مرتبہ پڑھا کرے گا تو دونوں جہان میں اس کا مرتبہ و نام بلند ہو گا ۔

سید محبوب الٰہی شاہ بخاری مصنف کتاب ہذا وصل حق کہتا ہے جو شخص تین شب بدھ ، جمعرات ، جمعہ متواتر کثرت سے ساری رات اللہ الصمد یا موائیل پڑھے گا ۔ خدا تعالیٰ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دے گا اور میں اس کے بارے میں قیامت کے دن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت ہونے کا ضامن ہوں ۔

کتاب خمس الانوار تصنیف سید عثمان بخاری میں لکھا ہے کہ جو شخص تہجد کے وقت کثرت سے اللہ الصمد یا موائیل پڑھے گا اس کو جلالِ الٰہی کی زیارت و مجلس حضوری رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نصیب ہو گی اور زمین و آسمان کی کل مخلوق انس و جن دیو ، پری ، چرند پرند و چرند مسخر ہو کر اُس کے ساتھ اُلفت کریں گے ۔ کیونکہ صمد کے معنی وہ ذات ہے جو یکتا اور بے نیاز اور کھاتے پینے وغیرہ کی کسی چیز کا محتاج نہیں ۔ پس جو شخص اللہ الصمد یا موائیل کی ریاضت چار لاکھ ادا کر کے ہمیشہ ورد رکھے گا وہ کسی چیز کا محتاج

نہ ہوگا۔ اور اس کی صفت سے موصوف ہو جائے گا۔ حدیث قدسی ہے۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ ۔ یعنی انسان میرا سر ہے میں اُس کا سر ہوں ۔

مردانِ خدا خدا نباشند   لیکن زخدا جدا نباشند

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ ترجمہ تم مجھے یاد کرو تا کہ میں تمہیں یاد کرو ۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کو اُس کے ناموں میں سے کسی ایک نام سے یاد کرے گا۔ خدا تعالیٰ اسے یاد کرے گا۔ اور جو اللہ الصمد کے نام سے یاد کرے گا۔ وہ کبھی کسی چیز کا محتاج نہ ہوگا۔ اور جو چاہے سو پائے گا۔ خدا کا کلام ہے۔

اِذَا سَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ الخ

ترجمہ: جب تجھ سے میرے بندے میری بابت پوچھیں تو کہہ دے کہ میں بے شک قریب ہوں جب کوئی مجھے بلائے تو میں اس کی دعوت قبول کرتا ہوں (آخر آیت تک)

کتاب جلالی مصنف سید حامد علی بخاری میں مرقوم ہے جو شخص کھانے پینے یا دیگر کسی چیز کا محتاج ہو تو اللہ الصمد یا موائیل کثرت سے پڑھا کرے۔ پس جس چیز کی حسرت اُس کے دل میں ہو یا کسی کھاتے پینے کی چیز وہ چیز خود بخود دستیاب ہو جائیں گی اور کسی قسم کا محتاج نہیں رہے گا۔

کتاب باقرار الانوار میں لکھا ہے۔ جو شخص اللہ الصمد یا موائیل بطریق حرف کے کاغذ پر بروز جمعرات بوقت طلوع آفتاب ساعت مشتری میں لکھ کر اپنے دستار میں باندھے بعد نماز عشاء کے اور ایک سو بار اللہ الصمد یا موائیل پڑھ کر سو جائے تو خواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ سے مشرف ہوگا۔

کتاب جوہر بخاری میں لکھا ہے اسم الصمد یا موائیل کی نو ہزار خاصیتیں ہیں۔ جو شخص ریاضت کرے گا اس پر خود بخود منکشف ہو جائیں گے۔

اگر کوئی اللہ الصمد یا موائیل لکھ کر اپنے گھر یا سفر میں مال اسباب میں تو ہر قسم کی اذیت سے بے خوف رہے گا۔ نہ آگ لگے گی اور نہ کوئی نقصان چور رہزن سے محفوظ رہے گا۔

۴۸۶

۴۹	۵۳	۵۶	۴۲
۵۵	۴۳	۴۸	۵۴
۴۴	۵۸	۵۱	۴۷
۵۲	۴۶	۴۵	۵۷

تیسرا باب

کشف القلوب کے بیان میں

اگر کشف القلوب یعنی جو شخص سامنے آئے یا جس چیز کی طرف دیکھ کر چاہے کہ اس کی دل کی بات یا اس کی حقیقت معلوم ہو جائے تو اللہ الصمد یا موائیل کو روزانہ بارہ ہزار بمعہ درود شریف اول و آخر کے بارہ روز تک پڑھے تو قلب روشن ہو کر کشف القلوب حاصل ہوگا۔ یعنی جس چیز کی طرف خیال کرے گا یا جو سامنے آئے گا۔ اُس کے دل کا کُل حال عامل کے دل میں منکشف ہو جائیں گے۔

چوتھا باب

کشف القبور کے بیان میں

اگر قبر کے حالات معلوم کرنے ہوں تو قبر کے پاس جا کر میت کی طرف منہ کر کے آنکھ بند کر کے بطور مراقب بیٹھ کر منہ پر کپڑا اوڑھ کر اللہ الصمد یا موائیل ایک سو بار بمعہ درود شریف کے پڑھے۔ پھر خاموش مراقب بیٹھا رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد قبر میں آواز سنائی دے گی یا غیب سے آواز آئے گی جو کچھ قبر والے کے حالات ہوں گے معلوم ہو جائیں گے۔

اگر بروز جمعرات بوقت طلوع آفتاب ساعت مشتری میں اللہ الصمد یا موائیل حرفاً لکھ کر قبر کی دائیں

جانب رکھے اور خود بطور مراقب قبر کے پاس بیٹھے تو بھی قبر کی کل حقیقت عامل پر منکشف ہوگی۔

پانچواں باب

مُردہ سے سوال وجواب کرنے کے بیان میں

اگر چاہو کہ قبر والے سے سوال کر کے کسی کا جواب حاصل کروں تو شب چہار شنبہ کو قبر کے پاس جا کر منہ قبر کی طرف کر کے ایک بار الحمد شریف اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ کر میت کو بخشے اور پھر قبر پر انگشت شہادت رکھ کر پچاس بار اللہ الصمد با مواکیل پڑھے اور پھر بطور مراقب خاموش بیٹھا رہے کچھ دیر میں قبر سے آواز آئے گی جو سوال کرو گے اُس کا جواب مل جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

چھٹا باب

زمین و آسمان کی سیر کرنے اور ہوا پر اڑنے کے بیان میں

جو شخص چاہے کہ زمین و آسمان کی سیر حاصل ہو تو اُس کو چاہیئے پانچ شب بشب دو شنبہ سے شب جمعہ تک روزانہ پانچ ہزار بار اللہ الصمد با مواکیل بمعہ درود شریف اول آخر پڑھا کرے۔ تو مرتبہ ولایت حاصل ہوگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات سے مشرف ہوگا اور قوت روحانی پیدا ہو کر ہوا پر اڑنے کی قدرت حاصل ہو جائے گی۔ اور تمام زمین و آسمان یا دیگر متبرک مقامات مثلاً کعبہ شریف یا مدینہ منورہ یا جس جگہ جانا چاہے گا آناً فاناً میں ہوا پر اڑ کر پہنچ جائے گا۔

اگر اللہ الصمد با مواکیل اِس نقش کو لکھ کر رات کو سر پر باندھ کر سو جائے تو خواب میں کعبہ شریف کا طواف کریگا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۴۰	۹۰	الصمد ۶۶
۸۹	۶۷	۳	۴۱
۶۸	۹۲	۳۸	۲
۳۹	۱	۶۹	۹۱

ساتواں باب

خزانہ غیب معلوم کرنے کے بیان میں

اگر کسی جگہ خزانہ ہو اور معلوم کرنا چاہے کس جگہ ہے تو اللہ الصمد با مواکیل بمعہ درود شریف پانچ روز تک ہر شب بشب دو شنبہ سے شب جمعہ تک روزانہ پانچ ہزار بار پڑھا کرے عامل کو خود بخود کشف ہو جائے گا کہ فلاں جگہ خزانہ ہے اور یا کوئی بزرگ خواب میں آکر بتا دے گا کہ فلاں جگہ خزانہ ہے اور اِس طریقہ سے نکالا جائے گا۔ اگر اللہ الصمد با مواکیل بمعہ نقش کو لکھ کر سفید مرغ کی گردن میں باندھ کر جس جگہ خزانہ کا شبہ ہو چھوڑ دیں۔ مرغ عین خزانہ کے اوپر کھڑا ہو کر آواز دے گا۔ پس عامل اپنے تصرف سے خزانہ حاصل کرے۔ نقش یہ ہے

۷۸۶

۸	۹۴	۹۷	۱
۹۶	۲	۷	۹۵
۳	۹۹	۹۲	۶
۹۳	۵	۴	۹۸

آٹھواں باب

بادشاہ اور امراء یا کسی بادشاہ کو مسخر کرنے کے بیان میں

اگر بادشاہ یا کسی امیر یا کوئی ایک خاص مطلوب کو مسخر کرنا چاہے تو بیس روز تک روزانہ ایک ہزار بار اللہ الصمد با مواکیل بمعہ درود شریف اول آخر نام مطلوب بمعہ والدہ کے ساتھ تصور کر کے پڑھے اور مطلوب مسخر و مطیع ہو کر حاضر خدمت ہوگا۔ جو کچھ حکم دو گے قبول کرے گا۔ یا بعد نماز عشاء ایک سو بار اللہ الصمد با مواکیل پڑھ کر مطلوب کی طرف دم کیا جائے ہفتہ عشرہ میں مطلوب فرمانبردار ہو کر حاضر ہوگا۔ اگر اس نقش کو لکھ کر اللہ الصمد با مواکیل با طریقہ حروف لکھ کر نام طالب و مطلوب

بمعہ والدہ بھی لکھ کر دھوپ میں یا زیرِ آتش رکھیں گرمی پہنچتے ہی مطلوب حاضر ہوگا۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

١٠	٥	٤	١٨١
٣	١٨٢	٩	٦
١٨٩	٢	٧	١٢
٨	١١	١٨٠	١

نواں باب

مسخر کردن انس وجن دیو، پری وغیرہ کے بیان میں

اگر بندگانِ خدا انسان یا دیگر مخلوق جن، دیو، پری کی تسخیر چاہتے ہو تو یکشنبہ کے روز سے بعد صبح روزانہ تین ہزار بار اللّٰہ الصمد با مواکیل سات روز تک پڑھے تو جس مخلوق کو مسخر کرنے کی نیت سے پڑھے گا دہ مسخر دہ مطیع ہو کر حاضر خدمت ہوں گے۔ جو کچھ حکم دو گے یا جو چیز یا میوہ جات فصل بے فصل طلب کرو گے فوراً لاکر حاضر کریں گے اور ہمیشہ فرمانبردار رہیں گے انشاء اللّٰہ تعالیٰ۔

دسواں باب

علم کیمیا وسیمیا وریمیا کے حاصل کرنے کے بیان میں

جو شخص چاہے کہ علم کیمیا یعنی نقرہ وذہب بنانے کے طریقے حاصل ہوں یا کہ سیمیا یا ریمیا جس کو علمِ نجوم کہتے ہیں۔ ان علموں میں سے جس کو حاصل کرنا ہو تو چاہیے پانچ روز تک روزانہ ہر شب سات ہزار بار اللّٰہ الصمد با مواکیل بمعہ درود شریف کے پڑھے اور اپنے مقصد کی دعا کرتا رہے۔ پس ایک شخص غائب سے پیدا ہو کر عامل پر ایک ایسی نظر توجہ کی ڈالے گا جس سے کل علم حاصل ہو جائیں

گے اور حضور پرنور کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اور اگر اللّٰہ الصمد بمعہ با مواکیل اس نقش کو لکھ کر دائیں بازو پر باندھیں اور اپنے مقاصد کی دعا کرتا رہے تو بھی ایک شخص غائب سے پیدا ہو کر یہ سب علم عامل کو سکھا دے گا۔

۷۸۶

٩٧	١٢	٢	٨٩
١	٩٠	٩٦	١٣
٩١	٤	١٠	٩٥
١١	٩٤	٩٢	٣

گیارہواں باب

دستیاب کرنا کچّا یا پکّا کھانا در صحرا وغیرہ میں

اگر بستی سے دور جنگل یا صحرا وغیرہ میں یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں کوئی چیز میسر نہ ہو اور مطلب ہو کہ ہر چیز خوردنی کچا یا پکا حاصل ہو جائے تو گیارہ بار اللّٰہ الصمد با مواکیل پڑھ کر دعا کریں۔ پھر تھوڑی دیر میں کوئی شخص بشکل انسانی حاضر ہوگا جس چیز کی طلب ہوگی حاضر کر دے گا۔ باذن اللّٰہ تعالیٰ

بارہواں باب

رجال الغیب کے مسخر کرنے کے بیان میں

اگر رجال الغیب کی تسخیر مطلوب ہو تو ایک چھری فولادی پر با مواکیل اللّٰہ الصمد لکھ کر زمین میں گاڑ دیں۔ پھر اللّٰہ الصمد با مواکیل ستر بار پڑھ کر چھری پر دم کریں اور دعا کریں۔ پھر فوراً رجال الغیب یعنی زمین کے اندر کی تمام مخلوق پیدا ہو کر مسخر اور مطیع ہوں گے اور جو کہو گے بجا لائیں گے۔ انشاء اللّٰہ تعالیٰ

تیرھواں باب

مسخر کرنے فیل یا شیر برائے خود سواری کرنے کے بیان میں

اگر کوئی شخص چاہے کہ فیل یا شیر پیدا ہوں تاکہ میں ان پر سواری کروں تو اُس کو چاہیئے کہ اللہ الصمد یا مواکیل بمعہ درود شریف انسی بار پڑھ کر دعا بدرگاہِ رب العالمین میں اپنے مقصد کی کرے ۔ پس فوراً فیل یا شیر جس چیز کی ضرورت ہوگی حاضر ہو کر مطیع و مسخر ہوں گے جس پر چاہو سواری کریں ۔ جہاں چاہو گے لے جائیں گے اگر یہ نقش بمعہ اللہ الصمد یا مواکیل لکھ کر درخت پر باندھیں اور اپنے مقصد کی دعا باری تعالیٰ سے کریں تو بھی اُس جگہ فوراً فیل یا شیر حاضر ہو کر مطیع ہوں گے ۔

۷۸۶

۵	۱۸۲	۲	۱۱
۱۰	۳	۱۷۹	۸
۱۸۱	۶	۱۲	۱
۴	۹	۷	۱۸۰

چودھواں باب

سانپ بچھو کے مسخر کرنے کے بیان میں

اگر سانپ بچھو کی تسخیر چاہتے ہو تو اللہ الصمد یا مواکیل بمعہ درود شریف دو ہزار بار روزانہ پانچ روز تک اپنے مقصد کی دُعا کرے بحکم ایزدی فوراً سانپ بچھو بکثرت پیدا ہو کر مسخر و مطیع ہوں گے ۔ اور جو کچھ حکم دو گے فوراً بجا لائیں گے ۔

پندرھواں باب

سانپ و دیگر موذی جانور دفع کرنے کے بیان میں

اگر کسی جگہ سانپ یا دیگر کوئی موذی جانور مخلوق خدا کو تکلیف پہنچاتے ہوں تو چاہیے کہ نو روز تک روزانہ ایک ہزار بار یا مواکیل اللہ الصمد بمعہ درود شریف کے پڑھے اور پانی پر دم کر کے اُس اُس جگہ چھڑک دیں ۔ تو تمام موذی جانور نقصان پہنچانے والے اُس جگہ کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اور اِس جگہ پر نہیں آئیں گے ۔ اگر کسی کو سانپ بچھو یا دیگر کسی جانور مثلاً کتا ، گیدڑ وغیرہ نے کاٹا ہو اور جس کے خوف سے ہلاکت کا ڈر ہو تو اللہ الصمد یا مواکیل بمعہ درود شریف اکیس بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اُس مریض کو پلا دیں اور مریض پر بھی دم کریں تو ہر قسم کا زہر دفع ہو کر مریض بالکل تندرست ہو جائے گا ۔

سولھواں باب

ہوا کو مسخر کرنے کے بیان میں

اگر ہوا کو مسخر کرنا ہو تو نو روز تک روزانہ ایک ہزار بار اللہ الصمد یا مواکیل بمعہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں ۔ تو فوراً ہوا مسخر اور فرمانبردار ہوگی جس طرف حکم دو گے اسی طرف ہوا جائے گی ۔ اگر کسی کے جسم میں کسی جگہ ریح ٹھہر کر درد رہتا ہو تو اللہ الصمد یا مواکیل بمعہ درود شریف گیارہ بار پڑھ کر باد کے مقام پر دم کریں باذن اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ریح باد دفع ہو کر جسم میں کوئی درد نہ رہے گا ۔

سترھواں باب

آگ پیدا کرنے اور غیب کرنے کے بیان میں

اگر کسی جنگل یا صحرا میں آگ پیدا کرنا چاہو تو ایک کوری ٹھیکری پر اللہ الصمد باموکیل لکھ کر پھر گیارہ بار اللہ الصمد بمعہ موکیل پڑھ کر ٹھیکری پر دم کر کے زمین پر ماریں۔ پس فوراً آتش عظیم پیدا ہو گی اگر کسی کے گھر یا کسی مخصوص جگہ آگ لگانی ہو تو اللہ الصمد بمعہ موکیل کو ایک مشت خاک پاک پر ایک سو بار پڑھ کر دم کر کے جس جگہ پر ڈالو گے وہاں فوراً آگ پیدا ہو کر کل چیزیں اینٹ پتھر لوہا سب جل کر خاک در خاک ہو جائیں گے۔ اگر پھر آگ کو دفع کرنا چاہو تو صرف نو بار پڑھ کر آگ کی طرف دم کر دیں۔ فوراً آگ بجھ کر غائب ہو جائے گی۔

اٹھارھواں باب

برو بحر مسخر کرنے کے بیان میں

اگر کسی جگہ دریا کی اسقدر طغیانی ہو جس سے مخلوق کو تکلیف پہنچتی ہو یا دریا کو خشک کرنا منظور ہو تو ایک مٹی کے پاک ڈھیلا پر اسی بار اللہ الصمد باموکیل بمعہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے دریا میں ڈال دیں تو فوراً دریا کی طغیانی ختم ہو کر ہٹ جائے گا یا خشک ہو جائے گا۔ پھر جب چاہو کہ دریا جاری ہو تو ایک سو بار پڑھ کر دریا کی طرف دم کر دیں دریا جاری ہو جائے گا۔ باذن اللہ تعالیٰ۔

اگر چاہو کہ زمین کوتاہ ہو جائے تو زمین پر ایک بڑا دائرہ گول کھینچ کر اللہ الصمد باموکیل ایک سو بار پڑھ کر دائرے کے اندر زمین پر دم کر دیں پس فوراً زمین چھوٹی ہو جائے گی۔ جہاں چاہو چند قدم رکھتے ہی پہنچ جاؤ گے۔ اگر پھر چاہو کہ زمین دراز ہو جائے

تو دائرہ کو اپنے ہاتھ سے مٹا کر مٹی کو ہوا میں اڑا دیں۔ پس زمین دراز ہو جائے گی

اگر مشتری کی ساعت میں یعنی بروز جمعرات بوقت طلوع آفتاب اللہ الصمد باموکیل اس نقش کو لکھ کر اپنے ران پر باندھے اور راستہ چلے تو اس کے چلنے میں زمین کوتاہ ہو جائے گی۔ جہاں چاہو ہزاروں میل کا سفر چند منٹ میں طے کر لو۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۸۰	۱
۱۷۹	۲	۷	۱۲
۳	۱۸۲	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۸۱

انیسواں باب

چاند سورج مسخر کرنے کے بیان میں

اگر چاند سورج مسخر کرنا ہو تو سات روز تک روزانہ پانچ ہزار بار اللہ الصمد باموکیل بمعہ درود شریف پڑھے اور دعا کرے۔ پس چاند سورج یا جس ستارہ کو مسخر کرنے کی نیت ہو گی حاضر ہو کر فرمانبردار ہو گا جو حکم دو گے بجا لائیں گے۔ باذن اللہ تعالیٰ

بیسواں باب

فراخی رزق و ادائے قرض کے بیان میں

اگر کسی کو تنگدستی کی وجہ سے رزق کی کمی ہو تو چاہیئے کہ بعد نماز صبح کے روزانہ اللہ الصمد باموکیل بمعہ درود شریف ایک سو بار پڑھا کرے۔ چند روز میں رزق کی کشادگی اور ہر قسم کی تنگی دُور ہو جائے گی اگر قرض دار ہے تو بعد ہر نماز فرض پنجگانہ کے اللہ الصمد باموکیل بمعہ درود شریف پچاس بار پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی وسیلہ سے جلدی قرض ادا کر دے گا اور دن بدن دولت زیادہ ہوتی جائے گی۔ اور چور و ہر قسم کے نقصان سے اللہ کی امان میں رہے گا۔

اگر اللہ الصمد یا موائیل بمعہ اس نقش کے لکھ کر اپنے گھر یا مال اسباب میں رکھیں تو دن بدن دولت زیادہ ہوگی، چور اور ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔

۹۰	۵	۳۹	اللہ ۶۶
۳۸	۶۷	۸۹	۶
۶۸	۴۱	۳	۸۸
۴	۴۷	۶۹	۴۰

اکیسواں باب

بخت بستہ کرنے یا کھونے کے بیان میں

جب کوئی ظالم و فاسق مخلوقِ خدا کو بہت ناجائز تنگ کرتا ہو۔ تو اللہ الصمد یا موائیل بمعہ نام ظالم و مادر لکھ کر پرانی قبر میں پیروں کی طرف دفن کردیں پس اُس ظالم کا بخت ایسا بستہ ہوگا کہ تمام اس کے کاروبار درہم برہم ہو کر ہر قسم کی تنگی واقع ہو جائیگی اگر کسی بخت بستہ کو کھولنا چاہو تو لوبان پر ایک سو بار اللہ الصمد یا موائیل بمعہ درود شریف پر دم کر کے بخت بستہ کے سامنے آگ میں ڈال کر جلائے تاکہ لوبان کی خوشبو اُس کے دماغ تک پہنچ جائے۔ پس بستہ بخت کشادہ ہو جائے گا۔

بائیسواں باب

ہر قسم بیماری دفع کرنے کے بیان میں

اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جس کے علاج سے اطبا عاجز آ گئے ہوں۔ اور کسی طرح صحت یاب نہ ہوتا ہو مثلاً سل، دق، دائمی نزلہ، ضیق النفس، وضع المفاصل ذیابیطس اور دیگر لاحق امراض کے لئے روزانہ ایک ہزار بار اللہ الصمد یا موائیل پڑھ کر مریض پر دم کریں اور چند مرتبہ لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں تو ہر قسم کا مزمنہ امراض

[illegible] تندرست و توانا ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فقیر ہذا کا اکثر معمول ہے۔

اگر کوئی ظالم فاسق جو مخلوق کو ناجائز تنگ کرتا ہو اُس کو ہلاک کرنا منظور ہو تو ماہ قمری کے آخری منگل کو قبر کے پاؤں کی طرف بیٹھ کر منہ میں برگِ نیم یا کوئی کڑوی چیز رکھ کر ایک ہزار بار اللہ الصمد یا موائیل تین روز تک پڑھے اور دعا کریں۔ کہ الٰہی فلاں شخص را ہلاک کن۔ تو وہ شخص ایسی سخت بیماری میں مبتلا ہوگا جس سے وہ آخرکار ہلاک ہو جائے گا۔

تئیسواں باب

خواب کے بند کرنے اور کھولنے کے بیان میں

اگر کسی ظالم فاسق کی نیند بند کرنی ہو۔ کہ دن رات میں کسی وقت نہ سوئے تو نام دشمن بمعہ والدہ اللہ الصمد یا موائیل کے ساتھ بروز بدھ وقت طلوع آفتاب ساعت عطارد میں لکھ کر زیر آتش دفن کر دیں۔ تاکہ گرمی پہنچتی رہے۔ پس دشمن کی نیند ایسی بند ہوگی کبھی نہ سوئے گا۔ آخرکار دیوانہ ہو کر گھر بار چھوڑ کر بری حالت سے ہلاک ہوگا۔ اور جب کسی کی نیند کھولنی چاہو تو لکھے ہوئے کو آگ سے نکال کر پانی میں دھو کر بہا دیں اور چند مرتبہ پڑھ کر اُس پر دم بھی کر دیں۔ پس اُس کی نیند کھل جائے گی۔ اور جلدی آرام ہو جائے گا۔

چوبیسواں باب

بستہ کرنے شہوت زانی کے بیان میں

اگر کوئی شخص بہت زانی ہو اور کسی نصیحت سے باز نہ آتا ہو۔ تو ایک چھری فولادی

پر اللہ الصمد یا مواکیل لکھ کر پھر پچاس مرتبہ اللہ الصمد یا مواکیل بمعہ نام زانی و مادر پڑھ کر چھری پر دم کر کے نمناک زمین میں دفن کر دیں۔ پھر اُس کی شہوت ایسی بستہ ہوگی کہ کسی عورت کے قابل نہ رہے گا۔

پھر جب چاہو کہ شہوت بستہ کُھل جائے تو چھری کو نکال کر ہزار بار اللہ الصمد یا مواکیل پڑھ کر چھری پر دم کر کے دھو کر پانی میں بہا دیں۔ بستہ شدہ کُھل کر از سرے نو مرد قابل عورت کے ہو جائے گا یا سات ٹکڑے روٹی پر پڑھ کر کھلا دیں۔

پچیسواں باب

مُردہ دل زندہ کرنے کے بیان میں

اگر کسی کا دل ایسا ہو کہ نماز روزہ یا دیگر عبادات یا اطاعت خدا رسولؐ سے منحرف ہو تو شب چہار شنبہ سے تا شب جمعہ تین روز تک برابر روزانہ ایک مجلس میں ایک ہزار بار اللہ الصمد یا مواکیل بمعہ درود شریف کے پڑھے۔ تو مردہ دل زندہ ہو کر غفلت و کاہلی و فراموشی دُور ہو کر کم کھانا، کم سونا، اور عبادت کرنے کی عادت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

چھبیسواں باب

کرامت کردن بر زمین ایک ساعت میں آب و درخت میوہ جات پیدا ہو کر کھائے جائیں

جو چاہے کہ ایک ساعت میں طرح طرح کی کرامات دکھائے اور زمین پر درخت فوراً پیدا ہو کر میوہ جات خوردن پیدا ہوں یا دیگر پانی کھانا وغیرہ نعمتیں موجود ہوں۔ تو اللہ الصمد یا مواکیل کوری ٹھیکری آب نادیدہ پر بروز سوموار بوقت طلوعِ آفتاب

ساعت قمر میں لکھ کر زمین میں دفن کر دیں۔ تو فی الحال کل چیزیں آب و نعمتیں میوہ جات درخت وغیرہ پیدا ہوں گے۔ خود بھی کھائیے اور مخلوق کو بھی کھلائیے۔ پھر جب ناپدید کرنا ہو تو ٹھیکری زمین سے نکال دیں۔ سب کچھ کرشمے دُور ہو جائیں گے۔

ستائیسواں باب

متفرق کرامات کے بیان میں

اگر چاہے کہ مجلس میں سانپ پیدا ہو تو ایک لکڑی بقدر گز پر ایک سو بار اللہ الصمد یا مواکیل پڑھ کر دم کر کے مجلس میں چھوڑ دیں۔ وہ لکڑی فی الفور سانپ بن جائے گی۔ جب چاہو کہ پھر لکڑی ہو اکیس بار پڑھ کر دم کریں لکڑی ہو گی یا کہ مجلس میں بچھو پیدا کرنے ہوں تو نیم کے پتوں پر پچاس بار اللہ الصمد یا مواکیل پڑھ کر دم کر کے مجلس میں چھوڑ دیں۔ فوراً بچھو بن جائیں گے۔ جب پھر چاہو پتے ہو جائیں چند مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں پتے بن جائیں گے۔

اگر چاہو کہ کنوئیں سے پانی اُبل کر باہر آجائے تو ایک مٹی کے پاک ڈلے پر ستر بار اللہ الصمد یا مواکیل پڑھ کر دم کر کے کنوئیں میں ڈال دیں فوراً کنوئیں کا پانی اُبل کر باہر آجائے گا۔ اور جب چاہو کہ پھر پانی جگہ پر چلا جائے تو نو بار پڑھ کر پانی کی طرف دم کر دیں۔ کنوئیں کا پانی پھر اپنی اصلی جگہ پر چلا جائے گا۔

اگر کسی کا ارادہ ہو کہ جنگل میں چراغ روشن ہوں تو چار کوری ٹھیکریوں پر اللہ الصمد یا مواکیل ایک ایک بار لکھ کر پھر ستر بار پڑھ کر ٹھیکریوں پر دم کر کے چاروں طرف ایک ایک کر کے ڈال دیں۔ فی الحال چار چراغ روشن ہو جائیں گے۔ جب تک چاہو گے روشن رہیں گے۔ جب بجھانا ہو تو چار ڈلے پاک مٹی پر نو نو بار ہر ڈلے پر پڑھ کر دم کر کے چراغوں کی طرف پھینک دیں۔ چراغ غائب ہو جائیں گے۔

اگر بعد ہر نماز فریضہ پنجگانہ کے ایک ایک [illegible] کرے گا اُس کی دل کی آنکھ کی تاریکی دُور کر روشن ضمیر ہو جائے گا۔

اگر بعد نماز عشاء ہمیشہ پچاس بار اللہ الصمد یا مواکیل کا ورد رکھے گا۔ تو وقت نزع موت سکرات اُس پر آسان ہو گی اور سلامتی ایمان کے ساتھ اس جہاں سے رخصت ہوگا۔ قبر کے عذاب سے نجات پائے گا۔ قیامت میں اس کا حشر نیک اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اگر کسی مرد یا عورت پر جن یا دیو، پری کا اثر ہو اور کسی طرح نہ جاتا ہو اور نہ جواب دیتا ہو کہ میں کون ہوں تو ایک پھول گلاب خوشبودار پر سات بار اللہ الصمد یا مواکیل اور سات بار آیت وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ پڑھ کر پھول پر دم کر کے مریض کو سونگھائے۔ پس بوگل دماغ میں پہنچتے ہی جن وغیرہ جس کا بھر اثر ہوگا بولنے لگے گا کہ میں فلاں ہوں اور یہ میرا نام ہے۔ میرا جسم سر سے پیر تک آہنی زنجیر سے بندھ گیا ہے مجھ کو چھوڑ دو پھر نہ آؤں گا۔ اگر وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام اور حضرت پیرانِ پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی قسم کھا کر کہے کہ مجھے چھوڑ دو پھر نہیں آؤں گا۔ تو چاہیئے کہ آزاد کر دیں کیونکہ جن بھی مخلوقِ خدا ہے۔ جب وہ توبہ کرے تو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اگر وہ کسی طرح چھوڑنے یا قسم کھانے پر رضامند نہ ہو۔ تو تین عدد ہانڈی گِلی بمعہ سرپوش آب نادیدہ لے کر سرپوش پر دعا ذیل اندر کی جانب لکھ کر پھر ماش سیاہ ایک مٹھی لے کر دعا ذیل گیارہ بار پڑھ کر ماش پر دم کر کے مریض کے سر سے لے کر پاؤں تک تین بار ہاتھ پھیر اکر ماش ہانڈی میں ڈال کر اوپر فوراً سرپوش سے بند کر دیں۔ اور کوئی وزن دار چیز رکھ دیں نیچے ہانڈی کے آگ

[illegible] ۔ سوئی کے برابر بھی سوراخ نہ رہے ورنہ جن بھاگ جاگ جائے گا۔ احتیاط رکھیں۔ پس جن کے جلنے کی علامت معلوم ہو گی۔ یعنی ہانڈی حرکت کرے گی اور جلنے کی نہایت بدبو آئے گی۔ جس سے ثابت ہوگا۔ جن جل کر ہلاک ہو گیا ہے۔ اسی طرح تین عدد ہانڈیاں بمعہ سرپوش اور ماش سیاہ کا عمل کریں۔ تاکہ اگر اُس کے ساتھی حملہ آور ہوں تو وہ بھی قید ہو کر جل کر ہلاک ہو جائیں۔ پھر ہانڈیوں کو زمین کے اندر گہرا دفن کر دیں۔ پس مریض کے درد سر و نیم سر و درد بدن و دیوانگی رفع ہو کر بالکل تندرست ہو جائے گا۔ سرپوش پر لکھنے کی دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الله الصمد اجب یا اسرافیل اجب یا مدو فائیل یا ھو کلان گردباد ھزار درھزار حصار بستم قفل شز ایو لذرعی جوسامنوعا عالماطیو سونا سلیخاملیخا ملقوما یاقیوما بحق کھیعص و بحق حمعسق اھیااشر اھیابر حمتک یاارحم الرحمین

اجازت خاص و عام

معلوم ہو کہ اللہ الصمد یا مواکیل کی نو ہزار خاصیتیں ہیں سید محبوب الٰہی اپنے معمولات سے رفائے عام کی خاطر ستائیس باب میں اللہ الصمد کے چند خواص کتاب ہذا وصلِ حق پر درج کرتا ہے۔ تاکہ مریدانِ صادق اور طالبانِ حق کا ذوق و شوق بڑھتا رہے اور دنیا کی فضول و لغو باتوں اور فروئی اعمال سے بچ کر صرف اپنے معبودِ حقیقی کی یاد میں مطابق سنت سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے تمام مصائب دینی و دنیاوی سے امام حاصل کر کے اپنے مقاصد میں کامیاب رہیں ہر فرد و بشر مرد عورت نسلِ انسان کو ساری کتاب وصلِ حق خصوصاً ریاضت اللہ الصمد

باموا کیل بمعہ فوائد و قصیدہ غوثیہ و ختم خواجگان پیرانِ عظام کی عام اجازت کلھم کی دیتا ہے ۔جس کا دل چاہے میرے لکھے کے مطابق عمل کرے ۔کسی قسم کی رجعت یا خوف طاری نہ ہوگا کیونکہ میرے دادا مرشد صِل علے شاہ سے تمام روحانیات خصوصًا موا کیلوں وجنانوں نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ تیرے سلسلے قادریہ غوثیہ پر چلنے والے کو کسی قسم کا خوف یا تکلیف نہ پہنچائیں گے اور فقیر نے یہ کتاب 'وصلِ حق' اول سے لے کر حرف بحرف آخر تک حضرت پیرانِ پیر عبدالقادر جیلانی کی منظوری اور اجازت سے لکھی ہے قسم ہے اُس ربِ لازوال کی جس کے قبضہ قدرت میں کل عالم ہے میرے لکھے کے عین مطابق ریاضت کرنے والا اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو تو روزِ حشر میرا دامن اُس کا ہاتھ ہوگا جھوٹ پر لعنت بیچ پر صلوٰۃ ۔ آؤ جس کا دل چاہے معرفت کا سمندر لبریز ہے شراب شوقِ عشق پی کر گوہرِ نایاب حاصل کر کے دنیا فانی سے بقا باللہ ہو کر ایک ذات میں ملکر دوامی زندگی حاصل کریں۔ فقط والسّلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قصیدہ غوثیہ شریف

یہ قصائد شریف حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی قطب زمانی غوث صمدانی حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی زبان حق ترجمان پر اُس وقت جاری ہوئے جبکہ آپ غوثیت اور محبوبیت کے سب سے اعلیٰ اور ارفع مقام پر فائز ہو کر غوث دوام و سید الاولیاء و سلطان الفقراء کے منصب اور مرتبے سے سرفراز کئے گئے اس مقام پر آپ نے اللہ تعالیٰ کے امر سے فرمایا قَدَمِیۡ ھٰذَا عَلٰی رَقۡبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم تمام اولین و آخرین اولیاء اللہ کی گردن پر ہے ۔جو شخص صدق دل و اخلاص اور ادب و احترام سے یہ قصیدہ شریف پڑھتا ہے حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی کی روحانیت اُسی بلند مقام سے پڑھنے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اُسی پاک منزل کی کیفیت اس پر وارد اور نازل ہوتی ہے اور وہ جلدی اپنی دِلی مراد اور منزلِ مقصود کو پہنچ جاتا ہے ۔ خاکسار سید محبوب الٰہی نے قصیدہ کی تلاش اور تجسس میں بہت دُور دراز سفر کئے ہیں ۔ اور اس کی صحت کی تحقیق میں بڑی کوشش کی ہے ۔حتیٰ کہ بغداد شریف جا کر حضرت پیران پیر شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاندان کے پرانے قلمی نسخوں کو بھی دیکھا بھالا ۔اور ان قصائد کے عاملین سے بھی تبادلہ خیالات کیا ۔اس فقیر نے بے شمار قلمی اور طبع شدہ قصائد کا مطالعہ کیا ہے سب میں جا بجا غلطیاں ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ اُن کے پڑھنے سے کما حقہٗ فائدہ نہیں ہوتا ۔مجھے بعض عاملین کاملین اور

صاحب کشف عارفین کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس قصیدہ غوثیہ میں حضرت پیر محبوب سبحانی کی زبان حق ترجمان پر اس قسم کے محبوبانہ انداز اور معشوقانہ ناز کے کلمات جاری ہوئے ہیں کہ جن میں طالبوں اور مریدوں کے لئے ایسے مواعید اور مواثیق کا اظہار کیا کیا گیا ہے۔ کہ جس سے بالکل لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ کی بو آتی ہے۔ اور جن کے پڑھنے سے طالب پر رجاء اور اُمید کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ بالکل مستغنی اور بے پرواہ ہو کر خود عمل کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس بیت میں آیا ہے۔

مُرِیدِی ھِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ   وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالاِسْمُ عَالِی

یعنی اے میرے مرید تو ہمت کر اور خوش و خرم ہو۔ اور بے پرواہ اور بے نیاز رہ اور جو کچھ تیرا جی چاہے کر میرا نام اور میرا واسطہ بہت بڑی چیز ہے۔ سو اس قسم کے کلمات سے لوگوں کے ظاہری اور شرعی اعمال میں، چونکہ اکابر دین اور علماء شرع متین کو ظاہر اعمال و اطاعت و بندگی میں کوتاہی اور سستی کا خطرہ اور اندیشہ محسوس ہوا اس لئے ان بزرگوں نے اس کے تدارک کی یہ راہ تجویز کی کہ جا بجا اس قصیدے کے اندر اپنی طرف سے چند ایسے شعر ملا دئے جن کے پڑھنے سے ظاہری اعمال اور شرعی پابندی کی طرف ترغیب پائی جاتی ہے۔ چنانچہ منجملہ ان ابیات کے دو تین بیت یہ ہیں۔

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ   وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّآلِیْ

یعنی میرے مرید وہ ہیں جو سخت گرمی کے دنوں میں روزے رکھتے ہیں اور رات کی تاریکی میں اپنی عبادت اور ذکر فکر کے انوار سے ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔

دوسرا بیت یہ ہے، درست العلم حتّٰی صرتُ قطبًا الخ

اور تیسرا بیت یہ ہے: وَعَنْ فِی اولیاءِ اللّٰهِ مثلی الخ

ان ابیات کی شمولیت اور ملاوٹ سے خدا جانے لوگوں میں ظاہری اعمال اور شرعی پابندی کی رغبت پیدا ہوئی یا نہ لیکن قصیدہ میں تحریف ہو گئی۔ اور وہ پہلی سی تاثیر

اور برکت نہ رہی۔ کہتے ہیں کہ یہ وصفی مخلوط ابیات مولانا جامی صاحب کے بنائے ہوئے اور بتائے ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ لہٰذا ہم نے یہ وصفی ابیات اپنے قصیدے سے خارج کر دئے ہیں۔ میرا پیش کردہ قصیدہ ہر قسم کی ملاوٹ اور آمیزش سے پاک اور مبرا ہے اور بالکل صحیح اور اصلی ہے۔ باقی ظرف اور قسمت ہر شخص کا اپنا اپنا ہے۔ ناظرین سے اس فقیر کی آخری اپیل یہ ہے کہ مہربانی کر کے اس قصیدہ مبارک کو نفسانی خواہشات اور دنیوی اور دنیاوی اغراض میں استعمال کرنے سے احتراز کریں اور اسے محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم اور حضرت پیران پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی رضامندی اور ان کے لطف و کرم کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔

قصیدہ غوثیہ پڑھنے کا طریقہ خاص

قصیدہ غوثیہ پڑھنے کا سب سے بہترین اور آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مغرب یا عشاء کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ دفعہ سورہ اخلاص یعنی قل شریف پڑھے۔ اور سلام پھیر کر اس دوگانے کا ثواب ارواح مقدس حضرت محمد مصطفٰے صلعم و اصحاب کبار۔ و آل اطہار چہار یار۔ و پنج تن پاک۔ خصوصاً روح پاک قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کو بخشے بعدہٗ دس دفعہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَوَلَدِهِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰهِ اَمْدُدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

کہ کر ۳ بار قصیدہ غوثیہ پڑھے۔ قصیدہ شریف یہ ہے۔

قصیدہ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِ

محبت نے مجھے وصلِ محبوب کے پیالے پلائے پس میں نے اپنی شراب سے کہا کہ میری طرف آجا۔

ساقی دِتّا کاسا مینوں حب خدا دے والا
اوس شراب نوں میں کہیا میں ول آسکھالا

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ
فَھِمْتُ بِسُکْرَاتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پس وہ شراب پیالوں کے اندر میری طرف دوڑتی ہوئی آئی پس میں نے اپنی مستی سے اپنے دوستوں کے اندر اثر کیا۔

کاسیاں دیوچہ ہو کے آئی میں ول خمر سیاری
میری مستی ظاہر ہوئی یاراں دے وچ ساری

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

پس میں نے غوث کی حیثیت میں تمام اقطاب جہاں سے خطاب کیا کہ تیاری کرو اور میرے رجال الغیب اور لشکر بن کر میرے صحن میں داخل ہو جاؤ۔

کہیا میں پھر قطباں تائیں آؤ میرے پاسے
ہوو سب مردا تے تسیں راہ خدا دے خاصے

وَھُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

اے میرے سپاہیو ہمت کر کے آگے آؤ اور شراب کے دور میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ اسلام کا ساقی مجھے شراب معرفت فراواں طور پر دے رہا ہے۔

بیٹھو مجلس دے وچ اوہ لشکر ہو اساڈہ
ساقی فیض خدا دا مینوں دِتا جام کشادہ

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

میرا نشہ ہو جانے کے بعد تم نے میری بچی ہوئی شراب پی لی لیکن میرے رتبہ بلند اور قرب و اتصال کو نہیں پہنچ سکے۔

میں شراب شوقیہ پیتی تساں فضلہ پایا
پر نہیں حاصل قرب تے رتبہ تساں میرے جیہا

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

تم سب کے باطنی مرتبے بیشک بلند ہیں۔ لیکن میرا مقام تم سب کے اوپر ہے اور ہمیشہ اوپر رہے گا۔

جے کر رتبہ ہوسی جا تسارے یارو
جاگہ میری اوس جاگہ تھیں عالی جا شمارو

اَنَا فِیْ حَضْرَتِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں اللہ تعالیٰ کے حضور اور قرب میں یگانہ فرد ہوں۔ وہ مجھے ایک حال

سے دوسرے حال میں پھیرتا ہے۔ اور اسی کی ذات میرے لئے کافی ہے۔

جا میرے وچ قرب خدا دے طاقت شرکت کہیں نوں
حال بحالی نہیں تغیروں ونے خالق ہیں نوں

اَنَا الْبَازِيُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اُعْطِيَ مِثَالِيْ

میں دنیا کے تمام مشائخ کے اندر سفید باز کی مانند ہوں۔ مردانِ خدا اور اولیاء اللہ میں وہ کون ہے جسے میری مثل رتبہ عطا کیا گیا ہو۔

میں ہاں چٹے باز وانگوں وچ شیخ بتھیرے
کیہڑا مرد اُمت نبی نہیں مثل ہویا میرے

كَسَانِيْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِيْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے ولایت کی وہ خلعت پہنائی جس پر عزیمت کے بیل بوٹے ہیں اور میرے سر پر کمال کا تاج رکھا۔

خلعت دتا رب نے مینوں نالے عزت بھاری
تاج رکھا ہے سر میرے تے دتی حق سرداری

وَاَطْلَعَنِيْ عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ
وَقَلَّدَنِيْ وَاَعْطَانِيْ سُؤَالِيْ

اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے قدیم اسرار ازلی سے واقف فرمایا ہے اور مجھے نشانِ عزت سے مختص فرما کر میری ہر آرزو پوری فرمائی۔

واقف کیتا رب نے مینوں اوپر سِرّ قدیمی
ہار عزت دا چا پوایا رسول کریمی

وَوَلَّانِيْ عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا
وَحُكْمِيْ نَافِذٌ فِيْ كُلِّ حَالٍ

مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام اقطاب زمان کا والی اور سردار بنایا اور میرا ہر حکم ماضی مستقبل میں اور حال میں جاری رہے گا۔

والی کیتا رب نے مینوں سبھناں قطباں اُتے
حکم رواں ہویا ہے میرا ساریاں وقتاں اُتے

فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ

پس اگر میں اُس سرِّ قدیم کو سمندروں پر ظاہر کر دوں تو سب کے سب ہلاک ہو کر زائل ہو جائیں۔

سِرّ میرا جو ظاہر ہووے اوپر ٹھاٹھ بحاراں
گم ہو جاوے پانی اُس دا جیویں بدل وچ غاراں

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ جِبَالٍ
لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ظاہر کر دوں تو وہ کمال حیرت سے ٹکڑے ٹکڑے اور ذرے ذرے ہو جائیں۔

سِرّ میرا جے ظاہر ہو کے وچ ڈھاوے
پارہ پارہ ہو کے سارا ریت وچے چھپ جاوے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِيْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ظاہر کر دوں تو وہ میرے حال کے بھید سے ٹھنڈی

اور نابود ہو جائے۔

نار اُتے جے ظاہر راز میرا اِک واری
ہو کے سرد سبھے بجھ جاون سر میرے بھنیں سارے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَيِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالِ

اور اگر میں اپنا بھید مردہ لاش پر ڈال دوں تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے۔

سرّ میرا جے مُردے اُتے ظاہر صادر ہووے
حکم خدا دے بھنیں اوہ بندہ زندہ ہو کھلووے

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَا لِیْ

ہر مہینہ اور ہر زمانہ جو دنیا میں گذرنے کے لئے آتا ہے وہ واقع ہونے سے پہلے میرے پاس آتا ہے۔

ماہ زمانہ دنیا دے وِچ ہرگز کوئی نائیں
جاں اوہ جاوے رخصت لیندا میرے پاسوں نائیں

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا يَاتِیْ وَيَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِ

اور جو کچھ واقع جاری ہونا ہے اس کی مجھے خبر اور اطلاع دیتے ہیں کہ علم خاصہ غیبی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے اے نادان ظاہر بین تو اس معاملے میں میرے ساتھ جھگڑا کرنے سے باز آجا۔

مُرِيْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

اے میرے مُرید بلند ہمت ہو اور خوش بے باک اور مستغنی رہ اور جو تیرا جی چاہے کر میرا نام بہت بڑا ہے۔

خوش توں ہو مریدا میریا سدا ہو بے پرواہی
جو چاہے سو کر ہمیشہ میں تیرا ہمراہی

مُرِيْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

اے میرے مُرید خوف نہ کر اللہ تعالیٰ میرا مُربّی ہے۔ اس نے مجھے بلند رتبہ دیا ہے اور میں نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔

خوف نہ کر توں کچھ مریدا اللہ رب رحیمی
دتا اُس نے عالی رتبہ نال متاع عظیمی

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِیْ

میری شہرت کے نقارے آسمانوں اور زمین کے اندر بج چکے ہیں اور سعادت کے نقیب میرے آگے پوشا پوش کرتے جا رہے ہیں۔

وِچ زمین آسماناں وجدے شہرت دے نقارے
نیک بختی دے چوکیدار ہن ٹُردے نال ہمارے

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِیْ تَحْتَ حُكْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَا لِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میری مملکت اور میرے حکم کے تابع ہیں اور میرا وقت

اور حال پہلے سے بھی صاف کر دیا گیا ہے۔

شہر خدا دے ملک میرا ہے ہر جا حکم اساڈا
وقت ازل تھیں پہلے ہویا صافی حال آمادہ

نَظَرْتُ اِلیٰ بِلَادِ اللّٰہِ جَمِیْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلیٰ حُکْمِ اتِّصَالٖ

میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام ممالک کی طرف جب دیکھا تو وہ سب ملے جلے مجھے ایک رائی کے دانے کے برابر معلوم ہوئے۔

نظر کیتی میں طرف اُنہاندے جو ہیں شہر تمامی
دانے ارسوندے ہے وانگوں وچ ساڈے نظر تمامی

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلیٰ قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالٖ

ہر ولی کا قدم کسی نبی کے قدم پر ہوا کرتا ہے۔ پر میرا قدم جد پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے قدم پر ہے۔

ہر ولی دا قدم علیحدہ میں ہاں قدم نبی تے
ہے اوہ بدر کمال معلّٰے منصب اس عالی تے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالٖ

اے میرے مُرید تو کسی بدخواہ دشمن سے خوف نہ کر کیونکہ میں لڑائی کے وقت بہت با ہمت اولوالعزم قاتل ہوں۔

اے مریدا خوف نہ کر ہرگز بدخواہ دشمن تھیں
میں ہاں قاتل قادر قوی تے ڈر نہ کسی بدظن تھیں

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیُ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلیٰ رَاْسِ الْجِبَالٖ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا لقب ہے اور میری رفعت کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

محی الدین ہے نام میرا تے وچ جیلان ٹھکانہ
جھنڈے میرے ہن لہراندے اوپر فرق پہاڑاں

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلیٰ عُنُقِ الرِّجَالٖ

میں حضرت امام حسن کی اولاد سے ہوں۔ اور میرا باطنی مقام مخدع ہے اور میرا قدم تمام اولیاء اللہ اولین و آخرین کی گردنوں پر ہے۔

میں ہاں امام حسن دے آلوں مخدع میری جا ہے
قدم میرا سر ہر ولی دے خواہ ادنیٰ خواہ اعلیٰ ہے

عَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْہُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالٖ

اور عبد القادر جیلانی میرا مشہور نام ہے۔ اور میرے جد پاک صاحب عین الکمال ہیں۔

نام مشہور ہے عبد القادر ہر کوئی اسنوں جانے
دادا پاک نبی ہے دنیا وچ یگانے

اس کے بعد حضرت پیرانِ پیر دستگیر کے گیارہ نام گیارہ دفعہ پڑھ کر اپنی حاجت طلب کریں ہر حاجت بر آئے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الٰہی بحرمت مخدوم محی الدین عبد القادر گیلانی امر اللہ

الٰہی بحرمت مولانا عبد القادر گیلانی فضل اللہ

الٰہی بحرمت سلطان عبد القادر گیلانی امان اللہ

الٰہی بحرمت قطب ربانی عبد القادر گیلانی قطب اللہ

الٰہی بحرمت غوث الدوام گیلانی غوث اللہ

الٰہی بحرمت شاہ عبد القادر گیلانی شاہد اللہ

الٰہی بحرمت سید عبد القادر گیلانی سیف اللہ

الٰہی بحرمت مسکین عبد القادر گیلانی نور اللہ

الٰہی بحرمت درویش عبد القادر گیلانی برہان اللہ

الٰہی بحرمت شیخ محی الدین عبد القادر گیلانی آیۃ اللہ

الٰہی بحرمت شاہ شاہان عبد القادر گیلانی فرمان اللہ

الٰہی بحرمت ایں نام ہا معظم و مکرم حاجت ایں فقیر درماندہ کند کار بیکس برآوردہ بخیر گرداں۔ بحرمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمت آلہ و اصحابہ و چہار یارانِ دخاندان ـــ و دور ماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین ط

اے یار قصیدہ غوثیہ شریف کا بیان ہم نے فقیر نور محمد کلا نچوی کی کتاب مخزنِ اوراد سے نقل کیا ہے۔

نوٹ

فقیر نور محمد کلا نچوی نے قصیدہ غوثیہ کے جواب میں ایک نعتیہ فارسی قصیدہ لکھا ہے یہ فارسی قصیدہ بہت اچھے حال کے زیر اثر اور نہایت قبولیت کے وقت میں اس فقیر کی زبان پر جاری ہوا ہے جو شخص اسے قصیدہ غوثیہ کے بعد ایک مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ہر مراد اور ہر مشکل کے لئے تیر بہدف اور کارگر پائے گا وہ فارسی قصیدہ ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

کجائی شاہ محی الدین کجائی — چرا در مردم چشم نیائی

تو مخمور شراب کبریائی — تو منظور جناب مصطفائی

ازاں روزِ ازل مست الستی — خمر خوار خم خیر الورائی

خمیر چار عنصر چار یاری — عجب عطرِ گلِ خیر النشائی

حسنؓ را قرۃ العینی حسیناؓ — دلآرام حسینؓ کربلائی

مدینہ علم را تسخیر کردی — کلید قفل باب مرتضائی

چوں عثمانؓ یا حیا عادل چو عمرؓ — چو صدیقؓ تو در صدق وصفائی

زہر قتل نفس و دیو ملعون — امیر حمزہ شیر خدائی

بہ ما زاغ نور ازاں راچہ قدرت — ترا زیبد خطاب ما طغائی

چہ عبد القادری امر قدیری — بہ ملک دارین فرمانروائی

توانی کرد زہ قوس قضا را — ولیکن دلربا اہل رضائی

اغثنی احضرو یا غوث اللہ — بحق خالق ارض و سمائی

اغثنی مے کنم حاضر بیائی — عجب جا یک بری رو دلربائی

مریداں را مرادے مے براری — بہ طالب ہر مطالب مے نمائی
مریدم لا یریدیم ذرّہ دارم — خورم سازی بہ نظر کیمائی
مریدی لاتخف بر دل نوشتم — نے ترسم ز شیطان دغائی
مریدی ہم وطب را یاد دارم — یقین دانم کہ تو اہل وفائی
گدایاں را دہی شاہی بیکدم — کہ تو اوج سعادت راہنمائی
گدایاں تو شاہان جہانند — سزد مارا بدرگاہت گدائی
خوشا نازیکہ پائے نازنین را — نہادہ بر سر ہر اولیائی
عجب نبود کہ روزے نازنینا — خراماں بر سر ماہم بیائی
خوشا اے بلبل بستان قادر — کہ مداح شاہِ جیلائی سرائی

عجب خوش قسمتی محبوب الٰہی
کہ دامنگیر محبوبِ خدائی

آداب الشیخ والمُرید

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ان اللہ ادبنی فاحسن ادبی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب سکھایا اور تعلیم دی۔ الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سالک کے لئے مؤدب ہونے کی سخت ضرورت ہے اور اسی کا نام اصطلاح میں معلم اور شیخ ہے اور نیز شیخ کے ذمہ واجب ہے کہ وہ اپنے مرتبہ (تادیب وتعلیم) کا حق پورا ادا کرے اور مرید کے ذمہ واجب ہے کہ طریق کا حق ادا کرے۔

شیخ کے لئے کہ مرید کو ہر لغزش پر جو اس سے صادر ہو۔ متنبہ وزجر وتوبیخ کرے۔ اور عفو یعنی عدم مواخذہ سے کام نہ لے۔ اور مقام شیخوخت کی جگہ پر اُس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اس کو کوئی شیخ اس جگہ پر خود نہ بٹھائے۔ یا حق تبارک وتعالیٰ خود اس پر الہام فرمادیں۔ اور جب کسی معاملہ میں کلام کرے اور اس کے مقابلہ میں کوئی جھگڑنے والا کھڑا ہو جائے تو اپنے کلام کو قطع کر دے۔ کیونکہ منازعت مناسب نہیں اور شیخ کے لئے لازم ہے کہ اذکار اور خلوت مع اللہ کے لئے کوئی وقت رکھے۔

اور مُرید کو چاہیئے کہ پیر کا خوب ادب رکھے اور تعلیم تلقین ذکر کی پیر اُس کو بتا دے اس پر پابند رہے اور اس کی نسبت یُوں اعتقاد رکھے کہ جو فائدہ مجھ کو اپنے پیر سے پہنچ سکتا ہے وہ اس زمانے کے کسی اور بزرگ سے نہیں پہنچ سکتا۔ پیر کو یُوں سمجھنا گناہ ہے کہ اس کو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے۔

طالب کو چاہیئے ہر وقت باوضو رہے اور کم کھانے، کم سونے اور کم کلام

کرنے کی عادت ڈالے شیخ اگر دینی امور میں کچھ حکم کرے تو اس کو ترک نہ کرے اگر شیخ کی خدمت مالی کرے تو اس کا اظہار نہ کرے اس بات کی طمع یا مطالبہ نہ کرے یا شیخ مجھ کو کچھ دیوے اور اپنا احسان شیخ پر نہ جتائے بلکہ شیخ کا احسان مانے کہ اس نے میری چیز کو قبول کیا۔ اور رد نہیں کیا اور شیخ کے حضور میں لوگوں کی باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور شیخ اگر کسی کی تعظیم کو اُٹھے تو مرید کو بھی چاہیئے کہ شیخ کی پیروی کرے اور شیخ سے جب کلام کرے تو نرمی اختیار کرے بلند آواز سے نہ بولے اور شیخ کے روبرو قہقہہ نہ لگائے اور شیخ کے متعلق بداعتقادی کو اپنے سینے میں نہ آنے دے اگر کوئی وسوسہ آئے تو استغفار پڑھے اور شیخ کے قرابت داروں اور عزیزوں سے صلح رحمی رکھے اور جو کچھ واقعہ سامنے آئے شیخ سے بیان کرے شیخ کے فرمان کو رد نہ کرے اگر ممکن نہ ہو تو عذر کرے اور شیخ کے مریدوں اور طالبوں کی رعایت کرے اور شیخ کی ہر ایک چیز کا ادب اور احترام کرے جو کچھ شیخ کرے اُس پر حجت نہ کرے اور جو کچھ شیخ حکم کرے اس کو دلیل سمجھے اگر شیخ اس جہاں سے رحلت کر گیا ہو تو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہے اور شیخ کے روبرو بیہودہ باتیں نہ کرے نہ کسی کے عیب بیان کرے اور شیخ کے روبرو ایسی بات نہ کرے جس سے شیخ ناراض ہو جائے اور جب شیخ اس پر ناراض ہو تو بُرا نہ مانے۔

وصیت و آداب طریقت جو سب سالکوں اور مریدوں کو بہت ضروری ہے

اے فرزند طالب مولا علم و ادب اور تقویٰ کو ہر حال میں تو اپنے اوپر لازم کرے کہ پیروی آثار سلف کی کرے اور تو ملازمت سنت والجماعت کا ہو لے۔ اور تو فقہ اور حدیث سیکھے اور جاہل صوفیوں سے کنارہ کر۔ ہمیشہ نماز وقت پر

پڑھا کر اس شرط سے کہ تو نہ موذن ہو اور نہ امامت کر ہر گز شہرت طلب نہ کر کیونکہ شہرت درویش کے لئے آفت ہے۔ اور کسی منصب کا مقید نہ ہو۔ اور ہمیشہ گمنام رہ اور قبالوں میں اپنا نام نہ لکھ۔ اور محکمہ قضا میں کبھی نہ جا۔ اور نہ کسی کا ضامن ہو۔ اور نہ لوگوں کو وصیت کرنے میں پڑھ اور نہ بادشاہ اور شہزادوں سے صحبت رکھ۔ اور نہ خانقاہ بنا اور نہ خود خانقاہ میں بیٹھ اور بہت سماع نہ سن۔ کہ بہت سماع سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ اور دل مر جاتا ہے۔ اور سماع کا انکار بھی نہ کر کیونکہ سماع کے سننے والے بہت اصحاب ہیں کم بول، کم کھا، کم سو، اور خلقت سے بھاگ جیسے شیر سے لوگ بھاگتے ہیں اور اپنی خلوت کا ملازم رہ۔ اور مردوں، عورتوں اور بدعتوں اور نونگروں اور عامیوں سے محبت نہ رکھ حلال روزی کھا اور شبہ سے پرہیز کر اور جہاں تک ہو سکے نکاح نہ کر کہ دنیا کا طالب ہو جائے گا دنیا کی طلب دین برباد کر دیتی ہے اور بہت نخس لوگوں کو شفقت کی نظر سے دیکھ اور کسی کو بھی حقیر نہ جان اپنے ظاہر کو آراستہ نہ کر کہ ظاہر کی آرائش باطن کی خرابی کے سبب ہے اور خلقت سے کسی قسم کا جھگڑا نہ کر اور نہ کسی سے کچھ مانگ۔ اور کسی کی کچھ خدمت کر سوائے مشائخ اور غرباء کے۔ مال و جسم اور جان سے خدمت کر اور مشائخ کے افعال کا انکار نہ کر کیونکہ ان کا منکر ہرگز رہائی نہ پائے گا۔ دنیا اور دنیاداروں پر مغرور نہ ہو۔ چاہیے کہ تیرا دل اندوہگین رہے اور تیرا بدن بیمار اور آنکھیں روتی ہوئی۔ اور تیرے عمل خالص دعا، عاجزی اور گڑگڑانے کے ساتھ اور کپڑے پرانے پہن اور تیرے رفیق درویش ہوں تیری پونجی فقر ہو تیرا گھر تخلیہ ہو حق سبحانہٗ تعالیٰ ہو وے اور ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت۔ نگاہ درست یادداشت تیرا شیوہ ہووے تاکہ تو دنیاوی شر اور نفس سے محفوظ رہ کر یاد اللہی میں کامیاب ہو کر تصفیہ قلب و تزکیہ نفس حاصل کر کے واصل اللہ ہو جاوے۔

شجرہ شریف سلسلہ خلافت قادریہ بانوا غوثیہ محبوبیہ حضرت پیران پیر سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

طریقت بسم اللہ وباللہ توکلت علیٰ رزق اللہ - لا الٰہ الا اللہ وھو العزیز الحکیم - مابعد فقیر حقیر خاکسار نثار عاشقان سید محبوب الٰہی عرف نوراللہ شاہ کل کلمہ کلام پنج تن پاک اور جناب تقدس مآب حقیقت آگاہ کمالات دستگاہ صاحب شریعت وطریقت ودربارِ حقیقت ومعرفت - ہادی دین متین امام السالکین پیشواء عارفین پیرومرشد سید محمود علی عرف قل ہو اللہ شاہ قادری بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ بھڑونچی کا خادم وطالب ہے اور آپ کا سلسلہ قادریہ غوثیہ نمبروار حسب ذیل پیغمبر خدا آخرالزمان نور مجسم حیاۃ النبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک حسب ذیل چلتا ہے - ملاحظہ ہو -

الٰہی بحرمت سید پیر محبوب الٰہی عرف نوراللہ شاہ قادریہ بانوا غوثیہ گروہ ہشتم طوسیہ

الٰہی بحرمت ہادی دین متین امام السالکین پیشواء عارفین پیرومرشد سید محمود علی عرف قل ہو اللہ شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید فضل معصوم علی عرف حلے علے شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید مبارک اللہ شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید بسم اللہ شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید گلاب علی شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد تمیم شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشدنا سید الاولیا الیقین شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید تقی شاہ بخاری قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید مظفر شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید الاولیاء حسین شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید وہاب شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید حاجی قاسم سیری قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد شیخ قادر اولیاء اللہ شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد خواجہ حلیم شاہ بھنڈاری شہنشاہ صوفی سلطان قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد خواجہ خواجگان نخنیاں شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید سیف اللہ شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد شیخ موسیٰ بیراگ شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حسن شاہو شہنشاہ صوفی سلطان دوزخ کی آگ حرام قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد سید عبدالجبار شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیرومرشد نوراللہ شاہ نورالحق عین اللہ شاہ قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیران پیر مرشدنا غوث الصمدانی سید شیخ عبدالقادر محبوب سبحانی قادریہ غوث الزمان اولین وآخرین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید خواجہ ابوسعید مبارک مخزومی مغربی قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابوالحسن علی ہنکاری اہل قریش قادریہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالفرج بن یوسف طرطوسی سالارِ خانوادہ ہفتم گروہ بانوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی. بحرمت خواجہ عزیز یمنی قادریہ بالنوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی. بحرمت حضرت شیخ ابا بکر شبلی قادریہ بالنوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادی قادریہ بالنوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی. بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن سری سقطی قادریہ بالنوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی. بحرمت خواجہ معروف کرخی قادریہ بالنوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سلطان داؤد طائی قادریہ بالنوا غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی سردار عجم قادریہ غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری منبع فیوض عرفانی قادریہ چشتیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت امام المتقین امیر المومنین صاحب ولایت مولا علی مشکل کشا شیر خدا کرم اللہ وجہہ علیہ الصلوات والسلام

الٰہی بحرمت حضرت پیغمبر خدا سردار الانبیاء نبی آخر الزمان نور مجسم حیاۃ النبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لمک لمی جمک جبی دمک دمی چشمک چشمی اسمک اسمی ہست نورِ پاک محمد خود نورِ رب العالمین ۔ اَنْتَ نُوْرٌ اَنْتَ نُوْرُ النُّوْرِ یَا نُوْرَ الْھُدٰی ۔ مِنْکَ اَنْوَارُ الْوَرٰی یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَنْتَ اَحْمَدُ اَنْتَ مَحْمُوْدٌ وَّ اَنْتَ مُحَمَّدٌ ۔ اَنْتَ قَبْلَ الْاَنْبِیَآءِ وَاَنْتَ خَتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ ۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِلتجا بدرگاہ خدا

الٰہی صدقہ شجرہ ایں پیران عظام — دم آخر ہو میرا نیک انجام
طفیل آل و اصحاب سرافراز — ہو تیرا فضل ہر دم میرا دم ساز
وہ قوت بخش اے رب عالم — رہوں اس نفس سرکش پر میں حاکم
بوقت نزع ہو کلمہ زباں پر — اٹھوں نیکوں میں شامل روز محشر
غرض دونوں جہاں میں کر تو امداد — بحق شجرہ ایں عباد زہاد
اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ایہہ جند موتجھ مونجھائی آ ۔ ہجر فراق جلائی آ ۔ لکھ لکھ وار دوہائی آ
ٹھنڈی آتش لائی آ — آ مل مدنی ماہی آ

توں سردار رسولاں دا ۔ سرور کل مقبولاں دا ۔ وچ دوجگ تیری شاہی آ
آ مل مدنی ماہی آ — اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ

توں سردار نبیاں دا ۔ کعبہ ہیں کل ولیاں دا ۔ توہیں دین پشت پناہی آ
آ مل مدنی ماہی آ — اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہ

توں سرتاج رسالت دا ۔ مالک کل ولایت دا ۔ مظہر ذات الٰہی آ
آ مل مدنی ماہی آ — اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہ

شیشہ ہیں عین نظارے دا ۔ مالک عالم سارے دا ۔ واہ رحمت برسائی آ
آ مل مدنی ماہی آ — اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہ

میم دا گھنگھٹ پایا ای ۔ عرش عظیم سوہایا ای ۔ پیت دی ریت سکھائی آ
آ مل مدنی ماہی آ — اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہ

توں سردار زمانے دا۔ مالک رب دے خزانے دا۔ تابع کل خدائی آ
آ رل مدنی ماہی آ   اِلاَّ اللہُ اِلاَّ اللہ

واسطہ پاک شبیر دائی۔ اُس مالک تطہیر دائی۔ جس دی ایہہ پاک کمائی آ
آ رل مدنی ماہی آ   اِلاَّ اللہُ اِلاَّ اللہ

صدقہ پردے داراں دا۔ حامی ہیں اوگنہاراں دا۔ صبر دی شان دکھائی آ
آ رل مدنی ماہی آ   اِلاَّ اللہُ اِلاَّ اللہ

توں سلطان مدینے دا۔ کھیون ہار سفینے دا۔ ہر جا دھوم مچائی آ
آ رل مدنی ماہی آ   اِلاَّ اللہُ اِلاَّ اللہ

شجرہ نظم بطریقہ دعا خاص کے یہ ہے

یا اللہ العالمین یا انت خیر الراحمین   رحم فرما اپنی ذات کبریا کے واسطے
بارگاہ اقدس میں ہو مقبول میری دعا   محبوب الٰہی نور اللہ شاہ مقتدا کے واسطے
دے نجات اندوہ غم سے یا الہ العالمین   محمود علی قل ہو اللہ شاہ سخا کے واسطے
ہوں پڑا گرداب عصیاں میں لیجیو بچا   معصوم علی شاہ صل علٰے بانوا کے واسطے
یا الٰہی مجھ کو دکھلا دے صراط المستقیم   تبارک اللہ شاہ رہبر کاملا کے واسطے
فضل سے اپنے مجھے راہ طریقت کر عطا   پیر طریقت شاہ بسم اللہ نوا کے واسطے
دور کر سینہ سے کینہ حسد چغلی سے بچا   خواجہ گلاب علی شاہ باصفا کے واسطے
معرفت کے نور سے سینہ میرا معمور کر   ہادیٔ شاہ یتیم نور الہدیٰ کے واسطے
ہو حیاتی زندہ جاوید کی دل کو میرے   مرشد اولاالیقین شاہ پُرحیا کے واسطے
کھول دے عقدے میرے دل کے اپنے فضل سے   شاہ نقی بھیک سید اتقیا کے واسطے

کر منور نور عرفان سے میرا دل یا خدا   شاہ مظفر رہبر عرفان پارسا کے واسطے
قطرہ رحمت سے یارب دل میرا سیراب کر   رحمت اولاحسین رحمت بے ریا کے واسطے
جلوہ محبوب سے یارب میرا دل شاد کر   شاہ وہاب جمالی ماہ لقا کے واسطے
عشق میں اپنے مجھے رکھ بے صبر و بیقرار   حاجی قاسم کاملین با رضا کے واسطے
رکھ مجھے قائم سدا راہ طریقت پر پروردگار   شیخ قادر اولیاء صدق و صفا کے واسطے
طالبان حق میں یارب مجھے شامل کیجیو   حلیم شاہ طالب حق نما کے واسطے
دے مجھے توفیق ہر دم صابر و شاکر رہوں   خواجہ نخنیاں صابر لقا کے واسطے
ہلاک کر نفس میرا سیف لا الا اللہ سے   سیف لا سیف اللہ بہا کے واسطے
سخت نادم ہوں پریشان یا کریما کرم کر   کر کرم رحمان موسیٰ بیراگ شاہ کے واسطے
ہے سیاہ نامہ عمل سے ربنا فاغفر لنا   حسن شاہ ہوصوفی سلطان کاملا کے واسطے
دفتر عصیان میرا اپنے کرم سے پاک کر   ہادیٔ عبد الجبار قادرا کے واسطے
ہوں میں عاصی پر معاصی یا الٰہی فضل کر   نور اللہ شاہ نور عین اللہ کے واسطے
دین و دنیا کی مشکلیں حل کر یارب میری   شیخ محی الدین قادر غوث الوریٰ کے واسطے
حشر میں میری الٰہی آبرو رکھ لیجیو   بو سعید باشرم و حیا کے واسطے
کر فنا اپنی محبت میں مجھے یا ذوالجلال   ابوالحسن قرشی اہل فنا کے واسطے
یا خدا لطف و کرم سے کر میرے دل کو غنی   لبول فرح سالار طوسی اہل غنا کے واسطے
کر عزیز آنکھوں میں مجھ کو مخلوق کی یارب العزیز   خواجہ عزیز یمنی شاہ عمرؓ عطا کے واسطے
راز دان کر علم شریعت معرفت کے راز سے   شیخ شبلی راز دان معرفت کے واسطے
گلشن عرفان والی کا منبع فیض کر عطا   شیر شاہ جنید بغداد عارفا کے واسطے
واقف سر حقیقت محرم راز عرفان کر خدا   خواجہ سری سقطی راز دان کے واسطے
مصدق اسرار وحدت رہبران اولیاء   حضرت معروف کرخی اولیا کے واسطے

الفت احمد ہو دل میں ماسوا سب دور ہو خواجہ داؤد طلائی لطف سیوا کے واسطے
دے شفا اب وصل احمد سے دل بیات کو حبیب عجمی واصلے شاہ ربا کے واسطے
حسرت دل دُور ہو یارب مدینہ پہنچا مجھے حسن بصری فیضِ علی باوفا کے واسطے
یا خدا درجہ شہادت کا مجھے کیجیو عطا حضرت علی اور شہیدانِ کربلا کے واسطے
آسان وقت نزع کلمہ زبان پر ہو رواں آل اور اصحاب احمد مجتبیٰ کے واسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتداء سے ہو عطا ابوبکر، عمر، عثمانِ علی مشکل کشا کے واسطے
بخش دیجیو یا الٰہی ان بزرگوں کے طفیل قادری، چشتی، نقشبندی صوفیا کے واسطے
بعد حمد و نعت کے صلوٰۃ بھیجوں دم بدم یٰسین مزمل محمد مصطفیٰ کے واسطے
کردہ املوئے عصیان..... کی یہ مستجاب اولیاء اصحاب جملہ انبیاء کے واسطے
کر قبول برکت سے ان ناموں کی ہر جائز دعا یارب اپنی رحمت بے انتہا کے واسطے
میرا دل رکھ دائماً ذاکر بذکر اسم ذات اے خدا جملہ مقدس اصفیا کے واسطے
نیکوں سے دور یا دریائے عصیاں غرق ہوں دے رہائی اے خدا مجھ مبتلا کے واسطے
اے خدا مجھ کو تہی دستی کی کلفت سے بچا اپنے اکمل جود اور فضل سخا کے واسطے
میرے ہر دشمن کو مجھ پر اے خدا رحم بنا اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کے واسطے
یا الٰہی کارِ شیطانی سے مجھ کو دُور رکھ ہر عمل مجھ سے کرا اپنی رضا کے واسطے

قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا
اے خدا حضرت محمد مصطفیٰ کے واسطے

آمین آمین آمین

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

نصیحت خاص و عام کیلئے

عزیزو دوستو یارو یہ دنیا دار فانی ہے دل اپنا مت لگاؤ تم قبر میں جا کے بنانی ہے
تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذات دنیا میں ہوئی اندھی عقل تیری تیری کیسی جوانی ہے
گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تو کر توبہ کہاں ہیں باپ دادا سب کے جنکی تو نشانی ہے
نہ کر بل اپنی دولت پر نہ طاقت پر نہ حشمت پر کہ اس دنیا کی ہر ایک چیز تجھ کو چھوڑ جانی ہے
تو کر نیکی نمازیں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم کہ آخر میں تیری ہر ایک نیکی تیرے کام آنی ہے
نہ ہو شیطان کے تابع نہ بے فرمان رب کا ہو نبی کے در کا خادم بن مرادا چھی جو پانی ہے
شریعت کی غلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا بُری حالت ہو ظالم چور کی جو مرد زانی ہے
تو روزی کھا حلال اپنی سراپا تو تقویٰ بن کر تقویٰ میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے
پکڑے پیر کامل کو کہ بیعت بھی ضروری ہے بجز مرشد کے اچھی بات کس جا تجھ کو پانی ہے
خدا یاد آوے جس کو دیکھ کر وہ پیر کامل ہے سوا مرشد کے دنیا کی محبت کس مٹانی ہے
شریعت کا غلام ہووے عجب اخلاق ہوا ہمیں دل اس کا مثل آئینہ ہو [illegible] یہ اس کی نشانی ہے
اگر تو طالب مولا اور اصلاح کا جویا تو جلدی کر پکڑ مرشد [illegible] یہ ایمانی ہے

فقیر دست بدستہ عرض کرتا ہے سنو بھائی
قسم رب کی نہ جھوٹ اس میں نہ لائق بدگمانی ہے

دیگر غزل پنجابی

جے رب دے مِلن دا شوق ہووے مِل کامِل پیر غوثیہ نوں
لجپال پیراں پیر کمال کرے گل لائے اوگن ہاری نوں
آویں جھک جاویں درپاک اُتے پاویں پل وچ دو عالم دی شاہی نوں
جیہڑا صدق یقینوں جھک جاوے چائے اُسدی گدھڑی بھاری نوں
کنیاں توں ولی بنایا اے در آیاں نوں رنگ لایا اے
اکواری بانہہ پکڑ دیکھیں یاری نال غوث دے لا دیکھیں
کدی راہے نہ چھوڑ جاندا ہے چاہڑے توڑ یہ لا کے یاری نوں
جے شوق دیدار الٰہی دا ہو طالب پیر کامل غوثی دا
گوشے بہ سبق پڑھا دیندا دل شیشے وانگ بنا دیندا
ذاتی رنگ اندر دل دیوے کر دیوے دُور سیاہی نوں
دسے بے صورت وچ صورت دے لاہ دیندا دلدی یاری نوں
وچ دل دے بوٹا لا دیوے ہر پلے یار دکھا دیوے
جہنوں رمز رضا دی مل جاوے انہوں ذات خدا دی مِل جاوے
گم بشریت بھُل جاوے امر نواہی نوُں
محبوب مِلے مقصود مِلے ہر پاسے رب موجود مِلے
کر نظر کرم دی تار دیوے جدوں اپنا یار دیدار دیوے
جیہڑا درد دے لجپال سوہنا اوہ کافی عمر ساری نوں
آ کے جھک جاویں درپاک اُتے تیرے جاگن سوہنا بھاگ اُتے

ہے طمع نہ دنیا عقبیٰ دا گلوں کڈھ دیوے اس پھاہی نوں
یہ لاڈلا پیر غوث پاک دا اے مل جلدی وقت اج کل دا اے
لجپال پائے اکھیں لائیاں نوں دیوے شاہی ٹکر گدائیاں نوں
کرے شہنشاہ پل وچ ولایت دا دے تخت حکومت گھاہی نوں
بچ بچ جاویں ناقص پیراں توں ہو جاویں دُور شریراں توں
ہے ناقص پیر شیطان طرح وڈا بوٹے خلق بیماری نوں
انصاف صراف دے وانگ کما نہ ناقص پیر دے نیڑے آ
مل ایسے پیر کامل تائیں جیہڑا تار دیوی من تاری نوں
جیہڑا پیر رب دا دیدار کرا لے نہ وچ ظاہر یار دیکھائے نہ
اوہ طالب فقط شیرینی دا لاہ مگروں اس بیماری نوں
ایہہ مست محبوب دی من جاویں مل جلدی پیر کامل نوں
جو من جاوے گل بن جاوے الویں گالی نہ عمر ساری نوں

یا اللہ جل جلالہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

یا رسول اللہ ﷺ

تِلاَوَتُ الوُجُوۡدِ

مؤلف

فقیر سید محبوب علی شاہ عرف پیر نور اللہ شاہ بخاری دہلوی

قادریہ غوثیہ بانوا

انجمن فیضان غوثیہ

پپلی پہاڑ روڈ، دیپالپور ضلع اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ونصلی علی رسولہ الکریم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ لِحَمۡدُ اللّٰہِ وَقَوۡلُہُ الۡحَقُّ وَکَلَامُہٗ الصِّدۡقُ. اَنَّہٗ قَالَ تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِیۡہِنَّ ط وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ وَلٰکِنۡ لَّا تَفۡقَھُوۡنَ تَسۡبِیۡحَھُمۡ ط اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا ۝ (بنی اسرائیل نمبر۴۴) سب تعریف وثناء اور حمد وستائش اسی کو سزاوار ہے جو لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ وَّھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝ (سورہ شوریٰ نمبر۱۱) کا شایانِ شان ہے۔

وَالصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّاتُ وَالطَّیِّبَاتُ وَالۡمُبٰرَکَاتُ وَالسَّلَامُ مَعَ الۡاِحۡتِرَامِ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاُمَّتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۝ سب صلوٰت وسلام آپ حضور اکرم ﷺ کو سزاوار ہے جو اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ۝ (سورہ احزاب نمبر۵۶) کے شایان شان ہیں۔

فقیر سید محبوب علی شاہ عرف نور اللہ دہلوی بن سید عثمان علی شاہ نقوی

البخاری جو پیر و مرشد فقیر سید محمود علی شاہ عرف قل ھو اللہ شاہ قادریہ غوثیہ بانوا کے خرمنِ فیض کا خوشہ چین ہے نے اس رسالہ کو اردو زبان میں جماعتِ فقراء درویشاں و طالبانِ خدا اور مریدین اللہ کے لیے سوال و جواب کی صورت سہولت کی خاطر مرتب کیا تا کہ نا آگاہ بھی آگاہ ہووے اور نام اس رسالہ مختصر کا تلاوت الوجود رکھا۔

اے یار یاد باد کہ رسالہ ہذا کی تالیف میں کچھ کمال اس فقیر کا نہیں ہے بلکہ یہ سراسر کرم و لطف اور مہربانی و نوازش اور فیض و عنایت جناب سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی غوث اعظم پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضاہ عنا کا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ تالیف کتاب ہذا سے مورخہ بست و دوم رمضان المبارک و سن سیزدہ صد ہشتاد و چہار الھجری المقدس کو فراغت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

سوال نمبر۱: اے فقیر درویش بے خویش اللہ تعالیٰ نے تیرے تن کو کتنی چیزوں سے بنایا۔

جواب: پانی ہوا آگ اور خاک ان چار چیزوں سے بنایا۔ پھر فقراء ہنود اربعہ عناصر کے ساتھ پانچواں بھی فرماتے ہیں اور پانچویں کو خلا یعنی آکاش یا تیج کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اہلِ اسلام آکاش کو اثیر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ پانچ تو یا عناصرِ خمسہ ہیں اور ہمارے نزدیک بھی یہ ٹھیک ہے۔ یعنی خلا سب میں ملا ہوا ہے۔ حق تعالیٰ نے عالمِ ایجاد ان پانچ تو یعنی عناصرِ خمسہ سے کیا ہے۔

سوال نمبر۲: عناصر خمسہ کا رنگ بتاؤ۔

جواب: آگ کا رنگ لعل ہے۔ ہوا کا سبز۔ پانی کا کالا۔ خاک کا رنگ پیلا ہے۔ آکاش کا رنگ سانولا نیلگون ہے۔ ان پانچ اشیاء سے وجودِ خاکی عنصری بنا اور چھٹے نور و امر ذاتِ الٰہی و روح ربانی نے جلوہ گری فرمائی اور فَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (پس اس میں اپنی روح سے کچھ پھونک دیا۔ الحجر نمبر۲۹) سے مشرف فرما کر آباد کیا اور فرشتوں سے سجدہ

کروا کے۔ خلیفۃ اللہ اور مسجودِ ملائک کہلایا اور
ندا وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِیْدِ (اور ہم اس کے نزدیک ہیں شہ رگ سے بھی
زیادہ ق نمبر۱۶) اور وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْکُمْ
(اور ہم اس کے نزدیک ہیں تم سے بھی زیادہ واقعہ نمبر ۸۵)
سے ظہور ھو الظاھر نے کیا اور اس پتلہ عنصری خاکی کو اپنا
غلاف اور مظہرِ اتم وخیمہ شاہی بنایا۔ دوہا

مولا جھرو کے بیٹھ کے سب کا مجرا لے
جیسی جا کی چاکری ویسا واکو دے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ط
وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ
مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ
ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا
فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ٥ اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں
غیب کی نہیں جانتا ہے ان کو کوئی اس کے سوا۔ اور وہ جانتا ہے جو
کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ اسے

جانتا ہے اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی تر یا
خشک ہے جو نہیں کھلی کتاب میں۔ الانعام نمبر۵۹) اسکی تلاوت
ہے۔ اور مراد اس کا اَلَا كُلُّهَا فِيْكَ يَا صِدِّيْقَ
الْاَكْبَرُ (سن لے سبھی کچھ تجھی میں ہے اے صدیقِ اکبر)
میں ہے۔ فافهم

سوال نمبر۳: اے درویش آئے کہاں سے کہاں جاؤ گے آمد ورفت میں کیا
فائدہ وحصول۔

جواب: علم سے عین کی طرف آتا ہوں تاکہ علم اور عین ہر دو حاصل
کروں۔ مِنْ عِلْمٍ اِلٰى عَيْنٍ لِتَحْصِيْلِ
الطَّرَفَيْنِ۔

سوال نمبر۴: کلام مختصر بالا سے کچھ مشرّح اور نفیس بیان کرو تاکہ اطمینانِ
قلب ہو۔ دل کو چین، روح کو فرحت جان کو راحت ہو۔

جواب: معشوقِ حقیقی اپنے عشق میں آکر مست ہوا اور جوش وخروش میں
کن کہا۔ اور اس کا تخم بویا گیا تو فیکون درخت اس کا ظاہر ہوا۔
اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَ
لَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ

عَلَيۡهِ دَلِيۡلاً ۝ ثُمَّ قَبَضۡنٰهُ اِلَيۡنَا قَبۡضًا يَّسِيۡرًا ۝

(بھلا تم نے اپنے پروردگار کو نہیں دیکھا کہ سائے کو کس طرح دراز کر دیتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کو ٹھہرا رکھتا۔ پھر سورج کو ہم نے اس کا رہنما بنا دیا پھر ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیا۔ الفرقان نمبر ۴۶) پس جب ندائے کن یعنی ہو جا کا حکم دیا تو کون تھا سوائے معشوقِ حقیقی کے مطلق عشق ہی عشق تھا۔ پس شانِ عشق وحدت لباس فیکون میں جلوہ نما ہوئی۔ یہ سب جلوہ ظہورِ عشق کا ہے اور عشق نے اپنی دو طرفیں بنائیں اور ان کے دو نام رکھے۔ عاشق اور معشوق۔ تو عشق ذات اور عاشق و معشوق صفات۔ عین عشق کے عاشق نے جب خود کو معشوق میں فنا کیا اور اپنی ہستی و خودی سے حق کی ہستی میں مستہلک ہوا اور مانند نمک کے پانی میں گھل گیا۔ محویت اور یگانگی کامل حاصل ہوئی اور ذات کی ہر ایک صفت میں مل کر متحد ہو گئے تب تو نہ عاشق رہا نہ معشوق رہا۔ اگر رہا تو ذاتِ عشق ہی عشق رہا۔ پس وہ یعنی عشق شان اللہ ہے۔ العشق ہو اللہ وارد ہے اور اسی طرف اشارہ ہے کہ اپنی معدنِ اصلی و خزانہ مخفی میں

جاملا۔ پس غور و فکر کرو اے آنکھ والو۔

سوال نمبر ۵: انسان میں حق کی صفات میں سے کتنی صفات ہیں۔

جواب: یاد رکھ۔ اَلۡاِنۡسَانُ مِرۡاٰۃُ الرَّحۡمٰنِ (انسان رحمٰن کا آئینہ ہے) اور اَلَا کُلُّهَا فِيۡكَ يَا صَدِّيۡقُ الۡاَكۡبَرُ (سن لے اے صدیق اکبر سبھی کچھ تجھ میں ہے) واضح ہو کہ علیم، مرید، قدیر، سمیع بصیر، کلیم شاہد وغیرھم یہ سب اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ ہیں اور صفات بھی کہتے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ نے بندہ کو شامل کیا ہے۔ اللہ حی ہے اس کو فنا نہیں تو بھی حی ہے تجھے بھی فنا نہیں صرف رنگ یا لباس بدلنا ہو گا۔ جس کو موت طبعی کہتے ہیں۔ اللہ علیم ہے تو بھی علیم ہے آسمان زمین میں جو کچھ حرکت ہو یا کیڑا مکوڑا چلے اندھیری رات میں۔ تحت الثریٰ پر وہ سب اُس واحد لاشریک کے علم میں ہے۔ اسی طرح سے تو بھی اے انسان۔ تیری زمین تیرے آسمان و تحت الثریٰ سر تا پا تیرے وجود میں ہے اور تو اس کا علم رکھتا ہے تیرے پس پشت بھی اگر کیڑا چلے یا چھوٹی چیونٹی چلے تو فوراً معلوم کر لیتا ہے کہ میری پیٹھ پر کچھ چلتا ہے۔ اللہ قدیر ہے

سب پر۔ ایسا تو بھی قدیر ہے اپنے سب وجود اندرونی اور بیرونی پر۔ اللہ مرید یعنی ارادہ کرنے والا ہے ایسا تو بھی ارادہ کرنے والا ہے مرید ہے۔ اللہ سمیع ہے تو بھی سمیع ہے اللہ بصیر ہے تو بھی بصیر ہے اللہ کلیم ہے تو بھی کلیم ہے اس واحد لاشریک کی جتنی صفات ہیں وہ سب اس کی عطاء سے تجھ میں موجود ہیں اور یاد رکھ اِذَا صَارَ الْعَبْدُ فَانِیًا عَنْ صِفَاتِهِ الْفَانِیَّةِ الْبَشَرِیَّةِ اَدْرَکَهُ اللّٰهُ بِصِفَاتِهِ الْاَصْلِیَّةِ الْبَاقِیَّةِ ۔(جب بندہ اپنی فانی بشری صفات سے فناء ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی اصلی اور باقی رہنے والی صفات کا ادراک عطاء کر دیتا ہے) یعنی بندہ جب فنا ہوتا ہے تو اس کو اپنی بقاءِ اصلی نظر آتی ہے۔ تو کتاب مبین (کھلی کتاب) ہے تو مراۃ الرحمان (رحمان کا آئینہ) ہے تو سِرُّہ' (اللہ کا راز) تو خلیفۃ اللہ ہے تو مخلوق علیٰ صُورَتِہٖ (اللہ کی صورت پر پیدا کیا ہوا) ہے۔ دیکھ مدینۃ العلم ﷺ کے دروازے علی علیہ السلام کیا فرماتے ہیں۔

یَا وَلَدِیْ فِکْرُکَ فِیْکَ فَلَیْسَ شَئِی خَارِجًا مِّنْکَ یَکْفِیْکَ

اے بیٹے تیرا اپنے آپ میں فکر کرنا تجھ کو کافی ہے — پس کوئی چیز تجھ سے باہر نہیں ہے۔

وَدَائُکَ فِیْکَ وَمَا تَشْعُرُ — دَوَائُکَ مِنْکَ وَمَا تُبْصِرُ

تیری مرض تیرے اندر ہی ہے مگر تمکو شعور نہیں — اور تیری دوا تجھی سے ہی ہے مگر تو نہیں دیکھتا

وَتَزْعَمُ اَنَّکَ جِرْمٌ صَغِیْرٌ — وَفِیْکَ انْطَوَی الْعَالَمُ الْاَکْبَرُ

اور تیرا خیال ہے کہ تو ایک چھوٹی سی چیز ہے — جبکہ تیرے اندر سب سے بڑا جہان لپٹا ہوا ہے۔

وَاَنْتَ الْکِتَابُ الْمُبِیْنُ الَّذِیْ — بِاَحْرُفِہٖ یَظْهَرُ الْمُضْمَرُ

اور تو ہی وہ کھلی کتاب ہے جس کے — حروف سے ہر پوشیدہ چیز ظاہر ہو جاتی ہے

فَلَا حَاجَةَ لَکَ مِنْ خَارِجٍ — وَفِکْرُکَ فِیْکَ وَمَا تُفَکِّرُ

پس تجھ کو باہر سے کوئی حاجت نہیں — اور تیری فکر اپنے آپ میں کافی ہے مگر تو فکر نہیں کرتا

اور اے انسان وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (اور خود تمہارے نفسوں ہی کے اندر سے کیا تم نہیں دیکھتے سورہ ذاریات نمبر ۲۱) کی نداء پڑھ اور اِقْرَاءْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا (اپنی کتاب پڑھ یہی تجھ کو آج محاسب کافی ہے۔ بنی اسرائیل نمبر ۱۴) اور کَان

اللہ ولم یکن معہ شیئاً (اللہ تھا اور اس کے ساتھ کوئی
شے نہ تھی الحدیث) اَلآن کما کان (اب بھی ایسا ہی
جیسا کہ پہلے تھا) کو یادرکھ۔ پس فھو الحق اللہ بس باقی
ہوس۔

سوال نمبر۶: اے صدیقِ ہمدانی و مخبرِ حقانی صوفی کی نہایت اور فقر کی
تمامیت کیا ہے۔

جواب: اَلصوفی ھو اللہ یہ صوفی کا نہایت ہے اور اِنَّ اتمَّ
الفقر فھوَ اللہُ (جب فقر تمام ہوا تو اللہ ہی اللہ ہے) یہ فقر کی
نہایت ہے۔ یعنی جب صفوت نہایت کو پہنچے اپنے اوصاف سے فانی
ہو کر تو وہ شانِ الوھیت کو پہنچے الصوفی ھو اللہ اسی سے مراد ہے اور
جب فقر نہایت کو پہنچے جلوہ الوھیت منہ دکھائے۔ یعنی ظاہر ہوا اس
فقیر پر کہ اللہ عبودیت سے نکل کر بحرِ الوھیت میں شناوری کرتا ہے جو
ویران رہتا ہے تو اس کو اذا تم الفقر فھو ھو اللہ بوجھو۔

سوال نمبر۷: اے شناورِ بحر الوھیت اَلصُّوفِیُ لاَ
مَذھَبَ لَہٗ (جو صوفی ہے اس کا کوئی مذہب نہیں ہے) سے کیا
مطلب ہے۔

جواب: صوفی صافی میدانِ صفا الوھیت ہے اور شیرِ بیابانِ احدیت ہے اور
وہ اپنے حقائق کشفی میں محقق ہے اور مجتہد بھی ہے اپنے اجتہادِ حقانی
سے اور الہام و ندا ہاتفِ حقیقی کا مصدق ہے اور قلب اس کا نص
ہے اور اس کا کان ٹیلی فون، ٹیلی گراف وائرلیس ربانی کا مصداق
ہوتا ہے وہ ہر ایک مذہب شریعت اور ہر ایک مشرب طریقت سے
خوب واقف رہتا ہے اور تمام عبارات و اشارات ظاہری و باطنی کا
عالم و عارف ہوتا ہے اور اصلیت اشیاء کے حقائق سے خبردار رہتا
ہے جو بات اس کو بالھام ربانی معلوم ہوئی اس کی پیروی اور تعمیل کی
جیسا کہ خضر و موسیٰ علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کا قصہ قرآن
شریف میں مشہور ہے موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور خضر علیہ السلام
صوفی اور ولی ہیں۔ تو مذہب صوفیاء کرام کی شان اعلیٰ و بالا ہے اور
مشرب و مذہب حق ہے اور خدا ہی خدا ہے۔

مذہبِ عشق از ہمہ ملت جدا است

عاشقاں را مذہب و ملت خدا است

(ترجمہ عشق کا مذہب ہر ملت سے جدا ہے اور عاشقوں کا مذہب اور
ملت خدا ہے) اور وہ افعالِ الٰہی میں بے اختیار ہے وہ اپنا تصرف و

اختیار نہیں دیکھتے۔ شانِ ربوبیت نے صوفی کو احاطے میں لیا ہے۔
صوفی ہویتِ حق میں جا چکا ہے اور ھویت کو پا چکا ہے اور ھویتِ حق نے صوفی کو سما لیا ہے اور اس کو درمیان میں نہیں چھوڑا ہے اس لیے وہ تقلید نہیں کرتا اور وہ سوائے حق کے کسی کا مقلد نہیں ہے۔

مثنوی

علمِ حق درِ علمِ صوفی گم شود
اینِ سخن کسے باورد مردم شود

(ترجمہ: علم حق علمِ صوفی میں گم ہو گیا جس نے یہ بات سمجھی مردِ کامل ہو گیا)

علم حق نے جب پورا ظہور کیا اِذَا فَنَا الْعَبْدُ عَنْ اَوْصَافِہٖ اَدْرَکَہٗ اَلْبَقَاءِ بِتَمَامِہٖ) جب بندہ اپنے اوصاف سے فنا ہو گیا اس نے بقاء کو پورا پورا جان لیا)۔

صفتِ بشری جب فناء ہو باقی ہے خدا
عبد اور معبود کوئی نہیں رہا
ہوئے فناء اوصاف باقی رہی سو ذات
یعنی الآنَ کما کان سب سے ہوئی نجات

اسی طرف اشارہ ہے اور سخن محق کچھ نہیں سب فارغ بابا ہو گئے۔ ہر تکلیف سے آزاد فناء الفناء سے بالا بقاء البقاء سے اعلیٰ خلاء اور ملاء

سے اولیٰ جہتوں طرفوں نسبتوں سے نرالا نہ وہ کسی کا نہ کوئی اس کا۔
حقانی فیوض کی تعلیم اور ہاتفِ غیب اور علم الدنی کی تلقین، ہر شب و روز ترقیء باطن میں عروج مواہب الدنیہ و عوارفِ احسانیہ میں اکمل، مشرب، مسلک، مطلب، مذہب، مقصد اس کا حق ہے۔ یہ بلبلانِ ربانی و قربانِ حقانی یا حق سرہ کی تسبیح خوانی ہے۔ ھویتِ حق میں مستغرق و مستہلک اس کی حقانیت حق و برحق حقائق وجود انسانی کا غواص جب غوطہ مارتا ہے تو بحر الوھیت میں جا کر سر نکالتا ہے۔
اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا (تمھارے رب کی طرف ہی اس کی انتہا ہے النازعات نمبر ۴۴)

نہ مذہب ہے نہ ملت ہے نہ مشرب ہے کہ ہوں یار عریانہ
اصولِ خود میں واصل ہوں میں قلندر وار مستانہ

ارے بابا اگر فہم ہے تو بوجھو ان اشارات کو اور بکواس مت کرو مانند اعمیٰ کے اور بکاء اہلِ حجاب کی مانند مت رو۔

سوال نمبر ۸: تیرے تن پر کتنے بال اے درویش خوشحال وائے فقیر خوش خصال۔

جواب: تین لاکھ تیرہ ہزار تین سو تیرہ بدن کے بال ہیں۔

سوال نمبر۹: اے عارف باللہ کہیئے تن کتنے ہیں تیرے لیے فرمایئے تو سہی؟

جواب: تن میرے چار ہیں اور میرے ساتھ یار ہیں۔ اول واجب الوجود دوم ممکن الوجود سوم ممتنع الوجود، چہارم واحد الوجود۔

واجب الوجود ناسوت ہے	ممکن الوجود ملکوت ہے
ممتنع الوجود جبروت ہے	واحد الوجود لاہوت ہے

سوال نمبر۱۰: یقین کے درجے کتنے ہیں؟

جواب: علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین اور حق الحق یہ چار درجے یقین کے ہیں۔ مذبذب یقین دنیا داروں کا۔ علم الیقین علماء کا۔ عین الیقین عارفوں کا۔ حق الیقین محققین کا اور حق الحق واصلین اور موحدین کا ہے۔

سوال نمبر۱۱: نفس کے درجے کتنے ہیں؟

جواب: (نفس امّارہ) اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ (بے شک نفس تو برائی سکھاتا ہے یوسف نمبر۵۳)(نفس لوّامہ) وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ (اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرتا ہے قیامت نمبر۲)(نفس ملہمہ) وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰھَا ۝ فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا (اور نفس

کی جیسا کہ اس کو ٹھیک بنایا۔ پھر الہام کی اس کو اس کی ڈھٹائی اور بچ کر چلنا اس کا۔ سورہ شمس نمبر۷۔۸)(اور نفس مطمئنہ) یٰۤاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً (اور نفس چین والے اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی سورہ فجر نمبر۲۷۔۲۸)۔ نفس تو حقیقت میں ایک ہی ہے لیکن درجے چار ہیں یا یوں کہو کہ اس کی صفات چار ہیں۔ جو گناہوں میں مبتلا رہے اور برے کاموں کا امر کرتا ہو اور تندی بالکل نہ کرے خواب خرگوش میں مد مارتا ہو اس صفت کا نام امارہ یا سوئیہ ہے۔ دوسرا جو اپنے نفس پر گناہوں کے بعد ملامت کرتا رہے اور پشیمان ہوتا رہے اپنے افعالِ بد پر اس صفت کو لوّامہ بولتے ہیں جو تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے ساتھ کچھ گناہوں میں پھنسے اور اللہ تعالیٰ اس کو الہام سے حق و باطل کی خبر دیتا ہے اس صفت کو ملہمہ سے نامزد کرتے ہیں اور جو ہستی پندار کی خواہشوں آرزوؤں مرادوں نسبتوں جہتوں اور طرفوں کے شائبوں طوروں اور خطروں سے پاک صاف ہو اور اخلاق حمیدہ سے شائستہ ہو اور انوار طریقت سے ملمع اور اسرارِ حقیقت سے مسجع ہو اور اصولِ معرفت سے

منور ولبریز ہو اور یگانگت کی چاشنی سے پر ہو اپنے وجود بے وجود جانِ جاناں سے محرم راز ہو اس کو مطمئنہ کہتے ہیں۔ یہ سب علماء ظاہر کے نزدیک ہے۔ بندہ کا مسلک جو حق اور حقیقت سے ماخوذ ہے وہ یہ ہے کہ نفس ایک چیز ہے عجیب و غریب صفاتِ الٰہی سے بعطاء الٰہی متصف ہے۔ شریعت میں روح پر بھی نفس کا اطلاق کیا گیا ہے جیسا کہ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الانفس حِیْنَ مَوْتِهَا (اللہ لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحیں قبض کرتا ہے۔ سورہ زمر نمبر ۴۲) وغیرہ بہت سی آیت و احادیث میں اس کا اطلاق روح پر ہوا ہے۔ تو بندہ کا یقین ہے کہ نفس روح دل تینوں ایک چیز ہے حقیقت میں۔ معلوم ہوا کہ نفس ایک اور حالتیں اس کی یہ چار بلکہ زیادہ ہیں جیسا کہ عارفین نے راضیہ مرضیہ صافیہ صافیفہ کاملہ وغیرہ ذکر کیے ہیں۔ مگر منتہائے مقصود یہی ہے جو ہم نے عرض کیا۔

سوال نمبر ۱۲: اے عارف باللہ تن میں روحیں کتنی ہیں؟

جواب: دو ہیں۔ روح سفلی اور روح علوی۔ روح سفلی کا محل یہ وجود کثیف ہے اور روح علوی کا محل وجودِ لطیف ہے۔ جو پوشیدہ ہے وجودِ کثیف میں۔ اور وجودِ کثیف غلاف ہے وجودِ لطیف کا اور اس کی صورت و

شباہت وجود کثیف کی سی ہے یعنی شکل بشکل عنصری ہے اور اس کی شکل تیرے وجود ظاہری عناصری کے جیسی ہے کچھ فرق نہیں ہے۔ اور خواب میں اس کو سیران وطیران ہوتا ہے اور لوگوں کو خواب میں نظر آتا ہے کہ دریا وغیرہ میں شناوری کرتے ہیں دکھا دیتا ہے۔ اگر اس کو قطع و برید کرو تو قبول نہیں کرتا۔ حصی کرو تو حصی اس کو نہیں ہوتی مارو تو مرتا نہیں ڈوبتا نہیں جلتا نہیں۔ چشم زدن میں کروڑوں میل تک آتا جاتا ہے طرفۃ العین میں عرش عظیم لوح و قلم و کرسی ساری خدائی کی سیر کر کے واپس آجاتا ہے جب تک وہ واپس آکے اس وجود عنصری خاکی کو ہوشیار نہ کرے بے ہوش پڑا رہتا ہے، سوتا ہے وہاں تک کی خبر نہیں رکھتا۔ وجودِ لطیف جو ابدی ہے اور وہ بھی روح ابدی انّما خَلَقْنٰکُم لِاَبَدٍ (اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم نے تم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پیدا کیا۔) اسی روح کی طرف اشارہ ہے یہ وہی روح علوی ہے کہ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ (اور تمہی اعلیٰ غالب ہو العمران نمبر ۱۳۹) اور وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ (اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو الحدید نمبر ۴) اسی روح کی شان علویت و معیت ہے اور مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ

عَرَفَ رَبَّه' (جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا الحدیث) اسی روح کی معرفت رب کی معرفت ہے۔ یہ مقام ربوبیت ہے اور مقام الوہیت کی معرفت اس کے آگے آتی ہے۔

سوال نمبر۱۳: اے درویشِ حقانی صدیقِ صمدانی مَنْ عَرَفَ نَفْسَه' فَقَدْ عَرَفَ رَبَّه' یعنی رب کی معرفت نفس کی معرفت پر موقوف ہے حدیث یہی فرماتی ہے اور آپ علوی روح کے اوپر حدیث کو چسپاں کرتے ہو اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب: اے طالبِ صادق و مرید سعید و موافق یاد باد روح نفس دل تینوں ایک ہیں اور تینوں سے مراد تو ہی ہے تیرے سواء کوئی اور نہیں یہ تینوں تیرے وجود ظاہری و باطنی کے اجزاء ہیں اور جزء کا اطلاق کل پر اور کل کا اطلاق جزء پر ہے تو روحِ حقانی علوی وہی نفس ہے اور دل بھی یہی ہے اور روح بھی وہی ہے عرش اللہ مرأۃ اللہ وسع اللہ اسی وجودِ مطلق کے اوصاف علیا ہیں۔ یہ تمام جمال اسی جمیل کا ہے جو من جمال اللہ ہے۔

سوال نمبر۱۴: اے صدیق صمدانی آپ نے تو دل بھی ملا دیا یہ عجیب و غریب بات

ہے دل تو بھائی صرف گوشت کا لوتھڑا ہے لٹکتا ہے جب وہ دل جو روح ہے وہ کیسا ہوگا۔

جواب: اے برادر یہ دل تو جانوروں میں بھی ہوتا ہے جو بعد مرنے کے بعد بھی رہتا ہے اور دیگر خلائق زاغ و زغن کھا جاتے ہیں۔ ویسے یہ تیرا دل بھی جس کو تو نے دل مانا ہے کیڑے مکوڑے کھا جانے والے ہیں۔ اُس کا دل اس کو نہیں کہتے۔ دل تو خاص مظہر اللہ ہے عرش اللہ ہے بیت اللہ ہے۔ بے چون و بے چگون شانِ خداوندی اسرارِ حق انوار برحق ہے۔ یہ ظاہری آنکھیں تری اس نورِ حسنِ خدا سے اعمیٰ ہیں۔ مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور رستے سے دور تر۔ سورۃ بنی اسرائیل نمبر۷۲) اسی طرف اشارہ ہے اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ (جس نے مجھ کو دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔ الحدیث) اسی رویئت کا اشارہ ہے۔ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ (پاک ہوں میں کتنی بلند ہے شان میری قول بایزید بسطامی) اَنَا الْحَقُّ اور مَنْ خدائم اسی طرف اشارہ

ہے۔ اَنَا اَحْمَدُ بِلاَ مِیْمٍ وَ اَنَا عَرَبُ بِلاَ عَیْنٍ
(میں احمد ہوں بغیر میم کے اور میں عرب ہوں بغیر عین کے
الحدیث) اسی کا مظہر ہے اور اسی نور کا جوش وخروش ہے اور وہ تو ہی
ہے فَافْهَمْ وَلاَ تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔ پس سمجھ جا
اور غافلوں میں نہ رہ)

سوال نمبر ۱۵: اے صدیق صمدانی اَنَا مِنْ نُوْرُ اللّٰهِ وَ كُلِّ
شَئٍ مِنْ نُوْرِیْ کیونکر ہے اور وحدت سے کثرت
کیسے ہوئی آپ جب ایک ہے تو دو کیونکر معلوم ہوتے ہیں۔

جواب: یہ فرمانا جناب سرورِ کائنات ﷺ کا ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے
نور سے مجھے بنایا اور مجھ سے سارا عالم روشن کیا۔ جو اوپر بیان ہوا دل
کا جواب اسی نور روح کی طرف اشارہ ہے۔ من رانی اسی نور اللہ کی
شان ہے ورنہ حضور پرنور کو ابوجہل وغیرہ کفار مکہ دیکھتے تو کیوں کر
کافر رہتے وَ تَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا
يُبْصِرُوْنَ (اور تو دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں جبکہ
وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ سورہ اعراف نمبر ۱۹۸) یہ کفار مکہ کے بارہ میں
وارد ہے اور دیکھنا حقیقتِ انسانی جو کہ گنج مخفی وخزانہ پوشیدہ ہے اور وہ

لباس کثرت میں رنگا رنگ معلوم ہو رہا ہے فی الحقیقت ظہور ھوالظاہر
کا باطن ھوالباطن کا اول ھوالاوّل کا آخر ھوالآخر کا ہے اس شان بے
چون و بے چگون نے اپنے آپ کو بہروپیا بنا رکھا ہے اور تجدد امثال
کے برقعہ میں طرح طرح سے ملتبس ہو کر شب نوعروس جیسا
گھونگھٹ بنا کر کثرت میں جلوہ نمائی کر کے اپنے آپ پر لبھا رہا
ہے۔

﴿غزل باعثِ وصل﴾

تجدد امثال کا برقعہ پہن لیا ہے شانن میں
الا آن کما کان وہ بھی ہے آیا نہ کچھ نقصانن میں
گنج مخفی سے مست ہو نکلا پھیل پڑا اک آنن میں
اسرار بطونی ہے یہ سب تم کا ہے رہو درمیانن میں
ہستی حق اپنی کل ہستی مستغرق عرفانن میں
سبحانی ما اعظم شانی مست وہ تھا سبحانن میں
الانسان سری وانا سرہ غرق رہو اس دھیانن میں
فی انفسکم غور کرو کیوں اعمٰی رہو انجانن میں

گھونگھٹ وحدت کا کثرت ہے نقص نہ وہاں شانن میں
بہروپ کا سوانگ یہ سارا چوک پڑے پہچانن میں
جب گھونگھٹ کا راز کھلا تو عاشق بنا حیرانن میں
صورت اس کی صورت آدم جلوہ نما انسان میں
تفسیر لکھوں تا دیل کروں ہے عین وہی اعیانن میں
دیکھ فثم وجہ اللہ خوب غور کرو قرآنن میں
فرقان میں ڈبکی ماری جا نکلا قرآنن میں
جب اوپر ہم وہاں سے پہنچے پہنچ گیا صمدانن میں
تم آپے کو دور کرو اور بھولو مت ابدانن میں
کل یوم ھو فی شان چوک نہ جائیو دھیانن میں
اے صوفی محبوب مسکین ہے وہ سارے امکانن میں
آپ مٹو اور انمٹ رہیو دائم رہیو کانن میں

اے یار یاد رکھ تجدد امثال کو کہ بَلۡ هُمۡ فِیۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ (بلکہ یہ ازسر نو پیدائش کے بارے میں شک میں پڑے ہیں ق ۱۵) سے روشن ہے۔ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (تو وہ اس کے سامنے ٹھیک آدمی بن گیا مریم نمبر ۱۷) سے ظاہر ہے۔ تناسخ کا گمان

کرنا بدگمانی ہے جو حرام ہے۔ مسلمان پر یہ تناسخ نہیں ہے اور تجددِ امثال یہ ہر طرح درست ہے۔ پس وَ اِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَا اَمۡثَالَهُمۡ تَبۡدِيۡلًا ٥ اور جب ہم چاہیں بدل لائیں لوگ ان کی طرح کے سورہ دھر نمبر ۲۸) میں فکر کرو اور غور کرو اور اپنی ہستی کو حق کی ہستی میں فناء کر لو بحر حقائق میں اپنے کو مستغرق و مستہلک کرو پس اس کی حقانیت کی روشنی تم پر روشن ہو جائے اور تناسخ کا حال اور حقیقت یہ ہے کہ ایک شے دوسرے شے میں حلول و نفوذ کر کے ظہور کرے اس کو تناسخ اور اوتار کہتے ہیں ہنود بے سود و شنود باطل عقیدہ ہے نعوذ باللہ منھا اور یہاں پر تو وحدت الوجود ہے غیر کا وجود ہی نہیں تو کس کا حلول کس میں ہو گا۔ ہمہ اوست

رباعی

در دلق گدا و اطلس شاہ ہمہ اوست　　ہم خانہ و ہمنشین و ہمراہ ہمہ اوست
در انجمن فرق و میانِ خانہ جمع　　واللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

ترجمہ: گدا کی گدڑی اور بادشاہ کی خلعت میں وہی ہے گھر ہم نشین اور ہمراہ بھی وہی ہے محفل میں جدا اور گھر میں ملا ہوا وہ وہی ہے خدا کی قسم پھر وہی ہے خدا کی قسم۔

مثنوی

تماشہ بین ہرگز نہ بن چل رکھ سیدھے نین　　غین کا نقطہ دور کر آپ بنے پھر عین
نین اپنے تو صاف رکھ فی لبس من خلق جدید　　فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید
نیناں ہیں اُمّی تیرے کیسے پائے بطون　　و تراھم ینظرون الیک وھم لایبصرون

مثنوی دیگر

آپے آپ تے آپے آپ　　آپے مائی تے آپ باپ
آپ مسلم آپے رند　　آپے جسہ آپے جند
آپے مالک آپے بردا　　آپے دوزخ آپے ڈردا

اے یار مازاغ البصر و ماطغی

ایسی چشم ہونی چاہیے۔وھم غیر۔دوئی۔خودی سے پاک رہو بے باک بنو بے دھاک چلو

نیستم من ہر آنچہ ہستی توئی　　چوں یکے نبود کجا باشد دوئی

ترجمہ: میں نہیں ہوں جو کچھ بھی ہے تو ہی ہے جب ایک ہی نہیں تو دوئی کیسے ہو۔

چشم سے ہو دور تیری جو حجاب　　شانِ حق معلوم ہو جلی شتاب
جب تو ہی درمیان سے جاتا رہا　　ایک بھی نہیں ہے تو کب دور رہا
اک تھا وہ بھی گیا درمیان سے　　ہو وہاں ہے دیکھ پورے دھیان سے

سوال نمبر ۱۶: تیری پیشانی کا کیا نام ہے اور اس کی تلاوت کیا ہے؟

جواب: یَا مَنْ بَارِیْ اس کا نام ہے اور عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔(قریب ہے کھڑا کرے تجھ کو تیرا رب تعریف کے مقام میں بنی اسرائل نمبر ۷۹) پیشانی کی تلاوت ہے اور سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (ان کی نشانیاں ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے فتح نمبر ۲۹) جس نے اس مقام کو پایا مقام محمود پایا۔ فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔(اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو سورہ نحل نمبر ۴۳)

سوال نمبر ۱۷: دونوں چشم کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یا نور جمنی آنکھ کا نام اور مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ

سَبِیْلاً ۝ جواس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے
اور رستے سے بہت دور سورہ بنی اسرائیل ۷۲) جمنی آنکھ کی تلاوت
ہے اور یا بصیر ڈابی آنکھ کا نام اور فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَآءَكَ
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ (اب دور کر دیا ہے ہم نے تجھ
سے تیرا اندھیرا پس آج تیری نظر بہت تیز ہے سورہ ق نمبر ۲۲) اس
کی تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۱۸: دونوں ابرو یعنی بھوؤں کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: قاب قوسین نام ہے وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ (اور وہ تھا
اونچے کنارے آسمان کے سورہ نجم نمبر ۷) اس کا مقام اور منظرِ اعلیٰ
ہے۔ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ (اور یقیناً اس نے
دیکھا اس کو کھلے کنارے آسمان کے سورہ تکویر نمبر ۲۳) اسی طرف
اشارہ ہے۔ سیدھے ابرو یعنی قوس کی تلاوت لِمَنِ
الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (کس کا راج ہے
آج؟ اللہ کا جو اکیلا ہے قہر والا سورہ مومن نمبر ۱۶) ہے اور ڈابے
قوس کی تلاوت۔ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ط
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ۝ (جس دن کوئی کسی کے کچھ کام نہیں

آسکے گا اور اس دن صرف اللہ ہی کا حکم ہو گا۔ سورہ انفطار نمبر ۱۹)
ہے اور مقبول واؤ قوس ہو جا کہ مرتبہ کی ابتداء اور مقامِ جبروت کا
شروع یہیں سے ہے۔

سوال نمبر ۱۹: اے مردِ میدان۔ شہباز لامکان دونوں نتھنوں کا نام اور تلاوت
کیا ہے اور یہ کونسا مقام ہے؟

جواب: نوک انف مقامِ نصیرا ہے داہنا سوراخ شمس کے نام سے
وارد ہے اور بایاں سوراخ قمر نام رکھتا ہے اور اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
بِحُسْبَانٍ ۝ (سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے
ہیں سورہ رحمٰن نمبر ۵) اور دونوں نتھنوں کی نہایت وَجُمِعَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں
گے سورہ قیامت نمبر ۹) ہے اور مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا
نَّصِيرًا (اپنے ہاں سے زور قوت کو میرا مددگار بنائیو یعنی مقام
نصیرا کو بنی اسرائیل نمبر ۸۰) دونوں کا مقام ہے اور ہر دو نتھنے الگ
الگ بھی تلاوت کرتے ہیں۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ (اور
سورج چلا جاتا ہے اپنی مقررہ راہ پر یہ سادھا ہے اور زبردست باخبر کا

سورہ یٰسین نمبر ۳۸) داہنے سوراخ کی تلاوت ہے اور وَالْقَمَرُ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (اور چاند کو بانٹ دی ہیں ہم نے منزلیں یہاں تک کہ پھر آ رہے جیسے پرانی ٹہنی سورہ یٰسین نمبر ۳۹) بائیں نتھنے کی تلاوت ہے اور وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○ اور صور پھونکا جاوے پھر تبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑیں گے یٰسین نمبر ۵۱) دونوں نتھنوں کی نہایت اور انجام خروج ہے اور ذکر سلطاناً نصیرا یہ ہے کہ نوکِ انف پر نگاہ جماؤ اور چار زانو نشست سے بیٹھو اندھیرے مکان جلوہ تاریک میں اور دونوں نتھنوں کو جاری کردو یعنی ذکر اللہ کے ساتھ جاری کردو دونوں کو برابر چالو کر دو وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے سورہ قیامت نمبر ۹) اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ناک پر نگاہ جمانے سے انوارِ تجلیات کی طرح پے در پے چمکنے لگیں گے یہ شروع ہے مقامِ نصیرا کا وہاں سے نگاہ کی کشش جب بالا ہوگی اور اپنے آپ ابرو کے درمیان جمے گی تو آنکھیں اکدم الٹ جائیں

گی جو قوسین میں جمیں گی یہ مقام جبروت کی جگہ ہے یہاں سے سلسلۃ الجرس گونجتا معلوم ہوگا جس کو فقرائے ہنود انجد ناد اور انہد وانا حد کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اہل اسلام صوت سرمدی، غلغلہ شور، سلطان الاذکار۔ سلسۃ الجرس کنٹھ وغیرہ ناموں سے یاد اور موسوم کرتے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى (اور وہ تھا اونچے کنارے آسمان کے سورہ نجم نمبر ۷) یہیں سے کہتا ہے۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ (اور اس نے دیکھا اس کو کھلے کنارے آسمان کے سورۃ تکویر نمبر ۲۳) پر عروج یہیں سے ہوتا ہے اور بالا چڑھنے سے منظرِ اعلیٰ دیکھنے میں آتا ہے اور اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ (تیرے رب ہی کی طرف اس دن جا ٹھہرنا ہے سورہ قیامت نمبر ۱۴) میں جا کر قرار پکڑتا ہے۔ جس کو دارالقرار کہتے ہیں وہاں سے بالا مقام محمود پر جا کے ٹھہرتا ہے اور آرام لیتا ہے جس کو صوفیاء کرام مراتبِ محمدی سے تعبیر کرتے ہیں اور ہوش بھی یہیں تک جمع رہتے ہیں اور وہاں سے بالا عروج ہونے سے ہستی موہوم بتمامہ فنا ہو جاتی ہے لاہوت لامکان بالائی پیشانی وہاں پر عروج کرنے سے یگانگت حاصل ہوتی ہے اور حقیقتِ اصلی

منکشف ہو جاتی ہے اور سوائے ہویتِ حق کے کچھ باقی نہیں رہتا۔ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ○ (اے رب داخل کر مجھ کو سچا داخل کرنا اور نکال مجھ کو سچا نکالنا اور بنا دے مجھے اپنے پاس سے سلطاناً نصیرا سورہ بنی اسرائیل نمبر ۸۰) اس کی تلاوت ہے اور اسرافیل فرشتہ اس کا مقام ہے۔ اے یار اگر سلطاناً نصیرا کی مزید تفصیل چاہے تو اپنے مرشد سے معلوم کر اور غوث علی شاہ کی تعلیمات کا مجموعہ جو گل حسن صاحب نے تعلیم غوثیہ کے نام سے مرتب کیا غور سے مطالعہ کر۔

سوال نمبر ۲۰: تیرے منہ کا نام تلاوت اور نقش کیا ہے؟

جواب: وَجْهُ اللّٰهِ نام ہے اسم ذاتِ نقش ہے اس میں یعنی وجہ اللہ ہے۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ (بنائے آسمان اور زمین ساتھ حق کے اور تم کو صورت دی تو سب سے اچھی صورت دی اور اسی کی طرف ہی

واپس لوٹنا ہے سورہ تغابن نمبر ۳) اس کی تلاوت ہے اور وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ (کتنے ہی چہرے اس دن تازے ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھتے سورہ قیامت نمبر ۲۲-۲۳) اس کی رویت ہے اور لَقَدْ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ (اس نے بے شک آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا مشکوٰۃ شریف) اس کی خلق ہے اور كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (جو کوئی بھی ہے زمین پر فانی ہے اور باقی رہے گا صرف تیرے رب کا چہرہ جو بزرگی اور تعظیم والا ہے سورہ رحمٰن نمبر ۲۷) اس کا انجام ہے۔

سوال نمبر ۲۱: اے درویش بے خویش دونوں کانوں کا نام، تلاوت اور مقام کیا ہے۔

جواب: اے طالبِ صادق اے میرے پیارے مقبول مقام جبروت کا نہایت ہے۔ صوتِ سرمدی سلسلۃ الجرس اس طور سے بجاتے ہیں کہ خودی سے بخود بنا دیتے ہیں۔ سلطان الاذکار کی نوبت دھوم مچاتی ہے اپنے عاشقوں کو وجدانی و جذبانی حالت میں لا کر نچاتی

ہے۔ داہنا کان یا سمیع اسم رکھتا ہے بایاں کان یا سامع اسم رکھتا ہے
اوراسکی تلاوت یہ ہے: هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَّشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۝ (وہی ہے کہ تم کو دکھاتا ہے بجلی ڈرا اور اُمید کے لیے اور بھاری بدلیاں اُٹھاتا ہے اور پڑھتی ہے گرج خوبیاں اس کی اور سب فرشتے اس کے ڈر سے۔ اور بھیجتا ہے کڑاکے اور ڈالتا ہے جس پر چاہے۔ یہ لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی بابت جبکہ اللہ کی آن بہت سخت ہے۔ سورہ رعد نمبر ۱۲۔۱۳) اور اس کا شغل ہویت ہے اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (بے شک وہی ہے سننے اور جاننے والا حم السجدہ نمبر ۳۶) اور کان کا خیال وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ (اور سنو جس دن پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا سورہ ق نمبر ۴۱) ہے اور فرشتہ عزرائیل علیہ السلام ہے بعض عارفوں نے فرشتہ رعد بیان فرمایا

ہے اور اس کی محویت یہ ہے۔ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝ (لگادے کان دل لگا کر سورہ ق ۳۷) جاءِ ہاتف اسکی ہے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (اور اپنے رب کا حکم سنے اور اس کو یہی سزاوار ہے سورہ انشقاق نمبر ۲) اور ندائے غیب بھی کہتے ہیں اور جانبِ حق اس کا رجوع ہے۔

سوال نمبر ۲۲: اے عارف باللہ لبِ بالا کے چاہ یعنی نقطہ کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِينٌ ۝ (اور جو کوئی آنکھیں چراوے رحمان کے ذکر سے ہم اس پر تعین کریں ایک شیطان پس وہ رہے اس کا ساتھی سورہ زخرف نمبر ۳۶) اس کی تلاوت ہے اور یارحمٰن اسکا اسم ہے۔

سوال نمبر ۲۳: اے فقیر بانوا نقطہ لبِ زیریں کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یارحیم یا مومن نام ہے یعنی اسم یارحیم یا مومن ہے اور وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝

(اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے اس کے لیے اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔ سورہ طٰہٰ نمبر ۱۲۴) اسکی تلاوت ہے اور بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ٥ (بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے سورہ توبہ نمبر ۱)۔ اس کی پاکی ہے۔

سوال نمبر ۲۴: اے عارفِ صمدانی دونوں لبوں یعنی ہونٹوں کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یا ناطق اس کا اسم ہے اور لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اس کے لیے ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی۔ سورہ شوریٰ نمبر ۱۲) اس کی تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۲۵: اے واقفِ اسرارِ انسانی و یزدانی تیرے منہ میں کتنے دانت ہیں اور ان کا نام و تلاوت کیا ہے۔

جواب: بتیس ہیں اور کنگرہ عرش ان کا نام ہے اور اسم ان کا یا ناصر یا نصیر ہے اور قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥ (تم فرماؤ نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ

ہے اور ایمان والے تو اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں سورہ توبہ نمبر ۵۱) انکی تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۲۶: زبان کا اسم اور تلاوت کیا ہے اور کیا کہتے ہیں۔

جواب: یا کلیم اسم ہے لوحِ محفوظ نام ہے اور لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ (تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو سورہ قیامت نمبر ۱۶) اس کی تلاوت ہے اور وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا) اور ہم نے ان کے لیے سچی زبان (اچھے ذکر) کو بلند کیا سورہ مریم نمبر ۵۰) اس کی شان ہے اور وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (اور جھوٹی بات سے بچو سورہ الحج نمبر ۳۰) اس کا حال ہے اور بعض فقراء فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (پس ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں سورہ دخان نمبر ۵۸) زبان کی تلاوت۔ کہتے ہیں اور یہ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ٥ (اور سکھائی اس کو بات سورہ رحمان نمبر ۴) پر مامور ہے۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا

ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ (اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہے غالب حکمت والا سورہ العمران نمبر ۱۸) زبان کی شہادت ہے اور لَا تَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (اور سچ بات کو مت چھپاؤ جب تم جانتے ہو سورہ بقر نمبر ۴۲) زبان کا قرینہ ہے اور جبرائیل علیہ السلام زبان کا فرشتہ ہے۔

سوال نمبر ۲۷: حلق کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یا مُحَرِّکُ اسم ہے اور سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ○ (پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہم تو اس پر قابو پانے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ سورہ زخرف نمبر ۱۳) اسکی تلاوت ہے اور بعض فقراء فرماتے ہیں کہ فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ○ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ (بھلا جب روح گلے میں آ پہنچتی ہے تو تم دیکھتے ہی رہ جاتے ہو۔ سورہ واقعہ نمبر ۸۳۔۸۴) اسکی تلاوت ہے اور اکثر فقراء کہتے ہیں کہ دونوں ملا کر اسکی تلاوت

ہے اور یہی مقبول ہے۔

سوال نمبر ۲۸: گردن کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یا قادر اسم اور وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ○ (اور ہم اس سے شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں سورہ ق نمبر ۱۶) تلاوت ہے اور شغل بھی یہی ہے اور وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ (اور ہم تمہاری اس نسبت اس سے زیادہ قریب ہیں لیکن تم کو نگاہ نہیں۔ سورہ واقعہ نمبر ۸۵) تفکر و مراقبہ ہے۔

سوال نمبر ۲۹: تیرے گلے کی ہنسلی کیا پڑھتی ہے اور نام و تلاوت کیا ہے؟

جواب: کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ○ وَقِیْلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ ○ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ○ (ہاں ہاں جب جان گلے کو پہنچے گی اور کہیں گے ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والے اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے سورہ قیامت نمبر ۳۸) تلاوت ہے اور یا متین اسم ہے۔

سوال نمبر ۳۰: سینہ کا اسم اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یا مقلب القلوب اسم ہے اور اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ

صَدرَهٗ لِلاِسلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُورٍ مِّن رَّبِّهٖ فَوَيلٌ لِّلقٰسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكرِ اللهِ اُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝ (تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔ اس جیسا ہو جائے گا جو سنگدل ہے۔ پس خرابی ہے ان کے لیے جن کے دل اللہ کی یاد کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جو کھلی گمراہی میں ہیں سورہ زمر نمبر۲۲) تلاوت ہے اور اَلَم نَشرَح لَكَ صَدرَكَ (کیا ہم نے تمہارے لیے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا۔ سورہ انشراح نمبر۱) اس کا حق ہے رَبِّ اشرَح لِي صَدرِي (اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کھول دے طٰہٰ نمبر۲۵) اس کی مناجات ہے اور اِنَّهٗ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (اور وہ دلوں کے بھید سے خوب واقف ہے سورہ ملک نمبر۱۳) اس کا مراقبہ ہے۔

سوال نمبر۳۱: اے پیر و مرشد ہر جانب کے پہلو کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: اَللّٰهُ حَفِيظٌ اَللّٰهُ حَافِظٌ اسم ہے تَتَجَافٰى جُنُوبُهُم عَنِ المَضَاجِعِ يَدعُونَ رَبَّهُم خَوفًا وَّ

طَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقنٰهُم يُنفِقُونَ (ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف اور اُمید سے پکارتے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سورۃ السجدہ نمبر۱۶) تلاوت ہے۔

سوال نمبر۳۲: اے درویشِ ازلی دل کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: عرش اللہ دل کا نام ہے یہ تختِ رب العالمین ہے۔ لَا يَسَعُنِي اَرضِي وَلَا سَمَائِي (نہ میں زمین میں سما سکتا ہوں اور نہ آسمان میں) اشارہ اسی طرف ہے اور مراقبہ اس کا اَلرَّحمٰنُ عَلَى العَرشِ استَوٰى (رحمان جس نے عرش پر قرار پکڑا سورہ طٰہٰ نمبر۵) ہے اور اس کا اسم يَا مُرِيدُ ہے (ارادہ کرنے والا) ہے اور دل دریاء لاہوت نام وارد ہے۔

ارض و سما کہاں تیری وسعت کو پا سکے
اک میرا ہی دل ہے جہاں تو سما سکے

جا جا اے قاصد اپنی راہ پکڑ
اس کا پیام دل کے سوا کون لا سکے

من نہ گنجیم در آسماں و نہ در زمین
من بہ گنجم درقلوب مومنین

سوال نمبر۳۳: نفس کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: کُلُّ نَفۡسٍ ذَائِقَةُ الۡمَوۡتِ (ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے سورہ ال عمران نمبر۱۸۵) نام ہے بعض فقراء کاملین یوں فرماتے ہیں۔ سَنُرِيهِمۡ آيَاتِنَا فِي الۡآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمۡ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمۡ أَنَّهُ الۡحَقُّ (ہم جلد ہی ان کو اطرافِ عالم میں بھی اور ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ حق ہے سورہ حم السجدہ نمبر۵۳) اس کی تلاوت ہے اور ہمارے نزدیک یہ اس کا مراقبہ ہے۔ خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ (اسی نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا سورہ زمر نمبر۶) اس کی شان ہے مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہٗ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہٗ (جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا الحدیث) اس کا راز ہے۔ اور وَفِي أَنفُسِكُمۡ أَفَلَا تُبۡصِرُونَ (اور خود تمہارے نفسوں میں ہے تو کیا تم نہیں دیکھتے۔ سورہ الذریٰت نمبر۲۱) ہویت

نفس ہے اور يَا أَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ (اے نفس اطمینان پانے والے سورہ فجر نمبر۲۷) اسکی نہایت ہے اور ارۡجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً (اپنے رب کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی سورہ فجر نمبر۲۸) اسکی نہایت سفر ہے اور رجوع اس کا الیٰ الحق ہے۔

سوال نمبر۳۴: اے سالک تیرے تمام تن وجود کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: أَرۡضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ (اللہ کی زمین کشادہ ہے سورہ زمر نمبر۱۰) نام ہے اور اسکی تلاوت إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجۡرَهُم بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝ (بے شک صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔ سورہ زمر نمبر۱۰) ہے اور قُلۡ سِيرُوا فِي الۡأَرۡضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِينَ (فرماؤ کہ زمین میں سیر کرو پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا سورہ انعام نمبر۱۱) اس کے باطن کی سیر ہے اور وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ط وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِينَ (اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنا رستہ دکھا دیں

گے اور اللہ تو بے شک نیکو کاروں کے ساتھ ہے سورۃ الروم نمبر ۶۹) اسکے سفرِ باطن کا احوال ہے۔

سوال نمبر ۳۵: اے رفیق صمدانی تیری روح کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: امرِ رب نام ہے اور قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمرِ رَبِّي (فرما دو روح میرے رب کا امر ہے۔ سورہ بنی اسرائیل نمبر ۸۵) تلاوت ہے۔ اور وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي (پس اس میں اپنی روح سے کچھ پھونک دیا الحجر نمبر ۲۹) اس کی اصلیت ہے اور فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِيْنَ (پھر اس کے آگے سجدے میں گر جانا الحجر نمبر ۲۹) اس کی عظمت ہے اور مسجودِ ملائک روح کی مخدومیت ہے۔

سوال نمبر ۳۶: شکم کی تلاوت اور اسم کیا ہے؟

جواب: یَا رزاق ذو القوۃ المتین اسم ہے اور وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ط اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ (اور اگر اللہ اپنے بندوں کیلیے رزق میں فراخی کر دیتا ہے تو زمین میں فساد کرنے لگتے لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے

اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے پس بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا اور دیکھتا ہے۔ سورہ الشوریٰ نمبر ۲۷) اسکی تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۳۷: اے درویش تیرے دونوں ہاتھوں کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: کھیعص جمنے ہاتھ کا اور حمعسق ڈابے ہاتھ کا اسم ہے۔ بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ (بلکہ اس کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں سورہ مائدہ نمبر ۶۴) ان کی رفعت اور شان ہے اور فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (وہ ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسکی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے سورہ یٰسین نمبر ۸۳) اس کی تلاوت ہے۔ اور وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا (اور سب مل کر خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔ سورہ العمران نمبر ۱۰۳) اسکی گرفت ہے اور یَا قَابِضُ یَا بَاسِطُ نام ہے اور یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ سورہ فتح نمبر ۱۰) ان کا کمال ونہایت ہے۔

سوال نمبر ۳۸: تیرے دونوں گالوں کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ (اور (غرور کے ساتھ) لوگوں سے گال نہ پھلا۔ لقمان نمبر ۱۸) یمین کی تلاوت ہے اور فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا (یہ تھوڑا سا ہنس لیں (دنیا میں) پھر (آخرت میں) ان کو بہت رونا ہوگا توبہ نمبر۳) یسار کی تلاوت ہے یا محبوب نام راست کا اور یا مرغوب نام چپ کا ہے۔

سوال نمبر ۳۹: دونوں مونڈھوں کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: کِرَامًا کَاتِبِیْنَ نام ہے اور راست کی تلاوت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (تو جو ایک ذرہ بھر بھی بھلائی کرے گا اسے دیکھ لے گا سورہ زلزال نمبر ۷) اور چپ کی تلاوت وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (اور جو ایک ذرہ بھر بھی برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ سورہ زلزال نمبر ۸)

سوال نمبر ۴۰: انگلیوں کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: اسم ذات اللہ نام ہے یعنی يَدُ اللّٰهِ (اللہ کا ہاتھ سورہ فتح نمبر ۱۰) تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (مبارک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہے

بادشاہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سورہ ملک نمبر ۱) اسکی تلاوت ہے اور تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (یہ ہیں پوری دس۔ بقرہ نمبر ۱۰) تعداد ہے فَهِمَ مَنْ فَهِمَ (سمجھ لیا جس نے سمجھ لیا)۔

سوال نمبر ۴۱: ہر دو کفِ دست کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: ید اللہ نام ہے اور يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (اللہ ہی کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر جو عہد توڑے گا نقصان اسی کو ہے اور جو اس بات کو جس کا اس نے اللہ سے عہد کیا ہے پورا کرے تو وہ عنقریب اجر عظیم عطا کرے گا۔ سورہ فتح نمبر ۱۰) اسکی تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۴۲: تیرے دونوں زانو کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: حاملان عرش نام ہے اور وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا

باندھے ہوئے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ سورہ زمر نمبر۷۵) ان کی تلاوت ہے۔

سوال نمبر۴۳: تیری شرمگاہ کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَسَآءَ سَبِيْلًا ٥ (اور زنا کے پاس بھی نہ جانا بے شک وہ تو بے حیائی اور بری راہ ہے۔ سورہ بنی اسرائیل نمبر۳۲) تلاوت ہے اور وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ٥ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ٥ (اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور جی کو خواہشوں سے روکتا ہے اس کا ٹھکانا بہشت ہے۔ سورہ نازعات نمبر۴۰،۴۱) اس کا مراقبہ ہے اور اَحَدِيَّتُ ذَات کی طرف اس کا اشارہ ہے اور خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ (اسی نے تم کو ایک جی سے پیدا کیا سورہ زمر نمبر۶) کہہ کر اپنے جیسے فعل سے باہر کر دیا اور وحدتِ ذات نے اسی کے توصل سے کثرت

دکھائی جو فاعل و مفعول ہر دو لذت اُٹھاتے ہیں اسی کا مبارک واسطہ ہے فاعل و مفعول کے چہروں کے اسم ذات ایک ہو جاتے ہیں۔ لب بہ لب۔ بني بہ بني۔ چشم بہ چشم۔ شکم بہ شکم۔ شرم بہ شرم وحدت الوجود بوجھو کثرت الوجود دیکھو۔ نقاشِ ازل کا گویا یہ فوٹو گرافی کا سانچہ ہے۔ زیادہ بکواس مت کرو بوجھو غور کرو واحد نام ہے اس کا۔

سوال نمبر۴۴: تیرے خصیتین کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یا شاهد ذکر راست کا یا شهید ذکر چپ کا ہے اور وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سورہ معارج نمبر۲۹) اسکی تلاوت ہے اور لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو جنتیں ہیں سورہ رحمٰن نمبر۴۶) دونوں کا دھیان ہے۔

سوال نمبر۴۵: تیرے دونوں گھٹنے کیا ورد کرتے ہیں؟

جواب: وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ط كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا (اور تم ہر ایک گروہ کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا۔ ہر ایک گروہ اپنی کتاب کی طرف بلایا جائے گا سورہ جاثیہ

نمبر ۲۸) ان کی تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۴۶: دونوں پاؤں کا اسم اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحاً (اور مت چل زمین پر اکڑ اکڑ کر۔ سورہ بنی اسرائیل نمبر ۳۷) تلاوت ہے اور لام الف اسم ہے لام فنائیت کی طرف اشارہ ہے اور الف احدیت کی طرف رجوع ہو جاؤ کا اشارہ ہے۔

سوال نمبر ۴۷: دونوں پنڈلیوں کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: قَوّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (زمین و آسمان کو اُٹھانے والے۔) ذکر ہے دونوں کا اور وَالتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ٥ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ۔ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے اس دن تجھ کو اپنے رب کی طرف چلنا ہے سورہ قیامت نمبر ۲۹۔۳۰) تلاوت ہے۔ اور يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقِ (جس دن پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا۔ القلم نمبر ۴۲) کشف اور مشاہدہ ہے اور يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ٥ (اور ان کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا مگر وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔ القلم

نمبر ۴۲)

یہ مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُولِ فَقَدْ شَرَكَ بِاللّٰہ (جس نے وصول کے بعد بھی عبادت کا ارادہ کیا اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔ فرمان حضور شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز) کے سبب سے ہے چونکہ ہر طرف سوائے جمال با کمال الٰہی اور نورِ ذاتِ غیر متناہی ہے کہ اور کچھ نظر نہ آتا ہوگا اور سب کے سب محو جمال ہوں گے تو دیدار خدائی کو چھوڑ کر سجدہ کیسے کریں گے یا یوں سمجھیے کہ جب ذاتِ طالب ذاتِ مطلوب میں محو ہو جائے تو پھر کون سجدہ کرے کس کو کرے کون عابد کون معبود ففھم من فھم۔

سجدہ اب کس کو کریں نہ ساجد نہ مسجود ☆ اے صوفی محبوبِ مسکین نہ عابد نہ معبود

اس مقام والے کو عبادت و ریاضت سجدہ و سلام ورد و وظائف بلکہ اللہ اللہ کا کہنا سب شرک ہو جاتا ہے۔

مثنوی

مشرک تو مت ہو جیو جب ہے تجھ کو تسکین
غور فکر اس میں کیجو کہے صوفی محبوب مسکین

کس کی گزاروں اب بندگی کس کی پڑھوں نماز
عبد رب گزر گئے روشن ہوا یہ راز
نہ عزت و ذلت رہی نہ مرتبہ نہ مقام
اے محبوب مسکین ھا و ھو وھی ہوا تمام

اور اس مقام والا بے اختیار یہ کہہ اُٹھتا ہے۔

غزل

دل میں حق جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا
میں نہ تھا خود ہی خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
کون کعبے میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
اور بت خانے میں کیا تھا مجھے معلوم نہ تھا
وہ ہر جگہ جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا
شکل انساں میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
حق پرستی میں عمر اپنی گزاری لیکن
بت پرستی میں مزا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ہم نے اللہ کو بس ارض و سما میں ڈھونڈھا
اے بتو تم میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ہم نے رہبر کو یونہی حق کا وسیلہ سمجھا
حق وہی رہنما تھا مجھے معلوم نہ تھا

حق نے فرمایا قران میں وھومعکم بھی
نحن اقرب بھی لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا
غیر حق جانکر ھائے بت کو نہ کیا سجدہ
سوئے بت سجدہ روا تھا مجھے معلوم نہ تھا۔
آپ ہی آپ ہوں طالب و مطلوب ہے کون
ں عاشق ہوں جو کہا تھا مجھے معلوم نہ تھا
وجہ معلوم ہوئی تجھ سے نہ ملنے کی صنم
میں خود ہی پردہ بنا تھا مجھے معلوم نہ تھا
بعد مدت جو ہوا وصل تو کھلا رازِ حق
واصل حق میں صدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
سچ تو یہ ہے کہ سوا ذات کے جو کچھ تھا موجود
وہم تھا شک تھا گماں تھا مجھے معلوم نہ تھا
ہے غلط ہستی موہوم کو جو سمجھے تھے
ہر وطن اپنا جہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا

سوال نمبر ۴۸: تیرے تن میں ہڈیاں کتنی ہیں اوران کا کیانام ہے؟

جواب: اَلْجِبَالُ اَوْتَادٌ اسم ہے اور وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ط قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ (اور ہمارے لیے مثالیں کہتا ہے اوراپنی

پیدائش کو بھول گیا۔ بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں سورہ یٰسین نمبر ۷۸) اسکی تلاوت ہے اور بعضے فقراء کہتے ہیں کہ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ (اگر نازل کیا جاتا یہ قرآن پہاڑوں پر تو یقیناً تم دیکھتے ان کو کانپتے ہوئے اور ریزہ ریزہ ہوتے ہوئے اللہ کے خوف سے سورہ حشر نمبر ۲۱) انکی تلاوت ہے اور تَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُھَا جَامِدَۃً وَّھِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ط (اور تو دیکھتا ہے پہاڑ جانتا ہے کہ وہ جمے ہوئے ہیں جبکہ وہ تو چلیں گے بادل کی چال سورہ نمل نمبر ۸۸) انکا دھیان ہے۔ اور تَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِھْنِ الْمَنْفُوْشِ (اور ہوویں گے پہاڑ جیسے دُھنی ہوئی رنگین اُون سورہ قارعہ نمبر ۵) انکی فنائیت ہے جیسے زمین میں پہاڑ ہیں ویسے ہی وجود میں ہڈیاں ہیں اور تعداد ان کی تین سو ساٹھ ہے۔

سوال نمبر ۴۹: تیرے تن کی نسوں کا نام اور تلاوت اور تعداد کیا ہے؟

جواب: فِیْھَا اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ (اس میں پانی کی نہریں ہیں سورہ محمد نمبر ۱۵) نام ہے اور تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ (جن

کے نیچے پانی کی نہریں بہتی ہیں سورہ بقر نمبر ۲۵) ان کی تلاوت ہے اور تعداد میں نوسو ننانوے ہیں اور زمین کی ندیوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔

سوال نمبر ۵۰: تیرے وجود میں آبِ حیات کا مقام کہاں ہے اور نام و تلاوت کیا ہے؟

جواب: وہ آبِ دہن ہے۔ مقامِ لب مرشد سے مسترشد کے سینہ میں جا کر مُردہ دل کو زندہ کرتا ہے۔ وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا (اور پلائی ان کو ان کے رب نے شراب جو دل کو دھو گئی سورہ دھر نمبر ۲۱) اسکی تلاوت ہے یہ چشمہ قبل از موت خشک ہو جاتا ہے۔ زبان سخت لکرھی ہوتی ہے تالو روکھا۔ آتش اُڑتی ہے۔ آدمی زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

سوال نمبر ۵۱: خون کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یاحیّ اسم ہے اور وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ۔ (اور بنائی ہم نے پانی سے کہ جس چیز میں جان ہے سورہ انبیاء نمبر ۳۰) اسکی تلاوت ہے یہاں ماء سے مراد خون ہے؟

سوال نمبر ۵۲: تیرے وجود سے روزانہ کتنے سانس آتے اور جاتے ہیں؟

جواب: اکیس ہزار چھے سودم آتے جاتے ہیں اور اتنے بار جاری ہیں۔ ایک منٹ میں پندرہ سانس ہوتے ہیں اور کلاک میں نوسو ہوتے ہیں اور ان کی تلاوت وَالصُّبحِ اِذَا تَنَفَّسَ (اور (قسم) صبح کی جب دم بھرے سورہ تکویر نمبر ۱۸) ہے اور بعض فقراء تعداد چوبیس ہزار بتاتے ہیں اور انجیل شریف میں تیس ہزار لکھا ہے بعض چھتیس ہزار کہتے ہیں اور اہل طب کے نزدیک اوسط آدمی میں اوسط رفتار فی منٹ اٹھارہ سانس ہے ایک گھنٹہ میں ایک ہزار اسی اور چوبیس گھنٹہ میں پچیس ہزار نو سو بیس ہوئے۔ الغرض سانس کی آمد ورفت کی تعداد میں اختلاف ہے۔

سوال نمبر ۵۳: تیرے جگر کا اسم اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: کُلَّ یَومٍ ھُوَ فِی شَانٍ (ہر روز ہی اس کی نئی شان ہے رحمٰن نمبر ۲۹) اسم ہے اور وَالمُرسَلٰتِ عُرفًا ۝ فَالعٰصِفٰتِ عَصفًا ۝ (قسم ہے ان کی جو بھیجی جاتی ہے لگاتار پھر زور سے جھونکا دینے والیاں والمرسلت نمبر ۲۔۱) اسکی تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۵۴: گردہ کا نام وتلاوت کیا ہے؟

جواب: یَارَافِعُ یا معز اسم ہے۔ مَثَلُھُم کَمَثَلِ الَّذِی استَوقَدَ نَارًا (ان کی مثال ایسے شخص کی ہے جس نے لگائی آگ سورہ بقر نمبر ۱۷) ان کی تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۵۵: ہر دو کتف کی تلاوت کیا ہے؟

جواب: یا دلیل المتحیرین کتف راست کا ورد ہے اور یا غیاث المستغیثین کتف چپ کا ورد ہے۔

سوال نمبر ۵۶: تیرے وجود خاکی کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: اربعہ عناصر نام ہے مِنھَا خَلَقنٰکُم وَفِیھَا نُعِیدُکُم وَمِنھَا نُخرِجُکُم تَارَۃً اُخرٰی ۝ (اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور اس سے تم کو نکالیں گے دوسری بار سورہ طٰہٰ نمبر ۵۵) تلاوت ہے

سوال نمبر ۵۷: دائیں طرف اور بائیں طرف کا ورد کیا ہے؟

جواب: دائیں بازو کا وَاَصحٰبُ الیَمِینِ ۝ مَا اَصحٰبُ الیَمِینِ (اور داہنی طرف والے کیسے داہنی طرف والے سورہ واقعہ نمبر ۲۷) اور بائیں طرف کا ورد وَاَصحٰبُ الشِّمَالِ ۝ مَا اَصحٰبُ الشِّمَالِ ۝

(اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے سورہ واقعہ نمبر ۴۱)
ہے۔

سوال نمبر ۵۸: تیرے ہر دولب کا نام وتلاوت اور زبان کا نام وتلاوت کیا ہے؟

جواب: ہر دولب یا مومن کا ورد کرتے ہیں اور زبان یا قدوس بولتی ہے اور لا الہ الا اللہ ورد زبان ہے تو محمد ﷺ ہر دولب کا حصہ اور رسول اللہ زبان کا وظیفہ ہے۔ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ اور زبان اور دو ہونٹ اور سمجھا دیں اس کو دو گھاٹیاں۔ سورہ بلد نمبر ۱۰۔۹) تلاوت ہے اور وَمَنْ سَكَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجِي (جو چپ رہا سلامت رہا اور جو سلامت رہا اس نے نجات پائی الحدیث) کا دھیان لازمی ہے اور ہر دولب وزبان کو مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ (جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہوگئی) پر عمل واجب ہے۔ کیونکہ

عالم علم الٰہی جو بھی ہے خاموش ہے
واقفِ راز الٰہی مست ہے مدہوش ہے

اور مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَقُوْلُ اللّٰهَ (جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ زبان سے اللہ نہیں کہتا۔) اسکی روایت ہے۔ ہر دولب و زبان کا فکر، فَتَفَكَّرُوْا يَا اَهْلَ الْمَعْرِفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ الْعُلْيَا (پس فکر کرو اے اہل معرفت ان بلند کلمات میں)۔

سوال نمبر ۵۹: فکر کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ۔ (کیا دھیان نہیں کرتے اپنے جی میں اللہ نے جو بنائے آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سو ٹھیک سادھ کر۔ اور ٹھہرے وعدہ پر۔ اور بہت سے لوگ اپنے رب سے ملاقات سے انکار کرتے ہیں سورہ روم نمبر ۷) فکر کی تلاوت ہے اور یا فتاح اَنْتَ الْفَتَّاحُ الْغُيُوْبِ فکر کا ورد ہے۔

سوال نمبر ۶۰: تیرے خیال کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: خیال یا مصوّر کا ورد رکھتا ہے اور وَهُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ٥ (وہی بناتا ہے تمہارا نقشہ ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی جو غالب حکمت والا ہے سورہ ال عمران نمبر ۶) اسکی تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۶۱: تیری ہمت کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یَا عَظِیْمُ الْاَعْظَمِ اس کا وظیفہ ہے اور وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ٥ اور البتہ جس نے سہا اور معاف کیا بے شک یہ کام بڑی ہمت کے ہیں۔ سورہ شوریٰ نمبر ۴۳) تلاوت کرتی ہے سو اسی لیے وارد ہے کہ اَلْهِمَّةُ اِسْمُ الْاَعْظَمِ (ہمت ہی اسم اعظم ہے)

سوال نمبر ۶۲: وہم کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: یا لطیف ورد ہے اور لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا (جب تم نے وہ بات سنی تھی تو مومن مردوں اور عورتوں نے کیوں اپنے دل میں نیک گمان نہ کیا سورہ نور نمبر ۱۰) تلاوت ہے۔

سوال نمبر ۶۳: پیشانی سے بالا مقام کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: ھاھوت لامکان ھویت حق نام ہے۔

علم الاولین والآخرین کا قطرہ یہیں سے ٹپکتا ہے اگر عارف کے منہ میں گرا تو علم الاولین والآخرین اس پر روشن ہو جاتا ہے۔ فقراء ہنود اس قطرہ کو امرت رس کہتے ہیں یعنی آبِ حیات۔ اور یہ قطرہ مثل ماء الحیات کے مردہ کو زندہ کر دیتا ہے اور حضور اکرم نور مجسم سرور کائنات علیہ الصلوٰت والتسلیمات فداہ امی وابی نے شب معراج کو جو کچھ آپ پر کھلا تھا اور گزرا تھا یوں بیان فرمایا کہ میں عرش کے اوپر والے حصے کا ملاحظہ کرتا تھا اور غور سے اوپر دیکھ رہا تھا اور میری زبان پر محامد الٰہی جاری تھے کہ ناگاہ عرش کے ایک گوشہ سے میرے حلق میں ایک قطرہ گرا۔ اسکے پینے سے سارا وجود روشن ہوا اور ایک عجیب حالت طاری ہوئی اور علم اولین و آخرین منکشف ہوا۔ میرے دل پر تمام اولین و آخرین منکشف ہوا۔ میرے دل پر تمام اولین و آخرین وغیرہ ساری خدائی کا علم روشن ہوا اور سب خوف وخطر جاتا رہا۔

اسی مقام کے عارفوں کی شان ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ (سن رکھو جو

لوگ اللہ کی طرف ہیں ان پر نہ خوف ہے۔ نہ وہ غم کھاتے ہیں۔ سورہ یونس نمبر ۶۲)

مزید ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ ساری خدائی سے کوئی چیز میری نظر سے نہ چھپتی ہے اور سب کو برابر دیکھتا ہوں جیسا اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں اور اس قطرہ کی شرینی اور حلاوت اب تک میرے حلق میں ہے:

آمد برسرِ مطلب جولانِ قلم بہت دور نکل گیا اور دلیل اس کی یعنی بالائے پیشانی کی دلیل اور تلاوت یہ ہے۔ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ط اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥ (کوئی نہیں پاؤں دھرنے والا مگر اس کے ہاتھ میں ہے چوٹی اس کی بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے سورہ ھود نمبر ۵۶)

سوال نمبر ۶۴: ہر دو پنجہ قدم کا نام اور تلاوت کیا ہے اور اس پر دلیل قرآن شریف کیا ہے؟

جواب: وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ٥ (اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ سورہ ھود نمبر ۰۶) انکی تلاوت ہے اور اسم ذات

دونوں پنجوں میں ہے عَلَى اللّٰهِ اسم کا ورد رکھتا ہے اور سفر فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ (پس بھاگو اللہ کی طرف۔ ذاریات نمبر ۵۰) ہے اور مکان اس کا فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ (پس اللہ کی رحمت میں) ہے۔

سوال نمبر ۶۵: تیری ناف کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: طاقچہ نام ہے اور اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ط يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٥ (اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی ہے جسے ایک طاق اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی جیسا چمکتا روشن ہوتا برکت والے پیڑ زیتون سے جو

نہ پورب کا نہ پچھم کا قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اُٹھے۔ اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کیلیے اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے سورہ نور نمبر ۳۵) اسکی تلاوت ہے اسی شغل طاقچہ سے وحدۃ الوجود خود بخود روشن ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ٦٦: عشق کہاں رہتا ہے اس کا نام اور تلاوت کیا ہے؟

جواب: اے صدیقِ صمدانی عشق کا نام اللہ ہے کہ العشق ھو اللہ وارد ہے اور اَلْعِشْقُ نَارٌ حَرِیْقٌ یُحْرِقُ مَاسِوَی اللّٰہ (عشق ایک آگ ہے جلا دینے والی اور ماسوا اللہ کو جلا دیتی ہے) یہ نَارُ اللّٰہ ہے اور یہ تجھ میں رہتا ہے بے چون و بے چگون ہے بے شکل اور بے صورت ہے اور حدیث قدسی کہ

کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا (میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا) اس کا معدنِ اصلی ہے۔

فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفْ (پس میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں) یہ اسکی خود پرستی اور محبت ہے

فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (پس میں نے مخلوق کو پیدا کیا) یہ اس کا بہروپ ہے۔

حِکَایَۃٌ عَنِ اللّٰہِ اَلَاطَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی

لِقَائِیْ وَاِنِّیْ اِلٰی لِقَائِہِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا (حکایت کرتے ہیں اللہ سے فرمایا اس نے کہ میری ملاقات کا شوق جو نیکوں میں ہے اس سے بہت زیادہ مجھے ان سے ملنے کا ہے)۔ یہ اس کا تعشق ہے اسی کے ساتھ یعنی اپنے ساتھ اور اپنا جوش و خروش ظاہر کرتا ہے اپنے لیے۔

عشق کہ رفت رفت جنوں آورد چہ شود
عشق است آنکہ عاشق از خود بخود شوی

(ترجمہ: عشق گیا اور آہستہ آہستہ جنون آ گیا تو کیا ہوا عشق وہ ہے کہ تو خود بخود عاشق ہو جائے)۔

اور یَااَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی (اے ایمان والو مت جاؤ نزدیک نماز کے جب تم نشے میں ہو سورہ نساء نمبر ۴۳) یہ اسکی حالتِ مغلوبی ہے اور لَایُؤْخَذُ الْعُشَّاقُ بِمَا صُدِرَ مِنْہُمْ (اور عاشق نہیں پکڑے جائیں گے اس پر کہ جو کچھ ان سے صادر ہوا) اور یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ مائدہ نمبر ۵۴) یہ اسکی یگانگت ہے اور نَارُ اللّٰہ

الْمُوقَدَۃُ ○ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ (اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جو دلوں پر جالپٹتی ہے۔ ھمزہ نمبر ۶۔۷) یہ اسکی نارِ عشق کہ یحرق ماسوی اللہ ہے اور لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ (اس سے پوچھا نہیں جائے گا اس کے کیے کے بارے میں الانبیاء نمبر ۲۳) یہ اس کا نازِ محبوبی ہے اور بے اختیاری و بے تصرفی ہے اور وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (اور ان سے پوچھا جائے گا الانبیاء نمبر ۲۳) ان کے دلوں کو توڑنے والوں کے بارے میں ہے۔ اور انہیں کا حق ہے اور ان کے لیے ہے جو مغلوب الحال بے خود پر تکلیف شرعی ڈالے اور شریعت کے حکموں کو ان پر چلاوے اور کفر و شرک و زندقہ کا فتویٰ دینے والوں کو اور گردن مارنے والوں کو اور پوست کھنچوانے والوں کو کہا وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (اور ان سے پوچھا جائے گا الانبیاء نمبر ۲۳) سنگسار کرنے والے کافر و زندیق کہنے والے سب کے سب اس میں داخل ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ (پس عبرت پکڑو اے آنکھ والو۔ سورہ حشر نمبر ۲)۔

سوال نمبر ۶۷: ایمان کہاں رہتا ہے؟

جواب: دل میں رہتا ہے۔ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ

وَالرَّجِی ۔(ایمان خوف اور اُمید کے درمیان رہتا ہے۔ الحدیث) وارد ہے اور اُولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (وہ لوگ جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے اور فیضِ غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش۔ یہی لوگ اللہ کا لشکر ہیں۔ سن رکھو اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔ سورہ مجادلہ نمبر ۲۲) اسکی دلیل ہے اور فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ (پس بے شک اللہ کا لشکر ہی غلبہ پانیوالا ہے المائدہ نمبر ۵۶) اس کا ثبوت ہے۔

سوال نمبر ۶۸: فقر کہاں رہتا ہے؟

جواب: اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ (جب فقر تمام ہوا تو اللہ ہی اللہ ہے) اور وہ رسولِ اکرم ﷺ کی مطابعت میں رہتا ہے کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ (فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ الحدیث) میں غور کرو۔ اور فقر کا مقام کفر و اسلام کے درمیان میں ہے کہ اَلْفَقْرُ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِسْلَامِ۔ (فقر کفر و اسلام کی درمیان ہے) وارد ہے اور فقر کفر و اسلام دونوں سے اعلیٰ و بالا ہے اور فھو اللہ اسکی نہایت ہے۔ دونوں جہانوں سے اور ہر دو جہان والوں سے بے نیاز اور بے پرواہ ہونا اور اللہ ہی کی طرف منہ پھیر لینا اس کے معنی ہیں کہ اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِی الدَّارَیْنِ (فقر دونوں جہانوں میں روسیاہی ہے) اسی کی طرف اشارہ ہے اور کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا o (ممکن ہے کہ فقر تو کفر ہی بن جائے) یعنی فقیر پر جو کچھ تکالیف اور آزمائشیں آویں اگرچہ ایک دم میں ساٹھ لاکھ تلواریں بندوقیں چلیں توپیں پڑیں پر اس کو چھو نہ پائیں پس فقر کو چھپانا چاہیے اور کافر کا معنی ہے پوشیدہ رکھنے والا چھپانے والا کہ بقولِ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

میانِ عاشق و معشوق رمز یست
کراماً کاتبین راھم خبر نیست
فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نہ گنجد درمقام لی مع اللہ

(ترجمہ): عاشق و معشوق کے درمیان کچھ ایسی رمز ہے کہ کراماً کاتبین کو بھی خبر نہیں فرشتہ اگرچہ قرب درگاہ رکھتا ہے مگر مقام لی مع اللہ تک اس کی رسائی نہیں۔

جب کراماً کاتبین نہ جانیں تو خلق کیونکر جانے۔ جب ایسا فقر میں پختہ نکلے گا تو تجھے موت بھی ایسی آئے گی کہ عزرائیل علیہ السلام کو بھی خبر تک نہ ہوگی کہ: اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا۔ (اللہ ہی لوگوں کے مرتے وقت ان کی روحیں قبض کرتا ہے سورہ زمر نمبر ۴۲) اسی طرف اشارہ ہے۔ فقر میں شانِ ربوبیت وَاُلُوْهِیَّت حاصل ہوتی ہے تم کو چاہیے کہ اسی طرف سفر کرو کہ ساحل مراد حاصل ہو کہ اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ شَیْئًا اِلَّا اللّٰهِ (فقر کو اللہ کے سوا کسی چیز کی حاجت نہیں ہوتی) وارد ہے اور اَلْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی نَفْسِهٖ (فقیر نہ خدا کا نہ

اپنے نفس کا محتاج ہے)۔

سوال نمبر ۶۹: تیری صورت کا نام وتلاوت وشان وراز کیا ہے؟

جواب: نام اس کا نسیان ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (ہم نے بنایا انسان کو خوب سے خوب تقویم میں سورہ والتین نمبر۴) وارد ہے اور تلاوت بھی یہی آیت ہے۔ اور اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ (انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔ حدیث قدسی) وارد ہے اور اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ (بے شک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ الحدیث) اسکی شان اور سیرت ہے اور اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْآنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَہُ الْبَیَانَ o (رحمٰن۔ جس نے قرآن سکھایا۔ انسان کو بنایا پھر اس کو بیان سکھایا۔ سورہ رحمٰن نمبر۱ تا۴) اس کا درجہ ہے اور وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا (اور سکھائے آدم کو اسماء سارے سورہ بقر نمبر۳۱) اسکی سادات یعنی سرداری ہے۔ اور اَلْاِنْسَانُ بُنْیَانُ الرَّبِّ (انسان رب کی بنیاد ہے) کے مطابق اسکی بنیاد اور نہاد ورثۃ الحق ہے اور ھَلْ اَتٰی عَلَی

الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا o (کبھی ہوا ہے ایک وقت زمانے میں کہ نہ تھا وہ کوئی چیز قابل ذکر کے سورہ دھر نمبر۱) اسکا معدنِ اصلی ومخزنِ وصلی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِ الرَّحْمٰنِ (بے شک اللہ نے آدم کو رحمان کی صورت پر پیدا کیا ہے) اسکی صورت ہے اور اِنَّ اللّٰہِ خَلَقَ آدَمَ فَتَجَلّٰی فِیْہِ o (بے شک اللہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اس میں تجلی فرمائی۔) اس کی گنجائش اور تجلی ہے۔ اور وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ (پھر اس میں اپنی روح سے پھونکا سورہ سجدہ نمبر۹) اسکی یگانگت ہے اور اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (بے شک انسان تو گھاٹے میں ہے سورہ عصر نمبر۲) اسکی ٹوٹ ہے۔ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرٌ o (بلکہ انسان تو خود ہی اپنے نفس پر پوری نظر رکھنے والا ہے سورہ قیامت نمبر۱۴) اسکی فراست اور روشن ضمیری ہے اور وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْ فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا o (اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے رستے دکھا دیں گے۔ سورہ روم نمبر۶۹) اس کا

سفرِ باطن در باطن ہے۔اور فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ ○ (تو فرشتے سب کے سب سجدے میں گر پڑے سورہ الحجر نمبر۳۰) انسان کی عظمت و رفعت و شان ہے اور وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلاً ○ (اور انسان تو ہے جلد باز بنی اسرائیل نمبر۱۱) اسکی عجلت تیزی اور بے صبری ہے اور اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ○ (میں تو زمین میں نائب بنانے کو ہوں سورہ بقر نمبر۳۰) اس کا شوق حکومت ہے۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلاً ط (ہم نے امانت (کے بوجھ) کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔انہوں نے اس کو اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اس کو اُٹھالیا۔بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔سورہ الاحزاب نمبر۷۲)

یہ آدم کی حمد وثنا ہے سب کے اوپر سب سے اعلیٰ و اولیٰ اور بالا رتبہ ہے کہ کل مخلوقات کی امانت اُٹھائی۔مرد بہادر اپنے آپ کو عشق خدا

میں بھول گیا اور اللہ سے باخبر اپنے سے بے خبر ظلوماً ظلوم ہے اور اپنے آپ کو اللہ کی محبت اور عشق میں بھول گیا ہے کہ خبر نہیں پس جھولاً جھول ہے۔اللہ سے باخبر اور اللہ کے روبرو اپنے سے بے خود بے خبر اور فراموش ہے۔اللہ کے علم میں اپنا علم فراموش کیا اسی سبب سے جاہل ہے۔اس کی ہویت میں اپنی ذات، وجود، علم وغیرہ سب گم ہے اور ظاہر میں اپنے سے گم اور ظلوم وجہول مخطوب ہے اور یہ کلمات ظلومِ وجہول ترقی وعزتِ باطنی کا غلاف ہیں بے خود خودی سے۔آپ ہی سے بے آپ وجود سے بے وجود اپنی ہستی سے بے ہست ہو گیا۔یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ ان سے مائدہ نمبر۵۴) مقام اس صورت کا ہو گیا۔وَکُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰہُ تَفْصِیْلاً ○ (اور ہم نے ہر چیز کو دوسری پر فضیلت بخشی یعنی مراتب قائم کیے) بہت سے اسرار یہاں بیان کرنے کے ہیں لیکن طول سے ڈرتا ہوں اے فرزندِ! ارجمند غور کرو۔اللہ بس باقی ہوس۔

سوال نمبر۷۰: ظاہر کا سفر اور باطن کا کیا ہے؟

جواب: یَاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ

كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ o (انسان تو اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے میں خوب کوشش کرتا ہے پس اس سے جا ملے گا سورہ انشقاق نمبر۶) اور یُوْصَلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْب (حبیب حبیب سے ملا دیا گیا) اسکی سیر الی اللہ ہے۔ رجوع سفر ہے۔ توبہ ہے۔ فنافی الذات ہے۔

سوال نمبر۷۱: نیند کہاں رہتی ہے وہ کیا چیز ہے اسکی تلاوت کیا ہے؟

جواب: نیند موت کی بھائی ہے کہ اَلنَّوْمُ وَالْمَوْتُ اِخْوَانٌ (نیند اور موت بھائی بھائی ہیں) وارد ہے اور دماغ میں رہتی ہے اور اسکی تلاوت یہ ہے۔ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ o اللہ مرنے کے وقت لوگوں کی روحیں قبض کر لیتا ہے۔ اور جو مرے نہیں (انکی روحیں) سوتے وقت میں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن پر موت کا حکم کر چکتا ہے ان کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک

وقت مقرر تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ جو لوگ فکر کرتے ہیں ان کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔۔۔۔ سورہ زمر نمبر۴۲) یعنی اللہ کھینچ لیتا ہے ان کو مرنے کے وقت اور ان کی نیند کے وقت اور اللہ کی حکمت یہ ہے کہ اس میں نشانات ہیں عارفوں کے لیے جو صنائع و بدائع الٰہی میں فکر کرتے ہیں۔

سوال نمبر۷۲: سفر باطنی و ظاہری بیان کرو کہ کیا ہے؟

جواب: قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا۔ (فرماؤ۔ سیر کرو تم زمین میں پھر نظر کرو۔ انعام نمبر 11) اسی سفر ظاہر و باطن سے مراد ہے۔ وارد ہے کہ فرماؤ سفر کرو زمین میں یعنی باطن کا سفر کرو اپنے وجود میں کیونکہ علی الارض فرمایا جاتا تو ظاہر کا سفر مراد ہوتا فی الارض سے مراد وجود ہے اور حکم ہے کہ سیر کرو اپنے وجود کا کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہے؟ وہ دیکھیں چشم بصیرت ہے اور انجام جھٹلانے والوں کا یہ ہے۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰہِ o (یقیناً گھاٹے میں پڑے جو اللہ کی ملاقات کو جھٹلاتے ہیں انعام نمبر ۳۱) دیدار الٰہی کے جھٹلانے والے مراد ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اور یہ سودا نقد ہے ادھار مت سمجھو

اس کواور سب خیر وخوبی اسی باطن کی سیر میں ہے اور یہ سب کچھ اسی سیر وسفیر کرنے میں حاصل ہوتا ہے۔ لقاءِ حقانی اسی میں دھیان کرنے سے کھلتا ہے اور حاصل ہوتا ہے۔ اور دور دراز ڈھونڈھنے والا حیران و پریشان وسرگردان پھرتا ہے مارامارا۔ اور اندرونی کھوج کرنے والے اور تفکر کرنے والے اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ شاداں و فرحاں اپنے بے باک و بے دھاک فوزِ عظیم کو حاصل کر کے اپنی موج میں اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (خبردار بے شک اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں سورہ یونس نمبر ۶۲) کے خطاب پا گئے اور مواہب لدینہ و معارف العوارف یکتا و بے ہمتا ہیں اور بحر معرفت گلگشتہ ہیں۔

ان کلمات سے قلم کو فرصت نہیں ہوئی تھی کہ ہاتف نے آوازی دی اے میرے قلندرِ عظیم اے میرے شہباز لاہوت بلند پرواز ھاھوت جو کوئی سفرِ باطن اور سیر وجود سے واقف نہیں ہے ہم بھی اس کے آشنا نہیں ہیں اس کو ہم سفرِ ظاہر کی تکلیف میں سرگرداں رکھتے ہیں۔

اور صدیق صدانی میرے! یقین کرو کہ باطن کا سفر تو اعلیٰ و بالا ہے۔

اور سفرِ ظاہر بھی دو درجے رکھتا ہے۔ ایک ملکوں کا سیر۔ دوسرے شریعت کی پابندی۔ احکامِ شرعی کی پیروی محرمات اور مکروہات سے بچنا، نماز، روزہ وغیرہ کے بجالانے میں سرگرم رہنا یہ سب سفر ظاہری کی دوسری قسم ہے۔

اور سفرِ باطن کی بھی دو قسم ہیں۔ پہلی تارک الدنیا ہونا۔ اور منازلِ سلوک کو طے کرنا۔ ترکِ حیوانات جلالی و جمالی وغیرہ شرائطِ دعوت میں کوشش کرنا۔ یہ سب اول درجہ ہے سفرِ باطن کا۔

اور دوسرا درجہ جو کہ سب سے اعلیٰ و بالا ہے تو وہ یہ ہے۔ اَلتَّفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ ○ (ایک ساعت کا تفکر ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔ الحدیث) تفکر کیا ہے۔ اپنے میں اپنا کھوج کرنا۔ سب میں ملے ہوئے رہنا۔ اہل و عیال سے الفت کرنا اور سب کے حقوق پورے کرنا۔ موت سے پہلے باطنی ریاضت میں لگے رہنا۔ رَجَعْنَا عَنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ (اب ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف جاتے ہیں۔ الحدیث یہ آپ ﷺ نے ایک غزوہ سے تشریف لاتے ہوئے فرمایا۔) اسی کی طرف اشارہ ہے ہر طرح کی

خواہشاتِ نفسانی اور نسباتِ حیوانی سے کوسوں دور طرفوں جہتوں سے دنیاوی اخروی حظِ نفس سے فارغ رہنا۔ ہستی حق میں اپنی ہستی کو گم کرنا۔ اپنے سے بالا عروج کرنا۔ اپنی حقیقتِ انسانی پر پہنچنا اور حقائق پر جانا جو کہ معراج العارفین سے نامزد ہے اور سفرِ باطن کا باطن یہی ہے۔ اور اے فرزند اسی لیے تو اکثر فقراء کا فرمانِ عالی شان ہے کہ ''فقیری فقط خیال است''۔ اللہ بس باقی ہوس۔

سوال نمبر۷۳: ہر شے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور کوئی چیز غافل نہیں ہے دلیل اس کی کیا ہے یا مرشدِ برحق صرف مشاہدہ یا دلیل آیات سے؟

جواب: بے شک مشاہدہ عارفین اور آیات دونوں ہیں۔ چنانچہ وارد ہے تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ (اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بیان نہ کرے۔ ھاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔ سورہ نبی اسرائیل

نمبر۴۴) اے فرزند اگر مزید دلائل اور مشاہدات جاننے کا شوق ہو تو عبد العزیز دباغ قدس سرہ العزیز کی ابریز کہ ترجمہ جس کا مسمّٰی بہ خزینہ معارف ہے ملاحظہ کرلو۔ حق حق ہو حق۔

سوال نمبر۷۴: اس رسالہ سے معلوم ہوا کہ ہم کو ہماری کتاب کی تلاوت کرنی چاہیے اور ہم کو اپنا مطالعہ کرنا درکار ہے تا کہ فتوحاتِ کُلی اور مراداتِ اصلی حاصل ہوں۔

جواب: اے فرزند روحی ونوری اور اے ارجمند بصری وفرحی چشم بصیرت سے دیکھ اور اپنی کتاب پڑھ کر قرآن مبین اور ام الکتاب اور فاتحۃ الکتاب تو خود ہے اور کتاب مکنونِ وسبع المثانی تو ہے اور تیرا وجود ظاہری وباطنی ہے۔ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ (اپنی ہی کتاب پڑھ کافی ہے یہ تجھ کو آج تیرا حساب کرنے کے لیے سورہ بنی اسرائیل نمبر۱۴) تو اپنی کتاب پڑھ کہ آج تیرے نفس کا حساب کرنا تجھ پر کافی ہے۔ تیرے لیے اس آیت شریف کے بہت سے بطون ہیں۔ فقراءِ حقانی وعلماء ربانی آگاہ ہیں کیونکہ وہ عالم ہیں علم لدنی اور ورثۃ الحق کی باریکیوں کے۔ مزید دیکھو امام حسین علیہ السلام کی مرات العارفین۔

سوال نمبر ۷۵: تحریر بالا سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز مخلوق کی بیکار نہیں ہے اور عبث وفضول بھی نہیں ہے۔ سب اپنی لیاقت واستعداد کے موافق اپنے رب کی عبادت میں ہیں اور دلیلِ ظاہری سے خاموش نظر آتے ہیں۔

جواب: اے ولیدِ سعید وفرزند لبید چشم دل سے دیکھ کر کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ (کیا پھر بھی تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔ مومنون نمبر ۱۱۵) اور وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لَاعِبِیْنَ (اور کیا ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے صرف کھیل بنایا ہے دخان نمبر ۳۸) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے پروردگار تو نے اسے بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ سورہ العمران نمبر ۱۹۱) چونکہ یہ بہروپ اسی کا چھایا ہوا ہے کہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ٥ (اور تم نے اپنے پروردگار کو نہیں دیکھا کہ سایہ کو کس طرح دراز کر دیتا ہے۔ سورہ فرقان نمبر ۴۶) کی تفسیر میں

فکر کرو۔ اور اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (اللہ ہی ہے آسمانوں اور زمین کا نور۔ سورہ نور نمبر ۳۵) میں غوطہ لگاؤ اور فِی السَّمَاءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ (وہی آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے۔ سورہ زخرف نمبر ۸۴) میں بھی غور کرو۔ یہ سب جلوہ جمال اسی کے خال کی چمک ہے اور یہ سب خالوں میں اسی کے جمال کی دمک ہے اور وہی اپنے ظہور میں منتشر اور مشتہر ہر جا بجا ماہ تا سمک ہے۔ اور سب گل وگلزار میں اسی کی رنگت۔ نگہت۔ نزہت۔ نفاست۔ جلالت اور بو ہے یہ نور سراپا ظہور سراسر سرور جو لہرا رہا ہے جگمگا رہا ہے اسی کی دمک ہے۔

جلوہ تیرا عالم میں سو بسو ہے
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

جدھر دیکھتا ہوں ادھر روشنی آفتاب کی تمام ہے
سوائے اس کے ظہور نور کے کس کو قیام ہے

اور وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ۔ (اور ہم تو اس کے زیادہ نزدیک بہ نسبت

تمہارے لیکن تم کو نگاہ نہیں ہے۔ سورہ واقعہ نمبر ۸۵) اور وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلاَ تُبْصِرُوْنَ۔ (اور خود تمہارے نفوس میں کیا تم نہیں دیکھتے۔ ذاریات نمبر ۲۱) اسی طرف اشارہ ہے اور ترمزی شریف کی ایک طویل حدیث بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے جس کے آخر میں آنحضرت یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّکُمْ وَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَھَبَطَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔ ثُمَّ قَرَأَ عَلَیْہِ السَّلاَمُ (الایۃ) ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ (الحدید نمبر ۳)

یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی) کی جان ہے اگر تم سب سے نچلی زمین پر رسی ڈالو تو وہ لازماً اللہ تعالیٰ پر ہی گرے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی (ترجمہ) وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور ہر ایک شے کو بخوبی جاننے والا ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی اِحْسَانِہٖ ۝۔

سوال نمبر ۷۶: اے مخبر حقانی وجود سے مراد کون ہے اور مراتب وجود کتنے ہیں اور انسان کہتے کس کو ہیں؟

جواب: اے میرے بھائی اللہ تجھے اور مجھے سعادت سے ہم کنار کرے جان لو کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہی وجودِ مطلق ہے اور وہ ایسا وجود ہے جس کے لیے نہ کوئی شکل ہے نہ کوئی حد اس کے باوجود اس نے حد اور شکل میں ظہور و تجلی فرمائی پھر بھی اس کے بے صورت و بے حد ہونے میں کوئی تغیر نہیں آیا۔ بلکہ وہ جیسا تھا ویسا کا ویسا ہی ہے۔ اَلْآنَ کَمَا کَانَ کے معنی یہی ہیں۔

وجود واحد ہے لیکن لباس مختلف اور متعدد ہیں یہی واحد وجود تمام موجودات کی حقیقت اور ان کا باطن ہے۔ کائنات جتنی بھی ہے تمام تر اس وجود سے کہیں سے بھی خالی نہیں۔ یہ وجود تحقق اور حصول کے معنی میں نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں مصدری معنی ہیں اور خارج میں موجود نہیں۔ لہٰذا لفظ وجود کا اطلاق حق تعالیٰ پر جو خارج میں موجود ہے نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی شان اس سے بہت بلند اور ارفع و اعلیٰ ہے۔

ہماری مراد اس وجود سے ایسی حقیقت ہے جو ان صفات سے متصف

ہے اور اس کا وجود اس کی ذات ہے اور تمام موجودات کا وجود اسی سے ہے اور خارج میں اس کا غیر نہیں ہے۔

نیز یہ کہ یہ وجود اپنی کنہ کے لحاظ سے کسی پر منکشف نہیں ہے عقل وہم یا حواس اس کا ادراک نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ قیاس میں آ سکتا ہے کیونکہ یہ سب محدثات ہیں اور محدث کے ادراک میں صرف محدث ہی آ سکتا ہے اور حق تعالیٰ کی ذات اور صفات اس سے ارفع و اعلیٰ ہے۔

لہٰذا جس شخص نے اس جہت سے حق سبحانہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا ارادہ کیا اور اس میں کوشش کی تو اس نے اپنا وقت ضائع کیا۔

اور جان لے کہ وجود نہ تو موجودات میں حلول کیے ہوئے ہے اور نہ ہی ان سے متحد ہے کیونکہ حلولِ و اتحاد کے لیے دو موجودوں کا ہونا لازم ہے۔ تا کہ ایک دوسرے میں حلول کر سکے یا ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہو سکے جبکہ وجود تو صرف ایک ہے۔ اس کا تعدد اصلاً نہیں ہے یہ تعدد جو نظر آتا ہے صفات میں ہے اور اس پر عارفوں کا ذوق اور وجدان شاہد ہے اور یہ بھی جان لے اے عزیز کہ وجود جملہ

موجودات کو محیط ہے یہ احاطہ ایسا ہے جیسا ملزوم کا اپنے لازم کو یا موصوف کا اپنی صفات کو ہوتا ہے۔ یہ احاطہ ایسا نہیں جیسا ظرف کا اپنے مظروف کو باطل کا اپنے جز کو ہوتا ہے کیونکہ ذات ھو تعالیٰ اس سے ارفع و اعلیٰ ہے۔

اے طالبِ صادق جان لے کہ اس وجود کے بہت سے مراتب ہیں ان میں سے پہلا مرتبہ لاتعین اطلاق یا ذات بحت کا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ اطلاق کی قید یا پابندی اور سلبِ تعین کا مفہوم اس مرتبہ میں ثابت ہے بلکہ یہ مرتبہ ان معنی میں لاتعین ہے کہ وجود اس مرتبہ میں ہر قسم کی صفات کی نسبت سے منزہ ہے اور ہر قید سے حتیٰ کہ اطلاق کی قید سے بھی پاک ہے۔ اس مرتبہ کا نام مرتبہء احدیت بھی کہا جاتا ہے اور یہ حق سبحانہ کی کنہ ہے اس مرتبہ سے اوپر اور کوئی مرتبہ نہیں بلکہ جملہ مراتب اس کے تحت ہی ہیں۔

مرتبہ ثانی کو مرتبہ تعین اول کہتے ہیں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کو یعنی ذات وصفات کو ایک دوسرے میں امتیاز کیے بغیر اور اجمالی طور پر جاننا ہے اسے مرتبہ وحدت حقیقتِ محمدیہ بھی کہتے ہیں۔

مرتبہ ثالث کو مرتبہ تعین ثانی کہتے ہیں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کو یعنی

ذات وصفات کو اور جملہ موجودت کو تفصیلی طور پر ایک دوسرے میں امتیاز کے ساتھ جاننا ہے اسے واحدیت اور حقیقت انسانیہ بھی کہتے ہیں یہ تینوں مراتب قدیم ہیں ان کا آگے پیچھے ہونا عقلی ہے زبانی نہیں ہے۔

مرتبہ رابع یہ مرتبہ ارواح ہے اس سے مراد وہ مجرد اور بسیط کونی اشیاء ہیں جو اپنی ذوات اور امثال پر ظاہر ہوتی ہیں۔

مرتبہ خامس عالم مثال کا ہے اس سے مراد اشیاء کونی مرکبہ لطیفہ ہیں جو نہ تو اجزاء میں تقسیم ہوتی ہیں نہ ان کے ٹکڑے کیے جاسکتے ہیں اور نہ وہ فرق والتیام کا عمل قبول کرتی ہیں۔

مرتبہ سادس عالم اجسام کا ہے اور یہ اشیاء کونیہ مرکبہ کثیفہ سے عبارت ہے جو تجزی اور الگ الگ کرنے کا عمل قبول کر لیتی ہیں۔

مرتبہ سابع ان تمام مراتب مذکورہ جسمانی نورانی وحدت اور احدیت کا جامع ہے یہ سب سے آخری تجلی اور سب سے آخری لباس ہے اسے ''انسان'' کہتے ہیں

اور یاد رکھ ان مراتب میں پہلا مرتبہ لاظہور کا ہے اور باقی چھ کے چھ مراتب ظہور کلیہ کے ہیں۔ ان میں سے اخیر مرتبہ یعنی انسان جب

عروج کرتا ہے تو اس میں تمام مذکورہ مراتب اپنے پورے بسط کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں اس کو انسانِ کامل کہا جاتا ہے۔ یہ عروج اور جملہ مراتب کا پورے طور پر ہر بسط کے ساتھ کامل طور پر ہمارے نبی اکرم ﷺ میں ظہور ہوا اسی بناء پر آپ ﷺ خاتم النبین کہلائے فداہ امی وابی۔

اور اے عزیز یہ بھی جان لے کہ مراتب الوھیت کے اسماء کا مراتب کون وخلق پر بولنا جائز نہیں اس طرح مراتب کون وخلق کا مراتب الوھیت پر اطلاق جائز نہیں۔

اے عزیز اگر تو اس مسئلہ مراتب اور حقیقت وجود سے مزید آگاہی چاہے تو مرشدِ کامل کی نظر کا طلبگار رہو اور مردہ بدست زندہ کی مانند شیخ کے روبرو حاضر ہو اور اسکی نوازش وعنایت سے جناب امام حسین علیہ السلام کی مرآۃ العارفین اور قبلہ وکعبہ جناب ابوسعید مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی تحفہ مرسلہ اور پیران پیر کی وعظ محبوب سبحانی وفتوح الغیب والہامات غوثیہ اور شیخ اکبر کی فتوحاتِ مکیہ اور عبد الکریم الجیلی رحمۃ اللہ علیہ کی انسان کامل اور مثنوی مولانا روم اور حضرتِ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات اور غوث علی شاہ قلندر پانی پتی کی تعلیم غوثیہ

کے بحرِ کرم میں شناوری کر مگر یاد رکھ کہ بحر میں شناوری بلا رہنما کامل محال ہے۔

نیز یہ بھی یاد رکھ بعضے اولیاءِ کرام کا فرمان ہے کہ جس کو یہ مراتب وجود سمجھ آ گئے اور حفظ یاد ہوئے اس کا نام اولیاء اللہ کی فہرست میں شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب آ گئی۔

اے طالب۔ اگر تو واصل بحق ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ تو اپنے قول و فعل اور ظاہر و باطن میں جناب سرورِ کائنات انسان کامل حضور اکرم ﷺ کی متابعت دل و جان سے اختیار کر لے۔ اس میں وضو شرط نہیں لیکن اگر ہو سکے تو بہتر ہے۔

اسی طرح اس وقت کی بھی کوئی تخصیص نہیں ہے اور نہ ہی سانس اندر آنے یا باہر جانے کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اس میں کلمہ طیبہ کے حروف کی بجائے صرف اس کے معنی کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے اور ہر حالت میں یعنی کھڑے بیٹھے یا لیٹے ہوئے چلتے پھرتے کھاتے پیتے غرضیکہ ہر حرکت و سکون میں اس کام کو کرتے رہو کہ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ۔ اور مراقبہ کا طریقہ یہ ہے پہلے تو اپنی ____

انانیت ___ یعنی ____ میں ہونا ___ کی نفی کرو۔ انانیت کا مطلب تمہارا اپنی حقیقت اور اپنے باطن کو حق سبحانہ تعالیٰ کا غیر سمجھنا ہے۔ پس اسی انانیت کی نفی کی جاتی ہے اور یہی معنی ہیں الا اللہ کے۔

اگر تم یہ کہو کہ جب وجود واحد ہے اور اس کا غیر سرے سے موجود ہی نہیں ہے تو پھر نفی کس کی اور اثبات کس شے کا تو اس کا جواب یہ ہے کہ دوئی کا وھم حالانکہ سراسر باطل ہے تاہم یہ خلق کے لیے پیدا تو کیا گیا ہے لہٰذا تمہارے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس وہم کی نفی کرو اور اس کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ کو اپنے باطن میں ثابت کرو۔

اے طلبگارِ حق۔ جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تم پر حال کا غلبہ ہو جائے گا تو تمہیں اپنی ____ انانیت ___ جو کہ ایک ____ وہمی شے ____ ہے کی ____ نفی کرنے ____ کی ضرورت نہ رہے گی بلکہ اس وقت تمہارے اندر سوائے ____ اثبات حق تعالیٰ ____ کے کچھ ____ اور ____ باقی نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی حرمت کے طفیل تمہیں اور ہمیں اس مقام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اے فقیرو۔ اے درویشو۔ طالبو۔ عاشقو۔

عارفو اے ایمان والو اور یقین والو اس رسالہ میں جو تحریر ہوا مقدم و موخر کا خیال نہ رکھا گیا۔ بلکہ جوں جوں حالات منکشف ہوتے رہے تحریر ہوتا جاتا تھا۔ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (اور اللہ تو اپنا نور پورا کر کے ہی رہے گا چاہے کافر برا ہی کیوں نہ سمجھیں۔ سورہ صف نمبر ۸) جب تم اپنے وجود کا تلاوت الوجود منکشف ہو جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرو کہ قوله الحق و کلامه الصدق وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ سورہ اعراف نمبر ۲۰۴) یہ آیت کریمہ اور اِقْرَاْ كِتٰبَكَ (اپنی ہی کتاب پڑھ بنی اسرائیل نمبر ۱۴) اور اَلَا كُلُّهَا فِیْكَ یَا صِدِّیْقَ الْاَكْبَرْ (سن لے سبھی کچھ تجھی میں ہے اے صدیقِ اکبر) شہادت ہر ایک دے رہا ہے کہ سب کچھ تجھ میں ہے تجھ سے باہر نہیں ہے اور نہ ہی

دوسری جگہ ڈھونڈھنا چاہیے۔ تو لازم ہے تم پر اے میرے دوستو آشناو بیٹو مریدو خلیفو کہ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا یعنی اپنے وجود میں اصلاح کے بعد فساد مت کرو یعنی جب ارادہ ہو آپکا کہ وجود آپ کا اخلاق حمیدہ سے موصوف ہو جاوے اور مصلح اور مزین بصفات باری کہ تخلقوا باخلاق اللہ (اللہ کے اخلاق اپنالو۔) وارد ہے کہ کمال کو پہنچاوے تو روز بروز اصلاح میں ترقی کرنا چاہیے نہ یہ کہ حاصل کی ہوئی صفائی کو بھی فاسد کردیوے اور اخلاق ذمیمہ رذیلہ میں برباد ہو جاوے۔ فقط۔

اور جب کشف کا دروازہ کھل جاوے اور یہ دولتِ کبریٰ و نعمتِ عظمیٰ و ولایتِ علیٰ نصیب ہو جاوے تب اپنے حالات کی حفاظت کرو۔ غیر پر ظاہر مت کرو اور اپنی ترقی باطن کی کوشش کر کہ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جو وہ کوشش کرے النجم نمبر ۳۹) شرط ہے انسان کو۔

اے باعطاو اے بانوا و اے باوفا۔ یہاں تک محنت و ریاضت کرو کہ تجھے یقین آجاوے اور تو صاحب یقین ہو جائے اور راز حقانی واسرار ربانی و معرفتِ صمدانی و انوار یزدانی مشاہدہ ہو جاوے۔ اور

وحدت الوجود روشن ہو جاوے اور تیرا مرتبہ موحدین محققین میں ہو جاوے۔ اور واسطہ کسی کا درمیان میں نہ رہے۔ بلکہ تو خود محو ہو کر موجود نہ رہے اور سب اس معبود حقیقی کی شان بلکہ شانین ہیں۔

اپنے وجود میں شانِ ربوبیت والوھیت معلوم کر لے پھر کیا ہے آگے کچھ نہیں۔

اب تو تُو فارغ ہو گیا سب تکلیفوں سے۔ اب شکر کرو اور شکر گزار بندے بنے رہو۔ اے عام گدا گرو۔ اے جاھل فقیرو۔ ان رازوں سے واقف ہو جاؤ کہ بے علم نتواند خدارا شناخت (بے علم تو خدا کو نہیں پہچان سکتا قول شیخ سعدی علیہ الرحمت) اور مرشدِ کامل ڈھونڈھو۔ اور مھدی واصل سے طلب کرا۔

اے طالب کر طلب اپنے مرشد سے مراد اپنی کو۔

جیسا کہ فرمایا مولوی معنوی رومی صاحب علیہ الرحمت نے گوشِ ہوش سے سن۔

مثنوی

چونکہ ذاتِ پیررا کر دی قبول
ہم خدا در ذاتش ہم رسول

دو مدان و دومبین و دومخوان
خواجہ را درخواجہ خود محو دان

گر جدا بینی زحق ایں خواجہ را
گم کنی ہم متن وہم دیباچہ را

پیر و حق را از احولی ہر کہ دو دید
او مرید ست درحقیقت نے مرید

اے عزیز جو کچھ مقدم وموخر تحریر ہوا یہ اسرا ہیں مگر جان اے برادر کہ اسرار فقر نہ کبھی تحریر میں آئے اور نہ ہی آ سکتے ہیں بلکہ جو کچھ تحریر میں آیا ہے اور آ سکتا ہے وہ محض عبارت واشارت ہے۔ حصول اسرار کی تشویش کے لیے نہ کہ عین اسرار کے لیے۔ اگر بالفرض ان کو اسرار کہہ بھی لیں تو ہم نے بھی خواص کے واسطے لکھا ہے نہ کہ عام کے واسطے۔ عامی جاہل سوائے سطروں اور حرفوں کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اگر پڑھ بھی لیں تو مقصود کا سمجھنا محال۔ ہاں جو شخص صاحب عقل سلیم اور صحبت فقراء کا فیض یافتہ ہوگا اس کو ان مضامین میں

کسی قسم کا شک وتردد پیدا نہ ہوگا بلکہ خاطر خواہ اپنا مقصد حاصل کر لے گا۔

اے اللہ ہمیں پڑھنے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

رب زدنی علما۔ رب زدنی علما۔

رب زدنی علما۔

اللھم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلی الہ اصحابہ وسلم۔

عارف کی دُعا

امام ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ شیخ ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ابن عطاء اللہ اسکندری عرشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الحکم کو درج ذیل دعا پر ختم فرمایا۔ اسی لیے یہ فقیر سید محبوب علی شاہ بخاری قادری جو کہ آقا و مولا پیرو مرشد سید محمود علی شاہ عرف قل ھو اللہ شاہ کا طالب ہے بھی اس دعا کو من وعن بزبان اردو نقل کرتا ہے اور اسی دعا پر کتاب کا خاتمہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اللہ کے عارف کے منہ سے نکلے پسندیدہ الفاظ ہیں اور مقبول دعا ہیں اور اس فقیر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو اس فقیر اور اس کتاب کے پڑھنے والوں اور تمام امتِ محمدیہ ﷺ کی طرف سے قبول فرمائے آمین بحق رحمۃ للعالمین ﷺ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ o

الٰہی جب میں اپنے غنا کی حالت میں بھی محتاج ہوں تو اپنے فقر کی حالت میں کیونکر فقیر ومحتاج نہ ہونگا۔

الٰہی جب میں اپنے علم کی حالت میں بھی جاہل ہوں تو اپنے جہل کی حالت میں کیسے سخت جاہل و نادان نہ ہونگا۔

الٰہی تیری تدبیر کے اختلاف اور تیری تقدیر کے سرعتِ نزول نے تیرے عارف بندوں کو تیری عطا پر مطمئن ہونے سے اور مصیبت میں تجھ سے نا اُمید ہونے سے روک دیا۔

الٰہی مجھ سے وہی ہے جو میری بدی اور کمینگی کے لائق ہے اور تجھ سے وہی ہے جو تیرے کرم کو سزاوار ہے۔

الٰہی تو نے میری ناتوانی کے وجود سے پہلے اپنے آپ کو میرے ساتھ لطف و مہربانی سے متصف فرمایا تو کیا اب میری ناتوانی کے وجود کے بعد مجھ کو لطف و مہربانی سے محروم فرمائے گا۔

الٰہی اگر مجھ سے نیکیاں ظاہر ہوں تو یہ تیرا فضل اور تیرا مجھ پر احسان ہے اور اگر مجھ سے برائیاں ظاہر ہوں تو تیرا عدل اور تیری حجت مجھ پر ثابت (کہ تو پوچھے کہ اے بندے تو نے یہ کیا کیا اور میں کہوں کہ تو قادرِ مطلق ہے اور تیرے حکم سے کیا نہیں بلکہ یہ میری خطاء اور نا اہلی ہے کہ مجھ سے برائیاں ظاہر ہوئیں اور یہ میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا)۔

الٰہی جب تو میرا کفیل ہے تو مجھ کو میرے نفس کے سپرد کیوں کرتا ہے اور جب تو میرا مددگار ہے تو میں کیونکر ذلیل ہو سکتا ہوں۔ اور جب تو مجھ پر مہربان ہے تو میں کب ناکامیاب ہو سکتا ہوں۔ میں اپنی غریبی اور مسکینی کو

تیری طرف وسیلہ پکڑتا ہوں اور جس چیز کا تیری بارگاہِ عالی تک پہنچنا محال ہو میں کیونکر اس کو وسیلہ بناؤں۔

الٰہی جب میرا حال تجھ پر مخفی نہیں تو میں تجھ سے اس کا شکوہ کیسے کروں بلکہ جب میرا کلام تیرے حکم سے تیری بارگاہ عالی تک نکلا ہے تو میں اس کو اپنا کلام ہونا کیسے ظاہر کروں۔ بلکہ جب میری اُمیدوں کی جماعت تیری بارگاہِ عالی میں چل کر پہنچی ہے تو وہ کیسے ناکامیاب ہو سکتی ہے بلکہ جب میرے احوال کا مبداء اور مرجع ہی تو ہے تو وہ کیونکر عمدہ اور پسند نہ ہوں گے۔

الٰہی باوجود میری بڑی نادانی اور عاقبت نااندیشی کے تو مجھ پر کس قدر مہربان ہے اور باوجود میرے افعال کی قباحت کے تو مجھ پر کس قدر رحم کرنے والا ہے۔

الٰہی تو مجھ سے کس قدر نزدیک ہے اور میں تجھ سے کتنا دور ہوں اور الٰہی جب تو مجھ پر بے حد مہربان ہے تو کونسی چیز مجھ کو تیرے مشاہدہ سے حاجب ہو سکتی ہے۔

الٰہی میں نے اپنی کیفیات کے اختلاف اور حالات کے تبدل سے معلوم کرلیا ہے کہ مجھ سے تیری غرض اور ارادہ یہ ہے کہ میں تجھ کو ہر چیز میں پہچانوں یہاں تک کہ کسی بھی چیز میں تیری معرفت سے جاہل نہ رہوں۔

الٰہی جب کبھی میری بدی نے میری زبان بند کی تیرے ہی کرم نے مجھ کو گویا کر دیا اور جب کبھی میرے برے اوصاف نے مجھ کو مایوس کیا تو تیرے احسان نے ہی میری اُمید بندھائی۔

الٰہی جس کی نیکیاں بھی برائیاں ہیں تو بھلا اس کی برائیاں کیونکر برائیاں نہ ہوں گی اور جس کے علوم و حقائق بھی محض دعویٰ ہیں تو بھلا اس کے دعوے کیونکر دعوے نہ ہوں گے۔

الٰہی تیرے حکم نافذ اور تیری مَشیّت غالب نے کسی صاحبِ قال کے لیے قال اور کسی صاحبِ حال کے لیے حال کو اطمینان کے قابل نہیں چھوڑا۔

الٰہی میں بہت سی طاعتیں بجالایا اور بہت سی حالتوں کو میں نے پختہ اور راسخ کیا مگر تیرے عدل نے ان پر میرے اعتماد کو ڈھا دیا۔ نہیں بلکہ تیرے فضل نے مجھ کو ان پر اعتماد کرنے سے پھیر دیا۔

الٰہی تو جانتا ہے اگرچہ یقیناً مجھ سے طاعت کی بجا آوری پر مداومت نہیں ہوئی لیکن طاعت کی محبت اور عزم پر مداومت رہی۔

الٰہی جب تو قاہر ہے تو میں کیسے پختہ عزم کر سکتا ہوں اور جب تو حکم فرمانے والا ہے تو میں کیسے پختہ عزم نہ کروں۔ (پس میں حیران ہوں کہ کیا کروں اور تدبیر سے عاجز ہوں کہ نہ تو عزم کر سکتا ہوں اور نہ ہی عزم ترک کر سکتا ہوں

پس مجھ کو سوائے تسلیم اور تجھ پر اعتماد کے کوئی چارہ نہیں)۔

الٰہی احوال مخلوقات میں میرا تردد تجھ تک پہنچنے میں دوری کا سبب ہے تو مجھ کو ایسی خدمت پر ہمہ تن مجتمع فرما دے جو مجھ کو تیری بارگاہِ عالی تک پہنچا دے۔

الٰہی جو چیز اپنے وجود تک میں تیری محتاج ہے اس سے تیرے وجود پر کیونکر استدلال ہو سکتا ہے کیا تیرے ماسوا کا ظہور اس قدر ہو سکتا ہے جو تجھے حاصل نہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ تیرا ظاہر کرنے والا بنے۔ تو کب غائب جو تیرے وجود پر کسی دلیل کی دلالت کی حاجت ہو اور تو کب بعید ہے جو مخلوقات تجھ نہ پہنچائیں۔

الٰہی وہ آنکھ جو تجھ کو اپنے اوپر نگہبان اور محافظ نہ دیکھے اندھی ہو اور اس بندہ کی تجارت جس نے اپنے لیے تیری محبت کا حصہ نہیں لیا خسارے میں پڑے نَعُوذُبِکَ مِنْھَا۔

الٰہی تو نے آثار کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا تو مجھ کو اپنے انوار کے لباس اور نظرِ بصیرت کی رہنمائی کے ساتھ ان کی طرف پھیر۔ تاکہ جس طرح تیرے حکم سے میں ان کی طرف نظر کرنے سے قلبِ محفوظ اور اعتماد کرنے سے ان سے بلند ہمت داخل ہوا تھا اسی طرح ان سے تیری بارگاہِ عالی کی جانب پھروں تو ہر چیز پر قادر ہے۔

الٰہی یہ میری خواری تیرے سامنے ظاہر ہے اور یہ میری حالت تجھ پر مخفی نہیں ہے تجھ سے ہی تیری بارگاہ میں پہنچنا طلب کرتا ہوں اور تیرے ہی ساتھ تیری بارگاہِ عالی تک رہنمائی چاہتا ہوں تو میری اپنے تک نور کے ساتھ رہنمائی فرما اور سچی عبودیت میں اپنے سامنے مجھ کو ٹھہرا۔

الٰہی اپنے پوشیدہ علم کی مجھ کو تعلیم فرما اور اپنے محفوظ نام کے راز کے ساتھ محفوظ رکھ الٰہی اہلِ قرب کے محقق مقامات میں مجھ کو تحقق اور پختگی عطا فرما اور اہل جذب و محبت کے رستے پر مجھ کو چلا۔

الٰہی مجھ کو اپنی تدبیر کے ذریعہ میری تدبیر سے اور اپنے اختیار کے میرے اختیار سے بے پرواہ فرما۔ اور مجھ کو میری بے قراری کے مرکزوں پر ٹھہرا۔

الٰہی مجھ کو میرے نفس کی ذلت، حرص اور طمع سے نکال اور قبر میں میرے اُترنے سے پہلے مجھ کو میرے شک اور شرک سے پاک فرما۔ تجھی سے اپنی ہوائے نفسانی اور وساوسِ شیطانی پر مدد مانگتا ہوں تو میری مدد کر۔ اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں کسی دوسرے کے سپرد نہ فرما اور تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں مجھ کو نا اُمید نہ کر اور تیرے فضل و کرم کی رغبت کرتا ہوں مجھ کو محروم نہ فرما اور تیری ہی بارگاہِ عالی کی طرف منسوب ہوں مجھ کو دور نہ کر اور تیرے ہی دروازے پر کھڑا ہوں مجھ کو نہ دھکیل۔

الٰہی جب تیری رضا اس سے بھی پاک اور منزہ ہے کہ تجھ سے اس کے لیے کوئی علت اور سبب ہو۔ تو مجھ سے میرا کوئی عمل یا حال اس کی علت کیونکر ہو سکتا ہے۔

الٰہی جب تو اپنی ذات کاملہ میں اس سے بھی غنی ہے کہ تجھ کو تجھ سے نفع پہنچے تو مجھ ناقص و ناکارہ سے غنی کیونکر نہ ہوگا۔

الٰہی قضاء وقدر مجھ پر غالب آئی اور ہوائے نفسانی نے شہوت وحرص کی مضبوط رسیوں میں مجھ کو جکڑ لیا تو میرا مددگار ہو کہ میری بھی مدد کرے اور میرے واسطہ سے میرے متعلقین کی بھی مدد فرمائے اور اپنے فضل وکرم سے اس قدر غنی کر کہ تیرے مشاہدہ جلال و جمال کے ساتھ اپنی طلب سے بھی مستغنی ہو جاؤں۔

الٰہی تو وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں میں معارف کے انوار یہاں تک روشن کیے کہ انہوں نے تجھے پہچانا۔ اور تیری وحدانیت کا اعتراف کیا اور تو وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں سے اغیار کے تعلق یہاں تک قطع کیے کہ انہوں نے تیرے سوا کسی کو محبوب نہ بنایا اور تیرے سوا کسی کو بیقرار ہو کر سہارا نہ ٹھہرایا تو ہی ان کا مونس ہوا جو عالم تک تعلقات اور کدورات نے ان کو متوحش اور پریشان کیا اور تو نے

ہی ان کی رہنمائی کی یہاں تک کہ حق کے راستے ان کے لیے منکشف ہو گئے۔

الٰہی جس نے تجھ کو نہ پایا اس نے کیا پایا اور جس نے تجھ کو پایا اس نے کیا نہ پایا۔ جو تیرے بدلے کسی دوسرے سے راضی ہوا وہ ناکامیاب ہوا اور جس نے تیری بارگاہِ عالی سے دوسری طرف منتقل ہونا چاہا وہ نقصان میں پڑا۔

الٰہی تو نے اپنا احسان کم نہیں کیا تو پھر کس طرح تیرے سوا کسی دوسرے سے اُمید کی جاوے اور تو نے اپنی بندہ نوازی کی عادت کو نہیں بدلا تو تیرے غیر سے کیونکر سوال کیا جاوے۔

اے وہ ذات جس نے اپنے دوستوں کو اپنے اُنس جان بخش کی شیرینی کا ذائقہ چکھایا تو وہ اس کے سامنے محبت کے ساتھ عاجزانہ کھڑے ہوئے اور وہ ذات جس نے اپنے دوستوں کو اپنی ہیبت کا لباس پہنایا تو وہ اسکی عزت کے ساتھ عزت والے ہو کر قائم ہوئے۔

الٰہی تو ذکر کرنے والوں کے وجود سے بیشتر اپنے احسان سے ان کو یاد کرنے والا ہے اور عبادت کرنے والوں کی توجہ سے پہلے اپنے احسان کی ابتداء کرنے والا ہے اور سوال کرنے والوں کے سوال سے قبل بخشش کے ساتھ سخاوت کرنے والا اور نہایت بخشش والا ہے۔ ہر جو کچھ تو نے ہم کو عطاء فرمایا ہم سے اس کا قرض مانگنے والا ہے۔

الٰہی مجھ کو اپنی رحمت کے ساتھ طلب فرما کہ تجھ تک پہنچوں اور اپنی مہربانی کے ساتھ مجھ کو کھینچ کہ تیری طرف متوجہ ہوں۔

الٰہی اگرچہ میں تیری نافرمانی کروں پھر بھی تجھ سے میری اُمید منقطع نہیں ہوتی جیسے اگرچہ طاعت بجالاؤں پھر بھی تیرا خوف مجھ سے جدا نہیں ہوتا۔

الٰہی تمام عالم نے مجھ کو تیری طرف دھکیل دیا اور تیرے لطف و کرم کے علم نے تیرے دروازے پر ٹھہرا دیا۔

الٰہی تو میری اُمید ہے تو پھر میں کیسے نامراد رہ سکتا ہوں اور جب میرا سہارا تجھ پر ہے تو میں کیسے ذلیل ہوسکتا ہوں۔

الٰہی تو نے اگر مجھے ذلت میں جما دیا تو میں کیونکر عزت پاسکتا ہوں اور اگر تو نے مجھ کو اپنی طرف نسبت کیا تو میں کیونکر صاحب عزت نہیں ہوں۔

الٰہی تو نے اگر مجھ کو فقر و احتیاج میں ٹھہرا دیا تو میں کیونکر محتاج نہیں ہوں گا اور اگر تو نے مجھ کو اپنی وجود کے ساتھ غنی کیا تو میں کیسے محتاج ہوسکتا ہوں۔

الٰہی تو وہ ذات ہے کہ بجز تیرے دوسرا کوئی معبود نہیں ہر چیز کو اپنی معرفت عطاء فرمائی پس کوئی تجھ سے غیر واقف نہ ہوئی۔

الٰہی تو وہ ذات ہے کہ تو نے مجھ کو ہر شے میں اپنی معرفت عطاء فرمائی تو میں نے ہر چیز میں تیری تجلی ظاہر دیکھی کہ تو سب پر ظاہر و آشکارا ہے۔

اے وہ ذات جو اپنے رحمان ہونے کے ساتھ اپنے عرش پر مستویٰ ہوا کہ وہ عرش اس کی رحمانیت میں اس طرح غائب ہوا جس طرح تمام عالم اسکے عرش میں غائب ہے۔

الٰہی آثار کو تو نے آثار سے مٹایا اور اغیار کو انوار کے آسمانوں کی چار دیواریوں سے نیست و نابود کیا۔

اے وہ ذات جو اپنی عزت کے پردوں میں آنکھوں کے ادراک سے محجوب ہے۔

اے وہ ذات جس نے اپنی صفاتِ کمالیہ کے ساتھ عارفین کے قلوب پر تجلی فرمائی پھر اس کی بے نہایت عظمت قلوب کے باطن پر متحقق ہو گئی۔

الٰہی تو کیونکر چھپ سکتا ہے جبکہ تو ظاہر و آشکارا ہے اور تو کیونکر غائب ہوسکتا ہے جبکہ تو نگہبان اور حاضر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے اور اسی سے اعانت طلب کرتے ہیں۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَآمِيْنَ ثُمَّ آمِيْن۔

فقط المؤلف

فقیر سید محبوب علی شاہ بخاری دہلوی

قادریہ غوثیہ بانوا

سرپرست اعلیٰ

اعلیٰ انجمن فیضانِ غوثیہ

دیپالپور ضلع اوکاڑہ۔

(مورخہ بائیس رمضان المبارک ۱۳۸۴ ہجری المقدس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ

شجرہ شریف بطریقہ واسطہ

خلافتِ سلسلہ قادریہ غوثیہ محبوبیہ بانوا

۱	الٰہی بحرمت فقیر سید محبوب علی نور اللہ شاہ بانوا	مدظلہ العالی
۲	الٰہی بحرمت فقیر سید محمود علی شاہ قل ہو اللہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	بھڑونچ گجرات بھارت
۳	الٰہی بحرمت فقیر سید فضل معصوم علی صلِ علیٰ شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	بھڑونچ گجرات بھارت
۴	الٰہی بحرمت فقیر سید تبارک اللہ شآہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	کاٹھیاواڑ گجرات بھارت
۵	الٰہی بحرمت فقیر سید بسم اللہ شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	بھڑونچ گجرات بھارت
۶	الٰہی بحرمت فقیر سید گلاب علی شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	لکسر گجرات بھارت
۷	الٰہی بحرمت فقیر سید یتیم علی شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	لکسر گجرات بھارت
۸	الٰہی بحرمت فقیر سید اولی یقین شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	بھڑونچ گجرات بھارت
۹	الٰہی بحرمت فقیر سید محمد تقی شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	دکھن حیدرآباد بھارت
۱۰	الٰہی بحرمت فقیر سید محمد مظفر شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	بمبئی بھارت
۱۱	الٰہی بحرمت فقیر سید اولی حسین شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	پونا بھارت
۱۲	الٰہی بحرمت فقیر سید وہاب شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	لکسر گجرات بھارت
۱۳	الٰہی بحرمت فقیر سید حاجی قاسم سغری شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	لکسر گجرات بھارت
۱۴	الٰہی بحرمت فقیر سید قادر الاولیاء شاہ بانوا رحمۃ اللہ علیہ	سورت بھارت

۱۵	الٰہی بحرمت فقیر سید محمد حلیم شاہ بھنڈاری بانوار رحمۃ اللہ علیہ	لکسر بھارت
۱۶	الٰہی بحرمت فقیر سید تحسیان شاہ بانوار رحمۃ اللہ علیہ	لکسر بھارت
۱۷	الٰہی بحرمت فقیر سید سیف اللہ شاہ بانوار رحمۃ اللہ علیہ	دیوگڑھ باریہ بھارت
۱۸	الٰہی بحرمت فقیر سید موسیٰ بیراگ شاہ بانوار رحمۃ اللہ علیہ	حیدرآباد دکھن بھارت
۱۹	الٰہی بحرمت فقیر سید حسن شاہو بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بھڑوچ گجرات بھارت
۲۰	الٰہی بحرمت فقیر سراج الدین سید عبدالجبار شاہ بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد شریف عراق
۲۱	الٰہی بحرمت فقیر سید نور الحق عین اللہ شاہ بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد قدیم عراق
۲۲	الٰہی بحرمت فقیر سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد شریف عراق
۲۳	الٰہی بحرمت فقیر سید ابوسعید محمد مبارک مخزومی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	واسطہ بغداد عراق
۲۴	الٰہی بحرمت فقیر سید ابوالحسن علی ہنکاری اہلِ قریش بانوار رحمۃ اللہ علیہ	ہنکار شریف عراق
۲۵	الٰہی بحرمت فقیر سید علاؤ الدین ابوالفراح ابن یوسف طرطوسی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	طرطوس عراق
۲۶	الٰہی بحرمت فقیر عبدالواحد عزیز یمنی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد قدیم عراق
۲۷	الٰہی بحرمت فقیر ابوبکر شبلی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد قدیم عراق
۲۸	الٰہی بحرمت فقیر حضرت جنید بغدادی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد قدیم عراق
۲۹	الٰہی بحرمت فقیر ابوالحسن سری سقطی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد قدیم عراق
۳۰	الٰہی بحرمت فقیر معروف کرخی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد قدیم عراق
۳۱	الٰہی بحرمت فقیر داؤد طائی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد قدیم عراق
۳۲	الٰہی بحرمت فقیر حبیب عجمی بانوار رحمۃ اللہ علیہ	بغداد قدیم عراق

۳۳	الٰہی بحرمت فقیر حسن بصری بانوار رحمۃ اللہ علیہ	صحرائے بصرہ عراق
۳۴	الٰہی بحرمت فقیر علی مرتضیٰ مشکل کشاء بانوار کرم اللہ وجہہ	نجفِ اشرف عراق
۳۵	الٰہی بحرمت سید الفقراء محمد رسول ﷺ بانواؤں کے بانوا	مدینہ منورہ سعودی عرب

وبحق جبرائیل و میکائل و اسرافیل و عزرائیل وبحق لحمك لحمی دمك دمّی جسمك جسمی اسمك اسمی تخت رب العالمین کے دیکھنے والے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ﷺ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

شجرہ شریف بطریقِ نظم دعائیہ

خلافت خاندان قادریہ غوثیہ محبوبیہ بانوالطریقہ واسطہ

اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرّجیم

بسم اللّٰہ الرّحمٰنِ الرّحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ

اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ

یا الہ العالمین یا انت خیر الرحمین — رحم فرما اپنی ذات کبریا کے واسطے
فضل کر یارب میرے حال زبوں پر رحم کر — ڈال مجھ آلودہ عصیاں پر رحمت کی نظر
تجھ کو اپنی کبریائی کی قسم ہے بے نیاز — مجھ سراپا معصیت پر کر درِ افضال باز
تجھ کو دیتا ہوں تیرے جود و سخا کا واسطہ — فضل کا رحمت کا بخشش کا عطاء کا واسطہ
تیرے رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں — اور تیرے جود و کرم کی انتہا کوئی نہیں
میں کہوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیلئے — کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کے لیے

صدقہ محبوب علی عرف نور اللہ کامل ولی — مقتداء پیشواء رہنما کے واسطے
مرشد قل ھو اللہ شاہ صل علیٰ کے طفیل — تبارک شاہ بسم اللہ نوا کے واسطے
واسطہ شاہ گلاب و یتیم شاہ اولیٰ یقین — شاہ تقی اور مظفر شاہ سخا کے واسطے
اولیٰ حسین شاہ وہاب حاجی قاسم کاملین — شیخ قادر شاہ حلیم پارسا کے واسطے
خواجہ نخیان سیف اللہ بیراگ شاہ — حسن شاہو عبد الجبار رہنما کے واسطے
منبع جود و سخا نور الحق عین اللہ شاہ — شیخ محی الدین قادر غوث الوریٰ کے واسطے
بو سعید و بو الحسن یعنی علی اور ابو الفرح — عبد واحد شیخ شبلی باصفاء کے واسطے
حضرت جنید بغدادی سری سقطی عرفان بحر — معروف کرخی داؤد طائی شاہ ھدیٰ کیواسطے
پیر کاملؒ حبیب عجمی شناسائے سرِحق — خواجگان حسن بصری پیشوا کے واسطے
والد حسن و حسین زوج بتول حضرت علی — مشکل کشاہ مرتضیٰ شیر خداؑ کے واسطے
واسطہ سید الثقلین محشر شفیع المذنبین — یٰسین مزمل مدثر مصطفےٰ کے واسطے
بعد حمد و نعت کے صلوٰۃ بھیجوں دم بدم — آل و اصحاب احمد مجتبیٰ کے واسطے
وقت نزع با ایمان دنیا سے اُٹھانا اے خدا — اور کلمہ طیب ہو زباں پر آخری شفا کے واسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتداء سے ہو عطاء — مرشدان دین پاک مصطفےٰ کے واسطے
کر دعا مملوئے عصیاں کی یہ مستجاب — خواجگان قادری غوث الوریٰ کے واسطے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرانِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

حَامِداً وَّ مُصَلِّيًا وَّ مُسَلِّمًا

معدن عملیات سادات

من تالیفات

حکیم پیر سید محبوب علی شاہ بخاری قادریہ غوثیہ بانوا

سرپرست اعلیٰ: انجمن فیضان غوثیہ دیپالپور

باہتمام:

مکتبہ دانیال لاہور

سیل پوائنٹ:

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز اردو بازار لاہو

دعاء برہتی شریف

اس دعا کو عہد سلیمانی اور عہد فقطش شریف بھی کہتے ہیں اور اس فن کے لوگوں میں یہ دعا بہت مشور ہے۔ یہ دعا بہت بابرکت ہے اس کے اندر جو اسماء ہیں ان کے فضائل اور خواص کل اسماء اور عزائم پر فضیلت رکھتے ہیں۔ طالب کو لازم ہے کہ اس کو خوب یاد رکھے اور اپنے عمل میں لا کر ہم کو دعائے خیر سے یاد کرے اس عہد کے خواص میں کچھ شک نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ وہ عہد ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی سلطنت واپس آنے کے وقت کل جنات سے لیا تھا اگر لکھنے والے اس عہد کے خواص میں بڑی بڑی کتابیں لکھ ڈالیں تب بھی اس کے پورے خواص نہ لکھ سکیں جو عامل اس کو اپنے عمل میں لے آئے اس کو پھر اور کسی عمل کی ضرورت نہیں رہتی اور ہر قسم کے اعمال وہ کرسکتا ہے مثلاً جنات کا حاضر کرنا، خزانے نکالنا، جنات دور کرنا، دشمن کو بیمار و ہلاک کرنا کشتی ڈبونا وغیرہ وغیرہ۔

دعاءِ برہتی شریف یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِيَّةُ الْعُلْوِيَّةُ وَالسِّفْلِيَّة وَخُدَّامُ هٰذِهِ الْعَهْدِ الْكَبِيْرِ اَنْ تَجِيْبُوْا دَعْوَتِیْ وَتَقْضُوْا حَاجَتِیْ بِعِزَّهٖ بَرْهَتِيَهٖ كَرِيْهٖ تَتْلِيْهٖ طُوْرَانِ مَزْجَلٍ بَزْحَبْلٍ تَرْقَبْ بَرْهَشِ غَلْمَشِ خُوْطِيْرِ قَلْنَهُوْدِ بَرْشَانِ كَظْهِيْرِ نَحْوُ شَلَخْ بَرْهَيُوْلَا بَشْكِيْلَخِ قَزْ مَزِ اَنْغَلِلْيُظِ قَبْرَاتِ غَيَاهاً كَيْدَ هُوْلاً شَمْخَا هِرِ شَمْخَاهِيْرِ شَمْهَا هِيْرِ بَكَهْطَهُطُهُوْنِيَّهٖ بَشَارَشِ طُوْنَشِ شَمْخَا يَارُوْخِ بِحَقِّ هٰذَا الْعَهْدِ الْمَاْخُوْذِ عَلَيْكُمْ يَا خُدَّامُ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْاِنْقِيَادُ فِیْ مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ بِعِزَّةِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمُعْتَزِ فِیْ عِزِّ عِزِّهٖ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ كَفِيْلاً وَ بِحَقِّ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اُحْضُرُوْ وَاسْمَعُوْ وَاَطِيْعُوْا وَ كُوْنُوْا عَوْنًا لِیْ عَلٰی جَمِيْعِ مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ

یہاں اپنی حاجت کا نام لے اور اگر کوئی حاجت نہ ہو فقط ورد کے طور پر پڑھے تب یہ کہے

وَتَوَكَّلُوْا بِجَلْبِ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ وَالْاَرْزَاقِ وَالْمَنَافِعِ وَرَفْعِ جَمِيْعِ الْمَضَرَّاتِ عَنِّیْ وَعَمَّا تَحُوْطُ بِهٖ شَفْقَتُهٗ قَلْبِیْ وَبِحَقِّ الْاِسْمِ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اَوَّلُهٗ وَاٰخِرُهٗ اٰلِ وَهُوَالِ شَلْغِ لَعُوِ ۲ بار يُوْبِيْهِ ۲ بار يَهِ ۲ بار يُوْهِ ۲ بار وِهِ ۲ بار بَيْهِ ۲ بار بِيْهَمِ ۲ بار تَبْكَهِ ۲ بار بار بَتْكَفَالِ ۲ بار اَلْصَنْعِي ۲ بار كَعْيِ ۲ بار عَمْيَالِ ۲ بار بِمُطِيْعِی ۲ بار لَكَ يَا آلِ جَلْ زَرْيَالِ اِحْتَرَقَ مَنْ عَصٰی اَسْمَاءِ اللّٰهِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ عَزَمْتُ بِعَالِمِ

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ عَاهَدْتُمْ بِهَا نَبِیَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاؤُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ بَابِ الْهَيْكَلِ الْكَبِيْرِ وَ فِی الْاَصْلِ بَلْعَثَاقَشِ وَهُوَ بَعْلَشَا قَشِ مَهْرَ اقَشِ اَقْشَا مَقَشِ شَقْمُوْ نَهَشِ وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا. وَبِحَقِّ اِهْيَا اَشْرَا هِيًّا اَزْوُنَائِیْ اَصْبَاؤُتُ اٰلِ شَدَایْ وَبِحَقِّ اَبْجَدْ هُوَّ زْحُطِ وَبِحَقِّ بَطْرِ زَهْجِ وَاحِ وَبِحَقِّ بُدُّوْحِ اَجْهَزَطِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْتَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ اَلْوَحَا ۲ بار اَلْعَجَلُ ۲ بار اَلسَّاعَةِ ۲ بار بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ.

طریقۂ دعوت دعاء برہتی

ریاضت سے پہلے ایک ہلکا سا مسہل لے تاکہ گندم کی کثافت پیٹ سے نکل جائے مسہل کا نسخہ یہ ہے۔ سنامکی، مصطگی رومی، گل گلاب، منقی دانے دور شدہ، تین تین ماشہ پانی میں ابال کر قدرے شکر سرخ ملا کر پیئے۔ چند پاخانہ کے بعد پیٹ صاف ہو گا۔ اب سات یوم کی ریاضت کی خوراک کے مطابق جو کا آٹا چوتھائی روغن زیتون میں بریاں کر کے شہد سے ٹکیاں بنا لے اب سات یوم روزہ و خلوت کرے ہر فرض کے بعد پینتالیس مرتبہ دعاءِ برہتی پڑھ کر مؤکلات کو اپنی اطاعت اور حاجت روائی کا حکم کرے اور ہر روز دعاء برہتی چینی کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر اس سے افطار کیا کرے۔ یہاں تک کہ سات روز پورے ہو جائیں۔ پس برہتی کی زکوٰۃ ادا ہو کر عامل ہو گیا۔ پھر اگلے تمام اعمال ہر قسم اسی سے لے سکتا ہے جیسا کہ آگے اوراق میں لکھا ہے۔

کامیابی ہاتھ چومے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسماءِ سریانیہ برہتیہ مع معانی

۱۔ پہلا اسم (بَرْهَتِيَهٖ) اس کے معنی عربی میں (قُدُّوْسٌ) ہیں۔
۲۔ دوسرا اسم (كَرِيْهٖ) اس کے معنی (ہر شے کا معبود) ہیں۔
۳۔ تیسرا اسم (تَتْلِيْهٖ) اس کے معنی عربی میں (سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ) ہیں۔
۴۔ چوتھا اسم (طُوْرَانِ) اس کے معنی عربی میں (يَاحَیُّ يَا مُحْیِیْ) ہیں۔
۵۔ پانچواں اسم (مَزْجَلِ) اس کے معنی عربی میں (يَاحَیُّ يَا قَيُّوْمُ) ہیں۔
۶۔ چھٹا اسم (بَزْحَبْلِ) اس کے معنی عربی میں (يَاوَدُوْدُ يَاوَاجِدُ) ہیں۔
۷۔ ساتواں اسم (تَرْقَبِ) اس کے معنی عربی میں (يَاسَلَامُ يَا سَلِيْمُ) ہیں۔

۸۔ آٹھواں اسم (بَرْهَشِ) اس کے معنی عربی میں (یااللّٰہ اپنے بندے کی دعا قبول کر) ہیں۔ اور یہ میکائیل علیہ السلام کی تسبیح ہے۔

۹۔ نواں اسم (غَلْمَشِ) اس کے معنی عربی میں (یَاحَمِیْدُ یَامَجِیْدُ) ہیں۔

۱۰۔ دسواں اسم (خُوطِیْرِ) اس کے معنی عربی میں (یَاقَوِیُّ یَاعَلِیْمُ یَاحَکِیْمُ) ہیں۔

۱۱۔ گیارھواں اسم (قَلْنَهُوْدِ) اس کے معنی عربی میں (یَامَتِیْنُ) ہیں۔ اور بقول بعض (یَاسَمِیْعُ یَابَصِیْرُ) ہیں۔

۱۲۔ بارھواں اسم (بَرْشَانِ) اس کے معنی عربی میں (یَامُحِیْطُ) ہیں۔ اور بقول بعض (یَا اَللّٰهُ یَا عَزِیْزُ) ہیں۔

۱۳۔ تیرھواں اسم (کَظْهِیْرِ) اس کے معنی عربی میں (سُبْحَانَ اللّٰهِ) ہیں۔ اور یہ یونس علیہ السلام کی تسبیح ہے۔

۱۴۔ چودھواں اسم (نَحُوْشَلَخِ) اس کے معنی عربی میں (یَاعَزِیْزُ یَا اَللّٰهُ) ہیں۔ اور بقول بعض (یَا اَللّٰهُ یَا قَوِیُّ یَا مَتِیْنُ) ہیں۔

۱۵۔ پندرھواں اسم (بَرْهَیُوْلاً) اس کے معنی عربی میں (سُبْحَانَ اللّٰهِ) ہیں۔ اور بقول بعض (اَنَا اللّٰهُ اَمَانُ الْخَائِفِیْنَ) ہیں۔

۱۶۔ سولھواں اسم (بَشْکِیْلَخِ) اس کے معنی عربی میں (یَااَللّٰهُ رُوْحِیْ لِرُوْحِکَ مُنْتَصِبَةٌ) ہیں۔ اور دراصل یوں ہے (مُنْتَصِبَةٌ عَلٰی اِرَادَتِکَ الْکَرِیْمَةِ) اور یہ ابراہیم علیہ السلام کی تسبیح ہے۔

۱۷۔ سترھواں اسم (قَزْمَزِ) اس کے معنی عربی میں (عَزَّ اللّٰهُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ) ہیں۔ اور یہ عیسیٰ علیہ السلام کی تسبیح ہے۔

۱۸۔ اٹھارھواں اسم (اَنْغُلِلِیْظِ) اس کے معنی عربی میں (اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) ہیں۔ اور بقول بعض (یَاحَکِیْمُ یَا خَبِیْرُ یَا لَطِیْفُ) ہیں۔

۱۹۔ انیسواں اسم (قَبْرَاتِ) اس کے معنی عربی میں (یَاحَلِیْمُ یَاحَکِیْمُ) ہیں۔ اور بقول بعض (عَزَّ اللّٰهُ الْکَافِیُ الْکَرِیْمُ) ہیں۔

۲۰۔ بیسواں اسم (غَیَاهًا) اس کے معنی عربی میں (یَا کَرِیْمُ یَا قَاضِیُ) ہیں۔ اور بقول بعض (یَاعَزِیْزُ یَا جَبَّارُ) ہیں۔

۲۱۔ اکیسواں اسم (کَیْدَهُوْلَا) اس کے معنی عربی میں (اَلْقَادِرُ هُوَ اللّٰهُ) ہیں۔ اور بقول بعض (یَا قَدِیْمُ یَا قَاهِرُ یَا قَادِرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ) ہیں۔

۲۲۔ بائیسواں اسم (شَمْخَاهِرِ) اس کے معنی عربی میں (تَعَالَیْتَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیْمُ) ہیں۔

۲۳۔ تیئیسواں اسم (شَمْخَاهِیْرِ) اس کے معنی عربی میں (هُوَیَارَبَّاهُ یَارَبُّ) ہیں۔

۲۴۔ چوبیسواں اسم (شَمْهَاهِیْرِ) اس کے معنی عربی میں (یَا قَاضِیُ یَا قَدِیْرُ یَا قَادِرُ) ہیں۔ اور بقول بعض (یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ) ہیں۔

۲۵۔ پچیسواں اسم (بَکْهَطْهَطَهُوْنِیْهِ) اس کے معنی عربی میں (یَاقَدِیْمُ یَا دَائِمُ) ہیں۔

۲۶۔ چھبیسواں اسم (بَشَارَشِ) اس کے معنی عربی میں (یَاقَادِرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ) ہیں۔

۲۷۔ ستائیسواں اسم (طُوْنَشِ) اس کے معنی عربی میں (یَاشَکُوْرُ) ہیں۔

۲۸۔ اٹھائیسواں اسم (شَمْخَایَارُوْخِ) اس کے معنی عربی میں (هُوَ اللّٰهُ الْکَرِیْمُ الْقَادِرُ هُوَ اللّٰهُ) ہیں۔

نوٹ: عہد سلیمانی کے اسماء چوبیس ہیں بعد کے چار اسماء مشائخ نے اضافہ فرمائے ہیں۔ ان اسماء سے مرتب کی ہوئی بہت سی دعائیں مختلف کتابوں میں موجود ہیں بعض میں اٹھائیس سے اور بعض میں چوبیس سے جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب دعوت مؤکلات میں چوبیس اسماء کی دعاء درج کی ہے۔ طالب اگر اٹھائیس اسماء پڑھے تو بہتر ہے اگر چوبیس پڑھے تو بھی فضیلت وہی ہے۔

مناسبت اسماء سریانیہ کی حروف ابجد و منازل قمر سے

جاننا چاہئے کہ اسماء برہتی کو حروف ابجد اور قمر کی اٹھائیس منازل سے حسب جدول ذیل کے مناسبت ہے۔ ہر اسم کے نیچے اس کے عدد ہیں۔

حروف	منازل	اسماء برہتی	حروف	منازل	اسماء برہتی	حروف	منازل	اسماء برہتی
ا	شرطین	بَرھَتِیہِ ۶۲۳	ک	خرثان	قلنهود ۱۹۵	ش	بلدہ	کیدهولا ۷۲
ب	بطین	کَرِیہِ ۲۳۵	ل	صرفہ	برشان ۵۵۳	ت	ذابح	شمخاهر ۱۱۴۶
ج	ثریا	تَتلِیہِ ۸۴۵	م	عواء	کظهیر ۱۱۳۵	ث	بلع	شمخاهیر ۱۱۵۶
د	دبران	طُورَانِ ۲۶۶	ن	سماک	نحوشلخ ۹۹۴	خ	سعود	شمهاهیر ۵۶۱
ه	ھقعہ	مزجل ۸۰	س	غفرا	برهیولا ۲۵۴	ذ	اخبیہ	بکهطهطهوینه ۱۲۶
و	ھنعہ	بزجبل ۴۹	ع	زبانا	بشکیلخ ۹۶۲	ض	مقدم	بشارش ۸۰۳
ز	ذراع	ترقب ۷۰۲	ف	اکلیل	قزمز ۱۵۴	ض	مؤخر	طونش ۳۶۵
ح	نثرہ	برهش ۵۰۷	ص	قلب	انغلليظ ۲۱۲۱	غ	رشاء	شمخايارخ ۲۱۵۸
ط	طرفہ	غلمش ۱۳۷۰	ق	شولہ	قبرات ۷۰۳			
ی	جبہ	خوطیر ۸۲۵	ر	نعائم	غیاها ۱۰۱۷			

فضائل اسماء برہتی

۱۔ پہلا اسم (بَرھَتِیہِ) سو مرتبہ روزانہ چالیس یوم تک پڑھے۔ رزق وسیع ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اگر دائیں ہتھیلی پر سات مرتبہ لکھ کر چاٹ لے تو حافظہ قوی ہوگا۔

۲۔ دوسرا اسم (کَرِیَۃِ) سو مرتبہ روزانہ رات کو پڑھے تو جنات عیاناً جمع ہوں اور خادم ہوں۔ اگر گیارہ مرتبہ لکھ کر مال میں رکھے چوری نہ ہو۔ اگر سترہ مرتبہ برتن میں لکھ کر شہد سے مٹا کر وہ شہد آنکھ میں لگائے رمد دور ہو۔

پہلے دو اسم (بَرھَتِیہِ کَرِیَۃِ) دونوں کھانے کی چیز پر لکھ کر کھلائے محبت ہو۔ یا پینے کی چیز پر دم کر کے پلائے تو بھی محبت ہو۔ اگر عنبر پر لکھ کر لڑکی کے گلے میں ڈالے تو اس کا نکاح جلد ہو جائے۔

۳۔ تیسرا اسم (تَتلِیہِ) ستر مرتبہ روز پڑھے نہیں مرے مگر غنی ہو کر اور اللہ اس کا رزق طیب کرے۔ پہلے تین اسم (بَرھَتِیہِ کَرِیَۃ تَتلِیہِ) تینوں پڑھا کرے تو علوی و سفلی ارواح اس کی مسخر و مطیع ہوں۔

۴۔ چوتھا اسم (طُورَانِ) ہر روز رات ہزار مرتبہ پڑھے اور ہر سینکڑہ کے بعد ظالم کے حق میں بددعا کرے تین دن کے اندر اندر ظالم انجام کو پہنچے۔

پہلے چار اسم (بَرھَیۃِ کَرِیَہِ تَتلِیلہِ طُورَانِ) چاروں لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالے شفاء ہو باذن اللہ تعالیٰ۔

۵۔ پانچواں اسم (مَزجَلٍ) یہ اسم سات مرتبہ ان آٹھ اسماء کے ساتھ برتن میں لکھ کر سات یوم پلائے اور اس کو شوہر سے صحبت کرنے کا حکم دے تو حمل قرار پا جائے گا۔ وہ اسماء یہ ہیں۔

للطهطيل . مهطهطيل. فهطهطيل . قطهطيل .نهطهطيل . جهلططيل . لنحهططيل . لمقفنجل .

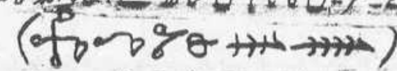
اگر روزانہ پچاس مرتبہ ورد رکھے تو توبہ قبول ہو۔ گناہ معاف ہوں۔ رزق وسیع ہو۔ حضور اکرم کے روضہ اطہر کی زیارت سے مشرف ہو۔ مرتبہ زیادہ ہو اور ہر دیکھنے والا محبت سے دیکھے۔

۶۔ چھٹا اسم (بَزحَبَلٍ) جمعرات قبل از طلوع آفتاب بغیر گفتگو کے کاغذ پر لکھے مع حاجت اپنی کے جبکہ کاغذ سرخ ہو اور کاغذ سمندر میں ڈال دے تو حاجت اسی روز پوری ہو یا اسی جمعہ کو پوری ہو یا وہ رہے یہی وہ اسم ہے جس سے زہرہ آسمان پر چڑھ گئی تھی۔ اور یہ اسم جس عمل کے ساتھ پڑھے وہ جا. پورا ہو۔

۷۔ساتواں اسم (تَـرُقَـبِ) جمعہ کے دن مندرجہ ذیل نقش اور آیت کے ساتھ لکھ کر عود اور جا
بخور دیکر دوکان میں لکھائے بہت برکت اور بکری ہو۔

۱۵۵	۱	۷	۲۲۵
۲۵۵	۱۵۵	۱	۷
۷	۲۵۵	۱۵۵	۱
۱	۷	۲۵۵	۱۵۵

۸۔آٹھواں اسم (بَـرُهَـشِ) اخیر رمضان میں زرد کاغذ پر اس طلسم کے ساتھ گیارہ مرتبہ لکھے او
زرد رنگ کی شاخ پر لٹکائے۔ مریض کا نام بھی ساتھ لکھے انشاء اللہ لاعلاج مریض بھی شفا
پاجائے طلسم یہ ہے۔



ساتواں آٹھواں اسم (تَرُقَبِ بَرُهَشِ) دونوں اسم مع مؤکل ہمراہ بخور عود ولوبان نصف شب ک
(۱۲۰۹) مرتبہ پڑھے اور ہر سو کے بعد اپنے محبوب ومطلوب کی حاضری کا حکم دے بہت جلد حاضر
ہوگا مؤکلوں کے نام یہ ہیں ۔ (زحرائیل شیطائیل)

۹۔نواں اسم (غَلْمَشِ) ہر رات تین سو مرتبہ روزہ وریاضت کی شرط سے اس طرح پڑھے کہ ہر
کے بعد کہے تَوَ كُلُوْ ایا خُدَّامُ هٰذَا الْاِسْمِ فِیْ صِفَةِ (فلاں کام) پس تین رات نہ گذرے ک
حاجت پوری ہو۔ اگر گیارہ مرتبہ مفرد حروف کر کے سفید کاغذ میں لکھے اور مطلوب کا نام مع مادر او
مطلب لکھے۔ اور مطلوب کے نام مع مادر ومطلب کے اعداد نکال کر چار پر تقسیم کرے ایک
ناری دو، خاکی تین ہوائی چار آبی کے قانون کے مطابق عمل کرے مطلب حاصل ہو۔ اور اگر غلمش
کو معکوس شملغ (۱۳۷۰) مرتبہ آب گلاب پر دام کر کے چھیڑ کے تو جنات وآسیب دور ہو۔ سا
تین مرتبہ یہ کلمات بھی دم کرے بِحَقّ هٰذَاالْاِسْمِ اَیَّتُهَا الْمَلَا ئِكَةُ اِئزِنُوْا لِلُجَانِ اَنْ یَّرْجِعُوْا
اِلٰی اَمَا كِنِهِمْ وَاِلٰی مَاوَ كَلِوْاعَلَیْهِ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكُمْ وَعَلَیْكُمْ.

۱۰۔ دسواں اسم (خُـوُطِیُـرِ) جوکوئی ستر مرتبہ روزانہ پڑھا کرے اسے ہیبت نصیب ہو اور تمام
شر وسواس وجنات سے محفوظ رہے۔

پانچوں تا دسواں اسم (مَزُجَلِ بَزُحَبُلِ تَرُقَبِ بَرُهَشِ غَلُمَشِ خُوُطِیُرِ) یہ چھے اسم لوہے کی
انگوٹھی پر اچھی ساعت میں لکھے تو ہر طرح فتح نصیب ہو۔ اگر بھیڑیئے کی کھال پر لکھ کر شہر یا گھ
دروازے میں دبائے تو کتا داخل نہ ہو سکے۔ اگر سات مرتبہ سیب پر دم کر کے کھلائے مطلوب مطیع
ہو۔

۱۱۔ گیارہواں اسم (قَلُنَهُوُدِ) بیس مرتبہ یہ اسم عنبر جاوی لوبان اور میعہ کی دھونی کے ساتھ فلیتہ

کر کے سنگھائے آسیب گویا ہو جائے۔

۱۲۔ گیارہواں بارہوں اسم (قَـلُـنَهُـوُدِ بَـرُشَـانِ) دونوں پڑھ پڑھ کر سورہے تو خواب میں تمام
حالات معلوم ہونگے ۔

۱۳۔ تیرہواں اسم (كَـظُهِیُـرِ) یہ یونس علیہ السلام کی تسبیح ہے۔ مخمس نقش میں ایک ایک حرف
کر کے لکھے تانبہ کے پترہ پر اور گھر میں لٹکائے تو چوروں اور آگ سے محفوظ رہے۔

۱۴۔ چودہواں اسم (نَحُوُشَلَخِ) جو قیدی اس کو بکثرت اور مسلسل پڑھے آزادی پائے۔

۱۵۔ پندرہوں اسم (بَـرُهُیُوُلَا) یہ ابراہیم علیہ السلام کی تسبیح ہے۔ اس کا نقش مثلث عدد بنائے
اور اس نقش کے چاروں طرف یہی اسم سات مرتبہ لکھے۔ اور اس اسم کے اعداد کے برابر یہ اسم
پڑھ کر دم کرلے اور اس مکان میں لٹکائے دے جہاں سے کچھ گم ہوگیا ہو تو جلد واپس آجائے اور
مل جائے گا۔

۱۶۔ سولہواں اسم (بَشُكِیُلَخِ) جو غم زدہ ہر رات ستر مرتبہ پڑھے جلد خوشی پائے۔

۱۷۔ سترہواں اسم (قَـزُمَـزِ) نئے نیلے کپڑے پر یہ اسم بے شمار لکھے پھر یہ نقش لکھے اور اس کی
تھیلی بنا کر اس میں درہم بغیر گنتی ڈالدے اور پھر اس قصیلی کو لٹکا کر شب جمعہ میں عنبر خام اور مشک
کی دھونی دے اور پورے اٹھائیں اسماء سو مرتبہ اس پر پڑھتا رہے پس اس میں برکت ہوگی اور
کبھی درہم ختم نہ ہونگے۔ نقش یہ ہے۔

۱۵	۵	۱۵۵۵
۱۵۵۵	۱۵	۵
۵	۱۵۵۵	۱۵

۱۸۔ اٹھارہواں اسم (اُنُـغُـلِ لِیُـظِ) یہ اسم اور سورہ فیل کوری ٹھیکری پر لکھ کر اس کو پیس کر جس
مکان میں ڈالے اس کا مکین وہاں سے چلائے جائے۔ اگر آگ پر ڈالے تو آگ بجھ جائے۔

۱۹۔ انیسواں اسم (قَبُـــرَاتِ) جوکوئی اس اسم کو آیت فالیوم تجیک ببدنک کے ساتھ لکھ کر
لٹکائے طاعون سے مامون رہے۔

۲۰۔ بیسواں اسم (غَیَاهَا) استحاضہ والی عورت کو ساٹھ مرتبہ سرخ مٹی سے لکھ کر ہمراہ آیت اِنَّهٗ
علٰی رَجعِهٖ لَقَادِر تین مرتبہ حرف حروف کر کے لکھے اور چٹائے افاقہ ہوگا۔

۲۱۔ اکیسواں اسم (كَیُدَ هُوُلَا) سو مرتبہ یہ اسم لکھے
پھر یہ دونوں آیات مفرد کر کے لکھے والق مانی عیدیک۔
اور قال موسیٰ جاجئتم بہ من السحر اور ساتھ یہ نقش لکھے



اور مسحور کے گلے میں ڈالے تو اس کو نجات ہو۔

انیسواں بیسواں اکیسواں اسم (قَبْرَاتِ غَیَا ھَا کَیْدَ ھُوْلَا) تینوں اسم ملا کر نظر والے پر دام کرے۔ نظر دور ہو۔

۲۲۔ بائیسواں اسم (شَمْخَاھِرِ) سات مرتبہ کسی برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر چیونٹیوں کے گھر میں ڈالے وہ وہاں سے چلی جائیں گے۔

۲۳۔ تئیسواں اسم (شَمْخَاھِیْرِ) پندرہ مرتبہ لکھ کر جلائیں مکان سے آسیب چلا جائے۔

۲۴۔ چوبیسواں اسم (شَمْھَاھِیْرِ) سو مرتبہ اس آیت کے ساتھ لکھے (وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُم الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَـآءِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ) ساتھ ان کے نام بھی لکھے جن میں جدائی کرانی ہو۔ پس جدائی ہوگی۔

تیئسویں چوبیسواں اسم (شَمْخَا ھِیْرِ شَمْھَا ھَیْرِ) اگر کسی عمل کے وقت جاننا چاہے کہ کونسی ارواح میرے پاس حاضر ہیں۔ تو سو مرتبہ یہ دونوں اسماء اس دعاء کے ساتھ پڑھے (اِنْ کُنْتُمْ حَضَرْ تُمْ اَیَّتُھَا الْاَرْوَاحُ فَارُوْنِیْ مِنْ شُعَاعِ نُوْرِ کُمْ) پس اس رنگ کی شعائیں نظر آئیں گے۔

۲۵۔ پچیسواں اسم (بَکْھَطْھُوْنِیْہِ) ستر مرتبہ برتن میں لکھ کر پیئے تو بھوک کی حاجت ہوجاتی ہے۔

۲۶۔ چھبیسواں اسم (بَشَـارَشِ) جو کوئی اس اسم کو روزانہ بلا تعداد پڑھا کرے تو بھوک پیاس سے امن میں رہے روح اس کی مصفّٰی ہو قلب مجلی ہو اور خطراتِ نفسانیہ سے امان رہے۔

۲۷۔ ستائیسواں اسم (طُـوْنَـشِ) حاجت کے لئے بعد عشاء سجدہ میں اسی مرتبہ پڑھ کر دعا کرے تو مراد پائے۔

۲۸۔ اٹھائیسواں اسم (شَـمْخَا یَارُوْخِ) اس اسم کے ساتھ مَاجِئْتُم بِہٖ السحر والی آیت برتن میں لکھ کر پلائے سحر دور ہو۔

فضائل دعاء برھتی

فیعہ آسیب سے دعاء برھتی سات مرتبہ دم کرے تو آسیب دور ہو۔

حاضری ارواح: اگر کسی روح کو حاضر کرنا چاہے تو ایک روزہ رکھے خالی مکان میں عود کا بخور کرلے اور سات مرتبہ دعاء برھتی پڑھے اور روح کو طلب کرے پس وہ حاضر ہو۔

الحب: طالب ومطلوب کا نام مع مادر اور لفظ حب کے عدد نکال کر اٹھائیس پر تقسیم کرے جو اسم نکلے اس کو اس کی منزل میں اتنی مرتبہ لکھے اور اتنی مرتبہ ہی اس پر دم کرے۔ یاد رہے پہلی منزل شرطین پہلے اسم سے متعلق ہے اور اٹھائیسویں منزل رشاء اٹھائیسویں اسم شمخایا روخ سے متعلق وعلی ھذا القیاس پھر اوپر والے اعداد جن کو اٹھائیس پر تقسیم کیا ہے انہی کو چار پر تقسیم کرے ایک بچے تو آتشی دو خاکی تین ہوائی چار آبی طریقہ عمل ہے۔ اسی طرح بعض کا عمل بھی ہوسکتا ہے۔

ھلاکت: شمع عنز اور زفت سے پتلا بنا کر انار کی ترش لکڑی میں لٹکا کر حلتیت کی دھونی دیں اور سات مرتبہ دعاء پڑھ پڑھ کر ھلاکت کا حکم دے پھر اس کو غسل وکفن کرکے نماز جنازہ پڑھے اور ظالم کم قبر میں دفن کردے۔ نکالنا چاہے تو نکال کر اس دن کا بخور کرکے آیت الکرسی اور دعا برھتی اکتیس مرتبہ خلاصی کے ارادے سے دم کردے۔ خلاص ہوگا۔

درد پہلو: کاغذ پر لکھے (ل م س ن و ق ج ی ر) اور سات مرتبہ دعاء برھتی دم کرکے مقام درد پر باندھے آرام ہوگا۔

ارسال ھاتف: کاغذ پر دعاء برھتی لکھ کر انار انگور یا زیتون کی لکڑی سے لٹکا کر اس دن کا بخور کرکے اور دعاء برھتی اس دعاء کے ساتھ سات مرتبہ پڑھے۔ اَیْنَ خَنْدَشْ اَیْنَ نِیْکَلْ اَجِیْبَا اَیُّھَا الْمَلَکَانِ الْعَظِیْمَانِ وَاَمْضِیَاءِ اِلٰی فلان فِیْ صِفَتِیْ وَحُلْیَتِیْ وَسَمِّیَالَہ اِسْمِیْ وَکُنْیَتِیْ یَقْضِیَا مِنْہُ حَاجَتِیْ وَاَطِعْنَاہُ بِالْحَرَابِ وَالدَّ بَابِیْس وَاحْضَرَاہُ اِلَیَّ طَائِعًا ذَلِیْلًا بِحَقِّ مَادَعُوْتُکُمَا بِہٖ تَلُوْتُہ عَلَیْکُمَا وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَوْتَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ

چھری چلانا: تازی لکڑی تین بالشت لمبی پر یہ حروف لکھے (او م ن ک ا ن م ی ت ا ف ا ح ا ی ی ن ھ ج ع ل ن ل اھ ن و ر ا ی م ش ا ی ب ھ ف ی ال ن ا س) پھر اس کو زمین پر ڈال دے اور اس یوم کا بخور کرے اور دعا برھتی سات مرتبہ دم کرے پس وہ حرکت کرے گی۔

حاضراتِ ملوکِ سبعہ

بچہ نابالغ کی ہتھیلی کے درمیان برھتیہ کر یہ مفرد حروف کر کے لکھے پھر اس کے گرد یہ لکھے (انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الاتعلوعلی واتونی مسلمین مسرعین طائعین للہ رب العالمین)

پھر ایک کاغذ پر آیت فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید لکھے اور پھر لفظ کے نیچے الجلالۃ لکھے اور ہر لفظ الجلالۃ کے نیچے یہ آیت مع حروف لکھے (ج وبدھا انظر بحق شمخلوش وکذالک نُری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من المؤقنین) پھر اس کا تعویذ بنا کر بچے کی پیشانی پر بدند ھے۔

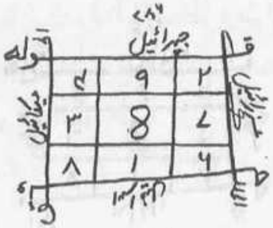
بچے کی ہتھیلی کے دائرے میں سیاہی لگا کر ذرا سا تیل لگا دے اور جاوی کندر اور کز برہ کا بخور کرے اور دعاء برھتی پڑھ پڑھ کر ملوک ایام سبعہ کو حاضر کرنے کی قسم دے پس ایک شخص نظر آئے گا اس سے صفائی اور دریا لگوائے اور بھیڑیں وغیرہ ذبح کرا کے کھانا پکوا کر ملوک سبعہ کو کھلا کر ہاتھ وغیرہ دھلوا کر ان کو سات تختوں پر بٹھائے اور نہایت محبت سے سلام وکلام کرے۔ اور اس روز کا خادم طلب کرے اور خادم سے اپنا مطلب لیکر محبت سے اجازت دے۔

پتھر مارنا: تین ٹھیکری پر یہ نقش لکھ کر اس پر پینتالیس مرتبہ دعاء برھتی دم کر کے ظالم کی دہلیز میں دفن کرے میں ان کے گھر پتھر پڑا کریں گے۔

۳		عا
		۸

فضائلِ نقشِ خاص برھتی

یہ نقش نہایت جامع کمالات ہے۔
اس کے فضائل درج ذیل ہیں۔



نمبر۱۔ حب: مطلوب کے کپڑے یا کوری ٹھیکری یا تازہ انڈے پر یہ نقش لکھ کر ساتھ حروف ناریہ (اھ طم ف ش ذ) لکھے اور دعاء برھتی سات مرتبہ دم کر کے جلائے یا آگ میں دفن کرے۔ اگر پینتالیس مرتبہ دم کرے تو بہتر ہے۔

نمبر۲۔ آسیب: یہ نقش آسیب زدہ کی ہتھیلی میں پکڑا کر پینتالیس مرتبہ دعاء برھتی دم کرے آسیب حاضر اور گویا ہو۔

نمبر۳۔ برکت دوکان: اگر کاغذ پر لکھ کر دعاء برھتی ۴۵ مرتبہ دم کر کے کندر جاوی عود معطگی ومیعہ سائلہ کی دھونی دے زعفران ومشک وگلاب سے لکھے پھر دوکان میں لٹکائے گاہک بہت آئیں۔

نمبر۴۔ داخلہ حاکم: بائیں ہاتھ پر لکھ کر ۴۵ مرتبہ دعاء برھتی پڑھ کر جائے مطیع ہو۔

نمبر۵۔ حرکت جمادات: عادل دعاء بہرھتی یہ نقش لکھ کر ۴۵ مرتبہ دعاء برھتی پڑھ کر پھونک کر پتھر وغیرہ کو مارنے وہ متحرک ہو۔

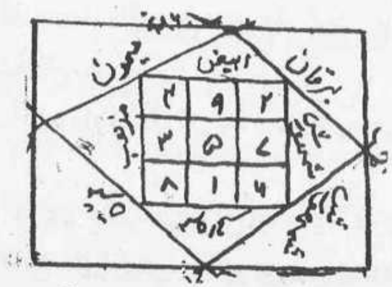
نمبر۶۔ فراق: ٹھیکری پر لکھے اور نیچے لکھے (زحط دھوانج) اور دعاء برھتی ۴۵ مرتبہ دم کر کے گوگل حلتیت پوست پیاز اور کبریت کی دھونی دیکر ان کی دہلیز میں دفن کرے یا پرانی قبر میں دفن کرے پس جدائی ہو۔

حلول کرا کے ہر قسم معلومات لینا

اگر چاہے کہ تندست شخص کو بے ہوش کر کے اس سے غائب یا مسافر یا خزانہ کی خبر دریافت کرے۔ یا دو لشکروں کا حال معلوم کرے کہ فتح کس کو ہوگی یا جو بھی پوچھنا چاہے۔ تو عامل دعاء برھتی ایک نابالغ بچہ کی ہتھیلی میں خاتم غزالی لکھے اور لبان وذکر کی دھونی دے اور اس سے پہلے سورہ زلزلات پڑھ کر اس جگہ کے جنات کو خالی کرنے کا حکم دے پھر بچہ کی ہتھیلی کو دھونی کے

دھوئیں کے مقابل کے اور دعاء برہتی پڑھتا جائے اور مؤکلات کو حکم دے کہ ہتھیلی کی انگلیاں کھول دو پھر ان کو حکم دے کہ ہتھیلی سر پر رکھ دو جب یہ کام کردیں تو حکم کرے کہ اس بچہ میں حلول کرو اور بچہ کو بغیر کسی تکلیف زمین پر لٹادو فورا وہ بچہ بے ہوش ہوگا اس وقت اس بچہ کی طرف خطاب کر کے اسماء عہد برہتی پڑھ کر یہ دعا پڑھے وَقَالُوا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْئٍ اِنْطِقْ اَيُّهَا الرُّوحُ بِحَقِّ الَّذِیْ اَنْطَقَ النَّمْلَةَ لِسُلَيْمَانَ بْنَ دَاودَ عَلَيْهِمَا السَّلَامَ وَاَنْطَقَ عِيْسٰی فِی الْمَهْدِ صَبِيًّا. ان کلمات کو پڑھتا رہے یہاں تک کہ وہ بچہ گویا ہو اس سے دریافت کرے جو کچھ چاہے۔ صحیح خبر دیگا۔ اپنے کام کے بعد سلام ومحبت سے رخصت کردے۔

خاتم غزالی یہ ہے۔



حاضری مطلوب: اگر تم معشوق یا مطلوب کو دور دراز جگہ سے طلب کرنا چاہو تب اتوار کا روزہ رکھ کر پاکیزہ مکان میں تنہا بیٹھ کر پینتالیس مرتبہ دعوت پڑھے یعنی دعا برہتی پڑھے اور مؤکلات کو حاضری مطلوب کا حکم دو اور گوگل اور قسر مرمجازوی کا بخور روشن کرو مطلوب حاضر ہوگا۔

عاشق کرنا: اگر تم کسی شخص کو کسی پر عاشق کرنا چاہو تو خاتم امام غزالی کہ پیچھے مذکور ہوا ہے ایک کپڑے پر مطلوب کے پیر کی مٹی کو پانی میں گھول کر اس سے لکھو اور بتی بنا کہ سبز رنگ کے چراغ میں جو کورا ہو چنبیلی کے تیل کے ساتھ روشن کرو دن ہو یا رات ہو تم مکان میں تنہا ہوا اور جاوی اور لوبان کی دھونی جاری رکھو دعوت سات مرتبہ پڑھو اور حاضری مطلوب اور عشق پیدا کرنے کا حکم دو پس مطلوب طالب ہوجائے گا۔

دیگر: اگر تم اس سے ہلکا عمل چاہو اور مطلوب کے پیر کی مٹی نہ ملے تو کوری ٹھیکری پر خاتم لکھ کر دعاء برہتی سات مرتبہ دم کر کے آگ میں ڈال دو۔ مطلوب حاضر ہوگا۔

تسخیر عام: اگر تم چاہو کہ کوئی تم کو برا نہ کہے سب تمہارے مسخر ہوں۔ تب خاتم غزالی کو اس کے اردگرد پوری دعاء برہتی کے ساتھ مشک وزعفران سے عرق گلاب کے ساتھ ہرن کی جھلی پر لکھ کر

جانور [illegible] اور سات مرتبہ دعاء برہتی پڑھ کر دم کرے اور مؤکلات کو تمام مخلوق کے مطلع کرنے اور زبان بندی کا حکم کرے عجب تاثیر مشاہدہ کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مرد بستہ کھولنا

اگر مرد بستہ کو کھولنا یا سحر دور کرنا یا دیوانہ کو تندرست کرنا چاہے تو دعوت برہتی اور خاتم غزالی کو ھرن کی جھلی پر لکھ کر عود اور جاوی کی دھونی دے اور دھونی کے وقت سات مرتبہ دعوت پڑھے اور مؤکلات کو دفع سحر یا مرد بستہ کھولنے یا جنون کے دفع کرنے کا حکم دے تو ایسا ہی ہوگا۔

مؤکلات کو رخصت کرنا

جب مؤکلات سے اپنی حاجت کے بارے میں کام کرائے تو یہ کہے۔

بَخٍ۲ اَخٍ۲ لَاخٍ ۲ رَمُلِیُخٍ۲ هَضُتَهِیٍ۲ فَاِذَاقضیت الصلوٰة فانتشر وفی الارض سے آخر سورۃ تک بخ سلام.

چند مرتبہ کہے پس رخصت ہونگے۔

حاضری مؤکل

لوہے کا نیا چراغ لیکر اس کے درمیان تین مرتبہ شمخاهیر لکھ کر فتیلہ ڈال کر جلائے اور چراغ سامنے رکھ کر چالیس مرتبہ دعاء برہتی پڑھے جب چراغ کی لو تھرتھرائے تو مرحبا مرحبا کہے اور نہ پڑہائی بند کردے اور نہ عمل ختم کرے تعداد پوری کر کے کلام کرلے اور اپنا مقصد حاص کر کے بطریقہ بالا رخصت کردے۔ اس عمل میں مؤکل سے سلام وکلام ہوگا۔ عمل شروع کرنے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ کر کر اپنے آپ پر دم کرے۔

بخوراتِ ھرعمل

جس دن عمل کرنا ہو اس کے موافق بخور کرے۔

اعمال خیر کے بخور	اعمال شر کے بخور
اتوار۔ معیہ سائلہ۔ کندر	مصبر۔ مر۔ گوگل
سوموار۔ عود۔ مصطگی۔	مصبر۔ هینگ
منگل۔ صندل سرخ۔ کندر۔ سندور	گوگل

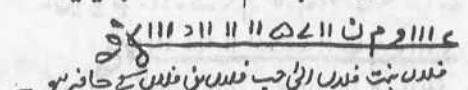
بدھ۔ مصطگی و قرنفل	نمک اندرانی
جمعرات۔ جاوی	دم الاخوائن
جمعہ۔ عود۔ شب یمانی	سماق عود صلیب
ہفتہ۔ عود ہندی	فلفل سفید۔ پوست بیضہ مرغ

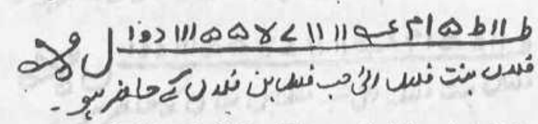
عامل کو نصیحت و نوید

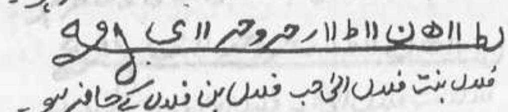
معلوم ہو کہ اس دعوت کے ساتھ خیر اور شر کے کل اعمال کئے جاتے ہیں شرائط ریاضت اور تقویٰ کے ساتھ اور عامل جب خیر کا عمل کرلے مثلاً مطلوب کی حاضری یا بادشاہوں سے استفادہ یا حب وغیرہ یا فراخی رزق تو ان اعمال کو عروج ماہ میں کرنا چاہئے اور اگر شر کے اعمال کرے مثلاً عداوت، ہلاکت زبان بندی وغیرہ تو یہ اعمال نزول ماہ میں کرے۔

عمل الحب خراسانی

خواجہ ابوالحسن خراسانی فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک مختلف عاملوں سے ملاقات کی مگر اس عمل جیسا کوئی اور نہ پایا۔ یہ تین فتیلے ہیں ہر روز ایک فتیلہ جلائے اور جب تک فتیلہ جلتا رہے دعاء برہتی پڑھتا رہے اور مؤکلات کو حاضری مطلوب کا حکم کرے۔ وہ فتیلے یہ ہیں۔

(۱)


(۲)


(۳)


حصار برائے ہر عمل

یہ حصار ہر عمل کی رجعت اور شیاطین کے شر سے بچاتا ہے عمل کے علاوہ بھی حفاظت کو مفید ہے اگر ایک دن پینتالیس مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو سات یوم تک ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔

یَاشَمْنَا یَاتَمْخنَا اَصْبَحْ سَهْلَنَا یَا حِینَا یَا مِیْکَائِیْلُ یَا تَنْگَا فِیْلُ بِحَقِّ خَشْنَبُوْدِ ختم شد بیان دعاء برہتی از منبع اصول الحکمۃ مؤلفہ امام بونی"

دیگر متفرق عملیات

ذیل میں چند عملیات درج کئے جاتے ہیں جو دعاء برہتی کے عملیات سے علاوہ ہیں۔ محض حصول خیر کے لئے درج ہیں۔

ارسال ہاتف

اس عمل کی حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ستر الجمیل میں اس عمل بہت تعریف فرمائی۔ آیت شریفہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کے حروف انیس ہیں۔ لہٰذا اس آیت شریفہ کو ایک رات میں انیس ہزار مرتبہ پڑھے اور ہر ہزار کے بعد چند مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھے۔ جس شخص کے لئے پڑھے گا وہ شخص صبح کو عامل کے پاس نہایت عاجز و ذلیل و خوار ہو کر آئے گا خواہ وہ بادشاہوں میں سے کوئی بادشاہ ہو اور خود پوچھے گا جس کام کے بارے میں ارادہ ہو گا پس جب کام سے فارغ ہو تو یہ الفاظ کہے تاکہ اس کی جان بخشی ہو فَاِذَا اَجَبْتُمْ دَعْوَتِیْ وَلَبَّیْتُمْ بِكَلِمَتِیْ فَانْصَرِفُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكُمْ وَعَلَیْكُمْ واضح ہو کہ اگر عامل نے ایسے کام کا حکم مؤکلات کو دیا یعنی ناجائز کام کے لئے عمل کیا تو مؤکلات عامل کو اپنی تلواروں سے خوف زدہ کریں گے لہٰذا جائز کام کے لئے کرے۔ ہر ہزار پڑھی جانے والی عزیمت یہ ہے۔

یَاخُدَّامُ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الشَّرِیْفَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ وَادْخُلُوْا لَهٗ فِیْ صِفَاتٍ مُّهَوِّ لَةٍ وَّغَرِّ فُؤَادَهٗ عَنِّیْ وَعَنْ اِسْمِیْ وَعَنْ كُنْیَتِیْ وَحَاجَتِیْ وَمَا اَنَا طَالِبٌ بِحَقِّ مَاتَعْتَقِدُوْنَهٗ مِنْ عَظَمَتِهَا عَلَیْكُمْ وَسَطْوَتِهَا لَدَیْكُمْ اَجِیْبُوْا اهْیَا اهْیَا الْوَحَا الْوَحَا الْعَجَلَ الْعَجَلَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكُمْ وَعَلَیْكُمْ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ اُحْضُرُوْا اَمَقَامِیْ وَاسْمَعُوْا كَلَامِیْ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الشَّرِیْفَةِ وَمَا لَهَا عَلَیْكُمْ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالسَّطْنَةِ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ مُسْرِعِیْنَ طَآئِعِیْنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

ختم شریف امام مقاتل صاحب

امام مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کسی کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت دینی یا دنیاوی مطلوب ہو یا کوئی مشکل درپیش ہو تو شب جمعہ کو تازہ وضو کر کے تنہائی میں مندرجہ ذیل دعا سو مرتبہ پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ اگر اس کی حاجت پوری نہ ہو تو امام مقاتل کی قبر پر لعنت کرے۔ یہ دعا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا دَائِمُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا اَحَدُ يَا مَلِكَ الْمُلْكِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

دیکھئے بزرگان سلف کا یقین کس قدر پختہ ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حاجت اس کی ضروری پوری ہوگی ورنہ کون اپنے آپ کو برا کہلاتا ہے اکثر بزرگوں نے اس ختم شریف کو پڑھا اور خدا کے فضل سے اپنی مراد کو پہنچے ہیں۔(از جواہر خمسہ مؤلفہ غوث محمد گوالیاریؒ)

برائے ہر مہم مشکل از امام بونیؒ (شمس المعارف)

جب کوئی ایسی مہم پیش آوے کہ اس کی تدبیر سے عاجز ہو تو چاہئے کہ اس دعا کو تین روز برابر رات کی تنہائی کی شرط کے ساتھ ایک سو انتہ (۱۶۹) مرتبہ ہر روز پڑھے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُحَمَّدٍ وَّرِفْعَتِهٖ وَبِصِدْقِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّخَلَافَتِهٖ وَبِعَدْلِ عُمَرَ وَصَلَابَتِهٖ وَبِحَیَاءِ عُثْمَانَ وَسَخَاوَتِهٖ وَبِعِلْمِ عَلِیٍّ وَّشُجَاعَتِهٖ وَبِشُرْفِ فَاطِمَةَ وَنِسْبَتِهَا وَسَخَاوَةِ الْحَسَنِ وَرُتْبَتِهٖ وَبِشَهَادَةِ الْحُسَیْنِ وَغُرْبَتِهٖ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ یَا یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ

دعاء اور احکام یوم عاشورہ

جو کوئی عاشورہ کے دن ستر مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ نیز پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ عاشورہ کو درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھے (۱) اس دن کو بزرگ جاننا (۲) روزہ رکھنا (۳) فحش بات سے زبان کو روکنا (۴) اپنے اہل وعیال میں نفقہ کی وسعت کرنا یعنی کھانا پکوانا (۵) صلہ رحمی کرنا (۶) صدقہ دینا (۷) مسلمانوں کی زیارت کرنا (۸) سلام کرنا (۹) دشمن سے صلح کرنا (۱۰) جس سے قطع تعلق ہو اس سے میل ملاپ کرنا (۱۱) بال منڈوانا (۱۲) مہمان کے ساتھ افطار کرنا (۱۳) بھوکے کو کھانا کھلانا (۱۴) پیاسے کو پانی دینا (۱۵) جنازہ کے ساتھ جانا (۱۶) مریض کی عیادت کو جانا (۱۷) حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ستر مرتبہ پڑھنا (۱۸) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا یعنی اس کو کچھ دینا (۱۹) بلا قصد زیبائش کپڑے بدلنا (۲۰) غسل کرنا (۲۱) اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر پانی ڈالنا (۲۲) علماء کی زیارت کرنا (۲۳) ماں باپ کی خدمت کرنا (۲۴) اللہ تعالیٰ کے خوف سے گریہ و زاری کرنا اور آنسو بہانا (۲۵) مسلمانوں سے اخلاص کرنا (۲۶) جناب الٰہی میں دعا کرنا۔ دیگر جو کوئی عاشورہ کے دن یہ

دعا سات مرتبہ پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس سال موت کے صدمے سے محفوظ رہیگا۔ اور جس سال اس کی موت ہوگی اس کو پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی وہ دعا یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَاءِ وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا اَسْئَلُهُ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ (از جواہر خمسہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

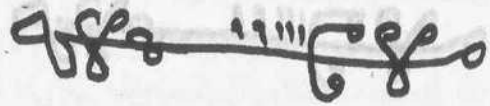
حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پاک رکھ کپڑوں کو ناپاکی سے اور قدم مار رضائے الٰہی میں ہر دم جب تجھ کو کچھ خوف ہو جن وانس سے تو پڑھ حسبی اللہ ونعم الوکیل اور جب ارادہ ہو طلب اخلاص کا تو سورۃ اخلاص پڑھ اور جب ارادہ ہو حفظ شر خلق سے تو سورۃ قل اعوذ برب الفلق پڑھ اور جب ارادہ ہو حفظ شر ناس سے تو سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھ اور جب کہ امن چاہے شرّ اعداء سے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ اَللّٰهُمَّ لَا تُشْتَغِلْ قَلْبِیْ بِسِوَاکَ پڑھ انشاء اللہ تعالیٰ تمام مقاصد میں کامیابی ہوگی۔ (ستر الجمیل)

(دعاءِ ارکشیہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الْقَدِيْمِ وَمَنْ اِسْمُهٗ عَظِيْمٌ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَرْكِيَاشٍ اَرْكِيَاشٍ كُلُّ شَيْءٍ دُوْنَ قُوَّتِهٖ ضَعِيْفٌ بِمُوَاشٍ مُوَاشٍ نَمُوْشٍ نَمُوْشٍ هُوْكَشٍ كُلُّ شَيْءٍ مُنْقَادٌ لِعَظَمَتِكَ ذَلِيْلٌ قَدْرُوْشٍ جَرْدُوَاشٍ اَنْتَ اَرْسَلْتَ الْمَلَائِكَةَ مِنْ عِنْدِكَ عَلَى الشَّيَاطِيْنِ رِيَاشٍ رِيَاشٍ مَارِشٍ مَارِشٍ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْحُكْمُ عَلَى الْكُلِّ كُوْشَاءٍ كُوْشَاءٍ كُوْشَاءٍ اَنْتَ اَهْلَكْتَ الْمُتَمَرِّدِيْنَ بِعَظِيْمٍ اَزَلِيَّتِكَ كُوْشَاءٍ كُوْشَاءٍ اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ اللَّطِيْفُ فَاسْتَجِبْ مِنِّيْ بِحَقِّ اَللّٰهُ اَنْتَ رَبِّيْ وَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاكَ تَبْقٰى وَتَنْفِيْ كُلَّ شَيْءٍ رَبُّ اِلٰهٌ قُدُّوْسٌ عَظِيْمٌ حَيٌّ قَيُّوْمٌ اَشْمَخْطِيْلَ مَخْطِيْلَ اَحْضِرْنِيْ بِمَلَائِكَتِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

اضمارِ دعوت یہ ہے

بعزیزعز اللہ وَبِعَظَمَتِہٖ قدرۃ اللہ ہوش ہوش کوش کوش قرموش قرموش عفر توش عفر توش

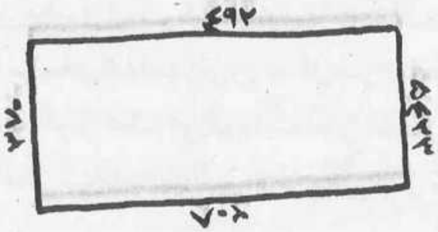


ادائیگی زکوٰۃ

دس سے بیس ایام میں بلا خلوت وروزہ وقت مقررہ تنہا پاک مکان ولباس سے ایک ہزار تعداد مکمل کرے دعوت ارکشیہ کی اور بطور ورد ہو سکے تو سو مرتبہ روز یا کم اکزم اکتالیس مرتبہ روز ضرور پڑھا کرے۔ پس تاثیر عمل کو دوام حاصل ہوکر تصرف کلی وجزوی رہے گا۔ پس دنیا کے تمام امور میں متصرف ہوگا اور ہر قسم فتوحات اور حاضری حاصل ہوکر کامل ہوگا۔ جن میں سے چند امور مندرجہ ذیل ہیں۔

حاضرات صادق غیر کاذب

نقش ذیل نابالغ بچے کی دائیں ہتھیلی پر بنا کر اس پر ایک مٹی کی پیالی صاف طیب تیل ڈالا ہوا ہو رکھ کر دعوت مع اضمار لکھ کر بچے کی پیشانی پر باندھیں اور دعوت پڑھتے رہیں تا آنکہ بارہ مؤکل سفید لباس صف اول اور بارہ مؤکل سبز لباس صف دوم میں حاضر ہوں پس ان سے دریافت کریں آیا وہ آج سوالات کے جوابات سے نوازیں گے یا نہیں اگر وہ اقرار کریں تو بہتر ورنہ اس روز رخصت کردیں۔ عمل ہذا جھاڑ وچھڑکا وکھلانے پلانے کسی امر کا محتاج نہیں ہے۔ نقش یہ ہے۔



بازیابی سحر نا معلوم

ایک تانبہ کا قلعی شدہ دیگچہ لیں اور اس کے حلقہ سے اوپر سے نیچے کو اضمار لکھیں اور نیچے والے حصہ میں نیچے سے اوپر کو یہ آیت (ولوترٰی اذ فزعوا الخ) لکھیں۔ پھر حلقہ پر سفید کپڑا باندھ کر بخور دیں اور دعوت پڑھ پڑھ کر مؤکلات کو حاضری مال کا حکم دیتے رہیں۔ تا آنکہ برتن میں آواز پیدا ہو۔ پس اس کو کھولیں امانت، سحر جادو، تعویز گنڈہ مدفون برتن میں موجود ہوگا۔

دفعیہ آسیب

آسیب زدہ کی ہتھیلی راست پر اضمار لکھیں اور بخور کرتے ہوئے دعوت پڑھتے رہیں۔ پس اس سے نام وقبیلہ وغیرہ جو کچھ چاہیں پوچھ لیں اور جو حکم چاہے لگائیں۔

جلب وطلب بے خطا

ایک موم بتی بڑی پر اضمار مع لکھیں اور منگل کی شب کو جلائیں بخور کرتے رہیں دعوت پڑھ پڑھ کر تصور رکھیں پس مطلوب حاضر ہوگا۔ اب شمع معمولہ بجھادیں تاکہ اس کا اضطراب دفع ہو۔

بغض شدید

ایک کاغذ پر آیت (والقینا بینھم العداوۃ الخ) لکھ کر سپتان کا بخور دیکر سات مرتبہ دعوت پڑھ کر طالب کو دے دیں کہ پاس رکھے پس طالب ومطلوب میں افراق وافتراق وانفراق واستفراق پیدا ہوجائے گا۔

معرفتِ سارق

ایک موٹے سرے والا کیل لیکر اس پر اضمار لکھ کر زمین میں گاڑ دیں اور مشکوک افراد اس کے اردگرد بٹھا کر ہر ایک پر دعوت سات مرتبہ پڑھ کر کیل پر ہاتھ رکھائیں چور کا ہاتھ چپک جائے گا۔

بستن مردوزن

پرانے جوتے کے چمڑے پر اضمار لکھ کر مؤکلات کو شہوت باندھنے کا حکم دیں اور دعوت

سات مرتبہ پڑھ کر مطلوب کی دلیز میں دفن کردیں۔

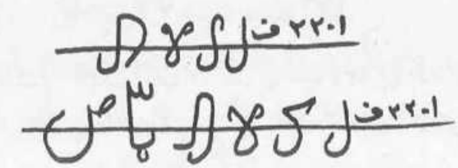
روانہ کردن چیزے بطرفِ مدفون

اگرکسی جگہ پر چوری کے مال، تعویز گنڈا، خزانہ یا کسی اور چیز کے دفن کا اشتباہ ہو اور اس مقام کی تصدیق چاہتا ہو تو کھوپڑی، لوٹا، طشتری لکڑی بے گرہ پر اضمار لکھ کر مؤکلات کو مقام مطلوب پر شے موجود پہچانے کا حکم دیں باذن اللہ مطلوبہ جگہ پر صحیح پہنچ جائے گی۔

انڈا روانہ کردن

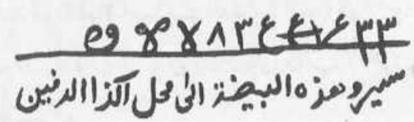
تازہ انڈے پر طلسم ذیل لکھ کر بخور دیتے ہوئے دعوت پڑھ پڑھ کر حکم دیتے رہیں پس مقام مدفون پر انڈا پہنچ جائے گا۔

طلسم یہ ہے:



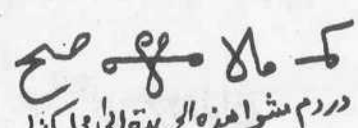
ترکیب ثانی بیضہ روانی

یا انڈے پر طلسم ذیل لکھ کر حسب دستور عمل کریں۔



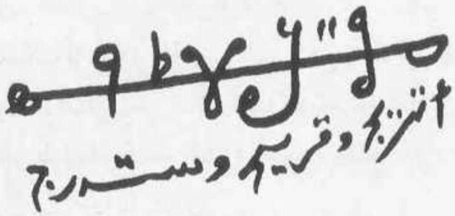
ترکیب عزیزانی جریدہ روانی

لکڑی کے ٹکڑے طیب پر طلسم ذیل لکھ کر حسب دستور عمل کریں۔

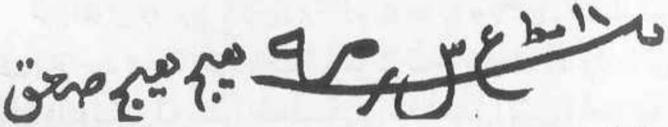


تحریک جمادات

دو پیالے اور ایک عصا لیں۔ ایک پیالے پر یہ طلسم لکھیں۔

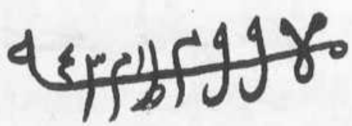


دوسرے پیالے میں یہ طلسم لکھیں۔

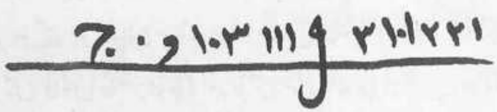


پہلی طلسم عصا پر بھی لکھیں۔ اور دونو پیالے اوندھے ان پر عصا رکھ کر دعوت پڑھتے ہوئے مؤکلات کو پیالے بجانے کا حکم دیتے رہیں۔ پس بہت اچھا ساز بجنا شروع ہوگا۔

اور اگر چاہے کہ ایک چیز دیگر کو توڑے تو ایک پیالہ سرخ رنگ پر طلسم ذیل لکھیں۔



اور ایک پیالہ شکن سبز رنگ پر یہ طلسم لکھیں۔



دعوت ارکشیہ پڑھ پڑھ کر پیالہ شکنی کا حکم دیں۔ باذن اللہ پیالہ شکستہ ہوگا۔

مبتلا کردن درحب

ایک لوہے کے ٹکڑے پر اضمار لکھ کر سات مرتبہ دعوت ارکشیہ پڑھ کر سے کے نیچے رکھ کر سور ہیں یاد رکھیں ناجائز مت کریں۔ ختم شد فضائلِ دعوت ارکشیہ۔

ارسالِ ہاتف

برق خاطف سے بھی سریع ہے۔ آزما کر دیکھیں۔ یہ دعا ایک سو نوے مرتبہ پڑھیں۔
پنجہ مریم۔ لوبان۔ گوگل۔ سندرس۔ اور زعفران کا بخور کرتے رہیں۔ دعا یہ ہے۔
یَا اَیُّھَا الظَّالِمِ الْقَلْبِ مِنْکَ فَزْعٌ جَلَّ الْخَالِقُ وَالنَّبِیُّ شَفَعٌ بِاَ لْکَافِ کَفَیْنَا کُمْ وَبِالْعَشَرَۃِ الْکِرَامِ اَتَیْنَا کُمْ وَاَنْتُمُ النَّارُ وَنَحْنُ الْمَاءُ طَفَیْنَا کُمْ یَاشَدِیْدَ الْبَطْشِ یَا جَبَّارُ یَا قَوِیُّ یَا قَرَارِیْطُ وَلَا تُحَوِّلُوا عَنْ طَرِیْقِنَا وَاَھْلِکُو اعْدُوَہٖ یَاشَیْحٍ یَا مَلِیْحٍ ہم تم کو اس طرح اجازت دیتے ہیں جیسے ہمارے شیخ نے ہم کو اجازت دی۔

ارسالِ ہاتف

سورہ اخلاص ہزار مرتبہ پڑھیں۔ ہر سینکڑہ کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ تُسَخِّرْلِیْ خُدَّامَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الْعَظْمِیَّۃِ عَبْدَکَ عَبْدَالرَّحْمٰنُ وَ عَبْدَکَ عَبْدُالْوَاحِدُ وَعَبْدُکَ عَبْدُالصَّمَدُ یَکُوْنُوْنَ لِیْ عَوْنًا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ وَھِیَ کَذَا وَکَذَا اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَۃَ اَلسَّاعَۃِ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ وَصَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

تسخیرِ مُخبرِ حقّی

چودہ ایام ریاضت تامہ روزہ ودیگر جملہ شرائط ریاضت اختیار کریں ہر شب کو اسماء ہزار مرتبہ پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد دعا سو مرتبہ پڑھیں۔ لبان اور زراوند طویل (ایک سرخی مائل لمبی جڑ) کا بخور دیں جب شائیں شائیں وغیرہ معلوم ہو تو دلیل اجابت ہے۔ کان کے قریب ہاتھ رکھ کر کہیں ہاں حاضر ہو گئے ہو۔ اپنا نام ونسب اور طریق حاضری سے آگاہ کرو جس جگہ پر جس وقت اور جس حال میں بلاؤں حاضر ہو جاؤ اور ماضی ضمائر الناس کی خبریں دو اسی طرح کمال پیار ومحبت سے وعدہ وعید کرلو اور پوچھ لیا کرو ان سے جو چاہو۔

اسماء یہ ہیں۔

کَمَشٍ کَمَشٍ ھَشْھَشٍ ھَشْھَشٍ کَگَشٍ کَگَشٍ شَمْلِیْخٍ شَمْلِیْخٍ اَجِبْ وَاحْضُرْ یَا خُدَّامُ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ وَاَخْبِرْنِیْ عَنْ مَّافِیْ ضَمَائِرِ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

دعا یہ ہے۔

یَا اَللّٰہُ یَا دَلِیْلُ یَا عَلِیْمُ وَسَخِّرْلِیْ مَنْ یُّخْبِرُ نِیْ عَنْ طَلَبِیْ بِقُدْرَ تِکَ وَبِحَقِّ اَسْمَآئِکَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ

حاضرات وجودی

سات یوم ریاضت کریں۔ اسماء سو مرتبہ پر رات پڑھا کرے اور اسماء بروف جلی لکھ سامنے ٹانکے رکھے۔ بعد سات ایام کے اسماء لکھ کر تعویذ بنا کر دائیں بازو سے باندھے رکھے۔ دوران عمل لبان، زراوند طویل، زعفران اور کزبرہ (کشنیز خشک) کا بخور کرتا رہے۔ بوقت ضرورت معمول کی ہتھیلی پر لکھ کر بخور مذکور کرے اور اسماء پڑھتا رہے پس فوراً حاضر ہو کر انشاء اللہ سوال وجواب بالصواب کرے گا۔ اسماء یہ ہیں۔ (طَاشِ طَاشِ ھَیُوشِ طَیُوشِ فَیْرُوشِ فَیْرُوشِ اَکْشِمِ اَکْشِمِ)

حاضرات ذاتی آئینہ

ایک آئینہ لیں اور اس کی پشت پر خاتم ذیل لکھیں باطھارۃ کاملہ جا بخور لبان وذکر (زراوند طویل) اور اپنے آپ کو مضبوط دل رکھو اور ذیل آیات لکھ کر اپنی پیشانی پر باندھیں۔
(وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرَاھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ

(انعام ۷۶) فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآئَکَ فَبَصَرُ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ سورۃ ق ۲۲)

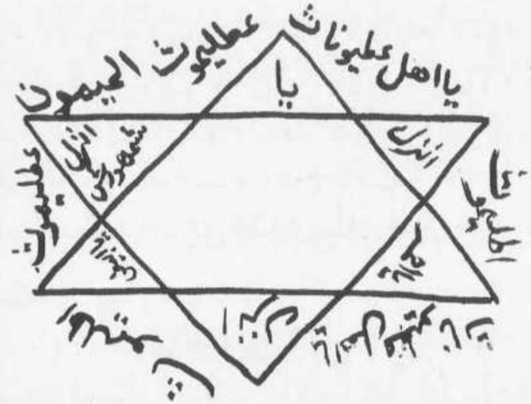
اور آئینہ میں دیکھتے ہوئے عزیمت پڑھتے رہیں تا آنکہ ایک بہت بڑا پردہ آئینہ میں نظر آئے گا۔ اور ایک آدمی بھی نظر آئے گا۔ پس اس کو تین مرتبہ عزیمت سنائیں پس وہ سر ہلا کر بن بولے سلام کرے گا۔ پس اس کو وعلیک السلام ومنک وفیک کہیں۔ اور کہیں کہ خدمت کرو میری جو میں تم کو حکم دوں۔ پس حکم دیں اس کو جو چاہیں۔

عزیمت یہ ہے:

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بِطَامٍ بِطَامٍ قَرُوْقٍ قَرُوْقٍ فَطُوْقٍ فَطُوْقٍ مَرْدُوْفٍ مَرْدُوْفٍ وَرْدُوٍ وَرْدُوٍ شَکُوْرٍ شَکُوْرٍ اَبُرُوْقٍ اَبُرُوْقٍ عَضَافِلٍ عَضَافِلٍ ھَیْدَرُوْسٍ ھَیْدَرُوْسٍ اَنْزِلُوْا یَا مَعَاشَرَ الْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِیَّۃِ اُنْزُلْ یَا اَبْیَضُ اُنْزُلْ یَا اَحْمَرُ اُنْزُلْ یَا شَمْھُوْرَشُ وَاکْشِفُوْا الْحِجَابَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ حَتّٰی اَرَاکُمْ بِعَیْنِیْ وَاُکَلِّمُکُمْ بِلِسَانِیْ وَاَسْأَلُکُمْ عَمَّا اُرِیْدُہٗ مِنْکُمْ لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآئَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرَاھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلُ

اَنۡعَجَلُ السَّاعَةَ السَّاعَةَ اِنَّهٗ مِنۡ سُلَيۡمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَلَّا تَعۡلُوۡا عَلَىَّ وَ اۡتُوۡنِىۡ مُسۡلِمِيۡنَ . (النمل ۳۰)

اور خاتم پشت آئینہ یہ ہے۔



اور ان کو روانہ کرنے کے لئے یہ پڑھے۔

بِخَنۡدَرُوۡمِ فَنۡدَرُوۡمِ خَنۡدَرُوۡمِ طَرِيۡقٌ نَضرِتُ بَيۡنَهُمۡ بِسُوۡرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيۡهِ الرَّحۡمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنۡ قِبَلِهِ الۡعَذَابُ اِنۡصَرِفۡ يُهَا الرُّوۡحُ الرُّجَانِيَّةُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيۡكُمۡ وَعَلَيۡكُمۡ

(نوٹ) عامل کے سر پر کسی شے دوڑنے اور وزن ڈالنے کی سی کیفیت ظاہر ہوگی۔ گھبرائیں نہیں یہ عمل کا تصرف وتاثیر ہے۔ از عبد الفتاح سید الطوخی الفلکی۔

استخارہ غوثیہ ام الکتاب

نصف شب کو وضو کر کے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھ کر اس کے بعد سورۃ فاتحہ واخلاص ودورد شریف وکلمہ تمجید گیارہ گیارہ مرتبہ اور گیارہ مرتبہ ہی یَاسَیِّدُ مُحۡیُ الدِّیۡنِ شَیۡخ عَبۡدُالۡقَادِرِ جِیۡلَانِیۡ شَیۡئًا لِلّٰہِ اس کے بعد دو رکعت نفل ہر رکعت میں اخلاص پچیس مرتبہ پڑھ کر ثواب جناب غوثیت مآب کو پیش کرے پھر دو نفل بہ نیت قضار حاجت پڑھے اور جب تکبیر تحریمہ کہے تو اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دے اپنے سوال کو قلب میں رکھے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے ایاک نعبد وایاک نستعین کا اتنا تکرار کرے کہ دائیں یا بائیں گھوم جائے۔ دائیں گھومے تو اقرار ہے کام کرے بائیں گھومے تو انکار ہے کام نہ کرے۔ پھر گیارہ مرتبہ اخلاص پڑھ کر دوسری رکعت میں اخلاص گیارہ مرتبہ کہیں دونوں رکعتوں میں عمل نہ کریں۔ ورنہ اعتقاد میں تذبذب پیدا ہوجاتا

ہے۔ بعد استخارہ حتی المقدور جناب غوثیت مآب کی نیاز دے استخارہ ہذا مجرب المجرب ہے۔

استخارہ

جو شخص کسی امر کا خیر یا شر معلوم کرنا چاہئے۔ تو بعد نماز عشاء کے وضو تازہ کر کے بستر پاک پر بیٹھ کر حضرت ﷺ پر سہ ۳ مرتبہ درود شریف بھیجے اس کے بعد دس مرتبہ سورۃ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر پھر سہ ۳ مرتبہ درود شریف پڑھ کر متوجہ بطرف قبلہ شریف ہوکر سو رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں ہر امر کا انجام بخوبی معلوم ہوجائے گا۔ استخارہ ہذا فقیر محبوب الٰہی کا معمول ومجرب ہے اور فقیر کے نزدیک اس سے بہتر کوئی استخارت نہیں ہے۔

حاضرات آئینہ مثل ٹی وی کے

اس عمل سے طالب بالواسطہ اور بلا واسطہ دیکھ سکتا ہے۔ لیکن خدمت و ریاضت نہایت لازم ہے۔ روح دار اور روح دار سے نکلی ہوئی ہر شے سے اجتناب کریں مثل ماہ رمضان کے روزے رکھیں۔ بجور اور جو کی روٹی تمہاری خوراک ہو۔ سحر و افطار کے وقت سفیدہ چینی کے پیالہ وغیرہ میں نقش مبارک کے گردا گرد دعوت زعفران اور عرق گلاب سے لکھیں۔ اور شکر یا نبات کے شربت سے دھو کر پیا کریں۔ ایک آئینہ مستدیرہ (گول) نہایت اعلیٰ بلور صافی کا لیکر اس کی پشت پر نقش لکھیں۔ اور ایک تانبہ کا پترا رقیق کہ اس کا قطر پچیس سنٹی میٹر ہو۔ وہ آئینہ کی پشت پر لگا دیں۔ اور ایک دوشاخہ سے اس کو باندھ لیں کہ ہاتھ میں پکڑا جا سکے۔ دوران عمل میں لبان۔ زراوند طویل۔ کشنیز خشک۔ جاوی (زعفران) مصطگی۔ سندرس۔ میعہ سائلہ ہر ہفت کا بخور کریں۔ ہر نماز کے بعد پچھتر مرتبہ اور رات کو تین سو گیارہ مرتبہ دعوت پڑھا کریں۔ موم بتی کی روشنی میں پڑھیں اور آئینہ کو دیکھ کر نظر جما کر پڑھا کریں۔ جب پڑھائی ختم ہو جائے تو موم بتی بجھا کر آئینہ کو دیکھ کر مصلّی کے نیچے رکھ دیں۔ دوسری نماز کے وقت پھر نکال کر بدستور عمل کریں۔ گیارہ روز عمل کریں۔

فارغ اوقات میں (یَا نُورُ یَا مُبِینُ یَاهَادِیُّ) کا ذکر بلا تعداد اور بلا انفصال متواتر کرتا رہے۔ یہاں تک کہ سو جائے۔ بقدر امکان قلیل نیند کرے پڑھتے وقت آئینہ دست چپ (بائیں) میں پکڑا کرلے۔ گیارہویں روز غروب آفتاب کے وقت آیت الکرسی تین مرتبہ اور سورۃ توبہ کی آخری دو آیات (لقدجاء کم رسول سے آخر سورہ تک) سات مرتبہ پڑھ کر اپنا حصار کرے۔ پھر سورۃ زلزلۃ سات مرتبہ جس میں لفظ (اشتاتا) تین مرتبہ تکرار کرے۔ اور ہر مرتبہ یہ اصراف عامر ساتھ پڑھا کرے۔

(اِنْصَرِفُوا یَا عُمَّارُ هٰذَا الْمَکَانِ حَتّٰی یُتِمَّ عَمَلِیْ وَسَاعِدُوْنِیْ عَلٰی قَضَا حَاجَتِیْ ثُمَّ عُوْدُوْا اِلٰی اَمَاکِنِکُمْ سَالِمِیْنَ اٰمِیْنَ) یہ اصراف تین تین مرتبہ پڑھا کرے۔ پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بخور جلائے آئینہ تھامے اور شمع جلا کر اس میں دیکھتا ہوا ایک سو پچاس مرتبہ دعوت پڑھے اگر کوئی شخص آئینہ میں نظر آئے تو سلام و دعا سے عمل کا آغاز کرے۔ اگر عمل جاری ہو جائے تو فبہا ورنہ بارہوں سے پھر ہر نماز کے بعد ایک سو پچاس مرتبہ اور ہر رات کو سات سو دو مرتبہ حسب دستو پڑھے۔ انشاء اللہ دوبارہ گیارہ روز اختتام سے قبل ایک خادم آئینہ میں حاضر ہوگا اور آپ کو سلام کرے گا پس اس اسلام وکلام سے کمال محبت سے طریق کامل و وعدہ وعید کرے۔ تو

اس کو ذیل اصراف سے رخصت کرو۔

اِنْصَرِفُوا بِسَلَامٍ عَلَیَّ اَنْ تَعُوْدُوا کُلَّمَا طلبتکم، جَعَلَ اللّٰهُ سَعِیَکُمْ مَشْکُوْرًا وَذَنْبُکُمْ مَغْفُوْراً، قَضَیْتُمُ الْحَاجَةِ وَبَلَّغْتُمُ الرِّسَالَةِ فاذا قُضِیَتُ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اَلْوَحَا اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَةَ

پس جب اللہ تبارک وتعالیٰ تم کو یہ توفیق دے دے تو للہ فی اللہ نوافل شکرانہ ادا کرے۔ اور آئینہ کو زرد رنگ کے پاک طاہر کپڑے کے تھیلے میں حفاظت سے رکھے۔

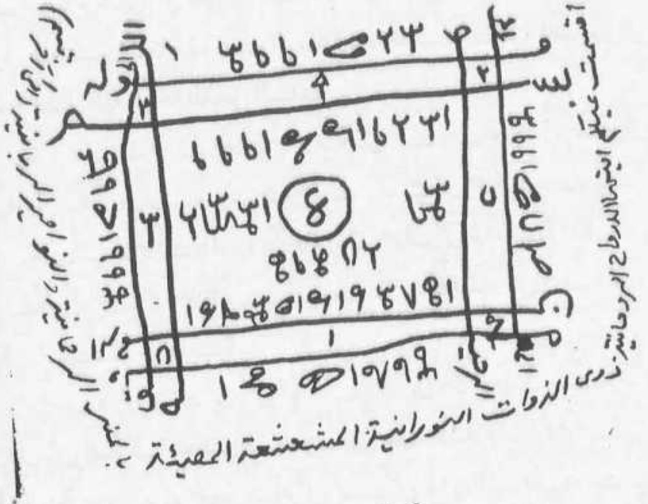
پس جب حاضرات کا ارادہ ہو تو ابتداء میں صرف عمل ہذا رات کو ہوگا آہستہ آہستہ جس وقت چاہے عمل کریں۔ بخور جلاتا رہے۔ پس خادم حاضر ہوگا ابتداء میں صرف اشارہ سے جواب دیگا پھر کلام کرے گا کہ سنائی دے گا۔

حسب دستور مندرجہ بالا عمل کیا کرے۔ اور صبح و شام سات سات مرتبہ دعوت کو ورد رکھے۔ اس میں الملک العظیم السید وسائیل علیہ السلام سارا کام کرتے ہیں۔ اگر ایک مرتبہ عمل نہ ہو تو دوسرے ماہ سعید سے پھر عمل کرے عمل ہذا بلا شک وشبہ درست ہے۔ اور اپنے آپ کو ہمیشہ طہارت ظاہری وباطنی سے مزین رکھا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر کرم خصوصی فرما کر تم کو اس نعمت عظمیٰ سے مزین کرے۔ نیز ایک درخت مثل انار کی گوند مسمی بہ لادن بھی مہیا ہو جائے تو شامل بخور کر لو زیادہ سریع ہے۔ از سید عبدالفتاح طوخی۔

دعوت عمل ہذا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوحَانِیَّةُ ذَوِی الذَّوَاتِ النُّوْرَانِیَّةِ بِحَقِّ اَهْطَیُوْهٍ اَهْطَیُوْهٍ بَهْطَیُوْهٍ بَهْطِیُوْهٍ جَهْطِیُوْهٍ جَهْطَیُوْهٍ دَهْطَیُوْهٍ دَهْطَیُوْهٍ هَهْطَیُوْهٍ هَطَیُوْهٍ وَهَهْطَیُوْهٍ وَهْطَیُوْهٍ زَهْطَیُوْهٍ زَهْطَیُوْهٍ حَهْطَیُوْهٍ حَهْطَیُوْهٍ حَهْطَیُوْهٍ طَهْطَیُوْهٍ بِحَنِیْنٍ اَنْزِلُوْا وَاکْشِفُوا اِلَیَّ کَشْفًا صَحِیْحًا یَاحَنِیْنُ قُفُوْهُمْ وَرُدُّوا اِلَیَّ سُوَالِی بِصَوْتٍ اَسْمَعُهُ مُشَافَهَةً وَاِشَارَةً اَنْظُرُهَا وَاَعْقِلُهَا اَجِبْ یَا اَیُّهَا الْمَلَاکَ وَسَائِیلُ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ بِحَقِّ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلٰهٌ وَدُوْدٌ عَلِیٌّ هَادِیٌّ حَکِیْمٌ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلسَّاعَةِ اَلسَّاعَةَ اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ بالف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

نقش پشت آئینہ یہ ہے۔



عملِ اخفاء

(یاقرشیا شرا بیا بھو بیا) اس اسماء کو ریت پر لکھ کر اس پر بیٹھ جائے اور یہ آیت پڑھے وجعلنا من بین ایدیھم سداومن خلفھم سعرا فاغشینہ فھم لایبصرون پھر شاھت الوجوہ کہے پھر کہے ''اے مؤکلو! پکڑلو ان کی آنکھوں اور بینائیوں کو اور پھینکد وان کو اندھیروں کے دریا میں یہاں تک کہ مجھے دیکھنے نہ پائیں'' صم بکم عمی فھم لایبصرون'' پس خاموش رہے اور کسی سے بات نہ کرے تو دشمنوں کی نظر سے پوشیدہ رہے۔ اور پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ یَا خَفِیُّ بِالُّطْفِ الْخَفِیِّ فَاِنَّ مَنْ اَخْفَیْتَہٗ بِخَفِیِّ لُطْفِکَ فَقَدْ خَفِیَ . اس کے بعد جہاں جائے گا سب سے پوشیدہ رہے گا۔ مگر جب کسی سے بات کرے گا فورا ظاہر ہوجائے گا اور اس اسم کی تاثیر جاتی رہے گی۔

سلیمانی ٹوپی

ایک ٹوپی ایسی بنائیں کہ اس کا اوپر کا حصہ بھیڑیئے کی کھال کا ہو اور نیچے کا حصہ بطخ کلاں کی کھال کا ہو۔ بعدازاں اس ٹوپی کے اندر کی طرف یہ اسماء لکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبِحُرْمَتِ یَمْلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُو طَطْ تَبْیُنُو نَسْ اَدَرْ فَطْیُو نَسْ کَشَا فَطْیُونَسْ یُو اَنَسْ بُوْسَ وَاسْمُ کَلْبُھُمْ قِطْمِیْر

وَّعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَ مِنْھَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَھَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ.

پھر ٹوپی روبرو رکھ کے اس پر ہزار مرتبہ مذکورہ بالا عمل ہی پڑھے۔ پھر درود شریف صلی اللہ علی حبیبہ محمد و الہ وسلم سومرتبہ پڑھے اور ٹوپی پر دم کرے۔ اور سنبھال رکھے دوسرے دن پھر عمل کرے۔ ہر جمعرات کو ٹوپی پہن کر آئینہ دیکھے اگر اپنا چہرہ نظر نہ آئے تو عمل مکمل ہوا۔ پھر بھی اکتالیس یوم تک عمل ضرور کرے۔ نوچندی بدھ یا اتوار سے عمل کا آغاز کرے۔ بعدازاں بوقت ضرورت ٹوپی پہن کر جہاں چاہے جائے وہ سب کو دیکھے گا مگر انشاء اللہ اس کوئی نہیں دیکھے گا یہ عمل نہایت مفید و مجرب ہے۔

کحلِ جنات

اگر ارادہ ہو کر جنات کو دیکھے اور ان کی باتیں سنے اور وہ تمہاری اطاعت کریں جو کچھ کہ تم کہو وہ کریں اور جو کچھ تم پوچھو تمہیں خبر دیں۔ تو ایک بکرا نر جوان بوک کی کھال پر اسماء ذیل لکھ کر ایک مٹی کے گورے برتن میں جلا کر سرمہ بنالیں۔ وہ سرمہ ڈالیں تو جنوں کو دیکھنے اور ان کی باتیں سننے لگ جائے گا۔ اور جب ارادہ ہو تو یہ اسماء مؤکلات و اسماء الٰہی پڑھے اور کہے بحق ھذا الا سماء علیکم ألا ما اَجبْتُمْ پس ان میں سے علماء تمہارے سامنے حاضر ہونگے۔ پس ان سے پوچھے جو چاہے۔ اور جب کوئی حاجت ہو تو مکان نظیف میں بیٹھ کر ہر نماز کے بعد سات مرتبہ یہ ہی اسماء پڑھے تین دن کہ یہ عمل کرے پس ان میں سے روحانیات تمہارے سامنے حاضر ہونگے۔ جو کہ ہر ایک ایک بہت بڑی جماعت کا سردار ہوگا۔ جب حکم تعمیل کریں تو شکرانہ کا سجدہ کرو اور سجدے میں تین مرتبہ یا مغیث اغثنی'' پھر سر اٹھا کر'' حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو الرب العرش العظیم '' پس حکم دے مؤکلات کو جو چاہے۔

اسماء مؤکلات یہ ہیں۔

اَحِبْ یَا کَسْفِیَائِیْلُ وَیَارَ قُیَائِیْلُ وَیَا مَرْ قِیَائِیْلُ وَیَا مَبْدَعَا ئِیْلُ وَیَا مِیْکَائِیْلُ وَیَا مَنْھَا ئِیْلُ وَیَارُو یَائِیْلُ وَیَا دَ ھُرْدَائِیْلُ وَ یَا مَطْرِ یَا ئِیْلُ وَیَا لَوْ مَرْ قِیَائِیْلُ وَیَا اَلْیَائِیْلُ وَیَا طُوطِیَائِیْلُ وَیَا ھَقْعِیَائِیْلُ وَیَا قَرْطِیَائِیْلُ وَیَا عَسْقَرْ یَائِیْلُ وَیَادَ حُیَائِیْلُ وَیَا قَلْدِیَائِیْلُ وَیَادَرْدِ یَائِیْلُ وَیَا مَرْقَدِ یَائِیْلُ وَیَادَقْیَائِیْلُ وَیَا مَرْقِیَائِیْلُ وَیَا جَبْرِ یَائِیْلُ وَیَا سَمْسَمَائِیْلُ وَیَا سَعْیَائِیْلُ

اور یہ اسماء الٰہیہ ہیں اکثر سریانی ہیں ان کو اسماء خلوۃ یا اسماء شمخوتید بھی کہتے ہیں۔

يَاشَمُخِيْثَايَا تَمُثِيْثَا شَمُخُوثِيَاوَيَامَذْهُورِ يَا وَيَا سَيْلِيْخُوثَا وَيَاشَمَرَ سِيَا و يَارَ مُوطِيُفِ وَنَارَسْتِ وَ يَا حَجْلَطَفِ وَيَا سُيَطَعَ النّورِفَاقْطَعْ مُهِمَّاتَفْتُحُ يَا طَفَفِ عَنْجِيْ وَبَاسِ هَيُكَفِيَالِ يَابَاقِيُ يَااللّٰهُ يَا اَدُونَائِيُ يَا اَصْبَاؤتُ يَا آلِ شَدَاىَ يَا طَهُوخِ يَا مَهْلِيُجِ الْقَوِىّ الْمَتِيِنِ يَاغِيَاثِ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا دَائِمُ الْاَبَدِ طَهُوِيَّةِ يَا غَلِيُظَطِ بَتَايَا عَطُوِيَّةِ عَسْطِيْنَا نَا طَلُوعُ مِنْ قَبُلَا مَرْقُودًا وَّدَهُورًا يَا شَلْطِيُخَ يَا طَهُرَ طَشَامَقَرّ يَا هُوِيُّةِ وَاهِ وَاهِ وَيَا شَمُغِيُثَا وَصَلّٰى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ امام بونی نے اپنی کتاب شمس المعارف میں ان اسماء کی بہت تعریف کی ہے۔

دخنۃ الجن صحیح و مجرب و معمول

یہ بخور اہل تسخیر کا خاصہ ہے۔ آبادی سے دور غیر آباد اور ویران جگہ پر رات کے وقت یہ دھونی دیں۔ تو وہاں جنات حاضر ہوکر کلام کرتے ہیں۔ اور اس دخنہ شریفہ کے عامل کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ لیکن ان سے خائف ہونا کسی طور بھی روا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اس دھونی والے کے دوست ہوتے ہیں اس کو ذرا بھی تکلیف نہیں پہنچاتے بلکہ اس کی ضروریات مہیا کرتے ہیں۔ دخنہ شریفہ کے تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے۔

سفید کبوتر کا خون۔ بھیڑیئے (ذئب) کی چربی۔ چرائتہ اعلیٰ مصفی میعہ سائلہ خالص ( ) چاروں اجزاء برابر وزن لیکر جدا جدا باریک کرکے ملا کر رکھیں۔ اگر گولیاں بنائے بغیر سفوف کی حالت میں رکھیں تو اور بھی بہتر ہے۔ مناسب مقام پر بخور کرتے ہوئے عزیمت ذیل پڑھتے ہیں۔ بقدرت الٰہیہ جنات شریفات تشریف لائیں گے۔ اس وقت دل کو قائم رکھ کر دلیری کے ساتھ ان سے گفتگو کرنی لازم ہے اور جو کچھ کہ دل میں ہے ان سے دریافت کرے۔ اور جو حاجت ہو بیان کرے تاکہ وہ مہیا کریں۔ عمل ہذا ذاتی و مجرب ہے نیز کتب معتبرہ مثل مخزن اکسیر و اسرار قاسمی وغیرہ میں بھی مندرج ہے۔ لہٰذ احسب دستور اعمال معمولہ اگر عمل ہذا سے ایک ہفتہ پہلے سے روزہ رکھنا شروع کرے اور روح دار وما خرج من روح کو ترک کرے تو دلیری قوت کلام استقامت اور جنات کی حاضری سریعہ نصیب ہوگی۔

عزیمت مذکورہ مندرجہ ذیل ہے۔

عَزَّمْتَ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ اُحْضُرُ وْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا بِحَقِّ تَوْرَيْتِ مُوسٰى وَزَبُوْرِ دَاؤدَ وَاِنْجِيْلِ عِيْسٰى وَفُرْقَانِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ ﷺ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا بِحَقِّ مِهْتَرْ سَيْلُمَانَ بِنْ دَاؤدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامَ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا

عزیمت ہزار مرتبہ مکمل کرکے جنات سے متکلم ہو۔

دخنۃ الاخبار

ذیل کا بخور سلگا کر سو جاؤ خواب تمام معاملت سے آگہی پاؤ گے۔ ترکیب تیاری یہ ہے کہ گدھے کا خون خشک میعہ سائلہ اور بھیڑیے کی چربی ہر سہ ۳ اجزاء ہموزن ملا کر تیار کرکے بوقت ضرورت کام میں لاؤ۔

دخنۃ التماثیل

جس مکان میں بخور کیا جائے۔ وہاں عجب عجب اشکال برنگ سبز نظر آئیں گی۔ جنہیں دیکھ کر ناظر دنگ رہ جائیں گے۔ ہوا بند مکان نسبتاً بہتر پایا گیا ہے۔ ترکیب یوں ہے کہ دلفین ماہی کی تخم۔ زنگار نحاس لاجورد۔ مشک طرامشیع (ایک قسم کا پودینہ ہے) ہر چہار پیش کوٹ کو ملا کر رکھو۔ وقت ضرورت بخور دیکر حیرتی کرنا کبھی نہ بھولو۔ (از اسرار قاسمی)

دخنۃ النوم

جس مجلس میں یہ بخور کیا جائے جملہ حاضرین پر نیند غالب آجاتی ہے اور فی الفور سو جاتے ہیں۔ ترکیب یوں ہے کہ تم لوتخم پودینہ۔ تخم گل لالہ۔ بزرالبنج۔ جند بیدستر۔ تخم جوز ماثل سیاہ۔ بلوط۔ صمغ توت اور شقیقل خام ہر ہشت کو باریک کرکے چنبیلی کے پانی سے گوندھ کر دیگ نحاس میں ڈال کر ایک ہفتہ لید میں دبا دو۔ ہر ہفتہ تازہ لید گھوڑے کی ڈالدیا کرو۔ چند ہفتوں میں اس سے بو آنے لگے گی پس نکال کر خشک کرکے رکھو۔ جب عمل میں لانا مقصود ہو تو تھوڑی سی روئی روغن گل میں تر کرکے اپنے نتھنوں میں رکھ لو پھر اس کا بخور چلاؤ جس جس کو اس بخور کی بو پہنچی وہ وہ سو گیا۔ (از اسرا قاسمی)

غذاءِ عاملین

بادام مقشر تازہ لیکر دودھ میں رات بھر بھگوئے رکھیں صبح نکال کر پاک کپڑے پر پھیلا کر دھوپ میں رکھ کر خشک کرلو پھر تازہ دودھ میں ملا کر دوسرے دن پھر دھوپ میں رکھو تقریباً ایک ماہ یونہی عمل کرو حتیٰ کہ موم کی مانند نرم ہو جائیں دودھ جذب نہ کریں اور دھوپ میں بھی خشک نہ ہوں۔ بلکہ نرم ہی رہیں۔ اب ان کے ہم وزن خشک کھجور یعنی چھوہارے پیس کر ملا دو پھر اس میں روغن بادام ملاؤ اگر روغن بنفشہ میسر ہو تو اس کی بجائے وہ ملا لو۔ تاکہ اس میں سٹرانڈ پیدا نہ ہو۔ پھر ایک ہفتہ پہلے سے ذیل مسہل سے اخلاط ردیہ کا تنقیہ کرلو۔ سات دن مسہل کے استعمال کے

بعد دن سیر گرم پانی پی کر پانی خارج ہونے پر ایک اخروٹ کے برابر یہ دوا کھلاؤ۔ اگر عمل میں کسی قسم کا قصور وقوع یاب نہیں ہوا ہے تو اکیس روز تک طعام کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اگر قصور وقوع پذیر ہوا ہے تو چودہ ایام محتاج طعام نہیں ہے۔ یہ عمل چلاکش۔ گوشہ نشین۔ مسافر اور قحط زدہ کے لئے فائدہ بخش ہے۔ اب اگر مکرر حالت سابقہ عامۃ الناس پر آنا مطلوب ہو تو دوبارہ پانی تھوڑا تھوڑا کر کے پیو اور مسہل لو۔ دواء ماکولہ سیاہ رنگ میں خارج ہوگی۔ اب تھوڑی تھوڑی غذا کھانی شروع کر دو حتیٰ کہ اصل مقدار پر پہنچ جاؤ۔ مسہل مذکورو معمول یہ ہے۔ (اسرار قاسمی)

ھوالشافی

سنائکی۔ مصطگی رومی۔ برگ گل سرخ۔ مویز منقی ہر چہار مساوی الوزن لیکر آب سادہ میں ملا کر جوش دیکر قدرے شکر سرخ ملا کر پی لیں۔ یہی طریق روز عمل کریں پھر دوا مسطور معروضہ معلومہ معمولہ استعمال کریں۔ وما علینا الا البلغ والحمد للہ۔

جدول قاضی الحاجات

یہ جدول سورۃ التوبہ شریفہ کی آخری دو آیات (لقد جاءکم رسول سے العرش العظیم تک) سے مرکب ہے۔ اس کے ہزار ہا فوائد وثمرات ہیں۔ چند ازالیثان زیب قرطاس ہیں۔

(۱) جو شخص صبح کو یہ آیات سات مرتبہ تلاوت کرے شام تک ہر صدمہ وہر قسم ہتھیار تیز تلوار بندوق وغیرہ حتیٰ کہ موت سے بھی مامون رہے۔ اگر شام کو تلاوت کرے تو تا صباح یہی حال رہے۔ اگر موت آئے بھی تو شہید ہو۔ جملہ بزرگانِ دین اور فقراء عظام وصوفیاء کرام اس مسئلہ پر متفق ہیں۔ اور عمل ہزار بار تجربہ شدہ خود فقیر سید محبوب الٰہی نور اللہ بانوا کا ہے۔

(۲) اگر تسخیر عام یا خاص مطلوب ہو تو شب جمعہ اوّل وآخر درود پاک دس دس مرتبہ اور یہ آیات سو مرتبہ پڑھے۔ ہر دس مرتبہ کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ اَنْتَ حَسْبِیُ عَلٰی فلان بن فلاں یا جمیع المخلوقات

اِعْطِفْ قلبہ اِلَیَّ پس مطلوب جلد تر حاضر ہوگا

یا خلق کا ازدحام عظیم ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

(۳) جو شخص قمر در عقرب میں لکھ کر پاس رکھے ہتھیار کسی قسم بھی اس پر اثر انداز نہ ہو۔ اور مرگ ناگہانی سے بھی مامون رہے۔

(۴) جو شخص جمعۃ المبارک کو لکھ کر پاس رکھے۔ جملہ تکالیف سے ایمن رہے اور روزی اس کی کشادہ ہو۔

(۵) مکان کے بالاخانہ میں لکھ کر لٹکائے چوری وآتشزدگی وغرق سے مامون رہے۔

(۶) سوداگری کے مال میں رکھے ہر قسم خیر وبرکت اور چور وڈاکو سے مامون ہو۔

(۷) ابن السبیل کے پاس ہو تو سلامت لوٹے۔

(۸) دکان میں ہو تو بکری خوب ہو۔ خیر وبرکت ہو۔

(۹) رکابی میں لکھ کر دھو کر فصل کو پانی دے تو فصل فراوان ہو

(۱۰) کشتی یا جہاز میں ہو تو غرق نہ ہو۔

(۱۱) لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر چھڑکے تو باغ کے پھل نہ گریں۔ اور بکثرت ہوں۔

(۱۲) پاس رکھ کر جنگ میں جائے لوگوں میں ہیبت اور فتح ہو

(۱۳) خطرناک مقام میں پاس ہو تو محفوظ وسلامت رہے۔

(۱۴) پاس رکھے تو مخلوق کی زبانیں بند ہوں اور غیبت سے باز آئیں۔

(۱۵) پاس ہو تو رنج والم جادو ٹونہ سحر وگنڈہ تعویز وموٹھ وہانڈی وغیرہ سے محفوظ رہے۔

(۱۶) پاس ہو تو مخلوق میں مقبول ومعروف ومعزز رہے۔

(۱۷) محبوس کے پاس ہو تو جس سے آزاد کراوے۔

(۱۸) دکان، مکان، کاروبار، وغیرہ بند ھا ہوا پر لکھ کر دھو کر چھڑک دے تو مکان ودکان کھل جائے۔ نیز آسیب زدہ جگہ سے آسیب بھی دفع ہو۔

(۱۹) زہر خوردہ کو پلانے سے شفاء ہو۔

(۲۰) جس کو پلائے وہ زنا شراب بدکاری سے باز آکر نیکی کی طرف مائل ہو۔

(۲۱) پتھری والے کو پلاتا رہے تو خارج ہو جائے۔

(۲۲) جس عورت کا نفاس رک گیا ہو دھو کر پلائیں صحت ہوگی۔

(۲۳) بانجھ کو لکھ کر باندھے اور پلائے تو اٹھراء عقرہ اور دیگر آسیبی امراض سے بھی نجات ہو۔ بچے مر جاتے ہوں تو تندرست رہیں حمل خشک ہو گیا ہو تو شفاء ہو۔ ناف پر باندھنے سے اسقاط کا احتمال دفع ہو۔

(۲۴) مرد ناراض ہو تو دھو کر پلائے تا کہ مہربان ہو۔

(۲۵) لکھ کر سر میں سامنے کی طرف رکھ کر جابر وظالم حاکم کے پاس جائے مہربان ہو۔

(۲۶) اگر کسی عورت سے نکاح مسنونہ کی خاطر لکھے مع اسماء طالب ومطلوب اور ایک لکھ کر آگ میں دفنا دے دوسرا ہوا میں لٹکا دے تیسرا پانی میں بہا دے چوتھا وزن کے نیچے رکھے پانچواں طالب اپنے پاس رکھے۔ پس ایک ماہ کے اندر اندر مستورہ مطلوبہ نکاح میں آجائے۔

(۲۷) یہ نقش مبارک و مسعود پاس ہو تو ہر وقت ہر حال اور ہر امر میں خدام نقش مبارک ہذا کے ممد و معاون ہوں

(۲۸) مقام درد پر لکھ کر باندھے تو درد موقوف ہو۔

(۲۹) آسیب زدہ مکان وغیرہ میں لکھ کر چاروں گوشوں میں لٹکائے تو آسیب دور ہو۔

(۳۰) آسیب زدہ کے گلے میں لٹکائے اور دھو کر پلائے تو صحت ہو۔

الغرض اس آیت مبارکہ کے بہت سے فضائل وفوائد اور برکات ہیں۔ عامل حسب حال اور وقت کی نزاکت کے مطابق جو کچھ نقش کی پشت پر یا نیچے لکھ دیگا انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔ مگر ظالم یاد رکھے کہ ظلم کا بدلہ ظلم ہی ہے۔ لہٰذا خدا سے ڈرتا رہے ناجائز مت کرے۔ نقش مبارک یہ ہے۔



طریقہ خاص تلاوتِ قرآن شریف

طالب بعد شرائط طہارت خلوت سے کہ کوئی شخص مخل خلوت نہ ہو دو رکعت نفل باادب پڑھ کر حضوریت قلب کے ساتھ بیٹھے اور قرآن شریف روبرو رکھ کر کلام ربانی کی عظمت اور اپنی ذلت کا ملاحظہ کرے اور دل کو تمام خطرات سے خالی کر کے حقیقت قرآنی میں کہ کلام نفسی حق کی صفت ہے متوجہ ہو اور اس مراقبہ میں کچھ دیر توقف کرے تا کہ خاطر جمع ہو جائے اور حضوریت حق جیسے شاگرد کو استاد کے سامنے ہوتی ہے یقیناً حاصل ہو پھر اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھ کر خشوع وخضوع سے ترتیل اور تجوید کے ساتھ کہ جیسا استاد کے سامنے پڑھتے ہیں پڑھے اور قرأت کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑے اور قرات میں خیال کرے کہ دل ضوبری اور منہ کی زبان دونوں پڑھتے ہیں اور اس ملاحظہ سے غافل نہ ہو اگر غفلت ہو جلدی اعوذ پڑھ کر دل کو حاضر کرے جب اس مشق سے خاطر جمع اور حضوریت حق حاصل ہو جائے تصور کرے کہ رونگٹا رونگٹا قرآن کی قرات کے لئے زبان بنگیا ہے اور ہر بن مو سے الفاظ نکلتے ہیں اور تمام قالب شجرۂ موسوی کا حکم رکھتا ہے عین قرات میں اس ملاحظہ میں مشغول ہو جب اس میں ملکہ ہو جائے اس کے بعد تصور کرے کہ حق تعالیٰ خود قاری کی زبان سے پڑھتا ہے اور وہ سنتا ہے پھر تصور کرے کہ سالک پڑھتا ہے اور حق تعالیٰ سالک کے کان سے سنتا ہے جب اس میں ملکہ ہو جائے اپنی قرات میں تصور کرے کہ حق تعالیٰ پڑھتا ہے اور خود سنتا ہے اور نہ یہ وجود سالک نہ وجود موجودات کچھ بھی نہیں ہے۔ ہاں ایک آواز ہے کہ ہر طرف سے آتی ہے اور سالک اس میں محو ہے اور جب یہ مرتبہ کمال کو پہنچ جائے فضل خدا سے امید ہے کہ معنی حقیقی اور اسرار قرآن اس پر منکشف ہو جائیں گے اور سالک اپنے مقصود کو پہنچے گا انشاء اللہ تعالیٰ طریقہ مذکورہ فقیر کو جناب قل ھو اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ المدفون بھڑوچ شریف ریاست گجرات ملک بھارت سے تلقین و تعلیم ہوا ہے۔

نسخہ خاص

جناب پیرومرشد قبلہ وکعبہ سیدی ومرشدی ومولائی سید محمود علی قل ھو اللہ شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ علیہ کی خاص عطاء گرامی ہے۔

آقا نے فرمایا: دفع علت کی دس حروف ہیں۔

ا ب ت ث ط ظ ف ک ل ی

جس جگہ درد ہو یا جو درد ہو اس کا نام مفرد حروف میں لکھ کر اس حروف دفع علت کی آمیزش کر کے باندھ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہوگی۔

مثلاً درد سر ہو تو لکھیں "درد سر دفع شود"

دردس ر   دف ئ ش ود   اب ت ث ط ظ ف ک ل ی

دِ اُ رِ بُ دِ ثُ سِ ثُ رِ طُ دِ ظُ فِ فُ عِ کُ شِ لُ وِ یٌ دِ

اب عبارت بنی۔

دارب دتس ثرط ظففع کشلوی د

یہ لکھ کر باندھ دیں انشاء اللہ کرم ربانی ہوگا۔ فقیہ اس طرح ہر درد کا مداوا کرسکتا ہے۔ سیفد کے بس کی بات نہیں ہے۔

برائے ہر قسم درد مرض

شب چہار دہم رمضان المبارک کو سفید پاکیزہ کپڑے پر زعفران وکافور وگلاب سے لکھ کر موم جامہ کرکے چرم پاکیزہ میں نگاہ کرکے رکھیں۔ جس کسی کو کوئی درد مثل دردل وجگر گردہ ومثانہ شش صدر سر دندان چشم وغیرہ یا تپ گرم یا تپ لرزہ ہو تو اس کو باندھ کر دعا کریں انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ حاملہ کے حمل کی حفاظت کو بھی مفید ہے۔ عسرولادت کا بھی دافع پیچش وزحیر واسہال شدید کا بھی دافع ہے۔ غرض خواص بے شمار ملاحظہ کرو گے۔ آیات کہ لکھ کر نگاہ رکھنی ہیں یہ ہیں۔

(محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء سے واجراً عظیما تک)

سورۃ الفتح میں آخری رکوع سے ملاحظہ کرلیں۔

آب شفاء

نافع الخلائق میں مندرج ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مسجد نبویؐ میں بیٹھا تھا کہ ناگاہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے سلام کیا حضور ﷺ نے جواب سے نوازا۔ اور فرمایا کہ کیا میں تم کو ایک درمان نہ سکھاوں کہ جو مجھ کو جبریل علی نبینا وعلیہ السلام نے بتایا ہے کہ تاکہ تم کو طبیب سے دوا کے لئے احتیاج نہ ہو۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا کہ بارش کا پانی برسات کے موسم میں برسا ہوا لو۔ اس پر سورۃ فاتحہ ستر مرتبہ اور آیت الکرسی ستر مرتبہ اور سورۃ قدر (انا انزلنا) ستر مرتبہ سورۃ کافرون ستر مرتبہ اور سورۃ اخلاص ستر مرتبہ اور سورۃ فلق ستر مرتبہ اور سورۃ ناس ستر مرتبہ اور ان پر ہر ہفت کلمات الٰہیہ کے پڑھنے سے پہلے ستر مرتبہ درود پاک اور بعد میں بھی ستر مرتبہ درود پاک ہے۔ پس اس کو عزیز از جان رکھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی پے در پے سات روز مسلسل اس کو پلائے۔ خدا کی قسم جس نے مجھ کو رسول بنا کر بھیجا مجھ کو جبرائیل نے بتایا کہ خدا تعالیٰ اس آدمی سے بیماری اٹھالے اور زحمتہائے بدن تمام اعضاء واستخوان رگہائے سے مرض کو نکال دے۔ اور جو کوئی زحمت لوح محفوظ پر لکھی ہوئی اس عبد کے حق میں ہو۔ اللہ تعالیٰ مٹوا دے۔ اور اس خدا کی قسم ہے کہ جس نے مجھ کو نبوت کے ساتھ بھیجا ہے۔ لاولد اس کو پیوے تو فرزند صالح مولود ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

صلوٰۃ تسبیح

ایک مرتبہ جناب عباس رضی اللہ عنہ جناب نبوت مآب ﷺ کی خدمت میں روئے کہ میں بوڑھاپے میں مسلمان ہوا ہوں۔ کچھ عبادت نہیں کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا نماز تسبیح ہر روز پڑھو۔ نہیں تو ہفتہ میں ایک مرتبہ نہیں تو ہر مہینے نہیں تو ہر سال یہ بھی نہ ہو سکے تو تمام عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لو۔ جو یہ نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بال بال دوزخ سے بچائے گا۔ اور تین ہزار برس کی مقبول عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاوے۔ اور بہشت میں اس کے لئے چار ہزار شہر تعمیر ہوتے ہیں۔ اور حور وقصور غلامان سے اور باغہائے گونا گون سے مزین ہوتے ہیں۔

یہ نماز چار رکعت ہے۔ دن میں ایک سلام سے اور رات کو دو سلام سے۔ تکبیر تحریمہ اور ثناء کے بعد پندرہ دفعہ سید التسبیح پڑھے پھر تعوذ وتسمیہ اور قرات کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ پھر رکوع کی تسبیح کے بعد دس مرتبہ پڑھے پھر قومہ میں دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدہ میں دس مرتبہ پڑھے پھر جلسہ میں دس میں مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پڑھے۔ اس طرح ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوئی اور چار رکعت میں تین سو مرتبہ ہوئی۔ جو کوئی یہ نماز ایک مرتبہ پڑھے اس کو تما فرشتوں۔ جنوں۔ پریوں اور انسانوں کی عبادت کو ثواب ملے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے۔ اور بروز حشر فرشتے اور پیغمبر اس کا استقبال فرماویں۔ ثواب اس نماز کا کثیر ہے مختصر لکھا گیا ہے۔

فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ تمام کلام سے اللہ تبارک وتعالیٰ کو چار کلمات سب سے عزیز ہیں۔ سبحان اللہ۔ الحمدللہ۔ لا الہ الا اللہ۔ اللہ اکبر۔ اور سید التسبیح بھی یہی ہے یعنی۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اور فرمان نبوی ﷺ ہے کہ جو اس کو ایک مرتبہ کہے اسے دس ہزار بردے آزاد کرنے کو ثواب ملتا ہے اور دس ہزار گھوڑوں سے جہاد کرنے سے بہتر ہے اور صبح اٹھنے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔ والحمد اللہ

عزلِ ظالم وستم کش

ایسا ظالم وجابر کہ مخلوقِ خدا اس سے عاجز آ گئی ہو۔ اس کے لئے یہ عمل کریں ناحق مت کریں۔ شب جمعہ کو بعد نماز عشاء تنہائی میں باوضو ہوکر یہ درود پاک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

اور ہر سو مرتبہ کے بعد یہ کلمات تین تین مرتبہ پڑھے۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَسْتَجِیْرُبِکَ مِنْ ظُلْمِ فلاں بن فلانہ فَخُذْلِیْ حَقِّیْ مِنْہُ

پس وہ شخص والی ولایت ہی کیوں نہ ہو اس پر ایسا ویل نازل ہوگا کہ اس کا جینا وسنبھلنا محال ہو جائے گا اور اخیر کار اس مقام یا نوکری یا درجہ سے معزول ہوکر علاقہ چھوڑ جائے گا۔ عمل مجرب ومعمول وصحیح ہے۔ از مجربات دیربی مؤلفہ امام احمد کبیر دیربی رحمتہ اللہ علیہ۔

بندش زبان

اگر چاہے کہ لوگ اس کی برائی نہ کریں۔ اور جب بھی ذکر کریں تو نیک نامی کے ساتھ کریں۔ تو قمر درحمل یا قمر درسرطان یا قمر درمیزان یا قمر درجدی میں سنیچر کے روز زحل کی ساعت میں یہ مربع مع عزیمت ذیل لکھ کر پاس رکھو۔ مربع یہ ہے۔

ج	ا	ع	ل
۷۱	۲۹	۷	عقد لسان فلان بن فلانہ
۲۸	۶۸	۳	۵
۲	۶	۲۷	۶۹

الذی خلق السموت والارض وانزل من السماء ماء سے سالتموہ تک

اومن کان میتا فاحییناہ یکاد البرق یخطف ابصارھم سے قدیر تک

دَخَلْتُ عَلَیکُم یَا مَعْشَرَ الآدَمِیِّیْنَ کَمَایَدْخُلُ الْمَوتُ الْعَاجِلُ وَحَبَسْتُ اَلْسِنَتَکُمْ کَمَا حَبَسَ اللّٰہُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَرَمَیْتُکُمْ بِسِہَامِ الْجَبَرُوْتِ کَمَا یَرْمِیْ بِہِ الْمُلْکُ فِی الْمَلَکُوْتِ الْاَعْلٰی وَدَخَلْتُ عَلَیْکُمْ کَمَایَدْخُلُ عِزْرَائِیْلُ عَلَی الْاِنْسَانِ اللّٰہُ الْجَاعِلُ اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَعِبْرَۃً لِاُولِی الْاَبْصَارِ

برائے عداوت

اگر کسی کی باہم کھٹ پٹ کرانی مقصود ہو تو جھٹ پٹ اس نقش کو تین روز تک نئے چراغ میں روشن کریں۔ فتیلہ ہر شام نیا لگادیں تیل جب بھی کم ہو اور ڈالدیں۔ پھول عطر اور مٹھائی چراغ کے پاس رکھیں۔ اور ایک نقش لکھ کر مطلوب کی رہ گذر میں دفنا دیں۔ پس جو تے پیزار مار دھار شروع ہوگی اور کبھی بھی میل نہ ہوگا۔ مگر خدا کرے جو اس عمل سے ظلم کرے یہ عمل اسی پر الٹا پڑے۔ نقش یہ ہے۔

یا رفتمائیل والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء

۳۳ + ۲۲	۴۷ + ۲۲	۴۴ + ۲۲	۴۱ + ۲۲
۴۵ + ۲۲	۴۰ + ۲۲	۳۲ + ۲۲	۴۶ + ۲۲
۳۹ + ۲۲	۴۲ + ۲۲	۴۹ + ۲۲	۳۵ + ۲۲
۴۸ + ۲۲	۳۶ + ۲۲	۳۸ + ۲۲	۴۳ + ۲۲

یا ارحمائیل یا رفتمائیل عداوت افتد در میان فلاں بن فلانہ و فلاں بن فلانہ ہمدائی البغض الشدید افتد کہ تا یوم قیامت میل نشود بحق حفظہ النقش العظیم العجل العجل الوحا الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ الساعۃ

دشمن کو زدو کوب کرنا

ہر ماہ کی چودھویں رات کو آٹھ بجے سے مسجد یا چھت مکان یا جنگل میدان میں کاغذ قلم اور دوات لیکر بیٹھ جائے۔ آسمان کی طرف نظر رکھے جب ستارہ ٹوٹے فوراً کاغذ پر حرف قاف

صرف ایک مرتبہ اس طرح "ق" لکھ لے۔ اور تعویز بنا کر بازو پر باندھ لے۔ جب دشمن کو زدو کوب کرنا مقصود ہو تو ایک کاغذ پر اس کا نام اور حرف قاف بشکل مسطور لکھ کر بوقت شب اس پر مارنا شروع کردے۔ جس قدر یہاں مارے گا ہمیں قدر عدو مقصود کو غائبانہ پاپوش پڑیں گے کہ تنگ آجائے گا۔ گھر والے علیحدہ پریشان ہوں۔ دشمن کو مارنے والا نظر نہیں پڑے گا۔ اپنی موجودگی اس قریہ یا شہر میں نہ رکھے۔ بلکہ ایسے موقع پر دوسرے مقام پر چلا جائے۔ وہاں سے یہ کام کرے۔ ایک مرتبہ سے زیادہ نقصان نہ پہنچائے۔ جس وقت وہ معافی چاہے فوراً معاف کردے۔ کیونکہ بزرگوں کا فرمان ہے کہ غصہ کے وقت صبر سے کام لینا چاہئے۔ للہذا جس قدر بدلہ شرعاً جائز ہو اسی قدر کام کرے۔ یہ عمل ہوسکتا ہے کہ پہلی مرتبہ ہی ہوجائے ورنہ ہر چودھویں کو بنا کر کرکے دیکھے جب تعویز کام کرنے لگے تو پھر ساری عمر کافی ہے۔

دشمن پر جن مسلط کرنا

امام الغزالی الاوفاق میں فرماتے ہیں کہ اگر دشمن پر جن مسلط کرنا ہو تو ایک موم کی صورت بنا کر اس پر مربع ذیل لکھ کر جمعہ کے دن مسجد میں دفنا دے۔ مربع یہ ہے۔

۲۴۲	۲۵۵	۲۵۲	۲۴۹
۲۵۳	۲۴۸	۲۴۳	۲۵۴
۲۴۷	۲۵۰	۲۵۷	۲۴۴
۲۵۶	۲۴۵	۲۴۶	۲۵۱

ھلاکت اعداء

اگر شرعاً جائز قتل ہو تو یہ نقش رصاص اسود (سیسہ) پر لکھ کر سرخ لہسن اور ہینگ کی دھونی دیکر ذیل کی دعا انیس مرتبہ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھ کر اس پر پھونک کر آگ کے قریب دفن کردے جہاں گرم رہے۔ خیال رہے پگھلنے نہ پائے کہ اس کے پگھلتے ہی معمول ہلاک ہوگا۔ اور خدا کے ہاں عامل سے مطالبت ہوگی۔ نقش مکرم و معظم یہ ہے۔

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم	فلان
اللہ	الرحمٰن	الرحیم	فلان	بسم
الرحمٰن	الرحیم	فلان	بسم	اللہ
الرحیم	فلان	بسم	اللہ	الرحمٰن
فلان	بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم

اور یہ دعا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم . بِسْمِ اللّٰہِ الْحَیِّ الْقَیُّومِ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ . وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ فِیْ فُلَانٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اِنَّہٗ اِنْ کَانَ یَرْجِعُ عَمَّا ھُوَ فِیْہِ فَاھْدِہٖ وَوَفِّقْہُ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّہٗ لَا یَرْجِعُ فَاَنْزِلْ عَلَیْہِ بَلَائِکَ وَسَخَطِکَ وَغَضَبِکَ وَاَھْلِکْہُ یَا قَاھِرُ یَا قَھَّارُ یَاقَادِرُ یَا مُقْتَدِرُ یَااَللّٰہُ

زنا سے باز رکھنا

زانی یا زانیہ کے بدن کا کپڑا لیکر اس پر یہ آیت لکھے یا ایھاالذین آمنو اوفو بالعقود احلت لکم بھیمۃ الانعام سے یحکم مایرید تک ۔ پھر اس پر یہ لکھے اللھم بحق ھذ الایۃ الشریفۃ امسح الزنا والزیغ عن قلب فلاں بن فلاں / فلاں بنت فلاں فانک فعال لماتریر وانت ارحم الراحمین پھر سات مرتبہ آیت وعبارت کپڑے پر پھونکے ۔اور نامعلوم قبر پر جس پر کوئی نہ آتا ہو اس قبر میں دفن کردے اور کہے یا اللہ جس طرح یہ قبر والا مرگیا اس طرح زنا کی خواہش فلاں بن فلاں کے دل سے ختم کردے بحق لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ۔

برائے ملازمت

کسی کوری ٹھیکری پر یہ نقش لکھ کر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر کسی کوئیں میں ڈال دیں۔
اللہ تعالیٰ غیب سے کوئی شخص پیدا کریگا جو ملازمت کی پیشکش کریگا پس قبول کرلو۔

١٠	٩	١
٧	روزگار ماگردد	١٣
٣	١١	٦

برائے ملازمت (طب روحانی دہلوی)

اگر کسی عہدہ ملازمت پر بہت سے امیدواروں کی درخواستیں گزر چکی ہوں اور ان میں سے کوئی امیدوار چاہے کہ میری درخواست منظور ہو تو تین روز تک ہر روز سات ہزار مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سارے امیدواروں میں سے اس ختم کا پڑھنے والا عہدہ ملازمت پر قائم کیا جائے گا۔

آیت شریفہ یہ ہے ۔ رَفَعَ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ۔ یہ آیت سورہ یوسف کی ہے وہاں سے تصحیح کرلیں۔

دم برائے ہر موذی جانور

سورۃ الشعراء کی آیت شریفہ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ اس امر میں نہایت اعلیٰ ہے۔ اگر کوئی شخص پیر کے دن سے شروع کرکے منگل کے دن ختم کرے اور عصر کی نماز کے بعد اکہتر مرتبہ آیت بالا پڑھے مع گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اول وآخر کے پڑھے ۔ یہ زکوٰۃ اس آیت کی ہے اب جب چاہے دن کے وقت تین مرتبہ آیت مذکورہ پڑھ کر انگلیوں پر دم کرے اور بھڑ وغیرہ ان انگلیوں سے پکڑے انشاء اللہ وہ جانور ڈنگ نہ مارے گا اگر مارے گا تو زہر نہ چڑھے گا تکلیف نہ ہوگی۔ دم کرنے کی ترکیب یہ ہے جس جگہ ڈنگ مارا ہو وہ چٹکی سے دبائے اور تین مرتبہ آیت مذکورہ پڑھ کر پھونکے دوسری مرتبہ سات دفعہ تیسری مرتبہ گیارہ دفعہ چوتھی دفعہ اکیس مرتبہ دم کرے تکلیف دور ہوگی انشاء اللہ ۔

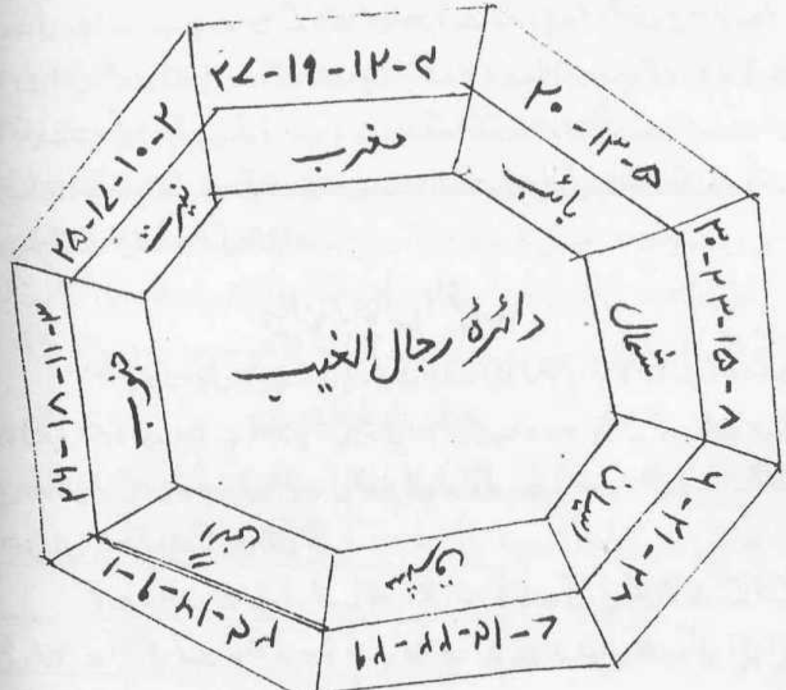
بیان رجال الغیب

معلوم ہو کہ رجال الغیب میں ایک غوث الوقت (جو کہ تمام دنیا کا ہوتا ہے) اور سات اوتا (جو ہر اقلیم کا ایک ہوتا ہے) اور چالیس ابدال اور ستر نجیب اور دوسو بیالیس نقیب وغیرہ ہوتے ہیں اور اس طرح ان تمام رجال الغیب کی تعداد تین سو ساٹھ ہے یہ مقدس ہستیاں روزانہ مختلف سمتوں میں جمع ہو کر ایک کچہری لگاتی ہیں۔

غوث عدالت کرتا ہے اور قطب بطور وکیل تمام کائنات کی رپورٹیں غوث کے آگے پیش کرتا ہے اگر کبھی غوث حاضر نہ ہو تو قطب عدالت کرتا ہے اور ابدال بطور وکیل اپنی رپورٹیں پیش کرتے ہیں۔

عامل کو چاہیے کہ ہر اعمال خیر وشر میں سمت رجال الغیب کا خیال رکھے۔ جس سمت رجال الغیب ہوں اول ان کو سلام کہے ان کو انہی پشت کی طرف یا بائیں طرف رکھے۔ اگر سامنے یا دائیں جانب ہوں تو تمام عمل مثل مقناطیس صلب ہوجاتا ہے نقشہ رجال الغیب یہ ہے یادر ہے حساب رجال الغیب چاند کی تاریخ کے مطابق ہے اور چاند کی تاریخ طلوع قمر یعنی مغرب سے شروع ہوجاتی ہے۔

سلام رجال الغیب یہ ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَارِجَالَ الْغَیْبِ وَیَا اَرْوَاحَ الْمُقَدَّسَةِ اَغِیْثُوْنِیْ بِغَوْثَةٍ وَانْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَةٍ یَا رُقَبَآءُ وَیَا نُکَبَاءُ وَ یَا نُجَبَآءُ وَ یَا اَبْدَالُ وَیَا اَوْتَا دُوَ یَا اَقْطَابُ وَیَا قُطْبَ الْاَقْطَابِ اُمْدُ دُنِیْ فِیْ ھٰذَالْاَ مْرِ سَلَّمَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰ خِرَةِ بِحَقِّ سَیِّدَ نَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ.



دعوتِ رحمانی (۱۴۲۰ھ-۴-۶)

ترکیب دعوتِ رحمانی : ایک چلہ اس کی زکوٰۃ دے ہر شب اکیاسی بار پڑھے اوّل و آخر سو سو بار درود شریف شرائط عمل و عامل۔

تنہا مکان ہو پڑھتے وقت عود اور لوبان کا بخور کرے منہ میں الائچی رکھے اور تا اتمام چلہ گوشت مچھلی انڈا پیاز لہسن وغیرہ کھانا بالکل موقوف کردے۔ جس مکان میں عمل شروع کرے۔ پڑھتے وقت اس میں چراغ نہ جلائے۔ اول شب جمعہ کو جو عروج ماہ سعیدہ میں واقع ہو غسل پاک کرے اور کپڑے پاک پہنے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر سید الاستغفار سات مرتبہ پڑھے پھر سو مرتبہ درود شریف پڑھے پھر اس کے بعد اپنے معبود حقیقی کی طرف کا دل متوجہ ہوکر دعاء رحمانی شروع کرے۔

واضح ہو کہ جو کچھ اسرار اس کی برکت سے بیداری یا خواب میں ظاہر ہوں ان کو سوائے اپنے مرشد کے کسی سے بیان نہ کرے یہ دعاء رحمانی کمال سریع التاثیر ہے اس کے پڑھنے والا دنیا میں کبھی محتاج نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے کو غیب سے روزی عطا فرماتا ہے کوئی نہیں جانتا کہ کہاں سے کھاتا ہے اور کیونکر اس کا کام چلتا ہے۔ اس کی برکت سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔ سینہ میں نور پیدا ہوتا ہے سرورِ کائنات ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ جلشانہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ گناہوں سے بچتا ہے وباء اور بلاء دور ہوتی ہے۔ جو شخص جس حاجت کے لئے گیارہ مرتبہ پڑھ کر دعاء مانگے گا قبول ہوگی چاہئے کہ اس دعاء کو کبھی ترک نہ کرے حضرت شیخ احمد کاشانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفات میں لکھتے ہیں کہ جب کسی جگہ وباء یا بلاء نازل ہو تو چند آدمی مل کر اس دعاء کو تین روز پیہم ایک ہزار ایک سو پچاس مرتب مع اوّل و آخر سو سو مرتبہ درود شریف پڑھیں جب تین دن پورے ہو جائیں کچھ کھانا پکوا کر اللہ کے واسطے مسکینوں کو کھلائیں اور دعاء مانگیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ بلاء یا وباء دفع ہوگی اور پھر کبھی نہیں آئے گی۔ یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ اور ہر امر کے واسطے مفید ہے۔ یہ دعاء ہر سلسلہ کے بزرگان دین پڑھتے چلے آئے ہیں قادریہ چشتیہ کے علاوہ سلسلہ نقشبندیہ میں یہ سینہ بہ سینہ چلی آتی ہے اور اپنے خلفاء کو تعلیم کرتے ہیں تاکہ دنیاوی تنگدستی کی وجہ سے کہیں یاد الٰہی سے غافل نہ ہو جائیں۔ جو اکابر دین اس خزانہ غیبی کو پڑھتے اور پڑھاتے آئے ہیں ان کے نام نامی یہ ہیں شاہ احمد اللہ علاؤالدین کاشانی امام فخرالدین رازی امام غزالی غوث محمد گوالیاری۔ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری خواجہ غریب النواز معین الدین چشتی اجمیری خواجہ شیخ فریدالدین گنج شکر۔ سید محی الدین شیخ عبدالقادر شاہ جیلانی غوث صمدانی قدس اللہ اسرارھم۔ اور جناب غوث اعظم پیران پیر دستگیر سے سلسلہ وار تلقین ہوتا ہوا شیخ صل علی شاہ و شیخ قل ھواللہ شاہ اور فقیر سید محبوب علی شاہ اور پیر خواجہ حافظ عبدالغنی صاحب کو تعلیم ہوتا آیا ہے۔ اور وہ بابرکت دعاء رحمانی یہ ہے۔

دعاءِ رحمانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اِلٰھِیْ اَنْتَ بَھَآءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اِلٰھِیْ اَنْتَ زَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اِلٰھِیْ اَنْتَ قَیُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَمَنْ عَلَیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَمِنْکَ الْحَقُّ وَلِقَائِکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَااَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰیھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا اَللّٰھُمَّ سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَسْئَلُکَ التَّوْبَۃَ فَاغْفِرْلِیْ وَتُبْ اِلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا شَکُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّذْکُرُکَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّیُسَبِّحُکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا. اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدَیْکَ جَارٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَائِکَ ھٰذِہٖ یَدَایَ بِمَا کَسَبَتْ وَھٰذِہٖ نَفْسِیْ بِمَا اجْتَرَحَتْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ عَمِلْتُ سُوْءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمَ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ طرف آسمان نظر کرے اور گیارہ بار کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا پھر گیارہ بار سُبْحَانَ اللّٰہ پھر گیارہ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پھر گیارہ بار لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر گیارہ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور پھر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْجَلَالِ وَالْقُدْرَۃِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ فَاِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْبَائِسِ الْمِسْکِیْنِ وَاَدْعُوْکَ دُعَاءَ الْمُفْتَقِرِ الذَّلِیْلِ فَلَا تُخَیِّبْنِیْ بِدُعَآئِکَ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَاَکْرَمَ الْمُعْطِیْنَ. اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفُوْا فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ. (از جواہر خمسہ شریف)

چند ضروری ہدایات

روایت ہے کہ فرشتے بعد نماز عشاء کے بندوں کے دفتر آسمان پر لے جاتے ہیں اور تمام نیک وبد عرض کرتے ہیں۔ پس جو شخص مغرب وعشاء کے درمیان ہوتا ہے تو فرشتے اس کے آسمان میں معلق رہ جاتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں کہ تجھ پر خدا کی لعنت ہوا اور جیسا تو نے ہم کو آسمان میں معلق کیا تو دوزخ میں معلق کیا جاوے۔ اٹھ اور نمازِ عشاء پڑھ تا کہ ہم کو آسمان میں راستے ملے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بعد نماز مغرب بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار پڑھے اگر اس رات میں مرے گا تو شہید مرے گا۔ اور روایت ہے کہ جو بندۂ مؤمن وضو سے سوئے فرشتے اس کی روح کو زیرِ عرش سجدہ کرواتے ہیں اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کی روح کو اس میں لوٹاتے ہیں اور جو بے وضو سوئے آسمان والے اس کی روح کو رستہ نہیں دیتے بلکہ طعن کرتے ہیں پس چاہئے کہ ہمیشہ باوضو سوئے اور بھی روایت جو شخص وضو سے ہوتا ہے بدلے میں ہردم کے دفتر اعمال میں نیکی لکھی جاتی ہے۔

اور معلوم ہو کہ جو شخص علمِ عملیات کو حاصل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ ابتداء عمل سے کئی ماہ پہلے آیت الکرسی کا ورد شروع کردے کیونکہ عامل کے اکثر جنات وشیاطین دشمن ہوجاتے ہیں۔ اور آیت الکرسی پڑھنے سے پھر یہ یہ جنات نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور جاننا چاہئے کہ جنات ہر جگہ موجود ہیں جنگل آبادی وغیرہ۔ اگر خدا تعالیٰ انسان کی آنکھ سے پردہ اٹھادے تو وہ جنات کو مثل ٹڈیوں کے پھیلا ہوا دیکھ لے کہ تمام جگہ بھرے ہوئے ہیں اور جب یہ گذرتا ہے تو وہ اس کے لئے جگہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے جب عامل کسی جگہ جنات کا عمل کرنا چاہتا ہے تب اس جگہ رہنے والے جنات نہیں چاہتے کہ غیر جنات ہمارے گھر اور بال بچوں میں آئیں تب وہ عامل کو اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے اور اگر خدا کی حفاظت انسان کے ساتھ نہ ہو تو کبھی اس کو زندہ نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَہٗ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ۔ غرض جنات سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے اور یہ سب اولاد ابلیس ہے اور انسان کو نقصان پہنچانا ان کی فطرت ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اول ان جنات سے جگہ خالی کرائیں جس کے لئے سورت زلزلات پڑھے طاق مرتبہ اور لفظ اشتاتا تین مرتبہ کہے۔ اور جو شخص ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کرے ہر جن وانس کے شر سے محفوظ رہے اور جب تم کسی خوفناک مکان میں ہو یا اسماء سریانی یا کوئی اور دعوت دینا چاہو تو لازم ہے کہ آیت الکرسی تین تین بار پڑھ کر دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے دم کرلو اس کی برکت سے ہر ایک شر سے محفوظ رہو گے اور کوئی

جنات تم کو اذیت نہ پہنچا سکیں گے۔

اور سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ایام دعوت میں تعین روز وقت اور جگہ کا رکھے اور وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دے اس میں ایک اسرار ہے جس کو مشائخ کاملین اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سالک دعوت شروع کرتا ہے۔ اس دعوت کے مسخرات ہرروز بلاناغہ وقتِ معینہ پر حاضر ہوتے ہیں اور صاحبِ دعوت کے پڑھنے تک دائم الحال حاضر رہتے ہیں پھر چلے جاتے ہیں۔ جب وقت معینہ میں فرق آیا تو آنے جانے میں ان کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ اس کے عادی نہیں ہوتے اس لئے دعوت ناکام رہتی ہے اور وہ مقبول نہیں کرتے۔ اس امر میں ذرا سا بھی شبہ نہ سمجھے عامل کو ایسی حرکات سے ضرور تشویش پہنچتی ہے۔

فضائل درود پاک

احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ تین چیزین ہیں کہ مؤمن کی دعا سنتی ہیں اور جواب دیتی ہیں اول بہشت دومؔ دوزخ سوم فرشتہ مؤکل روضہ رسول ﷺ چنانچہ جس وقت مؤمن کہتا ہے اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے بہشت مانگتا ہوں پس بہشت سنتی ہے اور کہتی ہے اَللّٰھُمَّ اَسْكِنْهُ اِيَّایَ یعنی اے اللہ اس کو مجھ میں ساکن کر پس خداتعالیٰ بہشت کی دعا قبول کرتا ہے اور جب مؤمن کہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِ جَنَّھَمَ اے اللہ مجھ کو جہنم کے عذاب سے نجات دلا دوزخ جواب دیتا ہے اَللّٰھُمَّ نَجِّهٖ مِنِّی اے بار خدایا اس کو مجھ میں سے نجات دے اللہ تعالیٰ دوزخ سے نجات دیتا ہے۔ اور جب مؤمن کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو روضہ مطہر کا فرشتہ سنتا ہے اور کہتا ہے اے محمد ﷺ فلاں بن فلاں آپ پر درود بھیجتا ہے پس آپ اس کا جواب دیتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی بھیجے مجھ پر درود ایک بار اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس پر ہزار بار دورد بھیجتے ہیں اور جو مجھ پر ہزار بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس پر قیامت تک درود بھیجے۔ اور دوسری روایت یہ ہے کہ جو کوئی مجھ پر ہزار بار درود بھیجے اس کا جسم آتش دوزخ میں نہ جلے۔

کشف حاصل کرنے کا مجرب طریقہ

کشف حاصل کرنے کا وہ طریقہ جو زمانہ اول سے لیکر فی زمانہ تک پیران عظام اور صوفیاء کرام اپنے یاروں کو بتاتے اور کراتے آئے ہیں وہ حسب ذیل ہے کہ جو شخص شہوت اور غضب سے خالی ہوکر مجاہدہ اور ریاضت کے ساتھ خلوت نشینی کرے اور زبانِ قلب سے اللہ اللہ کہے اور سب حواس گم کر کے عالمِ ملکوت سے دل کے سکون کے ساتھ متوجہ ہو۔ یہاں تک کہ نفس کا وجود باقی نہ رہے اور سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھے اس وقت اس کی آگے ایک دریچہ کھل جائے گا اور اس میں سے یہ وہ کچھ دیکھے گا جو خواب میں دکھائی دیتی ہیں ارواح انبیاء وملائکہ اور دیگر عمدہ عمدہ صورتیں اس کے سامنے آئیں گی اور اشیاء زمین و آسمان منکشف ہوں گے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے سامنے زمین پیش کی گئی جس کے مشارق ومغارب کو میں نے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے فرمایا ہے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا یعنی اللہ ہی کی طرف متوجہ رہو تبتیل کے معنی انقطاع کے ہیں اور کل چیزوں سے دل کو پاک کرنے اور اسی کی طرف متوجہ ہوجانے کے ہیں۔ یہ طریقہ اس زمانے کے صوفیاء کرام کا ہے جو شروع سے چلا آتا ہے اور اس طریقہ میں دورانِ ذکر سونے کے لئے جہاں تک ہو سکے نہ لیٹے بلکہ بیٹھے بیٹھے ہی سونے کی عادت ڈالے۔ جاننا چاہیئے کہ خواص ربوبیت میں علم اسماء حسنیٰ اور صفات علیا ہے خاص کر اسم اعظم کا علم جسے اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے لئے خاص کیا ہے وہ یکتا ہے نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا وہ یکتا معبود ہے۔

ایک ولی اللہ نے ایک مولوی صاحب سے فرمایا میں تم کو بڑے فائدے کی بات بتلاتا ہوں یقین ہے وہ تم سے ہوگی۔ مولوی صاحب نے کہا فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا ذکر الٰہی کی مداومت کرو۔ دن کو روزہ رکھو۔ رات کو نماز پڑھو اور خلوت اختیار کرو۔ اگر سات روز ایسا کرلیا تو عجائبات روئے زمین تم پر ظاہر ہونگے اور اگر چودہ روز یہ عمل کروگے تو عجائبات ملکوت اعلی تم پر منکشف ہوں گے اور اگر پورے چالیس روز کروگے تو کرامات تم سے ظاہر ہونے لگیں گی اور موجودات میں تم تصرف کروگے۔ ذات باری کی کنہ میں لوگوں نے بہت کلام کیا ہے کہ آیا یہ بشر کو معلوم ہے یا نہیں جن کا قول ہے کہ معلوم نہیں ہے ان کا قول ہے کہ ہر موجود چیز سامنے ہونے سے معلوم ہوتی ہے اگر غائب ہو تو مثال سے معلوم ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ اس کی مثل ہی نہیں ہے وہ عیان نہیں کیونکہ اس کی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا قدم بلا ابتداء وبقاء۔ بلا انقضاء و واحدانیت بلاعدد اور صفات خارج

صفات ازخلق ثابت ہیں تو پھر یہ بات ضروری ہے کہ توصیف کرنے والے اس کی کنہ کی صف کو نہیں پہنچ سکتے اگر اس کی کنہ صفت کو پہنچ جائیں تو اس کے لئے حدود اور مماثلت لازم ہوگی جو فنا کی طرف پہنچاتی ہیں اور شان الٰہی ان سے بلند وبالا ہے۔(از شمس المعارف)

ہر حاجت کے لئے موکل بھیجنا

پاک صاف باوضو دن کو روزہ رکھے۔ رات کو پرہیز ان چیزوں کے کھانے سے جن میں روح وجان رہتی ہے یعنی گوشت، مچھلی، انڈاہ، گھی، دودھ دہی وغیرہ نہ کھائے بعد نماز عشاء ہزار مرتبہ سورت الناس تلاوت کرے اور ہر سینکڑے کے بعد اپنے مقصد بیان کرے۔ مثلاً برائے محبت الفت موکل بھیجتا ہے۔تو ہر سینکڑے کے بعد یہ کلمات کہے۔ اَجِیبُوُوَتُو کلُّوُا یُّھَا الوَسواَسُ اَلخَنّاُس وَدُخلُوُاُ بِقَلبِ فلاں بن فلاں بَالمحبۃ وُاَلمَوِدَۃ وعَطِفُوُاقُلبۃ عَلیَّ .

اور اگر ارادہ تیرا ارسال موکلان یعنی ان کا بھیجنا واسطے قضائے حاجات کے ہو تو کلمات یہ کہنا چاہئے ہیں۔ اَجِیبوا وتِو کُلنوُا ایّھاُ اُلوسَواسُ اَلخُناسَ واد خَلُو اعلےٰ فلاں بن فلاں فی ھٰذا الیَلۃ وَاضُربُوُہُ بالسُیوُف والحراَب وَایُقظُوہ وسَمُوالُہ حاَجتیَ وَعَرُفوُہِ باسُمِیُ و کنِیّتُی ومَحِلیّ بَحِقُ ھٰذِہِ الُسّورۃ الشَّرِیُفَۃِ.

اگر تیرا ارادہ کسی کی نسبت خواب باندھنے کا ہو تو یہ کلمات کہنے چاہیے اَجِیُبوُا وتو کلوا اَیھاَ اَلِوسَواسُ اُلخناّسُ بعَقِدُ نِوم کِذا حَتّی لاَ یاکُلَ ولا یشُرَبُ ولاَ یُنَام بِحق ھٰذِہ اِلُسّورۃ الشِریَفۃ وسحَّر وَاُلیِ قَلبَۃَ وفواُدہ وَاُلُبسِوُارو حانِیَّتہِ بِحَقّ ھٰذِہٖ السُّوُرَۃِ الشَّرِیُفَۃِ (مجربات دیربی)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فوائد اشکال سبعہ

مندرجہ ذیل اشکال اکثر بزرگوں نے لکھی ہیں اور جملہ امور کے لئے ان کو کام میں لاتے ہیں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تو اس کو اسم اعظم کہا ہے۔ اور حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے تین امر میں ان اشکال سبعہ کو آزمایا کبھی خطا نہیں گیا۔ اول جس کشتی میں اسے رکھا یعنے لٹکایا وہ ہمیشہ صدمہ غرق سے محفوظ رہی اور جس مال ومتاع میں اسے ڈال دیا وہ کبھی ضائع نہیں ہوا اور جس مکان میں لگادیا وہ آگ سے محفوظ رہا۔ وہ اشکال سبعہ یہ ہیں اور نقش آگے آتا ہے۔

✡ اا آ م # اااا ھ ق ✡

ابن الوراق نے لکھا ہے کہ جب یہ اشکال حفظ مال کے لئے لکھی جائیں تو بہتر ہے کہ یہ دعا بھی ہمراہ لکھ دیں۔ یَا حَفِیظُ لَا یَنسِیُ یَا مَنُ نعُمَتُہ لَا تحُصٰی یَا مَنُ لَہ اُلاَ سُمآء الُحُسُنٰی اِحُفِظُ ھَذَا الشَّیُ بِمَا حَفَظُتَ بِہٖ الَذّکرِ فَاِنَّکَ قُلُتَ فِیُ کِتٰبکَ الُمُنَزَّلِ عَلٰی نَبِیکَ الُمُرُسَلِ اِنَّا نَحُنُ نَزَّلُنَا الذِّکُرَ وَاِنَّالَہ لحٰفِظُوُنَ. اور شرح ان اشکال یا حروفِ ہفت گانہ کی جو شاید سریانی کے ہیں یا کسی اور زبان کے بعض بزرگوں نے اس طرح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ واحد دیکھتا ہوں میں بادشاہ زندہ وپائندہ ہوں میں وہ اللہ ہوں کہ میرے لئے ظلال وفے یعنی سایہ قبل زوال وبعد زوال تسبیح وحمد کرتے ہیں۔ میں وہ اللہ صانع وخالق ہوں کہ فے وغوایت یعنی شخص گمراہ اور اس کی گمراہی میرے ادراک سے دور نہیں ہے۔ میں وہ اللہ ہوں کہ کوئی شے میرے مثل نہیں ہے یعنی کسی سے میری مثال نہیں ہوسکتی میں اللہ شنوا وبینا ہوں۔ انہیں اشکال کی بابت حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی نے اپنے مرقعہ شریف میں اور امام بونی نے اپنی شمس المعارف میں عربی نظم لکھی ہے جو حضرت علی علیہ السلام سے منسوب ہے۔ نقش اشکال سبعہ یہ ہے۔

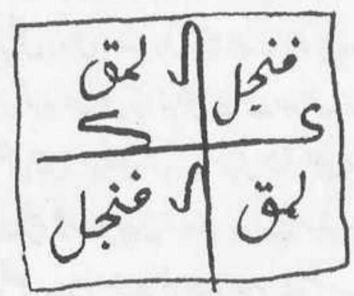
✡	و	ھ	اااا	#	م	آاا	✡
آاا	✡	و	ھ	اااا	#	م	آاا
م	آاا	✡	و	ھ	اااا	#	م
#	م	آاا	✡	و	ھ	اااا	#
اااا	#	م	آاا	✡	و	ھ	اااا
ھ	اااا	#	م	آاا	✡	و	ھ
و	ھ	اااا	#	م	آاا	✡	و
✡	و	ھ	اااا	#	م	آاا	✡

عطیہ خاص

بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ۔ برائے درد ہر قسم خصوصاً درد نیم سر اور بچوں کی پسلی کے لئے مقام درد اور پسلی کے گڑھے پر انگلی رکھ کر سات مرتبہ یہ آیت شریفہ پڑھ کر دم کرنا مجرب ہے اور اگر کسی قسم کا زخم یا پھوڑا پھنسی سخت ہو تو اس پر بھی آہستہ آہستہ انگلی پھیرتا جائے اور آیت مذکورہ سات مرتبہ دم کرتا جائے انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔

دیگر واسطے سختی طحال

ایک چمچ میں گرم بھوبھل بھریں اور نقش ذیل کاغذ پر لکھ کر اس بھوبھل پر رکھیں اور کاغذ پر آگ رکھ کر چمچہ بیرون جامہ طحال پر رکھیں اور تھوڑی دیر بعد جب کاغذ جل جاوے اٹھالیں دو چار روز اسی طرح کریں خدا چاہے تلی گھٹ جاوے گی نقش یہ ہے۔



برائے آسانی ولادت

آسانی ولادت کے لئے ذیل کے نقش کو کمر میں باندھنا یا اس کو گلے میں ڈالنا اور بروقت دردزہ چند بار دعاء عیسیٰ علیہ السلام کو عورت کے سرہانے پڑھنا نہایت مجرب ہے۔

نقش یہ ہے۔

سفر	ہوائے	بیاید	محمدؐ
درسفر	سفر	کہ بیند	بیاید
اے پسر	دوستی	سفر	ہوائے
خوب تر	اے پسر	درسفر	سفر

دعا یہ ہے۔ جنة ولدت مریم ولدت عیسیٰ الارض ترعوک ایھا المولو اخرج ایھا المولود بقدرة الله تعالیٰ ۔ اس دعا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیھما السلام جنگل میں جنگل میں جاتے تھے کہ ایک صحرائی جانور کو دردِ زہ میں مبتلا دیکر کر حضرت عیسیٰؑ نے حضرت یحییٰ سے کہا کہ یہ کلمات پڑھو چنانچہ یحییٰؑ کا پڑھنا تھا کہ جانور کی مشکل آسان ہوگئی۔

برائے طاقت سواری

اگر کوئی چوپایہ بیل اونٹ وغیرہ محنت بارکشی سے تھک گیا ہو یا گھوڑا سواری نہ دیتا ہو اور بار بار بیٹھ جاتا ہو تو اس کے داہنے سینگ یا کام پر لفظ آدم بائیں پر حوا اگلے دائیں کھر پر سیحون بائیں پر جیحون پچھلے دائیں کھر پر الفرات اور بائیں پر نیل مصر لکھ دے تو خدا چاہے ہمت سے زیادہ بوجھ لے جائے اور تھک کر نہ گرے۔

برائے بخار

خواجہ احمد دیربی لکھتے ہیں کہ اسم محی خالق خلاق کو الگ الگ حرفوں میں بکری کی سرخ کھال یا جھلی پر لکھیں اور ابلق بکری کی اون کا تاگا بٹ کر اس سے گلے میں ڈالیں تو بخار جاتا رہے گا۔

گریہ اطفال

جو بچہ بلاوجہ روتا ہو یا خواب میں ڈرتا ہو اس کے گلے میں سورة فلق والناس اور آیت اذاوی الفتیة الی الکھف سے عوواتک اور آیت وخشعت الاصوات للرحمن

فلاتسمع الا همسا لکھ کر ڈالنا مفید ہے۔

دیگر گریہ اطفال

یہ نقش بھی واسطے گریہ اطفال گلے میں ڈالنا سود مند ہے۔

ب	ط	د
ز	ه	ج
و	ا	ح

برائے بخار

بیری کی لکڑی پری یا نارکونی برداوسلاما اور یہ طلسم لکھ کر ڈالنا مؤثر ہے۔

۴۳۱۲ ۱۸۶۷۲ ۸۲۲۳۳

زبان بندی بدگو وگریہ اطفال

جو کوئی اس آیت کو پوست آہو پر لکھ کر ایک تابنے کی نلی میں رکھے اور بچے کے گلے میں ڈالے تو وہ خوش وخرم رہے اور جو بڑا آدمی اپنے بازو پر باندھے اس کے دشمن مقہور ہوں اور زبان بدگویان اس پر دراز نہ ہو۔ آیت یہ ہے وخشعت الاصوات للرحمٰن فلاتسمع الاھمسا

بول بستری

جو لڑکا خواب میں پیشاب کر دیتا ہو اس کو ساہی جانور کا گوشت کھلانا مفید ہے اور اس کی پیشاب گاہ میں اونٹ کے بال باندھنا تاج خروس کو خشک پیس کر پلانا بھی نافع ہے۔

استخارہ

جس کسی کو کوئی مہم پیش آئے اور اس کا تدارک معلوم کرنا چاہے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ الفاظ لکھ کر سو رہے خدا چاہے خواب میں اسے معلوم ہو جائے الفاظ یہ ہیں۔

من یھب ھب . من یھب ھب . من یھب ھب

لکنت اطفال

واسطے دفع لکنت اطفال اگر نر بلی کی زبان خشک کر کے بچے کے گلے میں ڈالے اس کی زبان کھل جائے۔

دیگر زبان کھولنا

زمانہ شیرخوارگی میں دودھ پلانے سے قبل اگر بچہ کو سات روز تک روزانہ ایک دو پستہ کھلا دیا کریں تو بچہ جلد گویا ہو جائے۔

برائے چیچک

جس لڑکے کو چیچک نہ نکلی ہو اگر اس کے گلے میں یہ تعویز ڈالیں یا دروازہ پر لگائیں تو چیچک سے محفوظ رہے۔

سلی	سلی	والقرع
السر	السر	یادس
القرس	۳۴	اس

برائے صرع

بچوں کے گلے میں عودصلیب کا ڈالنا واسطے دفع صرع اطفال یعنی مغلی آزار کے نہایت مفید ہے۔ اور اگر بروقت دورہ صرع کے عودصلیب منہ میں چبا کر خواہ خشک پیس کر مصروع کی ناک میں پھونک دیں تو خدا چاہے پھر یہ مرض نہ ہوگا۔

دردِ اعضا یا اعضاء کا سو جانا

دردِ گوش کے لئے حدیث میں آیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا کان بولے تو مجھ کو یاد کر کے مجھ پر درود بھیجے اور یہ کلمہ کہے ذکر اللہ بخیر من ذکرنی ۔ اسی طرح پاؤں سن ہو جانے کے لئے اس شخص کو یاد کرے جو اسے سب سے زیادہ اسے محبوب ہو پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ پاؤں سن ہو جانے کے وقت بھی حضور مقبول ﷺ کو یاد کرے اور درود بھیجے کہ حضور سے زیادہ محبوب کون ہو سکتا ہے۔ شرجی سے روایت ہے ایک دفعہ ابن عباس کا پاؤں سن ہو گیا انہوں نے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا فوراً کھل گیا ایک ترکیب اس کی یہ بھی ہے کہ جو ہاتھ پاؤں سن ہو جائے ان کے ناخنوں پر اپنا تھوک لگا دے۔

عملِ محبت

اگر اسم جامع عزیز اجل اور نام طالب ومطلوب معہ نام مادر سب کے عدد نکال کر اس کا نقش بناوے اور کسی پاک جگہ میں دفن کرے یا درخت میں لٹکائے یا جلائے مطلوب تابع ہوگا۔

دیگر عمل حب

اس عمل کو بوقتِ نکاح شربت یا شیرینی پر پڑھ کر مرد وعورت دونوں کو پلائے دونوں میں محبت جانی ہوگی۔ عمل یہ ہے۔ یا اللہ یا اللہ یا اللہ

اللھم اجعل المودة والمحبة فلان بن فلانة وبین فلانة بنت فلانة کما بین محمدً وعائشہ وکمابین آدم وحوا وکمابین یوسف وزلیخا وکمابین ابراھیم وسائرہ وکمابین علی وفاطمة الزھراء بحق یحبونھم کحب اللہ والذین امنوا اشد حباللہ وبحق الرحمن علم القرآن وبحق اسم اعظم یاحی یا قیوم برحمتک یا ارحم الرحمین۔

ادائے قرض

جوشخص بعد ہرنماز فرض کے ان کلمات کا ورد رکھے کبھی قرض دار نہ ہو۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

بجہت محبت زن وشوہر

سات عدد اخروٹ یا گری بادام پر سات سات مرتبہ یہ دعا پڑھ کر حلوا پکائے اور ایک سادی رکابی چینی پر مشک وزعفران اور عرق گلاب سے یہ، دعا لکھ کر اس پر حلوا ڈال کر مطلوب یعنی شوہر کو کھلا دے دوسرا نہ کھائے۔ کہتے ہیں کہ پیغمبر خداﷺ نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی کو کھلانے کے لئے یہ عمل تلقین فرمایا تھا۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حلوا تیار کیا اتفاقاً حضرت علی اسی وقت موجود نہ تھے۔ ایک بکری کھا گئی۔ اور کھاتی ہی دیوانہ وار حضرت بی بی فاطمہ کے گرد گھومنے لگی۔ بعدہٗ اس کا جگر پکا کر حضرت علی علیہ السلام کو کھلایا گیا جس کی تاثیر سے حضرت علی علیہ السلام ہمیشہ اسیر محبت جنابہ رضی اللہ عنہا کے رہے۔ دعاء معظم یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللّٰھم انی اسلک بحق لا یجاوروھن باسمک الشریفة الکریم المبارکة والمخزونة المکنونہ لایجاوروھن براولا فاجر فلان بن فلانة علی حب فلانت بنت فلانة دوست خود کردم ومھربان گردانیدم تابرمن دوست مشفق باشدوبرویگران دشمن بحق ایاک نعبدوایاک نستعین بحق اھیا اشراھیا اذونی اصباؤث سلام علی نوح فی العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وسلم۔

تعویز برائے محبت

مطلوب کے دونوں پاؤں کی مٹی لیکر سات دفعہ یہ آیت اس پر دم کرے اور اس میں

سے نصف مٹی اپنے سرہانے رکھے اور نصف ایک کپڑے میں باندھ کر نا کتخدا لڑکی کا کتا ہوا سوت اس پر لپیٹ کر اپنے بازوئے راست پر باندھے مطلوب تابع فرمان ہو عمل یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھوالذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استویٰ علی العرش یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منھا وما ینزل من السمآء وما یعرج فیھا وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون خبیر یارفیق یا شفیق نجنی من کل ضیق

برائے بغض

اگر اندارئین کے پتوں کے پانی سے ستر حرف (ف) ایک کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کرے اور درمیان دوشخصوں کے یا ان کے گھر میں ڈالے جدائی ہو۔

برائے مہمات

احسن الشواہد جلد اول ملفوظ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی میں درج ہے کہ جو کوئی فرض عشاء کے بعد دو رکعت سنت پڑھ کر چار رکعت صلوٰۃ السعادت اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد وآیت الکرسی ایک ایک بار سورۃ قدر تین تین بار سورۃ اخلاص پندرہ پندرہ بار اور بعد سلام سجدہ میں جاکر تین بار یاحی یا قیوم ثبتنی علی الایمان کہے جو حاجت چاہے روا ہو۔

برائے تسہیل ولادت

اگر اسمائے اصحاب کہف ایک سادہ پیالہ آب نارسیدہ پر لکھ کر عورت کو پلاوے یا اس پیالہ کو حاملہ عورت دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر زور سے زمین پر مارے یا کاغذ پر لکھ کر بائیں ران پر باندھیں یا سات دفعہ قدرے ہینگ وگڑ پر پڑھ کر کھلائیں تو فوراً بچہ پیدا ہوجائے اسماء اصحاب کہف یہ ہیں۔ الھی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط تبیو نس اذر فطیونس کشا فطیونس یوانس بوس واسم کلبھم قطیھر وعلی اللہ قصد السبیل ومنھا جائر فاللہ خیر حافظا برحمتک یاارحم الراحمین

دفعیہ مشکلات

کتاب فوائد ادعیہ میں منقول ہے کہ ایک مرد علوی کسی خلیفہ کے عہد میں معتوب ہوکر واجب القتل ہوچکا تھا کہ ناگاہ حضرت رسالت پناہﷺ کو اس نے خواب میں دیکھا کہ فرماتے کہ اپنی پانچوں انگلیاں پکڑ اور یہ آیات اس طرح پڑھ کر وابشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصبة قالوا ناللہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم ورحمة

اولئک هم المهتدون پڑھ کر چھوٹی انگلی پکڑ پھر۔ الذین قال لهم الناس ان الناس قدجمعو الکم فاخشو هم فزاد هم ایمانا وقالو حسبنا الله ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم یمسهم سوء وتبعور ضوان الله والله ذوالفضل العظیم پڑھ کر دوسری انگلی پکڑ پھر وایوب اذناری رجه انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین فاستجبنا له پڑھ کر درمیانی انگلی پکڑ پھر و ذی النون اذ ذهب مغاصیا فظن ان لن تقدر علیه فنادی فی الظلمت ان لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجینا له پڑھ کر کلمہ کی انگلی پکڑ پھر فسنذ کرون مااقول لکم و افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد پڑھ کر انگوٹھا سب انگلیوں کے اوپر ملا کر پکڑ پس بیدار ہو کر اس نے اسی طرح کیا تھوڑی دیر نہ گذری کہ معلوم ہوا خلیفہ درد شکم میں مبتلا ہو کر جاں بحق ہوا اور مرد علوی نے خلاصی پائی۔

برائے حل مشکلات

اگر اس دعاء مکرم کو موافق اعداد چار گونہ کے یعنی چوبیس ہزار تین سو اڑسٹھ مرتبہ ایک روز میں اور اگر ممکن نہ ہو کئی روز میں وقت معین پر پڑھے خدا چاہے وہ مشکل حل ہو جائے۔ وہ دعا یہ ہے۔
مالا ینحل یا دلیل المتحیرین یا غیاث المستغیشین یا مجیب دعوة المضطربین یا کاشف کرب المکروبین.

برائے حفظ شر دشمنان وسلامتی جان

جو شخص ہمیشہ اس دعا کا ورد رکھے دشمنوں کے گزید سے محفوظ رہے چنانچہ حضرت گنج شکر کے ملفوظات میں درج ہے کہ ایک دفعہ بغداد میں کسی شخص کو واسطے ہلاکت کے سات روز تک شیر کے پنجرہ میں ڈالے رکھا مگر شیر نے اسے نہیں پھاڑا جب وجہ معلوم کی تو دریافت ہوا کہ یہ اسم اعظم اس کے ورد میں تھا۔ اسم مکرم ومعظم یہ ہے۔ بسم الله الرحمن الرحیم یا دائم بلا فناء ویا قائم بلا زوال ویا مشیر بلاوزیر ویا صانع بلا مشیر.

برائے چیز گم شدہ

گم شدہ چیز کی دستیابی کے لئے یہ عمل مجرب ہے جس وقت معلوم ہو کہ کوئی چیز گم ہوگئی ہے۔ یہ آیت اول وآخر درود شریف پڑھ کر دستک دے خدا چاہے وہ مال مل جاوے لیکن صاحب مال کو چاہئے کہ جس وقت مال گم ہو فوراً خود یہ عمل کرے اگر خبر میں دیر ہوگئی اسی قدر تاثیر بھی کم ہوگی آیت یہ ہے واذکر ربک اذا نسیت.

افسوں برائے دنبل وثبور

شاہ عبدالرحمٰن صاحب لکھنوی کا فرمان ہے کہ کرکردنی بربردنی برون مشو خدائے بابزرگ است تو بزرگ مشو بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ تین بار پڑھ کر چند روز پھوڑے کے گرد دم کرتا رہے۔

خلاصئ محبوس

خلاصئ محبوس کے لئے یہ ٹوٹکہ بھی حضرت سے مروی ہے کہ مولوی سید امانت علی کہ ہمیر پور میں قید ہو گئے تھے لکھ بھیجا آج کل پرسوں۔ دس بار پڑھ کر شش جہت قید خانہ پر دم کیا کریں بروز شروع یا فردا یا پس فردا رہائی پائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تیسرے دن جج صاحب نے بلاکر مولوی صاحب کو چھوڑ دیا اور کہا کہ کلکتہ سے تمہاری رہائی کا حکم آ گیا ہے۔

گریہ اطفال وتیغ بندی

اگر کسی کا بچہ بہت روتا ہو تو اس کے گلے میں یہ دعا لکھ کر ڈالے یَا شَیْخَ مَشِیْخَا فَشَلَامُوْنَ اور اس کی تاثیر یہ ہے کہ جو کوئی اس اسم کو اپنے پاس رکھے بندوق تیر وغیرہ اس پر اثر نہ کریگا چنانچہ مولوی رمضان صاحب اپنی کتاب لکھتے ہیں کہ ایک شخص کو یہ لکھ کر دیا وہ کسی معرکہ میں گیا اور پندرہ سولہ تیر اس پر لگے مگر کچھ بھی اثر نہ کیا۔

برائے اولادِ نرینہ

یہ تعویز لکھ کر گلے میں لٹکائے یہاں تک کہ ناف تک پہنچ جائے یعنی دھاگا لمبا ہو۔ انشاء اللہ حملِ فرزند ہوگا۔ لفظ یامعور کے حروف سوراخ دار ہوں جیسا کہ یہ ہے۔

یامصور	یامصور	یامصور	یامصور
یامصور	یامصور	یامصور	یامصور
یامصور	یامصور	یامصور	یامصور
یامصور	یامصور	یامصور	یامصور

نماز برائے زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص یہ چاہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں اور آپ کے اصحاب اور ارواح طیبات کو دیکھوں تو اس کو چاہیئے کہ شہر سے باہر جائے اور لبِ دریا یا حوض یا تالاب جائے پاکیزہ پر بیٹھ کر غسل کرے اور سر ننگا کر کے دو رکعت شکرانہ وضوء ادا کرے اس کے بعد دو رکعت صلوٰۃ الارواح پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورت اخلاص اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ معوذتین پڑھے اور سلام پھیر کر سجدہ میں جائے اور تین بار یہ دعا عجز سے کہے اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ ۔ پھر اس اسم کو سات ہزار بار پڑھے وہ اسم یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ اَقْوَاهُ یَا اَللّٰهُ جس وقت طالب اس اسم کو پورا پڑھ چکے آسمان ک طرف منہ اٹھائے تین قدم آگے پھر تین قدم پیچھے تین قدم دائیں اور تین قدم بائیں چلے مگر منہ قبلہ کی طرف سے نہ ہٹائے جب حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لے آنکھیں کھولدے اور ارواح پاک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب اصحاب کی ارواح اور ان کے ماسوا سب اس کو دکھلائی دیں گے عرضِ حاجت کرنے جو مقصود ہو بر آئے یہ خاص اس فقیر کا عمل ہے۔ بعد اس کے یہ مناجات پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحمن الھی آنچه بر کردم ندانستم خطا کردم به بخش بحق لا اله الا الله محمد رسول الله (جواہر خمسہ) اگر عمل سے قبل تین روز طعام و آب و خواب ترک کر دے تو بہتر ہے۔

نمازِ عشق

نمازِ عشق کی نیت سے ایک رکعت پڑھے سورۃ فاتحہ شروع کر کے اھد نا الصراط المستقیم کی اتنی تکرار کرے کہ بے خود ہو کر گر پڑے جب ہوش آئے صراط الذین سے شروع کرے اور سورۃ تمام کرے اس کے بعد سورۂ قدر پڑھے لفظ انا نزلناہ کو تین مرتبہ کہے پھر سورت تمام کر کے رکعت مکمل کر کے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔ یہ نماز سالک کو ایک سال میں ایک مرتبہ تو ضرور پڑھنی چاہیئے ورنہ مدت العمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے خدا کی

محبت میں کچھ اس قدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ اور اگرچہ یہ نماز فقہاء کے موافق نہیں ہے مگر فقراء پڑھتے ہیں۔ (کشکول کلیمی)

نماز زیارت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ

جو کوئی آپ کی زیارت چاہے آدھی رات اٹھ کر غسل پاک کر کے دوگانہ پڑھے۔ سر برہنہ بہ نیت کشف الارواح رکعت اول میں بعد فاتحہ کے تین مرتبہ کافرون دوسری میں تین مرتبہ اخلاف پڑھے بعد سلام پیران پیر کی روح کی طرف دل و جان سے متوجہ ہو کر دو سو مرتبہ مصلی پر کھڑا ہو کر یہ دعا پڑھے پس آپ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَضْرت میران سید محی الدین اُحْضُرُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ .

دنیا کی غرض سے نہ کرے۔ محض رضاء مولٰی کے لیے پڑھے۔

نماز قضاءِ عمری

حضرت رسول مقبول ﷺ سے منقول ہے کہ جس شخص کی نمازیں قضا ہوگئی ہوں اور تعداد معلوم نہ ہوتو اس کو چاہئے کہ جمعہ کے روز چار رکعت نماز نفل ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیت الکرسی سات بار انا اعطیناک الکوثر پندرہ بار پڑھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اگر سات سو برس کی نمازیں بھی قضا ہوئی ہوں تو ان کی کفارت کے لئے یہ نماز کافی ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آدمی کی عمر میں ستر یا اسی برس ہوتی ہے سات سو برس بیان کرنے کی وجہ کیا ہے۔ فرمایا کہ جتنی نمازیں اس کی قضاء ہوئی ہیں اور اس کے ماں باپ اور اس کے فرزندوں سے ہوں وہ سب کے لئے کافی ہے۔ نیت یہ ہے۔ نُوَیتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَکْفِیَةُ الْقَضَاءِ مَا فَاتَ مِنّی فِیْ جَمِیْعِ عُمْرِیْ صَلٰوۃِ النَّفْلِ مُتَوَجِّهاً اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ. نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف اور ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ یَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَیَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَیَا مُحْیِیَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِّیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا مِمَّا اَنَافِیْهِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یَا وَاهِبَ الْعَطَایَا یَا غَافِرَ الْخَطَایَا یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا رَبَّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ وَیَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ (از جواہر خمسہ)

صلوٰۃ الاسرار

شیخ بایزیدؒ سے منقول ہے کہ جمعرات کے دن غسل کر کے خوشبو لگا کر بعد مغرب دو رکعت صلوٰۃ الاسرار پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد گیارہ قدم عراق کی طرف حضرت غوث الاعظم کے روضہ کے استقبال کی نیت سے چلے اور ہر قدم پر شیخ پر سلام کہے السلام علیک یا سلطان الاوتاد۔ السلام علیک یا سلطان الابدال۔ السلام علیک یا سلطان الاقطاب۔ السلام علیک یا غوث الاعظم۔ السلام علیک یا بازی الاشہب السلام علیک یا فقیر۔ السلام علیک یا مسکین۔ السلام علیک یا غریب السلام علیک یا ولی السلام علیک یا شیخ۔ السلام علیک یا سیدنا و مولانا ابا محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ پس اسی طرح الٹا پھرے پھر بیٹھے اور کچھ بخور کرے اور ایک جلسہ سے بیٹھا رہے۔ اور درود شریف پڑھے اور دس دفعہ فاتحہ و اخلاص پڑھے۔ پھر ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ یہ رباعی پڑھے

اَیُدْرِکُنِیْ ضَیْمًا وَّاَنْتَ ذَخِیْرِیْ ءِ اُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ
فَعَارٌ عَلٰی حَامِی الْحِمٰی وَهُوَ قَادِرٌ اِذَا ضَاعَ فِی الْبَیْدَاءِ عِقَالُ بَعِیْرِیْ

جس حاجت کے لئے پڑھے گا پوری ہوگی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ روحِ مقدس حضرت غوث اعظم کی تشریف لا کر اس کے کام کا جواب ملتا ہے۔ حضرت شیخ بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ اگر غوث اعظم کے دیدار کے لئے پڑھے تو حامی الحمیٰ کو زبر سے مد کے ساتھ پڑھے۔ حَامِیَ الْحَمٰی

لطائفِ ستہ کا بیان

واضح ہو کہ جسم انسانی میں چھ مقام نہایت فیض و برکت کے ہیں جس میں اول لطیفہ قلبی ہے مقام اس کا دو انگشت نیچے بائیں پستان کے ہے اور نور اس کا سرخ ہے۔ دوم لطیفہ روحی جگہ اس کی دو انگشت نیچے پستان دائیں کے ہے اور نور اس کا سفید ہے۔ تیسرا لطیفہ نفس مقام اس کا زیرناف ہے نور اس کا زرد ہے۔ چوتھا لطیفہ سری مقام اس کا درمیان سینے کے ہے اور نور اس کا سبز ہے۔ پانچواں لطیفہ خفی مقام اس کا پیشانی یعنی ھبوؤں کے اوپر ہے اور نور اس کا نیلا ہے۔ چھٹا لطیفہ اخفی مقام اس کا ام الدماغ ہے اور نور اس کا سیاہ ہے مثل سیاہی آنکھ کے۔

طریقہ شغل لطائف ستہ کا یہ ہے کہ دم کو زیرناف سے کھینچ کر اس لطیفہ پر پہنچائے جس کا شغل کرنا منظور ہوا اور ذکر اسم ذات یعنی اللہ میں بلحاظ معنی اور نور اس مقام کے جس قدر ہو سکے مشغول ہو۔ حبس دم اور بلا حبس دم دونوں طرح اس شغل کی ملازمت کرتے ہیں فقط۔

طریقہ توجہ

مرید کو اپنے روبرو نزدیک دوزانو بٹھا کر کہے کہ آنکھیں بند کر کے بجانب دل متوجہ ہو بعدہ اپنے دل کی طرف متوجہ ہو کر ہمت القائے نسبت کی کرے تاکہ مرید کے دل پر فیوض غیبیہ کا غلبہ واثر ہو اور ایک طرح کی محویت اور بے خودی اس پر طاری ہو اور یہ طریقہ توجہ کا اہل نقشبند ہر روز یا تیسرے روز کرتے ہیں اور جس پر توجہ اثر نہ کرے یا قلب اس کا سخت ہو اس کے واسطے یہ تدبیر ہے کہ توجہ کے وقت اس کے دل کے پاس چراغ روشن کر کے رکھے تاکہ حرارت چراغ سے قلب میں بھی حرارت پیدا ہو۔ بعض فقراء کے ہاں اس توجہ کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد اور مرید دونوں آنکھیں بند کر کے متوجہ ہوں اور دیر تک مراقب رہیں بعد پیدا ہونے گرمی کے دل میں باہم گرمحویت پیدا ہو جائے لیکن طالب توجہ کو لازم ہے کہ قبل توجہ کے دل کو بذکر اللہ جاری کرے تاکہ جلد تاثیر ہو اور قلب. جاری ہونے کی شناخت یہ ہے کہ جس وقت بجانب باطن توجہ کرے بقدر استعداد اپنی کے انوار زرد وسفید وسیاہ وسرخ وسبز اپنے میں مشاہدہ کرے اور اگر کسی بزرگ کی قبر پر واسطے دریافت نسبت اس بزرگ کے متوجہ ہو اور ہمت اس کی طرف مصروف کرے تو اس وقت بھی انوار سرخ وسفیدہ وغیرہ ظاہر ہوں تو معلوم کرنے کہ وصل اس بزرگ متوجہ الیہ کا بواسطہ لطیفہ قلب یا روح کے ہے۔ اور اگر نور دو لطیفہ یا زیادہ مخلوط ظاہر ہوں تو وصل اس کا ان زیادہ لطائف کے ہوگا اس لئے کہ وصول ہر بزرگ کا بوساطت ایک لطیفہ کے لطائف سبعہ کے ہے جو اس جسد کے متعلق ہے۔

کشفِ قبور کے لئے

نمازِ تہجد یا نماز عشاء کے بعد ایک جگہ پر اس اسم کو پہلے دن پانچ ہزار مرتبہ پڑھے۔ دوسرے دن چار ہزار مرتبہ پڑھے۔ تیسری دن تین ہزار مرتبہ پڑھے۔ پھر ایک ایک سو مرتبہ روزانہ کم کرتا جائے یہاں تک کہ ایک سو مرتبہ پر آجائے اس عمل میں رقت بہت طاری ہوگی۔ زار زار آنسور جاری ہونگے دل قابو سے باہر ہوگا مگر پورا کرے جس طرح ہو سکے اس عمل میں خوئی ڈر خوف نہیں۔ اطمینان رکھے اب روزانہ جب تک شوق ہو ایک سو مرتبہ عمل میں رکھے۔

وہ اسم اعظم یہ ہے۔ اَلصَّمَدُ اَلصَّمَدُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ

طریقہ عمل مرد کی قبر پر قبلہ رخ بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے پڑھنا شروع کرے پانچ تسبیح مکمل نہ ہونے پائے کہ قبر مثل صندوق کھل جائے اور ملاقات ہو۔ یہ اس قدر سریع الاثر عمل ہے کہ تیسرے دن رقت شروع ہو جاتی ہے جب ایک تسبیح پر آجائے تو معمول رکھے اگر ایک تسبیح پڑھ کر مراقبہ کیا کہ خانہ کعبہ مدینہ طیبہ بیت المقدس یا فلاں بزرگ کی زیارت ہو تو خود بخود پوری زیارت ہوگی مگر اس کو بچوں کو کھیل نہ بنائیں کیونکہ اس وقت آپ کا قلب اور جسم عالم وجود میں تو ہوگا مگر آپ اس سے بے خبر ہونگے۔ زیادہ عرصہ نہ لگاؤ چند منٹ بعد اجازت دیگر آنکھیں کھولیں جب تک آپ اس عمل سے کام لیتے رہیں کسی کے سامنے اظہار نہ کریں۔

اگر عمل سے فائدہ نہ ہو تو دوبارہ عمل سے قبل پانچ ہزار مرتبہ اسم ذات روزانہ چہل روز تک پڑھیں تاکہ تصفیہ قلب ہو جائے۔ عمل اللہ الصمد میں ترک حیوانات جلالی کریں۔ ماہِ سعید اور رجال الغیب کا خیال رکھیں خلوت کی ضرورت نہیں ہے۔ عمل ہذا نہایت بے نظیر عمل ہے۔

عمل حاضرات بکتا نوش بادشاہِ جنات

پہلے درج ذیل عزیمت کو روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ چالیس روز تک پڑھے بعدہ جب عمل میں آجائے کاغذ پر نقش ذیل لکھ کر ایک کورے چراغ میں روغن چنبیلی ڈال کر روشن کرے اور مریض کو روبرو بٹھائے اور عزیمت پڑھتا رہے۔ پسر شاہ بکتا نوش حاضر ہو اس سے حال مریض کا بیان کرے اور تمام سوال جواب کرے۔ اگر مریض کے سوا حاضرات کرنا ہو تو لڑکی نابالغ پر کرے۔ عزیمت یہ ہے۔ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ اَجِبْ يَا مَهْلَا ثِيْلُ يَا عَمَّا فِيْلُ وَتَفْتَائِيْلُ يَا سَائِيْلُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اُحْضُرُ وَالِلْمُسَخَّرَاتِ وَالْحَاضِرَاتِ بِحَقِّ فَهْمُوْشِ تَشْلِيْقًا تَشْلِيْقًا حَرْفُوْشِ حَرْفُوْشِ عَذْقُوْشِ عَذْقُوْشِ صَرْطُوْشِ صَرْطُوْشِ تَشْفِيْشًا تَشْفِيْشًا اَرْقُوْشِ اَرْقُوْشِ هَدُوْشِ هَدُوْشِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاَرْوَاحِ وَالشَّيَاطِيْنِ اُحْضُرُوْا مِنْ

جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اُحْضُرُ وَمِنْ جَانِبِ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا یَا فَتْحُ عَلِیْشَاہ حَاضِرُ شَوْ بِحَقِ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ آنچہ در بدن فلان ہر آسیبے وجنے وبھوتے وچڑیل وغیرہ گرفتہ بسوز۔ بحق بکتانوش حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

یہ نقش ہے۔

(از نافع الخلائق)

۲۳۰۲	۲۲۹۰	۲۲۹۷	۲۳۰۰
۲۲۹۴	۲۳۰۱	۲۳۰۳	۲۲۹۱
۲۲۹۸	۲۲۹۵	۲۲۹۲	۲۳۰۴
۲۲۹۳	۲۳۰۵	۲۲۹۹	۲۲۹۶

حاضرات کی بندش کھولنا

گاہے جنات وشیاطین حاضرات والے نظر باندھ دیتے ہیں اور اس کو کچھ نظر نہیں آتا۔ ان پانچ اسماء کو پڑھ کر پھونکیں بچے کی نظر کھل جائے گی طاق اعداد سے پڑھے۔ (از من موتی الحب)

اسماء یہ ہیں۔ منقوش۔ مہوش۔ خرش۔ خروش۔ فردوش۔ فقط مجرب ہے۔

عمل سارق

یہ چور کا کٹورے والا عمل غوث محمد گوالیاری صاحب جواہر خمسہ میں فرماتے ہیں کہ نئے تانبے کے طباق پر جس میں کچھ بھی کھایا پیا یا ڈالا نہ گیا ہو تین ائرے فولادی پرکار سے اس پر کھینچیں اور ہر دائرے میں یہ اسم لکھیں۔ عامل کو چاہئے کہ لکھتے وقت عود جلائے۔ خوشبو ملے باطہارت ہو پھر ایک ہزار ننانوے بار یہ اسم پڑھ کر اس طباق پر دم کرے۔ خدا کے حکم سے اس طباق میں حرکت ہوگی پھر الحمد شریف پڑھ کر اس پر دم کرے وہ طباق اپنی جگہ سے اٹھ کر جس جگہ مال مسروقہ رکھا ہے جا پہنچے گا اگر مال دفن ہے تو اس جگہ پر ٹھہر جائے گا چاہئے کہ وہاں سے کھود کر نکال لے وہ اسم مبارک یہ ہے۔

یَاقَیُّوْمُ فَلَایَفُوْتُ شَئی مِنْ عِلْمِهٖ ولا یؤدُہٗ حِفظُه یا قیُّوْمُ

چور کے لئے لوٹا گھمانا

اول کاغذ پر ان کے نام کہ جن پر شبہ ہو علیحدہ علیحدہ لکھے۔ ایک کوری بدھنی لیکر اس میں باندھے اور دو آدمی آمنے سامنے بیٹھ کر کلمہ کی انگلیوں سے پکڑے اور سورت یٰسین اول تا مکر مین پڑھے اگر وہ چور کا نام ہوگا بدھنی گھوم جاوے گی اگر نہ گھومے تو دوسرا نام باندھے اور یٰس مکرمین تک پڑھے اسی طرح سب نام دیکھے۔ مگر عامل کو مناسب ہے کہ جب اس طریقہ سے چور کا نام معلوم ہوجائے تو اس کو افشانہ کرے کہ جب تک قرائن ظاہری سے تحقیق نہ ہوجائے اور یہی شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب میں لکھا۔

چور کو سزا دینا مشک والا عمل

ایک مشک خالی لیکر اس کے اوپر آیت الکرسی اور یہ سات نام انبیاء علیہ السلام نوحؑ۔ لوطؑ۔ صالحؑ۔ ابراھیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ محمدؐ صلوات اللہ علیہم اجمعین لکھیں پھر الگ الگ ایک نام کے ساتھ ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر مشک میں پھونکیں اور ہر مرتبہ آیت الکرسی کے بعد یہ پڑھتے جائیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَا اَرْسَلْتَ ھٰذَا اَنْ تَنْفُخَ بَطْنَ ھٰذَا السَّارِقِ کَمَا نَفَخْتَ ھٰذِہِ الْقِرْبَةَ ۔ جب سات پھونک پوری ہوجائیں مشک کا منہ باندھ کر لٹکا دیں انشاء اللہ چور کا پیٹ سخت پھول جائیں گا اور وہ چرایا ہوا مال واپس لیکر آوے گا۔ (من موتی الحب)

مکان خالی کرانا

مناسب ساعت دیکھ کر کاغذ پر لکھ کر مکان کے دروازے پر چپکادیں یا دروازے پر لکھ دیں جلد چھوڑ جائے۔ گا وہ یہ ہے۔

طہشل اخر جو فلاں بن فلانہ من ھذا المکان

خرچِ بے خرچان

یہ دس اسم ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے عصاء پر لکھے تھے بزرگانِ دین ان دس اسماء کو خرچِ بے خرچان کہتے ہیں سیاحانِ متوکل اور درویشوں کے لئے جنگلوں اور منزلوں میں نافع ہیں ان دس اسماء کو روزانہ پڑھا کرے تو قدرتِ کاملہ غیب سے روزی عطاء کرتی ہے۔ تعلیم ان دس اسماء کی سلسلہ قادریہ غوثیہ محبوبیہ بانوا میں جاری وساری ہے۔ ترکیب عمل یہ ہے جب خواب سے بیدار ہوتو بغیر کسی سے کلام کئے یا باسط کو دس مرتبہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرکے منہ پر ملے پھر صبح کی سنت وفرض کی درمیان اکتالیس بار پڑھے یَا اِسْرَافِیْلُ یَا طَا طَائِیْلُ یَادَرْدَ ائِیْلُ بحق یا اَللہُ اَلاٰ اِلٰھَۃَ الرَّفِیْعُ جَلَا لُہٗ یَا اِلٰہٗ پھر بعد فرض یَا بَاسِطُ سو مرتبہ یَا عَزِیْزُ اکتالیس مرتبہ سورۃ نصر پچیس مرتبہ دس اسماء بہتر مرتبہ یا رزاق تین سو آٹھ مرتبہ پڑھے پھر آٹھ نقش لکھ کر ہفتہ عشرہ میں آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں اسی طرح روزانہ معمول رکھیں تو خداوند عالم ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے کبھی گمان بھی نہیں ہوسکتا یہ طریقہ فقراء کا مجرب ہے۔ وہ نام شریف یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. شَزَایُوْلِذَرْعِیْ جُوْ سَاْمَنُوْ عَاْعَالِمًا طُیُوْ سُوْنًا سَلِیْخاً مَلِیْخاً مَلْقُوْماً یَا قَیُّوْمًا بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ

اور نقش مذکور یہ ہے۔

۱۰۴۳	۱۰۴۷	۱۰۵۰	۱۰۳۶
۱۰۴۹	۱۰۳۷	۱۰۴۲	۱۰۴۸
۱۰۳۸	۱۰۵۲	۱۰۴۵	۱۰۴۱
۱۰۴۶	۱۰۴۰	۱۰۳۹	۱۰۵۱

اس کی پشت پر لکھے

اَجِبْ یَا جِبْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَا بَاسِطُ

غیر عورت کا خیال دور کرنا

اگر کسی شخص کو خطرۂ نفسانی اجنبی عورتوں سے پیش آئے یعنی اس کا میلان اپنی عورت کے سوا دوسری عورتوں کی طرف ہوتا ہوتو اس کو چاہئے کہ ان کے پاؤں کی مٹی لیکر یہ دعا پڑھ کر ان کی طرف پھینک دے یہ خطرہ دفع ہوگا۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا شَمعِیْثَا الَّذِی یُقَلِّبُ الشَّمسَ مِنَ المَغرِبِ اِلٰی المَشرِق (جواہر خمسہ)

عملِ مارگزیدہ مجرب المجرب

{کہے خدا سنو محمدؐ سانپر بکھ کیسے۔ اٹھو محمد جھاڑو گھر دیکھو جا بیٹھے۔ آدم صورت چام لپٹیا مکھ ماتھے ٹھرائے۔ ھانک پکاروں بکھ جھڑے نزل کرے خدائے} اس سے بڑھ کر سانپ کے لئے کوئی سیفی نہیں ہے از مجربات فقیر محبوب علی شاہ قادری بانوا کا ہے فقط۔

اس سیفی کو رمضان شریف کی ستائیسویں شب کے وقت بعد نماز عشاء ایک سو اکتالیس مرتبہ پڑھے سر برہنہ ہوکر مسجد میں یا مکان میں صحن میں کھلے آسمان تلے یا جنگل میں کھڑا ہوکر مع اول وآخر درودِ ابراہیمی گیارہ مرتبہ پڑھے۔ روبقبلہ ہو اور صندل اور لوبان کی دھونی قریب رکھے۔ دن کو روز رکھے شام کو شیرینی سے افطار کرے بعد فراغت عمل قدرے شیرینی پر علی مشکل کشا کی فاتحہ دیکر لڑکوں کو تقسیم کردے پس عامل ہوگیا۔ اسی طرح ہر سال کر لیا کرے اور بوقت ضرورت جب کہ کوئی شخص خبر دے کہ فلاں شخص کو سانپ نے کاٹا ہے تو عامل اس شخص کو روبقبلہ کھڑا کرکے وضوء کرکے اپنے داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی طرف سے پڑھ کر بند کرتا ہوا پیچھے سے آوے اور ذرا ٹھہر کر تین دم لے اور تین ہی قدم چل کر اس شخص کی پشت پر مٹھی کھول کر زور سے طمانچہ مارے اور کہہ دے کہ فوراً جاکر اپنا منہ مار گزیدہ کو دکھائے اور کہہ دے کر پھر اور کسی سے نہ جھڑائیں ورنہ خطرہ کھائے گا پھر زہر نہ چڑھے گا آرام کلی ہوجائے گا پس اختیار ہے کہ جس قدر شیرینی پر ممکن ہو اللہ پاک کے نام کی فاتحہ پڑھ کر نیاز دے کہ تقسیم کرے یا درویشوں کو کھلائے لیکن عامل خود اس کی کوئی اجرت نہ لے اور اگر وہ شخص طمانچہ سے بے ہوش ہوجائے یا مارگزیدہ کا مقابلہ ہوجائے تو تازہ پانی کنواں یا دریا یا تالاب سے نکلوا کر داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لیکر سیفی مذکورہ بالا کو تین مرتبہ پڑھ کر دم کرکے مریض کے منہ پر چھینٹا دیوے اور مریض کے کان میں ہوشیار کی آواز دے اگر مرض کھیل کر قبول دیوے۔ یا ہوش میں آجاوے تو بہتر ورنہ دس پانچ سیر کچا دودھ منگا کر ایک ایک سیر کے قریب کونڈوں میں دودھ

بھر دیں اور جھاڑو کی تیلی کے چار ٹکڑے انگلی انگلی بھر کے لیکر ان ٹکڑوں پر مندرجہ ذیل سیفی نمبر ایک کو پانچ پانچ مرتبہ ایک ایک ٹکڑے پر پڑھ کر دم کریں اور ایک ایک ٹکڑا چاروں طرف پھینک دے اور دیکھتا رہے کہ تنکے کس جانب جاتے ہیں جس طرف سے تنکے مل کر جاوین اسی طرف سانپ کے آنے کے واسطے راستہ دیں یعنی آدمیوں کو ہٹادیں اور ایک کپڑا یا رومال راستہ میں بچھا دیں اور رومال کے سامنے ایک حلقہ کھینچ دیں جب سانپ آوے تو اس کو اسی حلقہ میں بیٹھنے کا حکم دیں اور جس جگہ کپڑا یا رومال پر سانپ گذرے اسی جگہ رومال پر نشان لگادیں اور جب کنڈل میں سانپ بیٹھ جائے تو اس کی طرف مخاطب ہوکر اسی طرح عمل کرے جس طرح مار گزیدہ کے ساتھ کیا تھا اگر سانپ راضی ہوکر سر جھکادے تو زہر چوسنے کے لئے مندرجہ ذیل سیفی نمبر دو پڑھ کر حکم دے۔ جب زہر چوستے چوستے بے ہوش ہوجائے تو دم پکڑ کر دودھ میں ڈالدے اور ذرا دیر کے بعد سانپ کو نکال کر اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ نچوڑیں اور حلقہ میں چھوڑویں پھر دوبارہ زہر چوسنے کو حکم دیں اس طرح مسلسل کرتے رہیں جب تک کہ مریض ہوش میں آجائے اور دودھ ہر مرتبہ نیا بدلتے رہیں۔ جب مریض اچھا ہوجائے تو سانپ کو دودھ پلا کر مندرجہ ذیل سیفی نمبر تین پڑھ کر رخصت کردے۔ اور اگر سانپ سرکشی کرے تو اس کپڑا کو کہ جہاں سے سانپ گذرا ہے چالیس مرتبہ مندرجہ ذیل سیفی نمبر چار پڑھ کر دم کرکے رومال کو اسی جگہ سے چاک کردے جہاں سے سانپ گذرا ہے تو سانپ پھٹ جائے گا اور مریض صحت پاجائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ عمل آزمودہ ہے خود فقیر محبوب الٰہی قادری صدر سیلان سرگروہ منڈل بانوا کا۔

سیفی نمبر ایک تیلیوں پر دم کرنے کے لئے

کہیں محمد سیس نوائے۔ سنو علی جی حکم خدائے۔ بن کی بوٹی۔ بھگی جائے ظالم بیری کھینچ کے لائے بحق یا سلیمان ابن داؤد علیہ السلام انھم یکیدون کیدا واکید کیدا ہ
اس سیفی کو چاروں تیلوں پر پانچ پانچ مرتبہ پڑھ کر ہر تیلی ایک جانب پھینک دے تو اس سیفی کی برکت سے تیلی روانہ ہوگی۔

سیفی نمبر دو زہر چوسنے کا حکم دینے کے لئے

رب کے حکم یہ کارن کرے۔ کھینچ کے واکی بکھ کو ہرے۔ بے سدھ جو ہے آدم پڑا۔ حکم خدا سے ہوئے کھڑا بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ . وصی رسول اللہ سمع اللہ لمن حمدہ اس سیفی کو پڑھ کر زہر چوسنے کا حکم دے۔

سیفی نمبر تین سانپ کو رخصت کرنے کی

کہیں نبی جی علی سنائے۔ دکھ سنکٹ کچھ چھونہ جائے۔ بکھ آدم کو کیا جو دور ہے حکم رب سے بھرپور۔ بحق یا بُدُّوح فَمَهِّلِ الكَافِرِينَ اَمهِلهُم رُوَيداً اس سیفی کو پڑھ کر تین مرتبہ۔ پھر اشارہ جانے کا کرے سانپ چلا جائے گا۔

سیفی نمبر چار رومال پھاڑنے کی

اٹھ آدم فوراً گھر جائے بِحَقِّ یَا جَبَّارُ اَللّٰهُمَّ اکفِنِی اُقتُل مَار بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اس سیفی کو چالیس مرتبہ پڑھ کر رومال پر دم کرکے رومال پھاڑ دیں تو سانپ پھٹ جائے گا اور مریض کو صحت ہوگی اب صحت ہونے پر سوا پاؤ حلوا اپنے ہاتھ سے پکا کر مشکل کشا کی نیاز دیکر خود کھالیا کرے جو باقی بچے اس کو دفن کردے اسی طرح تین روز تک نیاز دے تو تا عمر صحت ہوگی آزمودہ خود پیر محبوب علی شاہ قادری غوثیہ بانوا کا ہے کئی مرتبہ کا فقط یہ عمل اسرار صدری ہے دل وجان سے عزیز رکھے۔

عملِ حب تکسیر قطبی

طالب ومطلوب کے نام مع والدہ جداجدا کرکے کاغذ پر لکھو اب مطلوب کے نام کا پہلا حرف سطر کے اول اور طالب کے نام کا پہلا حرف سطر کے آخر لکھو اب ان کو تکسیر کرو مگر پہلا اور آخری حرف حرکت نہ کرے اسی طرح پہلی سطر کو تکسیر کرکے آخر میں لے آوے۔ مثلاً طالب کا نام سلیم بن کوثر ہے اور مطلوب کا نام رفعت بنت نزہت ہے اس کو جدا جدا کرکے لکھا اول پس طالب پھر مطلوب تو سطر یہ ہوئی۔

س ل ی م ک و ث ر ر ف ع ت ن ز ہ ت

اب مطلوب کے نام کا پہلا حرف سطر کے اول لگایا اور طالب کا آخر لگا تو سطر یہ ہوئی۔

ر س ل ی م ک و ث ر ر ف ع ت ن ز ہ ت س

اب اس کو اس طرح تکسیر کیا کہ پہلا اور آخری حرف اسی طرح قائم رہا تو دوسری سطر یہ ہے۔

ر ت س ہ ل ز ی ن م ت ک ع و ف ث ر ر س

اسی طرح تکسیر کرکے پہلے سطر واپس آگئی لیکن اول وآخر کے دونوں حرف بدستور بجائے خود قائم رہے اب جب پوری تکسیر ہوگئی اس کی نقل پانچ کاغذ پر کرو۔ نقل کرنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے۔ اب جس روز قمر برج ثور میں ہو اس وقت ان پانچ کاغذوں سے ایک کو موم جامہ کرکے

سطر میں معطر کر کے اپنے پاس رکھو اور نقش یعنی ایک کاغذ طالب کے پاس رکھنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے اور ایک نقل کو مطلوب کی والدہ یعنی مطلوب کے گھر مکان دیوار وغیرہ کسی جگہ دفن کردو۔ اب باقی تین کاغذ رہ گئے کاغذ سے مراد سب سطریں یعنی پوری تکسیر ہے۔ اگر مطلوب کے بدن کا کپڑا ہاتھ آجائے خواہ کسی جگہ کا ہو ان تینوں کاغذوں کو اس میں الگ الگ بتی بنا کر جب سورج ڈوبنے لگے فلیتہ جلائے اگر میسر نہ ہو تو بھی خالی کاغذ ہی کی بتی بنا کر کورے چراغ میں گھی اور شہد میں بتی کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف رکھے جب بتی روشن ہو جائے تو طالب اس کے سامنے بیٹھ کر ایک سو ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے اور اس دوران بتی برابر جلتی رہے اگر بالفرض ابھی پڑھنا باقی ہے اور بتی جل کر ختم ہوگی ہے تو تعداد عمل ایک سو ایک پوری کرے پس اسی طرح تین روز برابر جلائے ختم ہوتے ہی اللہ چاہے مطلوب بے قرار ہو کر حاضر ہوگا مگر طالب جس جگہ عمل کرے وہ کمرہ خالی ہو وہاں کوئی دوسرا موجود نہ ہو۔ اور تصور مطلوب کا کرتا رہے۔ انشاء اللہ عمل ختم نہ ہوگا کہ مطلوب حاضر ہوگا یہ عمل خطا نہیں کرتا جس کو منظور ہو کر کے دیکھے آزمودہ خود فقیر محبوب علی قادریہ غوثیہ بانوا کا ہے۔ دعا یہ ہے۔

یَامُقَلِّبُ الْقُلُوْبُ قَلِّبْ قَلْبَهٗ اِلَیَّ ذَلِّلْ حَالِیْ فلاں بنت فلاں در حب فلاں بن فلاں بحق یاوَدُوْدُ یا بُدُّوْحُ یا بُدُّوْحُ یا بُدُّوْحُ

دیگر عمل ملازمت تکسیر قطبی

فارسی کی ایک مثال مشہور ہے کہ قطب از جانمی جنبد یعنی قطب اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ یہ مثال اس جگہ استعمال ہوتی ہے کہ جب کوئی کسی کو نکالنا چاہے اور وہ شخص نکلنا نہ چاہے یا اسے نکالے اور وہ نکالا نہ جاتا ہو تو وہ کہتا ہے کہ قطب از جانمی جنبد۔ یہ مثل تکسیر قطبی سے اخذ کی گئی ہے اور تکسیر قطبی اصطلاح جفر میں اس تکسیر کو کہتے ہیں جس میں حرف اول اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور باقی تمام حروف گردش کرتے ہیں اور آخر میں وہی سطر پھر نمودار ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر محبوب علی کے نام کی تکسیر دیکھیے۔ محبوب علی کے نام کی تکسیر یہ ہے۔

م ح ب و ب ع ل ی
م ی ح ل ب ع و ب
م ب ی و ح ع ل ب
م ب ل ی ع و ح
م ح ب و ب ع ل ی

علماء جعفر نے اس تکسیر کو موثر تسلیم کیا ہے اور اس قاعدہ کو تسلیم کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو بھی عمل اس قاعدہ سے کیا جائے موثر ہوتا ہے۔ خصوصاً دشمن کی وجہ سے نکالا جاتا ہو یا بے وجہ نکالا جاتا ہو یا کسی تبدیلی کا خوف ہو تو ایسی جگہ پر عمل درست رہتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی چیز جانے والی ہو یا ملازمت جانے کا خوف ہو تو اس جگہ یہ عمل بہت کام دیتا ہے۔ اس عمل میں ساعت مہینہ دن تاریخ کی کوئی قید نہیں ہے جب ضرورت ہو جبھی یہ عمل کرے۔ مثلاً محبوب علی کی دہلی سے تبدیلی ہو رہی ہے اور چاہتے ہو کہ تبدیلی نہ ہو تو یوں لکھو محبوب علی دہلی یا متین۔ اگر کسی ملازمت سے نکالا جارہا ہے اور چاہے کہ نہ نکالا جائے تو یہ لکھے محبوب علی ملازمت فلانی یا متین۔ اگر کسی مقام یا مکان سے نکالا جارہا ہے تو یہ لکھے محبوب علی مکان ہذا یا مکان فلاں یا متین۔ اس طرح جو بھی کام کرنا منظور ہو نام طالب اور کام اور اسم یا متین اور اسی مطلب کا کوئی اللہ کا اسم لکھ کر تکسیر قطبی کریں ہم نے مثال میں صرف نام کی تکسیر کی ہے مگر یہاں پوری سطر کی تکسیر کرنی ہے مثلاً اگر سطر ہے کہ محبوب علی دہلی یا متین تو اس پوری سطر کی تکسیر کریں صرف م جو پہلا حرف ہے وہ اپنی جگہ پر قائم رہے گا۔ جب تکسیر مکمل ہو جائے تو اس کو بطور نقش بند کر کے گھر کے کسی پاک گوشے میں یا جنگل میں اس نقش کو زمین میں ایک گڑھا کھود ایک کیل آہنی لیکر نقش کے اوپر کیل ٹھونک دیں اور گڑھا مٹی سے بند کر دیں لیکن زمین سخت ہو نرم نہ ہو غلاظت وغیرہ نہ ہو کسی آنے جانے والے کا قدم نہ پڑھے اور اندیشہ نہ ہو کہ کوئی نکال نہ لے۔

پس عمل سے تین روز کے اندر اندر معلوم ہوگا۔ اگر تین روز میں معلوم نہ ہو تو چوتھے روز پھر یہی عمل کر کے اور اس پہلے نقش پر رکھ کر دوسری میخ گاڑ دیں پس اللہ نے چاہا تو کام پورا ہوگا انشاء اللہ۔

تکسیر قطبی برائے عداوت

تکسیر قطبی کا یہ عمل بہ نسبت حب کے بغض میں بہت سریع الاثر ہے۔ اگر کوئی شرعی رکاوٹ درمیان میں نہ ہو تو یہ عمل تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ عمل قمر در عقرب کے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔ اگر اتفاق سے قمر در عقرب اور رجال الغیب کے بائیں طرف ہونے کی تاریخ موافق ہو جائے تو پھر یہ عمل پستول کی گولی سے جلد اور پر اثر کام کرتا ہے۔ رجال الغیب کے موافق نہ ہونے کی صورت میں قمر در عقرب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ لیکن تلاش ضرور رکھئے کہ قمر در عقرب اور رجال الغیب کے بائیں طرف ہونے کی تاریخیں مل جائیں تو پہلے ان حرفوں کو معلوم

کرو جو اس عمل میں کام آئیں گے۔ جو یہ ہیں۔

یہ آیت شریف: وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ تا آخر تک۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

و ا ل ق ي ن ا ب ي ن ھ م ا ل ع د ا و ة

۲۰ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

و ا ل ب غ ض ا ء ا ل ي ي و م ا ل ق ي ا م ة

یہ کل حروف ۴۰ ہیں۔ اب جن دو آدمیوں میں مفارقت کرانا ہو جن میں غیر شرعی طریق پر باہمی موانست ہو تو دونوں کے نام معہ مادر تحریر کر کے ایک سطر میں حرف حرف کر کے بچھاؤ۔ جب سطر تیار ہو جائے تو پہلی سطر سے پہلے اس آیت کا حرف اول لکھو۔ اور سطر کے آخر میں آیت کا آخر حرف لکھو۔ اب اس سطر کو گردش تکسیر جفری دو۔ اور دوسری سطر میں اس آیت کا دوسرا حرف اول سے لکھو اور آخر سطر میں آخر کا دوسرا حرف لکھو اور گردش دو۔ پھر سابقہ قاعدہ پر عمل لکھو اور گردش دیتے جاؤ۔ اور آیت کے حروف تقسیم کرتے جاؤ۔ یہاں تک کہ زمام نکل آئے۔ یہ واضح رہے کہ اس آیت کے حروف جو اول آخر لکھے جائیں گے۔ وہ گردش میں شامل نہ ہوں گے۔ میں مثال کیطور پر صرف ایک نام کے حروف کو گردش دے کر سمجھاتا ہوں۔

مثلاً محمود

و .	م ح م و د	ة
ا	د م و ح م	م
ل	م د ح م و	ا
ق	و م م د ح	ي
ي	ح و د م م	ق
ن	م ح م و د	ل

اب یہ معلوم کرو کہ تمہارے ناموں میں زمام نکالنے کے لئے اس قدر سطور آئیں کہ یہ سب حروف کھپ جائیں تو خیر اگر حروف کم ہو گئے تو بقدر ضرورت پھر حرف سے لینا شروع کریں۔ اگر زائد ہو جائیں تو بقایا حروف کو تکسیر کے تحت لکھ دیں۔ ان حروف کی تعداد چالیس ہے۔ اس لئے جن ناموں میں بیس سطر میں زمام برآمد ہوگا یہ حروف مکمل ہو جائیں گے۔ زیادہ کی صورت میں دوبارہ اول سے شروع کر دیں۔ اگر زمام ۱۶ سطر میں برآمد ہو تو بقایا آٹھ حروف زمام نکلنے کے بعد آخر میں لکھ دیں۔ زمام آپ کسی وقت بھی نکال سکتے ہیں۔ کوئی وقت تاریخ

مقرر نہیں۔ زمام نکال کر اپنے پاس رکھ لیں۔ اب جس وقت قمر در عقرب شروع ہو تو زمام کے تمام حروف کو قینچی سے ایک ایک کاٹ کر اپنے پاس رکھیں اور احتیاط کریں کہ کوئی حرف ادھر ادھر نہ ہو جائے۔ کوئلہ دھکا کر اپنے سامنے رکھیں اور کوئی تلخ چیز کا بخور جلاتے جائیں۔ مثلاً نیم کے خشک پتے یا کوئی چیز جو ذائقہ میں کڑوی ہو۔ اور جلانے کے قابل ہو جلائیں۔ اب ایک ایک حرف کو اٹھاتے جائیں اور وہی آیت جس کے حروف لئے ہیں ایک ایک مرتبہ پڑھتے جائیں اور اس آگ میں جلاتے جائیں۔ یہاں تک کہ تمام حروف ختم ہو جائیں۔ خدا چاہے تو ایک ہفتہ میں دونوں میں جدائی ہو جائے گی۔ اور عداوت ہوگی۔ یہ بھی معلوم ہو کہ قمر در عقرب ۲½ (ڈھائی دن) دن رہتا ہے۔ اس ڈھائی دن میں عمل ختم کرنا ہے اور ساعت قمر میں عمل ہو۔ اگر ایک ساعت میں ختم نہ ہو تو دوسری تیسری میں غرض ڈھائی دن میں قمر کی ساعت میں کر سکتے ہیں۔

عمل زبان بندی

اس عزیمت کو ورد میں رکھے یا لکھ کر بازو پر باندھے۔ زبان بدگویان بستہ ہوگی وہ عزیمت یہ ہے۔ قل ھو اللّٰہ ماشاء اللّٰہ حسبی اللّٰہ تعالیٰ اللّٰہ صدق اللّٰہ توکلت علی الحق الذی لا یموت . ان اللّٰہ وملئکة یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلو علیه وسلمو تسلیما والھکم اله واحد لااله الاھو الرحمن الرحیم لا اله الا ھو الحی القیوم لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم فسیکفیکھم اللّٰه وھو السمیع العلیم بستم بحق کھیعص بستم بحق حم عسق بستم زبان ھمه بدگویان ودشمنان وغمازان صاحب این دعاء رابحق لااله الا اللّٰه مھر کردم بنام محمد رسول اللّٰه بحق طه بستم بحق تبارک الذی بیده الملک بستم بطس بیاسین والقرآن الحکیم بقاف والقران المجید بستم بنون والقلم وما یسطرون بحق والتین والزیتون بحق اب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ لا ء ی بستم بحق قل ھو اللّٰه احد اللّٰه الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد بستم زبان ھمه بدگویان صاحب این تعویز را لاتحرک به لسانک لتعجل به یا غیاث المستغیثین اغثنی صم بکم عمی فھم لا یبصرون ان شر الدواب عند اللّٰه الصم الیکم الذی لا یعقلون .

عملِ حب مجرب

اوّل چاہئے کہ نام مطلوب مع مادر ونام طالب مع مادر کے حروف جدا جدا ایک سطر میں لکھیں اور تکسیر صدر ومؤخر یعنی ایک حرف سطر کے آخر سے اور ایک سطر کے اول سے لیں پھر ایک آخر سے قبل کا پھر ایک اول کے بعد کا اسی طرح تکسیر کرتے ہیں کہ سطر اول نمودار ہو۔ اب سطر اول کے حروف مکرر کو ختم کر کے باقی حروف کے اعداد نکال لے۔ اب سطر کے باقی حروف میں سے ہر حرف سے شروع ہونے والا ایک اسم الٰہی لیں اور اسی حرف کا مؤکل لے لیں اور یکجا کر کے اس طرح دعاء بنائیں۔ اجیبو یا فلاں مؤکل ویا فلان مؤکل محبت فلاں مطلوب بفلاں طالب بحق اسماء فلاں فلاں۔ اور ہر شب کو اسی مذکورہ اعداد سے پڑھے اور ہر سطر روز قطع کر کے پڑھتے وقت ہر شب تابنے کے چراغ میں روغن گاؤ اور شہد ملا کر جلائے چہار شنبہ سے جلانا شروع کرے۔ چراغ کا منہ خانہ مطلوب کی طرف رکھے ہر شب غسل کرے کپڑے پاک پہنے خوشبو لگائے حیوانات جلالی وجالی کا پرہیز کرے۔ مثال اس کی یہ ہے فرض کرو نام مطلوب محمود بن احمد اور نام طالب عبداللہ بن ھارث ہے۔ جدا جدا لکھ کر حسب ذیل تکسیر کی اور سطر اول سے حروف مکرر دور کئے تو باقی حروف یہ رہے (م ح و دا ح م د۔ دال ع ب ل ہ ا رث) ان کے اسماء الٰہی یہ ہیں۔ معز حمد ۔ ورود ۔ دلیل ۔ اللہ علیم۔ باسلط ۔ لطیف۔ ھادی۔ رحمٰن ثابت اور مؤکل یہ ہیں۔ رویائیل ۔ تنکافیل ۔ رفتمائیل۔ دردائیل اسرافیل ۔ لومائیل۔ جرائیل۔ طاطائیل۔ دردائیل ۔ امواکیل میکائیل ۔ پس دعا اس طرح بنی ۔ اجیبو ایارد یائیل یا تنکافیل یافتمائیل یا دردائیل یا اسرافیل یا لومائیل یا جبرائیل یا طاطائیل یا دردائل یا امواکیل یا میکائیل محبت محبوب بن احمد لعبد اللہ بن حارث بحق یا معز یا حمید یا ودرود یا دلیل یا اللہ علیم یا باسط یا لطف یا ھادی یا رحمٰن یا ثابت۔ اب چونکہ اس کے مکرر و دور کر کے باقی رہنے والے حروف کے اعداد آٹھ سو چھیاسٹھ ہوتے ہیں لہذا اتنی مرتبہ روز پڑھنا شروع کیا اور تکسیر کی ایک سطر روز جلالی پس گیارہوں روزانہ گذرا کہ ہمارا مقصد پورا ہوا۔ مثال تکسیر کی یہ ہے۔ جو کہ گیارہ سطر ہے۔

۱۔ م ح م و دا ح م د ع ب دال ل ہ ح ا ر ث
۲۔ ث م ر ح ا م ح دہ و ل ال ح ام و د ب ع
۳۔ ع ث ب م د ر و ح م ام ح ح ل دا ہ ل د
۴۔ د ع ل ث ہ ب ام و دل ر ح د ح م م اا

۵۔ ا د ا ح م ل م ث ح ہ ح ب دا ح م ر و ل د
۶۔ دال و دا ر ع م م ح ل ام و ث ب ح ح ھ ھ
۷۔ ھ ح ا ح ل ب د ث د و ام را ع ل م ح م
۸۔ م ھ ح دم ح ل ا ع ح ال ر ب م و ا ث د د
۹۔ دم د ھ ث ح ا و دم ح ب ل رال ع ل ح
۱۰۔ ح دام ع دل ھ اا ث ر ح ل اب د ح وم م
۱۱۔ م ح م و دا ح م د ع ب دال ل ہ ح ا ر ث

اور حروف کے مؤکلات اور اسماء الٰہی یہ ہیں۔

حرف	مؤکل ترکیبی	مؤکل مجرد	اس الھی اسم	حرف	مؤکل ترکیبی	مؤکل مجرد	اسم الٰھی
ا	اِسرَافِیلُ	ائِیلُ	اَللّٰہُ	ب	جبرَائِیلُ	بَائِیلُ	بَاسِطُ
ت	عِزرَائِیلُ	تَائِیلُ	توّابُ	ث	مِیکَائِیلُ	تَائِیلُ	ثَابِتُ
ج	کَلکَائِیلُ	جَائِیلُ	جَلِیلُ	ح	تنکَفِیلُ	حَائِیلُ	حَمِیدُ
خ	مَھکَائِیلُ	خَائِیلُ	خَبِیرُ	د	دَردَائِیلُ	دَائِیلُ	دَلِیلُ
ذ	اَھرَاطِیلُ	ذَائِیلُ	ذَاکِرُ	ر	اَموَائِیلُ	رَائِیلُ	رَحمٰنُ
ز	شَرفَائِیلُ	ذَائِیلُ	زَکِیُّ	س	ھَموَاکِیلُ	سَائِیلُ	سَمِیعُ
ش	ھَمرَائِیلُ	شَائِیلُ	شَکُورُ	ص	اَعجَمائِیلُ	صَائِیلُ	صَمَدُ
ض	عَطکَائِیلُ	ضَائِیلُ	ضَامِنُ	ط	اِسمَائِیلُ	طَائِیلُ	طَیِّبُ
ظ	لَوزَائِیلُ	ظَائِیلُ	ظَاھِرُ	ع	لُومَائِیلُ	عَائِیلُ	عَلِیمُ
غ	لَوخَائِیلُ	غَائِیلُ	غَفُورُ	ف	سَرحَاکِیلُ	فَائِیلُ	فَتَّاحُ
ق	عِطر اکِیلُ	قَائیل	قَھَّارُ	ک	حَرُوزَائِیلُ	کَائِیلُ	کَرِیمُ
ل	طَاطَائِیلُ	لَائِیل	لِطِیفُ	م	رُویَائِیلُ	مَائِیلُ	مُعِزُّ
ن	حولَائِیلُ	نَائِیلُ	نَاصِرُ	و	رَفتَمَائِیلُ	وَائِیلُ	وَدُودُ
ھ	دَرُویَائِیلُ	ھَائِیلُ	ھَادِی	ی	سَرَا کِیُطَائِیل	یَائِیلُ	یَاسِرُ

برائے دفیعہ وباء

صبح وشام یہ افسون سات سات مرتبہ پڑھ کر گھر میں چاروں طرف پھونک دیا کرے وہاں وباء ہرگز نہ آئے گی۔ افسون یہ ہے۔

عبداللہ کا پوت آمنہ کا جایا۔ جاوباء محمد ﷺ ہمارے گھر آیا

دیگر برائے دفعہ وباء

ایام وباء میں یہ لکھ کر دروازے پر لگادے وہ مکان محفوظ رہے گا۔

لِی خَمسَۃٌ اُطفِی بِھَا حَرُّالوَبَاءِ الحَاطِمہ المُصطَفٰی وَالمُرتَضٰی وَابنَاھُمَا و الفَاطِمَۃَ اور یہی دعا بکثرت پڑھا بھی کرے۔

برائے زیارت رسول اکرم ﷺ

جس کو رسالت پناہ ﷺ کی زیارت منظور ہو وہ آپ کی صورتِ مثالیہ تصور کرے اور درُود شریف پڑھ کر دائیں طرف یا احمد بائیں طرف یا محمد اور دل میں یارسولُ اللہ ہزار مرتبہ کہے خداچاہے خواب یا بیداری میں زیارت سے مشرف ہو۔

دیگر برائے زیارت آنحضرت ﷺ

ثوبان مولیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی یہ کلمات سوتے وقت پڑھے کا مجھ کو خواب مین دیکھے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ البَیتِ الحَرَامِ وَالشَّھرِ الحَرَامِ وَالرُّکنِ وَالمَقَامِ اِقرَاء رُوحِ مُحَمَّدٍ مِنِّی السَّلَامَ۔

عملِ فالِ قرآنی از علی علیہ السلام

یہ عمل حضرت علی سے منقول ہے کہ قرآن شریف کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر آنکھیں بند کر کے اپنا مقصد دل میں رکھ کر تین بار الحمد شریف تین بار سورۃ اخلاص تین بار آیت الکرسی مع اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اِنِّي تَوَکَّلتُ عَلَیکَ وَتَفَاوَلتُ بِکِتَابِکَ فَارِنِي مَا ھُوَ المَکتُومُ فِي سِرِّکَ المَکنُونَ پھر قرآن شریف پر دم کر کے کھولے اور دونوں طرف سے لفظ اللہ گن کر جمع کر کے اس میں تین عدد زیادہ کردے اور پھر اتنے ہی ورق الٹ کر اتنی ہی سطریں گن لے تمہارے مطلب کی آیت نکل آئے گی ترجمہ دیکھ لے۔

عزیمت ھندی نایاب

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم اَمّ مَنُو فَجرُ بَانِیَّۃَ ھَلِیکَہُ وَمَلِیکَہُ وَرثُیَا شَمنُکَا فَجرُ مَنُکَا خجرُ مَنکَا وَرَتُکِیمَہُ شَادَوُرِ یَا ھَلا ھِیَا غَنجَلِیثَا یُومَھَا وَشِیتَنَا دَمُ وَامَخ بَرھَبَّت لَا حُوثَا مَیلُوثَا فَیخَفُجَلا جَیخَمَشُ جَمُوکَشُ کَمُوکَشُ کَمُورَش کَنگُرَشُ کَمرُکَشُ ھَفَّش ھَفَش الزَّوَایَا اَلزَّوَایَا اِذَاکَش اِذَاکَشُون کَال مَال وَاہ یَاہ ھَیُّ السَّقۃُ ھَمُسَاعَۃُ ھُوکَشُ نَمُوشَاخ بِسمِ اللّٰہِ اَھیَا شَرَاھِیَّا اَذُونَائِی اَصبَاؤُثُ الِ شَدَای اِجَامُونَہُ بِحَقِّ طُورِ سِینَا نَبتُ بِالدُّھنِ وَصِبغُ الاٰکِلِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجمَعِینَ الطَّیِّبِینَ الطَّاھِرِینَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ.

(از کتاب جواہر اولیا مؤلفہ باقر بن عثمان بخاری اُوچی)

اسنادِ عزیمت بزبان ہندی و عبرانی از حضرت حکیم نصیر الدین قدس اللہ سرہٗ منقول ہے کہ بزرگان دین اس عزیمت کو ایک ہزار و ایک مرتبہ پڑھتے ہیں چاہے دن میں چاہے رات میں۔ اور ہر کام و مہم جو بھی ہو دینی یا دنیاوی کفایت ہوتی ہے اور حب و بغض و عقد اللسان عقد الیمین، عقد الذکر اور عقد النوم وغیرہ اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

اور اس کا پڑھنے والا لوگوں کی نظر میں معزز ہوتا ہے اور لوگوں کے دل میں اس کی ہیبت بیٹھ جاتی ہے اور حکام اس پر مہربان ہوتے ہیں اور تمام مکالم اس کا مطیع و مسخر ہوگا اور اس کی ہر حاجت پوری ہوگی۔

اور بارہ ہزار جنات جو اس دعاء کے تابع ہیں اس دعاء کے پڑھنے والے کے مسخر ہوں گے اور غائب سے اس کی امداد کریں اور اس کے کام میں کوشش کریں۔

اور بارہ ہزار مشکلات اس کے ہاتھ سے حل ہوں گی اور قید و بند و زندان و قفل جس چیز پر بھی سات مرتبہ دم کرے تو وہ کھل جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور ہر طرح سے دم و افسون میں عزیمت جاری ہوگی اور جو کام آئے تو دل میں ارادہ کرنے سے ہی پورا ہو جائے گا۔

حکیم شہاب الدین نے سات مرتبہ قسم کھا کر کہا کہ جتنے بھی کلام جو خلق میں روئے زمین پر موجود ہیں سب سے بہتر یہ کلام ہے اور کسی طرح تقصیر نہیں کرتا۔

(حکایت)۔ حکیم شہاب الدین استاد کہتے ہیں کہ میں کاروان کے ساتھ کثیر مال کے ہمراہ بلخ کی طرف جا رہا تھا کہ آدھی رات کو ہم پر چوروں نے حملہ کر دیا کہ مال چھین اور اہل کاروان کو قتل کریں۔ میں نے یہ عزیمت سات مرتبہ پڑھ کر ان پر پھونکا تو بفرمان خدا تعالیٰ ان کے ہاتھ بغیر رسی کے بندھ گئے اور قافلہ سلامت رہا۔ بعد عرصہ کے جب ہمارا وہاں سے گزر وہاں سے ہوا کہ سب چور مردہ ہیں۔

القصد اس عزیمت کے پڑھنے والا کسی حال میں پریشان نہ ہوگا اور کسی چیز کا محتاج نہ ہوگا اور تمام عمر بادشاہی و کامرانی سے گذارے گا اور اس کے تمام خیالات مراد کو پہنچیں گے۔

اور چاہیئے کہ بے طہارت اس عزیمت کو نہ پڑھے اور ہر بدھ کے روز غسل کیا کرے اور روزانہ تین مرتبہ خوشبو جلایا کرے اگر تین بار نہیں تو ایک مرتبہ ضرور جلائے۔ اور نماز کا پابند رہے اور ہر بدھ کو بکثرت خوشبو جلائے اور جب بھی پڑھے اس دعا کے خادموں کو قسم دے اور اپنی نیت ان پر بیان کرے۔ اگر خدام کچھ شرط کہیں تو بجا لائے اور راکھ کو پانی میں بہا دے اور یہ پڑھائی اور خوشبو سورج نکلتے وقت کرے۔ اور پڑھتے وقت کسی سے گفتگو نہ کرے اور رات کو پڑھے تو کمرہ تاریک میں پڑھے جس میں کوئی روشن دان وغیرہ سوراخ نہ ہو اور در و دیوار اور بام وفرش پاک ہوں۔

اور ہر بدھ کو رات کے وقت کمرے میں چاروں کونوں میں چراغ رکھے اور کسی کو نہ آنے دے۔ سوائے ایک خادم خاص کے جو پاک و صاف ہو۔ اور پڑھتے وقت جو بھی عجوبہ اور ستر نہانی دیکھے سوائے کسی محرم راز اور استاد کے نہ بتائے اور بغیر علم استاد شروع نہ کرے اور استاد کی محبت کو دل میں جگہ دے اور اپنے راز اس سے مت چھپائے۔

اگر چاہے کہ کسی کو دیوانہ کرے اور بے قرار و بے آرام کرے اتنا کہ وہ رسوا ہو جائے تو دس درم قراکری دس درم سنگ سارغ گڑی دس درم سنگ خام پانچ درم سنگ ذخصہ مریم کہ جس کو قناع کہتیہیں سب کو ملا کر اکتالیس مرتبہ یہ عزیمت اس پر پڑھ کر اس شخص کی حاضری کی نیت کرے اور خدام کو حکم دے اور اس خوشبو پر پھونکے اور زوال کے وقت جلائے اور پڑھے۔ تین روز مسلسل اس طرح عمل کرے۔ اگر سو فرسنگ پر بھی ہو تو بے قرار ہو کر حاضر ہو، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اگر چاہے کہ کسی کا خواب باندھے اور اس کو مشکل میں ڈالے تو مشک و زعفران سے

کاغذ پر اس کی صورت بنائے اور اس صورت پر سرتا پا مشک و زعفران اور گلاب سے یہ عزیمت لکھے اور اس کا نام مع مادر بھی لکھے۔ اب سات لوہے کی سوئیاں لائے اور ہر ایک پر سات مرتبہ یہ عزیمت دم کرے اور صورت کو دیوار پر اس طرح لگائے کہ دو سوئی آنکھوں میں ایک نا میں دو پاؤں میں اور دو ہاتھوں میں لگائے اور اس صورت کے نیچے تخم سرو، جاروب، اسپند اور قراقری کا بخور کرے اور اس شخص کی خواب بندی کی نیت رکھے۔ تین روز اسی طرح بخور کرے پس خواب بستہ ہوگا اور خوف ہے کہ اگر کوئی نہ کھولے تو دیوانہ ہو جائے گا۔

اگر عقد العین کرنا ہو تو یہ عزیمت اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر دے، یا پوست مار پر لکھ کر اپنے پاس رکھے پس کسی کی نظر اثر نہ کرے گی۔

اگر چاہے کہ زبان بند کرے تو اکتالیس درم موم لے کر صورت خر بنائے اس شخص کی نیت سے اس صورت کو دشمن کے گھر پہنچائے اور کاغذ پر یہ عزیمت لکھ کر اس طرح دوسری صورت کے پیٹ میں پہنچائے اور ایک لوہے کی سوئی پر چالیس مرتبہ یہ عزیمت دم کر کے اس جانور کے منہ کو اس سے بند کرے بعد میں کپڑے میں باندھ کر کوزہ میں ڈال کر پرانی قبر میں دفن کرے پس اس کی زبان بند ہوگی۔

اگر تسخیر جنات چاہے تو۔

ویران جگہ پر جو کہ اونچی اور ہموار ہو اور اسکی مٹی پاک ہو پر سات مربع خانے بنائے اور ہر ایک کے چار دروازے ایک دوسرے کے سامنے بنائے اور ہر لکیر پر یہ عزیمت آیت الکرسی سمیت لکھے اور سات سات درم مشک زعفران اور مندل سرخ ملا کر رکھے اور ایک من گلاب پر لکیر پر بچھائے سوائے دروازے کا رستہ رکھے۔

جس چاقو سے لکیر کھینچنا ہے وہ ایسا ہو کہ اس پر قل اللّٰھم مالک پوری آیت اور چاروں قل لکھے ہوں اس سے لکیر لگائے۔

بعد ازاں منڈل میں بیٹھے اور مشک و زعفران و دخنہ مریم کا بخور کرے اور عزیمت پڑھنا شروع کرے اور حاضری جنات کی نیت رکھے تین ہزار ساٹھ مرتبہ کل تعداد ہے۔ اس دوران اتنے جنات وغیرہ آئیں کوئی آدمی گمان بھی نہیں کر سکتا۔

اول کچھ جنات اسلحہ وغیرہ سے لیس حاضر ہوں گے۔

دوم عورتیں سفید بال سرخ لباس والی آئیں گی۔

سوم ایسے جنات آئیں کہ ان کی شکل گائے جیسی ہو۔

چہارم شیر کی صورت کے جنات آئیں گے۔

پنجم ہاتھی کی صورت کے جن آئیں اور ان میں سے ایک الگ نشان رکھتا ہو اور آتشی تازیانے ہوں اور ان کے منہ و ناک سے آگ نکلے۔

ششم، سیاہ نشانوں کے ساتھ اور موسیقی کے آلات کے ساتھ عورتیں آئیں۔

ہفتم، لشکر و حشم اور سفید جھنڈے کے ساتھ بادشاہ آئے جس کا نام ستمکون بادشاہ ہے۔

ہشتم، اور دو بادشاہ جوکان اور جابرون آئیں۔

نہم، قنطوس بادشاہ آئے کہ شاہ شاہان ہے اور کے تابع تیس سو ہزار لشکر ہے۔ ہاتھ پر سوار سر پر تاج ہوگا۔ آئے گا اور سلام و کلام کرے گا اور پیار سے پاس آئے گا۔

بعد میں بھی کئی گروہ گھوڑوں پر سوار شمشیر بدست سرخ جھنڈے لئے آئیں گے۔ اس طرح بہت عجائب دیکھے گا مگر دل کو قائم رکھے۔

پھر جو حاجت چاہے طلب کرے۔ خادم چاہے تو خادم ملے گا۔ پس عہد نامہ سوگند وغیرہ قائم کرے پس تم سا بادشاہ اب روئے زمین پر نہ ہوگا۔

اس عزیمت کے فضائل بے انتہا ہیں اگر ہزار کاغذ پر بھی لکھے تو پورے نہ آئیں۔ پس لازمی ہے کہ ہمیشہ پڑھا کرے۔

اگر دو :ہان کی بادشاہی چاہے تو بارہ ہزار کی تعداد پوری کرے پس جو کچھ کہ ممکنات سے ہے حاصل ہوگی اور وہ کچھ ملے گا جو کسی آدمی کے خیال میں بھی نہ گذرا ہو۔ محمود غزنوی کا کہنا ہے کہ اس نے اس سے بہت سے بادشاہوں کو ھلاک کیا۔

اگر تینتیس ۳۳ ہزار پڑھے تو تمام جنات دیو و پری اس کے تابع اور مددگار ہوں فقط۔

معلوم ہو کہ مذکورہ بالا عزیمت میں سنسکرت عبرانی و سریانی قدیم زبانوں کے اکثر الفاظ ہیں۔

اور بزرگان سلسلہ فقرا سلف تا حال بھی اس عزیمت کو پڑھتے اور کام لیتے آئے ہیں۔

اس دعا کی برکت سے سلطان محمود غزنوی جو اس دعا کے عامل ہونے کے علاوہ روزانہ ہزار مرتبہ ورد کرتے تھے جس کی وجہ سے دنیا کے تمام قسم کے جادو و ٹونہ نظر گذر جن بھوت اور پریت وغیرہ سب دفع ہو جاتے تھے اور آپ ہر معاملہ میں کامیاب رہتے۔ نیز اسی

کے ذریعہ آپ نے اکثر ملک فتح کئے اور بادشاہوں کو زیر کر کے حاکم ہوئے۔

نیز خصوصی طور پر حضرت خواجہ معین الدین غریب نواز اجمیری۔ حضرت شہاب الدین سہروری۔ بہاء الدین زکریا ملتانی اور مخدوم جہانیاں جہاں گشت اس دعا کو پڑھتے اور کام لیتے آئے ہیں۔

کیونکہ جو شخص اس دعا کو پڑھتا ہے تو جو خیال اس کے دل میں گزرتا ہے خود بخود سرانجام پا جاتا ہے اور تمام جنات عامل کے تابع ہو کر عامل کے ارادہ کے مطابق کام کرتے ہیں۔ جس نے اس دعا کو پڑھا وہ دنیا کا بادشاہ ہو جاتا ہے۔

لہٰذا فقیر سید محبوب علی شاہ قادریہ غوثیہ بانوا اہل طریقت کے سلسلہ والوں کو بخوشی اجازت دیتا ہے کہ پڑھا کریں تا کہ دین و دنیا و آخرت میں کامیابی ہو اور فقیر کو دعاء خیر سے یاد فرمائیں۔ یہ عزیمت ہندی اچ شریف کے سادات بخاری میں سینہ بسینہ نہایت راز سے چلی آتی ہے اور کاملین اس سلسلہ کے سوائے اپنی اولاد اہل کے کسی کو تعلیم نہیں کرتے اس وجہ سے عام اولاد بھی ان کی اس راز سے ناواقف ہے۔ ہم صرف رضاء الٰہی کی خاطر اس کو عام کیا ہے اور دعا ہے کہ اللہ اس کو نا اہل سے بچائے۔

اس نایاب عزیمت کی نایابی کا ایک واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ جملہ مروجہ کتب عملیات میں سے کسی ایک میں بھی یہ آپ کو دستیاب نہ ہوگی۔ عقلمند کو اشارہ کافی ہے اور احمق ساری عمر سر پیٹتا رہ جاتا ہے۔

دعا ہے اللہ آپ کو اس سے فائدہ اٹھانے کی طاقت عطا کرے۔ فقط

عمل از حضرت جمن جتی صاحبؒ

سنار کی بھیٹی، پزاوہ اور آوہ باندھنے اور کھولنے کا۔

کھولنے کے لئے۔

جلوائی جلوائی کھولوں کھولوں اھرن ماہی حضرت شاہ جمن جتی جنتی۔

اور باندھنے کے لئے۔

جلوائی جلوائی باندھوں باندھوں اھرن ماہی حضرت شاہ جمن جتی جنتی۔

اور ترکیب یہ ہے کہ سات کنکر صحرا کے لے کر اوپر ہر کنکر کے سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور بھٹی وغیرہ میں ڈالے خواہ کھولنا منظور ہو خواہ باندھنا اور اس عمل کی زکوٰۃ سوار مڑی کے نخود سیاہ اور قند سیاہ لے کر جمعرات کے روز لڑکوں کو تقسیم کرنا ہے۔ زکوٰۃ کی شرط ضروری ہے

بغیر زکوٰۃ کے نہ کرے اور ترکار اور کھیت باغ کھولنے کے لئے اس طرح ہے۔ پھلوائی پھنوائی کھولوں کھولوں پھولوں کی جائی چار کھونٹ کھیتوں کی کھولوں کھون دور کی جائے حضرت شاہ جمن جتی جنتی سب جگ میرا نام روشن۔

اس عزیمت کو رات کے وقت لوبان بوزن سات ماشے لے کر اوپر لوبان کے اس عزیمت کو پڑھتا جائے اور لوبان کو آگ میں ڈال کر تمام کھیت کے گرد پھیرے۔ زکوٰۃ اس کی بھی سوا دمڑی چنے اور قند بے لڑکوں کو تقسیم کر دے۔

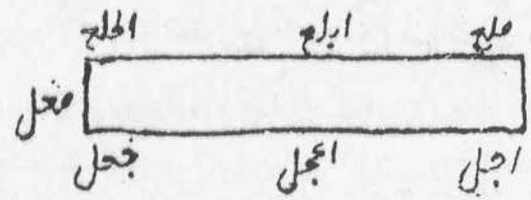
چور معلوم کرنا

درج ذیل عبارت کو پینتالیس ہزار مرتبہ بغیر پرہیز پڑھکر عمل میں لائے بوقت ضرورت درج ذیل نقش کو لوہے پر کھدوا کر رکھے اور یہ عزیمت سات مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کر کے پانی کے برتن میں ڈالے اور ایک چند ٹھیکریوں پر جن جن پر شبہ ہو کے نام لکھ کر اور ایک ٹھیکری پر لکھے کہ 'کوئی چور نہیں' سب ٹھیکریاں اس پانی میں ڈال دے جو ٹھیکری پانی سے خود بخود باہر جا پڑے اس پر عمل کرے۔

عزیمت یہ ہے۔

ہزار در ہزار گرد آہنیں حصار حصار در حصار ابر سا صبر سا سار سا گرد ایں حصار سا سافعی قلافہ اوام امر ہا امر ہا کہکد کہکد اولم یرٗذ ولم یو برحمتک یا ارحم الراحمین۔

نقش یہ ہے:-



تسخیر و حاضری

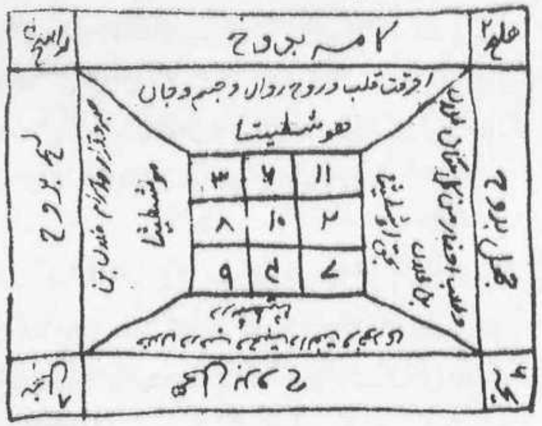
یہ نقش لوہے کی پتری پر بنا کر آگ پر رکھے اور کلونجی بغیر وزن پاس رکھے ہر دو دانہ

اٹھا کر اس پر پڑھائی کرتا رہے اور پتری پر جلاتا رہے جب کلونجی ختم ہو جائے تو گیارہ مرتبہ اسم یا بدوح مطلوب کے نام سے پڑھے وہ شخص دیوانہ وار حاضر ہوگا۔ پڑھائی یہ ہے۔

ہر ہر سیاہ دانہ .... مستش کن و دیوانہ

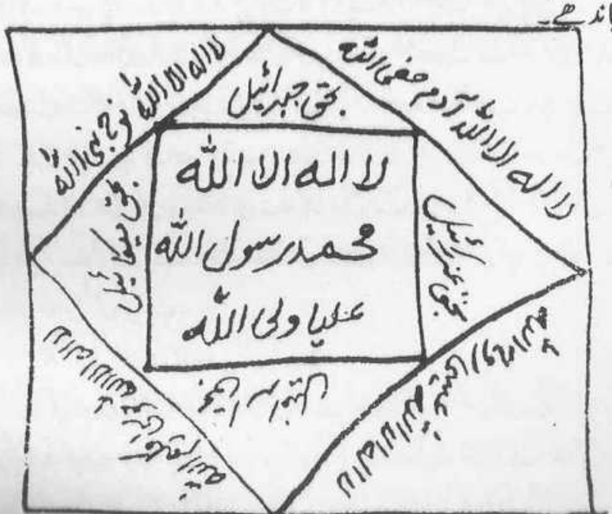
ایسمان بلنگش کن .... درکش اندریں خانہ

اور نقش یہ ہے۔



برائے تیغ بندی

یہ نقش لکھ کر بازو پر باندھے۔



خواص اسم وہاب

اسم یاوہاب کے درج ذیل عمل نہایت صدری ہیں اور فقیر کے خاندان میں آباء و اجداد سے سینہ بسینہ چلے آتے ہیں اور فقیر کو اس کے بزرگوں اور والد ماجد سید عثمان علی شاہ بخاری دہلوی سے بمہر پدری عنایت ہوئے ہیں۔ اس نگینہ کی قدر سے ہر کس و ناکس واقف نہیں ہے اور کوئی بلند ہمت شخص ہی ان کو کرے گا۔ ہماری طرف سے ہر اہل ایمان کو اجازت ہے۔ دانا اور صاحب ہمت یہ عمل کرے نادان اس میں قدم نہ دھرے ورنہ خطاء کھائے گا۔ اس کا عامل کبھی بھوکا نہیں مرتا اور نہ ہی محتاج رہتا ہے غنی ہو جاتا ہے۔

عمل یہ ہے۔

چاہیئے کہ بروز منگل عروج ماہ سعید میں بعد نماز فجر باشرائط کاملہ خلوت اختیار کرے اور ہر روز پینتیس ہزار مرتبہ روزانہ تین روز تک پڑھے پھر جمعرات کی شام کو بعد نماز عشاء اندھیرے مکان میں بیٹھ کر اس نیت سے پڑھنا شروع کرے کہ مکمل سوا لاکھ کر کے اٹھوں گا۔ جب پچیس ہزار پر پہنچے گا تو ایک بہت بڑا جنگل نظر آئے گا۔ جب پچاس ہزار پر پہنچے گا تو ایک بہت بڑا دریا نظر آئے گا جب پچھتر ہزار مرتبہ پر پہنچے گا تو ایک بہت بڑا سانپ نظر آئے گا سانپ سے کچھ خوف نہ کرے۔ جب پورے ایک لاکھ پر پہنچے گا تو ایک عورت حسین و جمیل نظر آئے گی اور آتے ہی عامل کو لپٹ جائے گی لیکن عامل کو چاہیئے کہ ہاتھ نہ لگائے ورنہ عامل ہلاک ہوگا۔ جب پورے سوا لاکھ پر پہنچے گا تو ایک مرد ضعیف سفید پوش آئے گا اور ایک طشت جواہرات کا عامل کو پیش کرے گا تو عامل کو چاہیئے کہ طشت نہ لے اگر مرد ضعیف اصرار کرے تو اس سے کہے کہ ہم کو اتنا روپیہ روزانہ دے دیا کرو تو وہ مرد ضعیف مان جائے گا اور روزانہ جو مقرر کرے گا ملتا رہے گا۔ اور بوقت پڑھنے کے جو جو خطرے آتے وہ سب کل پانچ پانچ منٹ کے ہوں گے اور عامل کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اس کے روزانہ کم از کم اکتالیس مرتبہ پڑھتا رہے زیادہ پڑھا کرے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ساری عمر جو بھی مقرر کیا ہے ملتا رہے گا۔

دوسرا عمل یہ ہے۔

جو شخص کم ہمت ہو وہ یہ عمل کرے۔

گیارہ روز میں سوا لاکھ مکمل کرے روزانہ تعداد مقرر کر لے اول و آخر روزانہ درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور یہ آیت یا اسماء اول و آخر ایک سو ایک مرتبہ اول و آخر پڑھے۔ بوقت پڑھنے کے احرام باندھا کرے جب سوا لاکھ پورا ہو جائے تو روزانہ ۳۶۳ مرتبہ

پڑھا کرے تا کہ عمل قابو میں رہے۔

اب جب کوئی مشکل درپیش ہو تو چار آدمی پرہیز گار نمازی اور ایک کتے کو کھانا کھلائے جس روز دعوت کرنا ہو علی الصبح جنگل کو چلا جائے تو جنگل میں عامل کو ایک کتا سیاہ رنگ ملے گا عامل اس کتے سے کہے کہ آج شام کو بعد نماز مغرب ہمارے یہاں آپ کی دعوت ہے آپ ضرور تشریف لائیں پھر مڑ کر نہ دیکھے اور سیدھا گھر آ جائے اور پھر کھانا پکا کر نماز مغرب تک تیار رکھے اور دو فرش خوش نما بچھائے ایک فرش پر چار آدمی پرہیز گار نمازی بٹھائے اور انتظار کرے دوسرے فرش پر کتے کو بٹھائے اور دونوں فرش پر برابر کھانا لگائے جب سب کھالیں تو آدمی چلے جائیں کتا بیٹھا رہے گا عامل کتے سے کہے حضور میری فلاں حاجت ہے پس چند روز میں اپنے مقصد کو پہنچے گا۔ کتے سے پرہیز نہ کرے کیونکہ یہ ظاہر میں کتا ہے اور باطن میں کچھ اور ادب اور تعظیم سے کہیں بھی غفلت نہ کرے۔ آزمودہ خود فقیر محبوب علی شاہ کا ہے۔

کھانا یہ ہے جو عامل بدست خود باحتیاط تیار کرے جوٹھا نہ کرے انشاء اللہ ہر مشکل آسان ہوگی۔

آٹا گندم ساڑھے چار کلو، گوشت بکری ڈیڑھ کلو، دہی تین پاؤ، پیاز ڈیڑھ پاؤ، روغن زرد تین پاؤ، وزن کم و بیش نہ کرے فقط۔

عمل حل المشکلات

یہ نہایت صدری عمل ہے سلسلہ فقراء کا مجرب اور سینہ بسینہ چلا آتا تھا بندہ نے صاف واضح تحریر کر دیا ہے۔ اگر کسی کتاب میں آپ کو یہ عمل مل بھی گیا تو اس طرح وضاحت سے نہیں ملے گا اور تعداد بھی وہ حقیقی نہیں ہوگی جو ہم نے تحریر کی ہے۔ یہ تیر بہدف عمل ہے اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ عمل مکمل ہونے کے بعد وہاں سے اٹھنے تک اور گھر آتے تک حاجت پوری ہو جائے گی۔ صرف شرعاً جائز حاجت کے لئے کرے ناجائز کیا تو فقیر نقصان کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

عمل یہ ہے:۔

اول کسی شہید یا فقیر والی کے مزار کا پتہ کرے جہاں رات کو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہو۔ اگر نہ ملے تو کسی ایسے قبرستان میں جائے جو آبادی سے کچھ دور ہو۔ وہاں رات کے وقت جائے اول صاحب مزار کو فاتحہ و اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر بخشے۔ بعد میں مزار کی پائنتی دو رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ آیت الکرسی ۳۳ مرتبہ اخلاص دس

مرتبہ پڑھے بعد سلام اول و آخر گیارہ گیرہ مرتبہ درود شریف اور ذیل کے اسماء دس ہزار مرتبہ پڑھے اور اپنے مقصد کی دعا کرے مقصد صرف ایک رکھے انشاء اللہ گھر پہنچنے سے پہلے حاجت پوری ہو جائے گی۔ یاد رہے کہ عمل تنہا کرے دوسرا کوئی ساتھ نہ ہو اور نہ ہی کسی سے کلام کرے اور عمل اس اندازہ سے نصف رات کو شروع کرے کہ فجر کی اذان کے ساتھ مکمل ہو پس اس وقت دعاء کرے۔ اسماء یہ ہیں۔

اَصۡبَحۡتُ فِیۡ جِوَارِکَ یَاکَرِیۡمُ یَارَحِیۡمُ

یہ تین دن کا عمل ہے۔ ماہ سعید کے پہلے منگل سے شروع کرے مکمل خلوت روزہ ترک حیوانات اور جلالی و جمالی پرہیز سے کرے۔ ہر نماز کے بعد پچیس سو مرتبہ پڑھے۔ دوران عمل خواب میں جو حکم ہو اس پر عمل کرے اگر دوران عمل انکار ہو تو ترک نہ کرے۔ عوام ناقص فہم جو اکثر اعمال میں ناکام ہوئے ہوں ان پر لازم ہے کہ مسلسل بارہ روز تک عمل کریں۔ تیسرے چھٹے نویں حد بارھویں روز ضرور تقدیر کا فیصلہ معلوم ہوگا یہ عمل ایسا تصدیق شدہ ہے کہ جس شخص کو اس بارہ روزہ عمل میں بھی کامیابی نہ ہو اس پر لازم ہے کہ عملیات تسخیر مؤکل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تائب ہو جائے کیونکہ اس کی اس امر میں کامیابی محال ہے۔ عمل یہ ہے:۔

یَاھَیۡلُوۡش ۔ فقط

عمل مؤکل بصورت شیر

شروع مہینے چاند میں جمعرات کے روز نہا دھو کر اس روز روزہ رکھے اچھے کپڑے پہنے عطر لگائے نصف رات کو جاگے اور وضو کر کے کسی تنہائی کی جگہ پر اکیس سو مرتبہ درج ذیل دعا پڑھے اسی طرح روزانہ پڑھا کرے وقت اور جگہ مقرر رکھے ساڑھے چار ماہ تک کرے کسی طرح ناغہ نہ ہونے دے ورنہ دوبارہ شروع کرنا ہوگا۔ گائے کا گوشت لازماً ترک کر دے اگر ہر گوشت چھوڑ دے تو زیادہ بہتر ہے چالیس روز کے اندر اندر مؤکل بصورت مختلف طرح سے نظر آنا شروع ہوگا مگر خوف نہ کرے۔ وہ ہر طرح سے ڈرائے گا جب عمل مکمل ہو گیا تو یہ شیر اس کا تابع ہوگا اور ہر شرعاً جائز کام کرے گا۔ یہ عمل خواجہ حسن نظامی صاحب کے خاندان کا ہے۔ دہلی کا نگینہ وتحفہ ہے۔ نیک بخت ضرور کامیاب ہوگا۔

دعا یہ ہے:۔

یَاقَھَّارُ الْعُدُوِّ یَا وَالِیَ الْوَلِیِّ یَا مُظْھِرَ الْعَجَائِبِ یَارَبِّ مُرْتَضٰی عَلِیِّ ۔

استمداد از بزرگان

کسی بزرگ کی قبر سے استمداد کا طریقہ یہ ہے کہ اول قبر کے سرہانے کی جانب قبر پر انگلی رکھ کر شروع سورہ بقرالم سے مفلحون تک پڑھے پھر قبر کیپائنتی جائے اور آمن الرسل سے آخر تک پڑھے پھر زبان سے کہے اے میرے حضرت فلاں کام کے لئے درگاہ الٰہی میں دعا اور التجا کرتا ہوں۔ آپ بھی دعا کریں اور سفارش کے ذریعہ سے میری مدد کریں پھر قبلہ کی طرف منہ کرے اور اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا اور التجا کرے انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی۔ فقط۔

روزانہ ہر سوال کا جواب ذریعہ تحریر مل جانا

سورۃ جن کی اول آیت شریف کو زبانی یاد کرلو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہٗ السمع نصر مِنَ الجن فقالو اِنَّا سَمِعۡنَا قُرانًا عجبا یَھۡدِیۡ اِلَی الرشد فامنابہٖ اُحۡضَرُوۡ یَا خُدَّامُ ھٰذَ السورۃ بحق مُحَمَّدِن الۡمُصۡطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ

ترکیب: ماہ ثابت چاند رات کے روز سے اس عمل کو شروع کریں۔ ترک حیوانات جمالی کریں۔ جگہ پاک صاف محفوظ کوئی دوسرا وہاں نہ پہنچے۔ غسل کر کے احرام باندھ کر عطر لگا کر اور احرام کے کپڑے کے ایک حصہ میں قریب ایک چھٹانک کے جو باندھ کر اسکو اوڑھ لیں۔ اور اگر مل سکیں تو خوشبودار پھول بھی رکھیں۔ روبقبلہ ہو کر (۴۰۵) مرتبہ معہ اول و آخر درود شریف سہ سہ بار روزانہ بیس یوم تک پڑھیں۔ پھر ایک دن ناغہ کریں۔ پھر بیس روز پڑھیں۔ جب پورے چالیس دن ہو جاویں تو اکتالیسویں دن کوئی مطلب کاغذ پر لکھ کر مصلے کے نیچے رکھ دیں۔ اور اس روز ناغہ ہوگا۔ پھر تیسرا چلہ بیس روز کا جب شروع کریں تو اس کاغذ کو مصلے کے نیچے سے نکال کر دیکھیں۔ انشاء اللہ ضرور جواب ملے گا۔ لیکن باوجود جواب ملنے کے عمل پورا بیس دن کرنا ہوگا۔ اسکے بعد جب کبھی کوئی جواب لینا منظور ہو ۴۰۵ مرتبہ اس آیت شریف کو پڑھ کر سوال لکھا ہوا۔ کاغذ پر دم کر کے سرہانے رکھ کر سو جاؤ۔ صبح جواب مل جائے گا۔

ہدایت: جس جگہ بیٹھ کر پڑھیں آیت الکرسی شریف سے حصار کر لیں۔ اور کھلا ہوا چاقو یا چھری اپنے پاس رکھیں۔

بشارت الاعمال

یہ عمل جناب بشارت حسین صاحب قادری ساکن ۲۰۶ گ ب سروالی رجانہ روڈ سمندری ضلع فیصل آباد کا مجرب المجرب ہے اور عطیہ ہے۔ سوائے حقیقی حاجت مند کے کوئی اس کو نہ کرے ورنہ خطا کھائے گا۔ ترکیب یہ ہے کہ عامل طلوع فجر سے قبل یعنی تہجد کے وقت اٹھ کر غسل کرے اور آبادی سے دور نکل کر کسی صحراء وغیرہ یالق و دق ویران مقام پر جا کر جہاں پہلے سے عمل کی جگہ مخصوص اور صاف کر رکھی ہو پر بیٹھے اول اپنا حصار کر لے پھر منہ بطرف مغرب کر کے درج ذیل عمل ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ پڑھے۔ عامل کو ہر چہار طرف سے گھوڑے کے قدموں کی آواز آئے گی اور بروقت تکمیل چار مؤکلات پر چہار طرف سے حاضر ہوں گے اور مقصد دریافت کریں گے۔ خوف نہ کرے مکمل تفصیل سے اپنا مقصد بیان کر دے۔ عقل مندرا اشارہ کافی است۔ عزیمت یہ ہے۔

یَاشَوْ قَا طُوْسًا یَاشَوْ قَا عُوْسًا یَاشَوْ قَا قُوْسًا یَاسَوْ قَا لُوْسَا عَزَمْتُ عَلَیْکُم یَا اَیُّھَا الْمُوَکِّلُوْنَ الظَّاہِرُ وْنَ اَجِیْبُوْا وَتَوَکَّلُوْا فِیْمَا بِحَقِّ الْاَسْمَاءِ عَلَیْکُم وَطَاعَتِھَا لَدَیْکُم مَا فِیْھَا مِنَ الْاَسْرَارِ وَمَن تَخَلَّفَ مِنْکُم اُحْرِقَ بِالنَّارِ ھَیَّا اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَۃِ یَا عَضعَلْعَیَائِیْلُ وَیَا ھَمْقَیَائِیْلُ یَا ھَطْمَقْیَائِیْلُ یَا کَفْحَمْقَیَائِیْلُ صَحُوْا اَکَاسًا فَحُوْا اَکَاسًا فَحُوْا اَکَاسًا یَاخُدَّامُ ھٰذَا الْاَسْمَآءِ الْمُبَارَکَۃِ مَا تَلُوْتُہٗ عَلَیْکُم وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُم لِصَاحِبِکُم صَاحِبُ الْعِزِّ وَالْکَرَامَۃِ ھَیَّا اَلْعَجَلْ یَا اَیُّھَا الْعَامِلُوْنَ لِقَضَاءِ حَوَائِجِنَا اَلْوَحَا السَّاعَۃِ۔

کمزور دل اور نادان یہ عمل کرنے کی جسارت نہ کرے یہ عمل رفیق زاہد نے بھی قانون طلسمات میں لکھا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ (بشارت حسین بقلم خود)

ترجمہ قصیدہ روحی بزبان پنجابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبدالقادر میں ہوں اسی
حسن حسین میرا ہے دادا
شہادت رتبہ سانوں ملیا
وڈے عالی میرے درجے
سجدہ عرش کرے نت مینوں
ناں ہو یا نہ ہوسی کوئی
اللہ مینوں ایہہ فرمایا
ہے عظیم خزانے میرے
جوچاہاں سوبخشاں تینوں
مڈھوں نازیں میں پروردا
عرض کراں میں یا سجانا
جیہڑا مینوں دان کریں گا
جیہڑے تیرے اٹھ خزانے
نانواں اک خزانہ جیہڑا
لائق تینوں تیرے جوگا
رسولاں گنج نبوت لیتا
سخاوت ہے علی دی مہمان
لقمان دانایوں حصہ پایا
صبر عطاء صابر نوں ہویا
حوض حسن دا یوسف ساقی
جس پر میں دلیل گزاری
عرض قبول پئی درگاہ ہے
تیرا عاشق میں محبوبا
چوداں طبق تلے تدھ سائے

ہاشم احمد حیدر جسمی
خنجر زہر یزیدی کھادا
حصہ بے پرواہی دا
میری خاطر عالم سرجے
نانے با ہجوں کیتا سی، کہینوں
صاحب پشت پناہی دا
منگ محبوبا جو تجھ بھایا
ڈٹھے ہوئے نانے تیرے
سچا قول الٰہی دا
ناں پرواہ کسے دی کروا
کیہڑا تیرا ہے خزانہ
فضل وڈا درگاہی دا
اوہ تاں ونڈے میرے نانے
منگن لائق قدر نہ میرا
دانا بے پرواہی دا
اماماں جام شہادت پیتا
تاج شاہی دا دان سلیمان
حکمت حکم الٰہی دا
یعقوب درد وچ روندا مویا
میرے جوگا کی ہے باقی
نہیں لبھدا جو چاہی دا
امر ہویا سی بے پرواہے
توں ہیں دین دنی واصوبہ
سبھی بے پرواہی دا

اللہ مینوں ایہہ فرمایا
سبھے میرے باندے بروے
چوں چراں کسی نہ کیتی
جاں میں غوثی درجہ پایا
حوض کوثر دا میں ہاں ساقی
جنت دے میں بوہے والا
نہ کجھ خوف نہ پرستش مینوں
ہتھ نہ میرا کوئی ہٹاندا
کنجی قفل حوالے میرے
مڈھوں سخی ہے ساڈا فرقہ
ہے پرپوشش حال فقیری
ہاشمیاں ، دا مال ہمیشہ
صاحب نال میرے جورشتے
وائض طیور خلیق طوریاں
سرور تھیں میں عرشوں اگے
والیاں وچ میرے ہتھ گاناں
فاطمہ نام میری ہے دادی
شاہ مردان علی ہے دادا
جو کوئی ساڈی مجلس آیا
پی پیالہ ہو متوالہ
عرشاں تے سیر کرایا
آدم داناں پتہ نشانی
ملکاں فلکاں تے میں غالب
طالب دا مقصود پہنچاواں
کبر ہنکار کینہ غصہ
نہ شرکت نہ دشمنی کوئی
تاں عبدل تھیں قادر ہو یا

دنیاں مینوں سیس نوایا
سبھناں دتے جھک کاندھے
غالب حکم الٰہی دا
چوراں نوں میں قطب بنایا
میتھوں کوئی چیز نہ باقی
بخشن ھار گناہی دا
جو چاہاں سو بخشاں تینوں
درہمی پدم کروڑیں آندا
کدی حساب نہ چاہی دا
ظاہر دنیا باطن آخر کا
وچوں غنی تے مغزوں امیری
صدقہ ذات الٰہی دا
عرضاں مینوں کرن فرشتے
عرض کرن یا میراں میراں
کم کیتا ہمراہی دا
افضل نبیاں میرا ناناں
ہاشم جدگھرانا عادی
شیر . دلیر الٰہی دا
وصل پیالہ اساں پلایا
وڈیاں اچیاں کرمانوالہ
خلعت دی کے شاہی دا
میں اگدوں محبوب سبحانی
جو جمیا سو میرا طالب
مالوں صدقہ چاہی دا
فخر خودی مینا مغزا
وحدت ذات اکیلی ہوئی
واصل ذات الٰہی دا

جد طوفان نازل ہویا نوحے
حوا آدم پئی جدائی
میں ہی مڑ کے میل کرایا
خلیل نچاپرونج بہایا
ناناں میرا جدرسولاں
جاں اس غوث الاعظم جاتا
ذبح کنندہ بیٹے تائیں
موموں نرم چھری چاکیتی
میں ہی دنبہ ذبح کرایا
یاں یونس نوں مچھی کھادا
روندے پھرن بال ایانے
میں کر اکٹھا ٹبر سارا
جاں سلیمان نے تخت کھوہایا
شنشاہ نازیں پروردا
ترسوں رحم پیادل میرے
عشق زلیخادے کھٹ وسیا
اوندا باپ ہویا مڑاندھا
میں ہی بیٹا باپ ملایا
کفر عیسیٰ پر غالب آیا
جاں موسیٰ پر سختی آئی
اجر خیر نبیاں گھر جاتا
ہر اک نال مروت میری
لکھیاں لوح قلم دے والا
وس میری ہے لکھن پونجھن
کدے کسے نال قہر کماواں
ناں کجھ پتہ نشانی لگے
میرا ڈوبیا جے مڑ تردا

مدد کیتی میری روحے
کتھے پیدا ہوئی خدائی
دور قصور گناہی دا
آتش نوں میں جا سمجھایا
تیرے پیش پایا مجھولاں
سرد ہویا دم بھاہی دا
میں ہی پکڑیا جاکے بائیں
کہن لگاسی رب دی نیتی
حکم ذات الٰہی دا
ڈاڈھا مشکل پیا تقاضہ
دم بگانے سکی دہانے
تاج دتا بادشاہی دا
لیکھ متھے دے . بھٹ جھوکایا
جاں میں ڈٹھا محنت کردا
ایہہ تختاں . تے چاہی دا
اوتھے یوسف نوں پھڑکھڑیا
روندے نوں میں دسیا دھندا
موجب درداں خواہی دا
میں وںج آسمان سدھایا
طور اتے میں شمع جگائی
پایا معراج الٰہی دا
گن گن دساں کیہڑی کیہڑی
دھردا آیا میں ہی ٹالا
مالک قلم سیاہی دا
وسدیاں نوں میں نہ وساواں
بھاویں کرن حمایت سبھے
میں نہیں محبوب الٰہی دا

مرید میرے توں اہیں اکلا — نہ پھڑ نیزے تیغاں بھلا
کٹار اسم دا پھڑ وچہ ہتھے — جاں مڑ دشمن آکے لگن متھے
اسم اعظم پڑھ پھونکی اگے — لشکر فتح فناہی دا
حشر دہاڑا سب تھیں ڈاہڈھا — کہنا من توں اساڈا
سرنگ مریداں پاواں سبھے — پٹ پٹ سٹے وڈے سبھے
غائبوں چھیڑن چا بلائیں — یاد کریں تو میرے تاہیں
ست چوداں اکی چالی — انہاں وچ توں فرق نہ ڈالی
کدی نہ آکھیں غوث الاعظم — ہے محبوب الٰہی دا
توڑے توں لکھ پاپ کمادیں — ہتھ بنھ سانوں سدھا آدیں
پیریں ڈگ پیشانی رگڑیں — حاجت کارن بیٹھا جھگڑیں
ناز ترا سرمتھے اتے — سارا منیاں چاہی دا

یا حضرت شیخ سید ابو محمد عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ اغثنی باذن اللہ یا عبداللہ اللہ اکبر اللہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ اس قصیدہ مبارک کا روزانہ ایک مرتبہ ورد طالب وسالک کی روحانی ترقی کے ساتھ ہر قسم دینی ودنیاوی کار برآری کرتا ہے۔

عام اجازت

فقیر محبوب علی شاہ قادریہ غوثیہ بانوا کو ان عملیات کی جو اس کتاب معدنِ عملیات سادات میں درج ہیں فقیر سید حضرت قل ھو اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت مکمل حاصل ہوئی پس اب طالبان حق کے لئے فقیر عام اجازت دیتا ہے راہِ مستقیم اور شریعت میں رہ کر فائدہ اٹھائے اور دعا خیر سے یاد کرے فقط۔

از سید محبوب علی شاہ نور اللہ بخاری
قادریہ غوثیہ بانوا
غوثیہ طبیہ کالج
بستی عبداللہ دیپالپور
مورخہ ۱۹۹۹-۶-۶

تعویذات وعملیات پر چند بہترین کتب

شمع شبستان رضا (اردو) اعلیٰ سات حصے یکجا	اقبال احمد نوری	225/-
شمع شبستان رضا (عام)	اقبال احمد نوری	120/-
شمعِ رضا	مولوی اول	300/-
دعوتِ موکلات	سید محبوب علی شاہ	60/-
معدنِ عملیات وسادات	سید محبوب علی شاہ	75/-
سلوکِ معرفت	سید محبوب علی شاہ	75/-
تسخیر جنات	سید محبوب علی شاہ	75/-
لوحِ سلیمانی	سید محبوب علی شاہ	90/-
تعویذ عالم	مولانا حافظ محمد ممتاز الرحمٰن	90/-
اعجازِ سلیمانی	ابنِ اسلام	90/-
شرح شمس المعارف	شیخ احمد عباس علی یونی	300/-
دل پسند عملیات وتعویذات (من موہنی)	محمد یسٰین دلپسند	90/-
بُری عادتیں	حکیم محمد مختار علیگ	90/-
عملیات تاج خوش خیال		60/-
کلید اسرار		90/-
صراط المستقیم حکمت العم	صوفی ابرار اللہ شاہ	120/-
عملیات غفرانی		60/-
عملیات اعجاز یوسفی		60/-
تاریخ ولادت کے مولود پر اثرات	اوّل شاہ	75/-
گنجینہ اسرار عملیات		90/-
استخارہ شیخ محی الدین العربی		60/-
حقیت الفقراء	حضرت مادھولال حسین	75/-
احسن الاعمال		90/-
کلید جفر	زاہد حسین عابد	90/-
اشراق الرمل	قاضی زاہد حسین عامل	90/-
آفتاب رمل	سید دلدار حسین	90/-
رہنمائے علم الاعداد	ملک کریم بخش	120/-